للہ الحمد والمنۃ بیمن توفیقات و عنایات صمد کتاب مستطاب مسمّٰی بہ

کہ بنظر انور عالیجناب تقدس مآب شریعت انتساب الفقیہ النبیہ السیّد السند المستند العالم المعتمد المجد مولانا السیّد ابوالحسن صاحب المعروف بجناب سیّد ابو صاحب قبلہ دام ظلہ العالی گذشتہ بفرمائش جناب حشمت مآب کہف المومنین غیاث المسلمین فی المجد والعزۃ والصولۃ جناب انتظام الدولہ احمد علیخان بہادر

تحفۂ احمدیّہ

دام اقبالہ و عمّ نوالہ و احسن اللہ حالہ و شرح بالہ در ماہ مبارک رمضان سنہ ۱۳۰۳ ہجری نبوی صلعم

بحسن سعی حاجی حسن علی در مطبع حیدری حلیہ طبع پوشید

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی
سید الانبیاء والمرسلین محمد خاتم النبیین
وعلی افضل الوصیین علی ابن ابیطالب امیر المؤمنین
وعترتهما الاطیبین الائمة الطاهرین الذین بذلوا
جهدهم فی اشاعة الدین واذاعة الشرع المتین
وصحبه الذین استقاموا علی نهج الیقین * اما بعد

پس اضعف العباد اقل الافراد الراجی عفو ربه الصمد احمد بن الاسد
المعروف بانتظام الدوله اسبغ الله علیه فضله وطوله که مولد او

خطۂ کشمیر اور موطن اوسکا بلدۂ لکھنؤ اور مورد اور محل قیام اوسکا فی الحال شہر کلکتہ ہے الواح ارواح صافیہ وقلوب زاکیہ پر مومنین کے نگارش کرتا ہے کہ بعد انتزاع سلطنت اودہ جب سے کہ حضرت سلطان فریدون حشم خاقان خدم ابو المنصور ناصر الدّین سکندر جاہ محمّد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ اعاد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے لکھنؤ سے عنان عزیمت اسطرف کو معطوف فرمائی نحیف بھی ہمرکاب ظفر انتساب تھا چونکہ بندگان دارادربان سے اس شہر کو دار اقامت قرار دیا اور قصد عود وطن کو ترک کیا نحیف نے بھی اتباعاً لمرضات الملک الممدوح مفارقت کو مقدوح سمجھکر یہان کا توطن اختیار کیا دریں والا حالت بے شغلی مین ذہن مین آیا کہ اس دار غدّار مین کچھہ ذخیرۂ آخرت البتّہ حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ زاد راہ ہو ہمارا اور سائر مومنین و مومنات کا اور اس سرای بے ثبات مین بطور باقیات صالحات یادگار رہے چنانچہ قائد توفیق نے یہہ راہ بری کی ایک ایسی کتاب کہ حاوی ہو اوپر احکام دین اور شرائع حضرت خیر المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ کی تالیف کیجاوے اور ممدّ و موئید اور معین و مشیّد اس امر کی ہوے صفوۃ الفقہا وقدوۃ الاتقیا وزبدۃ الاذکیا العلامۃ المشتہر فی الآفاق والزمن مولانا السیّد ابو الحسن صاحب المعروف بجناب سیّد ابو صاحب

ایدہ اللہ تعالی بجل مطہر جناب علیین مآب سید السادۃ الجلہ مستودع الشریعۃ
والملۃ المجتہد الوحید العلامہ جناب آقا سید علی صاحب اعلی اللہ مقامہ
فی دار الکرامہ اور اونکی عنایت واعانت سے یہہ کتاب تالیف ہوگئی
اور جناب مغفرت مآب مبرور ومغفور جناب میرزا محمد علی صاحب
قائمۃ الدین اسکنہ اللہ فی اعلی علیین مع الائمۃ الہداۃ الراشدین کی
نظر انور سے گذری اور اس جمع وتالیف کی مطالعہ سے نہایت
محظوظ ہوے اب یہہ واضح ہو کہ یہہ رسالہ محتوی ہے اصول اعتقادات
امامیہ واحکام شرعیہ واجبات ومسنونات مثل صوم وصلوۃ وحج
وزکوۃ وخمس ونکاح وطلاق اور بعض ادعیہ وتعقیبات اور اون ضروریات
پر کہ اکثر اوقات طرف اونکے احتیاج واقع ہوتی ہے اور ماخذ اس
کتاب کا کتب معتبرۂ علمای امامیہ ہین جیسا کہ جا بجا حوالہ کتاب مرقوم
ہوا ہے اور مسائل اونکے بعبارت واضح نزدیک بفہم بلا تکلف لکھی
تا سائر مومنین عوام وخواص ذکور واناث صغیر وکبیر برنا وپیر اس رسالہ
سی نفع پاوین اور فائدہ مند ہووین اور ثواب اسکا تمام مومنین کو
عموما اور اس نحیف کو خصوصا عائد ہو اور نام اس رسالہ کا تحفہ احمدیہ
رکہا گیا مومنین مخلصین سی کہ سالکان یقین وناہجان مناہج شریعت
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین اور موالی اہلبیت

طاہرین علیہم السلام سے ہین یہہ التماس ہے کہ اس رسالہ کو
از اول تا آخر بغور و تعمق مطالعہ فرماوین اور اس حدیقہ بہیہ کی سیر
کرین اور ادعیہ و اعمال اسکی بجالاوین کہ باعث حصول مدارج علیاہی
اور التماس یہہ ہے کہ بیچ اوقات ادعیہ و اعمال بجالانیکی بارگاہ ذوالجلال
مین اس عاصی کو بدعای خیر داین مع اولاد و متعلقین و سائر سادات
و مؤمنین یاد فرماوین کہ خالی اجر جزیل و ثواب جمیل سے نہوگا اور یہہ
کتاب مشتمل ہی اوپر دو جلد کے جلد اول عبادات مین اور جلد دوم
آداب و دعوات مین اور اس سلسلہ اور ترتیب سی اس کتاب کو مرتب
کیا تا ہر مومن و مؤمنہ کو بادلی توجہ ہر مقام سہل پڑے اور کوئی دقت
نہو باسانی سب ادعیہ و اعمال بلا تردد و تفکر ہاتھہ آوین پس ابواب
اس کتاب کے باین تفصیل لکھے گئے مقدمہ فضیلت علم مین باب
پہلا اصول دین مین یعنے توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد
کا بیان ساتھہ دلیلون کے ہے باب دوسرا طہارت کی بیان مین
اور شرح مطہرات و نجاسات اور وضو و غسل و تیمم و احکام اموات کی
باب تیسرا نماز کے بیان مین بتفصیل اور تعقیبات نماز اور مسائل نماز
مین باب چوتھا بیان صوم اور مفطرات صوم مین باب پانچون
بیان مین زکوٰۃ و اقسام زکوٰۃ و اجناس زکوٰۃ کے باب چھٹا

بیان خمس مین باب ساتوان بیان حج مین باب آٹھوان
بیان نکاح و متعہ مین اور فضائل مین اوسکے باب نوان طلاق
مین و خلع و مبارات اور آداب زفاف و مباشرت و ولادت و مولود و
عقیقہ و ظہار و لعان وغیرہ مین باب دسوان کفارہ کی بیانمین
یعنی جس عمل مین کفارہ واجب ہوتا ہے اور مقدار کفارہ مین باب
گیارہوان گناہان کبیرہ کے بیانمین اور اس باب مین بیان ہے
اقسام گناہان کبیرہ و صغیرہ کا اور عذاب سود کا و مذمت غیبت و سخن
چینی و احکام غصب و تلف حقوق مومن و غصب حق مزدور وغیرہ کا

فہرست ابواب جلد دوم باب پہلا

بیان مین آداب شکار و اقسام شکار کے اور تفصیل حلال و حرام
جانوران کے یعنے کونسا جانور ماکول اللحم حلال ہے اور کون چیز حرام
ہی اور احکام کہانے اور پینے کے اور لباس کے اور خواص و نقوش
ہر انگشتری کا باب دوسرا آداب صحبت و آداب محفل و آداب سلام
و احکام بنای مکان و زراعت و درختہاے میوہ دار و خواص ہر میوہ
کے بیان مین باب تیسرا بیان مین داڑہی رکھنے کے اور حجامت اور
کنگہی کرنے اور خضاب و وسمہ کے اور خوشبو سونگہنے اور پہول سونگہنے
اور حمام کرنے اور نورہ لگانے اور سونے اور جاگنے کے باب چوتھا

فہرست ابواب

بیان مین احکام بیماری کے اور ثواب بیماری کے اور عیادت کی
اور تعویذات تپ اور درد سر و درد گوش و درد چشم و ضعف بصر و دیگر امراض کے
اور اعمال توبہ و اعمال رد مظالم کی باب پانچوان بیان مین احکام
سفر اور تواریخ سعد و نحس اور قمر در عقرب و آداب ادعیہ
سفر خشکی و سفر دریا کے باب چھٹا بیانمین اعمال حاجت
روائی و ادعیہ اداے قرض و طلب رزق و دفع ہم و غم و شیاطین
جن و دفع سحر و احکام اوقات دعا و استجابت دعا باب ساتون
بیان مین ثواب تلاوت قرآن اور خواص ہر سورہ کے باب آٹھون
بیانمین احکام اعمال ایام ہفتہ کے اور جو نمازین اور دعائین مخصوص
کسی شب یا کسی روز سے ایام ہفتہ کے ہین باب نوان ہلال دیکھنے کی
بیان مین اور اعمال اول ہر ماہ اور اختیارات سعد و نحس ایام ہر ماہ کے
اور بیان نحس اکبر کا اور ایام ولادت و وفات ائمہ معصومین علیہم السلام
اور بیان طریق دفع نحوست کا باب دسوان ادعیہ و اذکار مختصر مین
جو ہر روز پڑہنا چاہیے اگر اوٹھتے بیٹھتے یا راہ چلتے ان اذکار کا ورد
رہے تو بہتر ہے باب گیارہوان تعداد اسماے الٰہی مین اور خواص
اسماے حسنیٰ مین باب بارہوان ادعیہ متفرقہ کے بیان مین
جنکا وقت خاص معین نہین ہے ہر وقت پڑہ سکتا ہے مثلاً دعاے

بیان خمس مین باب ساتوان بیان حج مین باب آٹھوان
بیان نکاح و متعہ مین اور فضائل مین اوسکے باب نوان طلاق
مین و خلع و مبارات اور آداب زفاف و مباشرت و ولادت و مولود و
عقیقہ و ظہار و لعان وغیرہ مین باب دسوان کفارہ کی بیانمین
یعنی جس عمل مین کفارہ واجب ہوتا ہے اور مقدار کفارہ مین باب
گیارہوان گناہان کبیرہ کے بیانمین اور اس باب مین بیان ہے
اقسام گناہان کبیرہ و صغیرہ کا اور عذاب سود کا و مذمت غیبت و سخن
چینی و احکام غصب و تلف حقوق مومن و غصب حق مزدور وغیرہ کا

فہرست ابواب جلد دوم باب پہلا

بیان مین آداب شکار و اقسام شکار کے اور تفصیل حلال و حرام
جانوران کے یعنے کونسا جانور ماکول اللحم حلال ہے اور کون چیز حرام
ہی اور احکام کہانے اور پینے کے اور لباس کے اور خواص و ثوا
ہر انگشتری کا باب دوسرا آداب صحبت و آداب محفل و آداب سلام
و احکام بنای مکان و زراعت و درختہاے میوہ دار و خواص ہر میوہ
کے بیان مین باب تیسرا بیان مین داڑہی رکھنی کے اور حجامت اور
کنگھی کرنے اور خضاب و وسمہ کے اور خوشبو سونگھنے اور پہول سونگھنی
اور حمام کرنے اور نورہ لگانے اور سونی اور جاگنے کے باب چوتھا

بیانمین

فہرست ابواب

بیان مین احکام بیماری کے اور ثواب بیماری کے اور عیادت کی
اور تعویذات تپ اور درد سر و درد گوش و درد چشم و ضعف بصر و دیگر امراض کے
اور اعمال توبہ و اعمال رد مظالم کی باب پانچوان بیان مین احکام
سفر اور تواریخ سعد و نحس اور قمر در عقرب و آداب ادعیہ
سفر خشکی و سفر دریا کے باب چھٹا بیان مین اعمال حاجت
روائی و ادعیہ ادائے قرض و طلب رزق و دفع ہم و غم و شیاطین
جن و دفع سحر و احکام اوقات دعا و استجابت دعا باب ساتوان
بیان مین ثواب تلاوت قرآن اور خواص ہر سورہ کے باب آٹھوان
بیان مین احکام اعمال ایام ہفتہ کے اور جو نمازین اور دعائین مخصوص
کسی شب یا کسی روز ایام ہفتہ کے ہین باب نوان ہلال دیکھنی کی
بیان مین اور اعمال اول ہر ماہ اور اختیارات سعد و نحس ایام ہر ماہ کے
اور بیان نحس اکبر کا اور ایام ولادت و وفات ائمہ معصومین علیہم السلام
اور بیان طریق دفع نحوست کا باب دسوان ادعیہ و اذکار مخصوص مین
جو ہر روز پڑہنا چاہیے اگر اوٹہتی بیٹھتے یا راہ چلتے ان اذکار کا ورد
رہے تو بہتر ہے باب گیارہوان تعداد اسماء الٰہی مین اور خواص
اسمای حسنیٰ مین باب بارہوان ادعیہ متفرقہ کے بیان مین
جنکا وقت خاص معین نہین ہے ہر وقت پڑہ سکتا ہے مثلاً دعای

جوشن کبیر وصغیر و دعاے مشلول وقاف اور دعای صحیفہ اور قدح
اور معراج اور حجب وغیرہ باب ۱۳ تیرہوان زیارات چہاردہ معصوم
علیہم السلام اور بیان عریضہ لکہنے کا خدمت امام زمان علیہ السلام مین
باب ۱۴ چودہوان بیان مین اعمال ماہ محرم کے باب ۱۵ پندرہوان
بیان مین اعمال ماہ صفر کے باب ۱۶ سولہوان بیان مین اعمال
ماہ ربیع الاول کے باب ۱۷ سترہوان بیان مین اعمال ماہ ربیع الثانی
کی باب ۱۸ اٹہارہوان بیان مین اعمال وادعیہ ماہ جمادی الاول
کی باب ۱۹ اونیسوان بیانمین اعمال وادعیہ ماہ جمادی الثانی
کی باب ۲۰ بیسوان بیان مین ادعیہ واعمال ماہ رجب کے باب ۲۱
اکیسوان بیان مین اعمال وادعیہ ماہ شعبان کے باب ۲۲
بائیسوان بیان مین ادعیہ واعمال ماہ رمضان المبارک کی باب ۲۳
تیئسوان بیان مین اعمال وادعیہ ماہ شوال کے باب ۲۴
چوبیسوان بیان مین ادعیہ واعمال ماہ ذیقعدہ کی باب ۲۵
پچیسوان بیان مین اعمال وادعیہ ماہ ذیحجہ کی خاتمہ
بیان مین کیفیت نوروز کے اور اعمال روز نوروز کے
مقدمہ فضیلت علم اور طلب علم مین یہاںپر بیان فضیلت علم
وکیفیت اجتہاد وتقلید بطور اجمال لکہا جاتا ہے پس جان تو کہ

علم اشرف سعادات و افضل کمالات ہے اور آیات و اخبار
فضیلت علم مین بیشمار ہین چنانچہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب عین الحیوۃ
مین لکھتے ہین کہ باسانید معتبرہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سی منقول ہے کہ طلب علم واجب ہے ہر مسلمان پر بہ تحقیق کہ حقتعالی
دوست رکھتا ہے طالبان علم کو اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ
ایہا الناس خوب جانو تم لوگ دین کا کامل ہونا بسبب طلب علم کے
ہی اور بسبب عمل کے اوس علم پر بہ تحقیق کہ طلب علم تم لوگو نپر زیادہ تر
لازم ہے طلب مال سے اسواسطے کہ روزی تم لوگون پر قسمت کی گئی
ہے اور خدا ضامن رزق ہے البتہ وہ وفا کرے گا اپنی ضمانت کا
اور علم اہل علم کو مفوض ہے تم لوگ مامور ہو کہ اہل علم سے طلب
کرو اور جناب حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی علوم
دین یاد نکرے حق تعالی قیامت مین طرف اوسکے نظر نفرمائے گا
اور اعمال اوسکے قبول نکرے گا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نی فرمایا کہ جو عالم کہ لوگ اوسکے علم سے نفع پاوین وہ بہتر ہے
ستر ہزار عابدون سے پس جاننا چاہیئے کہ تحصیل علم دین
اسقدر کہ اعتقادات حقہ کو بیقین حاصل کرے اور طہارت
ونماز و روزہ و دیگر اعمال کے مسائل ضروری دریافت کرے

ہر شخص پر فرض ہے اور حاصل کرنا مرتبہ اجتہاد کا واجب کفائی ہے
یعنی ہر شخص پر واجب ہے مگر بعض کے حاصل کرنے سے اورون
سے ساقط ہوتا ہے پس لازم ہے کہ سب مؤمنین مسائل ضرورے
کو حاصل کرین اور چند شخص فقہ و اجتہاد کرین اور باقی مؤمنین
طالبان علم کی اعانت و مدد کرین تا عقوبت آخرت سے سب کو
نجات ملی اور یہہ جو اس زمانہ مین رواج ہے کہ تحصیل علم کیطرف
لوگ متوجہ نہین ہوتے اور ہزار آدمی مین پانچ بھی تحصیل اجتہاد
مین فکر نہین کرتے اور اپنے اولاد کو کاروبار دنیا سکہاتے
ہین تا تحصیل معاش کے قابل ہون اور دینیات نہین پڑہاتے
ہین بلکہ مانع ہوتے ہین یہہ امر خلاف حکم خدا و رسول اور موجب
ہلاکت خسران آخرت ہے اور باعث اضمحلال دین ہے پس ضرور
ہے کہ ہر قبیلہ و قوم سے اور ہر شہر و قریہ سے دو تین چار
آدمی خاص کئی جائین تحصیل دین کے واسطے جیسا کہ خداوند عالم
قرآن شریف مین فرماتا ہی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَحْذَرُونَ ترجمہ یہہ ہے پس کیون نہین باہر جاتے ہر فرقہ مین سے ایک گروہ تا کہ فقہ و معرفت حاصل
کرین دین مین اور تا کہ ڈراوین اپنی قوم کو جبکہ پھر کی جائین طرف اوس قوم کی شاید وہ لوگ خدر کرین

اور جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنی آبا کرام سے روایت کی ہے
کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ نے کہ طلب علم واجب ہے اوپر ہر مسلمان کے
پس طلب علم کرو جگہہ اوسکی سے اور حاصل کرو اوس علم کو اہل علم سے
تحقیق کہ واسطے خدا کی تعلیم کرنا حسنہ ہے اور طلب علم کرنا عبادت ہے
اور بحث کرنا علم مین ثواب تسبیح کا رکھتا ہے اور تعلیم کرنا اوسکو کہ نجانے
صدقہ ہے اور سکھانا طالب علم کو سبب قرب الٰہی ہے اسواسطیکہ علم سے
پہچانا جاتا ہے حلال وحرام الٰہی اور سبب روشنی راہ بہشت ہے اور
علم مونس ہے وحشت مین اور مصاحب ہے غربت مین اور ہمزبان ہے
تنہائی مین اور خلوت مین اور رہنما ہے شادی وغم مین اور حربہ ہے
واسطے دفع دشمنون کی اور زینت ہے نزدیک دوستان خدا کی حدیث
طولانی ہے اور اکثر احادیث جہل کی مذمت پر دلالت کرتی ہین بقدر
حاجت یہان لکھی گئی پس فی زماننا رعیت مین دو صنف ہین مجتہد
اور مقلد مجتہد کو شرط یہہ ہے عالم باعمل اور عادل و متقی ہو اور استنباط
علوم کری اور احکام دین و مسائل کو قرآن و احادیث سے مطابق
کری موافق اوسکی احکام جاری کری اور ہدایت کری ضعفا و جہال کو
بموعظت و نصیحت اور مقلد کو کافی ہے اخذ کرنا مسائل کا اور احکام
دین کا مجتہد جامع الشرائط سے فروع دین مین نہ اصول دین مین

که یهه متعلق عقل وغورسی اور تفکر وتدبر سی ہی اور یہہ بحث متعلق علم کلام
سی ہی اور وہ علم نہایت وسیع وبسیط ہی یہان بطور اختصار کے لکھا
گیا باب پہلا اصول دین کی بیان مین اس باب مین پانچ فصلین
مین فصل پہلی توحید خدا کی بیان مین اس فصل مین تین مطلب مین
مطلب پہلا بیان مین اثبات مین وجود خداوند عالم کی جان توکہ
پہلی جو چیز کہ مکلف پر ابتدای تکلیف مین واجب ہی تحصیل کرنا ایمان کاہی
اور ایمان جاننا اصول دین کاہی اور اصول دین مین اول پہچاننا
اپنی خدا کاہی اور ہونا صانع عالم کا پیدایش سی سب چیزون سے
زیادہ ظاہر وآشکار ہی اسواسطی کہ جو کوئی فکر کرتا ہے پیدایش مین
آسمانون اور زمینون اور سورج اور چاند اور ستارون کی اور ہوا
اور ابر اور مینھہ اور پہاڑ اور دریا اور حیوانون کے اور اپنی بدن
اور روح کی خلقت مین اور عجیب عجیب صنعتین جو ہر ایک ان چیزون
مین خدانی پیدا کئی ہین توجانتا ہی کہ یہہ سب چیزین خودبخود پیدا
نہین ہوی ہین اور کوئی انکا بنانیوالا اور پیدا کرنی والا ہی اور مثل
ان چیزون کی وہ خالق نہین ہی اور کامل بالذات ہے اور کوئے
نقص اوسکی صفت مین نہین اور تحفۃ العارفین مین ہے کہ جناب
امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ

یعنی ابتدای دین معرفت اوسی خداکی ہی پس پوشیدہ نرہی کہ پہلی خداوند
عالم کا پہچاننا ہر بالغ او رعاقل پر واجب ہی اور مراد پہچاننے سی اوسکی
کُنہ ذات کا دریافت کرنا نہین کہ اوسمین عقل بشر عاجز او رقاصر ہے
لیکن اوسکا صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا لازم ہی کہ اونہین سی
خداوند عالم پہچانا جاتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بیان اوسکا
بالتفصیل ہوگا اور معلوم ہو کہ اصول دین مین تقلید کرنا اور غیر کے
قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور بدون ملاحظہ دلائل کی درست
نہین ہی جب تک کہ پیش خود مذاہب مختلفہ سی ایک مذہب کی حقیت
بدلائل و برہان وہ ثابت نہ کرلی مبادا غیر کی کہنی سی حق سمجھکر مذہب
باطل کو اختیار کرلی اور روز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی اسکی پاس
نہو اور عذاب شدید مین مبتلا ہوجای مگر شرط یہہ ہی کہ انصاف سی غور
و تامل کری اور پاس مذاہب آبا و اجداد کا نکری تو حق اوسپر ظاہر ہوجائیگا

مطلب دوسرا صفات ثبوتیہ کے بیان مین صفات ثبوتیہ اوسی
اوسی کہتی ہین کہ جو باتین خداوند عالم کیواسطے لائق ہین اور وہ آٹھہ
ہین چنانچہ کتاب تحفۃ العارفین سے کہ نظر جناب مجتہد العصر
والزمان جناب ممتاز العلما سید محمد تقی صاحب رحمہ اللہ سے
گذری یہہ بحث خلاصہ کرکے لکھی جاتی ہے پہلی صفت ثبوتیہ یہہ کہ

حق تعالی قدیم و ازلی ہی یعنی ہمیشہ سی ہی اور ہمیشہ رہیگا اسلئی کہ
اگر حادث ہو تو چاہئی کہ قدیم نہو اور جبکہ ثابت ہوا کہ وہ واجب الوجود
ہی پس کیونکر اوسپر عدم اور فنا روا ہو دوسری صفت ثبوتیہ یہہ
کہ خدا قادر و مختار ہی اوسکی قدرت کاملہ سی کوئی شی باہر نہین یعنی ہر چیز
پر قادر و توانا ہی پس فعل کرنی اور نکرنی دونو مین مختار ہی لیکن فلاسفہ
اپنی کم عقلی سی کہتی ہین کہ خدا کو ایجاد اشیا مین اختیار نہین اوس سے
بی اختیار اشیا صادر ہوتی ہین مثل آتش کی کہ بی قدرت و اختیار چیز کو
جلاتی ہی یہہ اونکا خیال خام ہی اسلئی کہ اوسمین خدا کا عجز لازم آتا ہی
اور یہہ نقص ہی اور جناب باری جمیع عیوب و نقص سی منزہ اور مبرا ہے
اور قدرت اور توانائی اوسکی من کل الوجوہ کامل ہی تیسری صفت
ثبوتیہ کہ خداوند عالم عالم ہی یعنی ہر جز و کل سی آگاہ اور مطلع ہی خواہ
موجود ہو خواہ معدوم پس علم اوسکا قبل وجود اشیا اور بعد وجود کے
یکسان ہی کچہہ تفاوت نہین رکھتا اسلئی کہ اگر ازل مین جانتا نہو جاہل
ہوگا اور اوسپر جہل روا نہین چوتھی یہہ کہ جناب اقدس الٰہی حی ہی
یعنی زندہ ہی اوسکو موت اور فنا نہین اسلئی کہ اگر زندہ نہو تو اوسپر علم
اور قدرت دونون محال ہون پانچوین صفت ثبوتیہ یہہ کہ خداوند
عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہی اور معنی مدرک کی یہہ ہین کہ جو چیزین کہ ہم

بو اسطہ حواس یعنی آلات جسمانی کی پہچانتی ہین جناب باری اونہین چیزونکو
بدون آلات حواس کی پہچانتا ہی اوسکو آلات حواس کی حاجت نہین اسلئے
کہ اوسنی اپنی قدرت کاملہ سی حواس کو بہی پیدا کیا ہی اور اسیطرح بدون حاجت
کان کی ہر ایک کی آواز سنتا ہی اور بدون حاجت آنکہہ کی ہر ایک کو دیکہتا ہی
لیکن جسوقت جسکی لئی جو کہ مصلحت جانتا ہی کرتا ہی کبہی بیمار کرتا ہی کبہی
صحت عنایت فرماتا ہی کبہی مار ڈالتا ہی اسلئی کہ اپنی بندون کی حال سی
خوب آگاہ اور مطلع ہی اوس سی کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات
اور روایات مین وارد ہی کہ جناب باری نی دو لوحین پیدا کین اور اونمین
سب چیزین لکہین ایک کا نام لوح محفوظ ہی کہ اوسمین جو کچہہ کہ لکہا ہی
ہرگز فرق نہین ہوتا اسلئی کہ وہ علم الٰہی کی مطابق ہی دوسری لوح محو
واثبات ہی کہ اوسمین جو کچہہ کہ بنا بر مصلحت اور حکمت کی مشروط سات
کچہہ شرطون کی لکہا ہی البتہ محو ہو جاتا ہی مثلاً ایک شخص کی عمر کی پچاس
برس لکہی ہین یعنی مقتضای حکمت یہہ ہی جبتک کہ اوس سی کوئی چیز
باعث اوسکی زیادتی اور کمی کا نہو عمر اوسکی پچاس کی پوری ہوا ور جسوقت کہ
اوس سی عمل خیر واقع ہو مثل صلہ رحم یا کچہہ دینی سادات اور مومنین کی
تو پچاس برس کی ساٹہہ برس لکہی جائینگے اور جسوقت کہ قطع رحم کری یا
سادات اور مومنین کو نہ دی تو پچاس کی چالیس ہو جائینگی لیکن لوح

محفوظ ہین جو کچھہ کہ لکھا ہی اوسمین زیادتی اور کمی نہین ہوتی مثل اسکی کہ
زید البتہ صلہ رحم کریگا اور اسکی سبب سی عمر اوسکی ساٹھہ برس کی معین ہوے
یا ایک شخص کی عمر چالیس برس کی معین ہوئی بسبب اسکی کہ البتہ قطع رحم کریگا
یا سادات اور مؤمنین کو ندیگا اسو اسطے کہ لوگونپر ظاہر ہو کہ کسقدر اعمال
خیر تاثیر رکہتی ہین کہ بسبب اونکی بجالانیکی عمر زیادہ ہوجاتی ہی اور کسقدر اعمال
بد فساد کرتی ہین کہ اونکی مرتکب ہونی سی عمر کم ہوجاتی ہی چہٹی صفت ثبوتیہ
یہہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہی اور مرید کی معنی کئی ہین ایک یہہ کہ جناب
باری اپنی افعال کو ارادہ سی واقع کرتا ہی جیساکہ متکلمین امامیہ فرماتی
ہین کہ مراد ارادہ سی علم بمصلحت فعل ہی پس جو فعل کرتا ہی اپنی ارادہ اور اختیار
سی کرتا ہی اسلئی کہ ارادہ اوسکا علم کی قسم ہی اور علم عین ذات مقدس ہے
کہ اوسکو تغیر و تبدیل نہین ہوتا پس یہہ ایک معنی ارادہ کی ہین اور کراہت سے
مراد بنابران معنون کی علم مفسدہ ہی پس حقتعالی کا ارادہ وقت مصلحت
مین فعل سی اور وقت مفسدہ ترک سی متعلق ہوتا ہی اور اس تعلق کو بہی کبہی
ارادہ اور کراہت کہتی ہین اور یہہ دوسری معنی اور کراہت کی ہین
تیسری معنی ارادہ کی یہہ ہین کہ موجود کرنیکو ارادہ اور معدوم کرنیکو کراہت
کہتی ہین جیساکہ بعض حدیثون مین وارد ہی چوتھے معنی ارادہ کی یہہ
ہین کہ جناب اقدس الہی اپنی بندون سی ارادہ طاعت کا کرتا ہی اور اونسی

ارادہ معصیت نہین کرتا بلکہ کراہت رکہتا ہی اور یہان مراد ارادہ سی یہہ ہی کہ اوسنی حکم طاعت کا کیا ہی اور مراد کراہت سی یہہ ہی کہ معصیت سے منع فرمایا ہی پانچوین معنی یہہ ہین کہ ارادہ توفیق کا دینا ہی اور کراہت سلب توفیق کرتا ہی ساتوین صفت ثبوتیہ یہہ کہ حقتعالی متکلم ہی یعنی خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہی جب جیز مین چاہی کلام کو پیدا کری جیسا کہ اوس درخت مین کلام پیدا کیا کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام سی کلام کیا تھا آٹھوین صفت ثبوتیہ یہہ کہ خداوند عالم صادق ہے یعنی کلام اوسکا سچ ہی اسلئی کہ کذب قبیح ہی اور قبیح اوسپر روا نہین مطلب تیسرا صفات سلبیہ کی بیان مین اور صفات سلبیہ اوسی کہتی ہین کہ جو خداوند عالم مین نہین ہین اور وہ چہہ ہین تحفۃ العارفین مین لکھا ہی کہ جسکا خلاصہ مضمون یہہ ہی کہ صفات سلبیہ مین سی پہلی عمدہ یہہ ہی کہ خدا کا شریک کوئی نہین یعنی خداوند عالم ایک ہی اور دو یا زیادہ نہین پس پوشیدہ نرہی کہ خداوند عالم واحد اور احد ہی یعنی سوا اوسکی کوئی اور واجب الوجود نہین اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ہے ممکنات مین سی ایک ممکن ہی اور اوسکی مصنوعات سی ایک مصنوع ہی اور وہ خداوندی مین کسیکو شریک نہین رکہتا اسلئی کہ اگر اوسکا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور اون مین سی ایک کسی چیز کا ارادہ کری اور دوسرا اوسکا مانع ہوسکی تو اول کا عجز لازم آتا ہی اور اگر

مانع نہو سکی تو دوسری کا عجز لازم آتا ہی اور خدا پر عجز روا نہین اور اگر دونو
کی موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہی اور یہہ محال ہے
دوسری صفات سلبیہ سے یہہ ہی کہ جناب باری کی لئی صورت اور جسم نہین کہ
وہ ان دونوسی مبرا ہی اسلئی کہ اگر اوسکی لئی کوئی صورت اور جسم ہو تو چاہئی کہ
کوئی اوسکی مشابہ اور مثل بہی ہو حالانکہ کوئی اوسکی مثل نہین ہی لیکن سنیونمین
تابعان احمد حنبل کی کہتی ہین کہ خدا کی صورت اور جسم ہی اور عرش پر بیٹہا ہی
اور جسم اوسکا عرش سی بقدر چہہ بالشت کی زیادہ ہی اور بالشت بہی اوسیکی
ہاتہہ کا ہی اور ہر شب جمعہ کو ایکگدہی پر سوار ہو کی زمین پر آتا ہی اور صبح تک
ندا کرتا ہی کہ آیا میری بندونمین سی کوئی ہی کہ اپنی گناہون سی توبہ کری اور مین
توبہ اوسکی قبول کرون اور بعض اہل سنت کہتی ہین کہ زمانہ حضرت نوحؑ مین
جسوقت کہ طوفان آیا تو حق تعالیٰ اسقدر رویا کہ اوسکی آنکہین آشوب کر گئین
اور ملائکہ عیادت کی لئی حاضر ہوئی اور بعض کہتی ہین کہ خدا بصورت انسان ہے
کبیر السن کہ اوسکی سر کی بال اور داڑہی کی سیاہ اور سفید مخلوط ہین تیسری
صفت سلبیہ یہہ ہی کہ جناب باری کی لئی مکان نہین ہی اور نہ کسی سمت مین
رہتا ہی اسلئی کہ یہہ لوازم جسمانی ہی اور بطلان اسکا عقلاً اور شرعاً ثابت ہی
جیساکہ کتاب توحید مین صدوق علیہ الرحمہ نی سلمان بن ابہران سی روایت
کی ہی کہ مینی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی عرض کیا کہ آیا جناب باری

کسی مکان مین رہتا ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین رہتا کہ اگر کسی مکان مین ہوتا تو چاہئی کہ حادث ہو اسلئی کہ متمکن مکان کا محتاج ہی اور یہہ حوادث کی صفت ہی قدیم کی صفت نہین اور ارشاد مین شیخ مفید علیہ الرحمہ نی نقل کی ہی کہ ایک عالم یہودیون کا ابوبکر کی پاس آیا اور اوسنی کہا کہ اس امت کی پیغمبر کا خلیفہ تو ہی ابوبکر نی کہا ہان مین ہون یہودی نی کہا کہ مینی توریت مین دیکھا ہی کہ انبیا کی خلفا عالم ہوتی ہین پس مجھسی کہہ کہ خدا کہا ہی ابوبکر نی سادہ لوحی سی کہا کہ خدا آسمان پر ہی اور عرش پر بیٹھا ہی یہودی نی کہا پس خدا اسی زمین خالی ہی ابوبکر نی کہا کہ یہہ کام زنادقہ ہی میری پاس سی دور ہو والا مین تجھی قتل کرونگا پس وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پھرا اور اسلام پر ہنستا ہوا چلا کہ اثنا راہ مین اوسکو حضرت امیر المومنین علیہ السلام ملی حضرت نی فرمایا ای یہودی تیرا سوال مینی معلوم کیا اور جو کچھہ کہ تو نی جواب پایا مین کہتا ہون کہ خداوند عالم خالق مکان ہی اوسکی لئی کوئی مکان نہین بلکہ اوسکی آثار قدرت ہر جگہہ موجود ہین پس اگر مین تیری کتابو مین بتادون آیا تو ایمان لائیگا یہودی نی عرض کیا اگر یہہ ہماری کتابو مین لکھا ہی تو البتہ مین ایمان لاونگا حضرت نی فرمایا آیا تو نی اپنی کتابو مین نہین دیکھا کہ ایکروز حضرت موسی بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام بیٹھی تہی ناگاہ جانب مشرق سی ایک فرشتہ آیا حضرت موسی نی

اوس سی پوچھا کہ تو کہان سی آتا ہی اوسنی عرض کیا خدای عز وجل کی پاس سے
بعد اوسکی دوسرا فرشتہ مغرب سی آیا موسیٰ نی اوس سی بہی پوچھا کہ تو کہان سے
آتا ہی اوسنی عرض کیا خدای جل شانہ کی پاس سی بعد اسکی تیسرا فرشتہ آیا
اوسنی کہا کہ مین آسمان ہفتم سی آتا ہون خدای جل شانہ کی پاس سی بعد اسکی
چوتھا فرشتہ آیا اوسنی کہا کہ مین طبقۂ ہفتم زمین سی آتا ہون خدا کی پاس سے
اوسوقت موسی علیہ السلام نی فرمایا کہ مین حمد کرتا ہون اوس خدا کی کہ اوس سے
کوئی جگہہ خالی نہین یہودی نی یہہ سنکی کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہی حق ہے
اور آپ ہی اپنی پیغمبر کی خلافت کی سزاوار ہین چوتھی صفت سلبیہ یہہ ہے
کہ حقتعالی پر حلول واتحاد جائز نہین پوشیدہ نرہی کہ حلول ایک چیز کی دوسری
چیز مین در آنیکو کہتی ہین مانند در آنی رنگ کی جسم مین اور اتحاد دو چیز و نکے
ملکر ایک ہوجانیکو کہتی ہین پس خدای جل شانہ پر حلول اور اتحاد روا
نہین اسلئی کہ یہہ جسم اور عوارض جسم سی تعلق رکھتی ہین اور جناب باری
ان چیزون سی مبرا اور منزہ ہی پس کیونکر کیسیکی جسم مین در آئیگا لیکن کتاب
کشف الحق مین علامۂ حلی علیہ الرحمہ نقل بعضی صوفیہ کی فرماتی ہین وہ کہتی ہین کہ خدا
عارفون سی متحد ہوتا ہی اور بعضی اس سی بہی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتی
ہین کہ خدا نفس وجود ہی یعنی جو چیز ہی خدا ہی اور یہہ عین کفر ہی پس چاہئے
کہ صاحب ایمان ان اشرار سی احتراز کرین اور اونکی وسوسونسی اپنی ایمان کو

محفوظ

محفوظ رکھیں پانچویں صفت سلبیہ یہ ہی کہ حق تعالی کو کوئی نہیں
دیکھ سکتا خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں اصلی کہ یہ ہی جسم سی تعلق رکھتا ہے
اور حق تعالی اس سی مبرا ہی پس کیونکر اوسکو کوئی دیکھیگا کتاب تحفہ میں
شاہ عبد العزیز دہلوی کہتی ہیں کہ آخرت میں مومنین اوسکی دیدار سی مشرف
ہونگی اور کافرین اور منافقین اس نعمت سی محروم رہینگی بس یہی مذہب
سنیونکا ہی کہ اوسپر نہ دلیل عقلی ہی نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکی ہاتھہ لگی ہے
کہ اوسپر کمال اعتماد رکھتی ہیں اور نزدیک اہل بصارت کی وہ بہی اونکی دعوی
کی موافق نہیں ہی پس وہ کہتی ہیں کہ اگر خدا کا دیکھنا جائز نہوتا تو حضرت موسے
علی نبینا وعلیہ السلام کہ پیغمبر مرسل تہی کیونکر جناب باریسی دیکھنا سوال کرتے
پس یہ دو حال سی خالی نہیں یا یہ کہ حضرت موسی جانتی تہی کہ جناب باری کا
دیکھنا ممکن نہیں تو سوال اونکا عبث ہوتا ہی یا یہ کہ نہ جانتے تہی تو کلیم اللہ
پر جہل لازم آتا ہے پس یہ اہل سنت کی عقل سی تعجب ہی کہ فقط حضرت
موسی علی نبینا وعلیہ السلام کی سوال کو دیکھا اور قبل وبعد کی الفاظ کو
نہ دیکھا اور خداوند عالم کی جواب کو نہ دیکھا کہ فرماتا ہی لن ترانی یعنے
تو ہرگز نہ دیکھیگا مجہی اور لفظ لن واسطی دوام کی ہوتا ہی یعنی کبہی نہ دیکھیگا جب
حضرت موسی کو دیدار محال ہی تو سب کے نسبت میں محال ہی اور سوال حضرت
موسی علیہ السلام زبان قوم سی تہا باضطرار اوس قوم کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسیٰ اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ترجمہ ظاہر الفاظ کا یہہ ہی پس بتحقیق کہ سوال کیا اوس جماعت نی موسیٰ علیہ السلام سی بزرگ تر اسسے پس کہا کہ دکھاؤ ہمکو خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا اوس جماعت کو صاعقہ عذاب الٰہی نی بسبب ظلم کرنی اوس جماعت کی پس واضح ہوا اس کلام الٰہی سی کہ یہ سوال ظلم و معصیت تہا اور بسبب اسکی صاعقہ اونپر نازل ہوا اور احادیث اہلبیت مین وارد ہے کہ جب اوس قوم نی یہہ سوال عظیم کیا تو حضرت موسیٰؑ نی فرمایا کہ خدا قابل دید نہین ہی اوس قوم نی اصرار کیا آپ سوال تو کیجیے خدا سی حضرت موسیٰ علیہ السلام نی عرض کی خداوندا تو مطلع ہی کہ یہ قوم کیا کہتے ہی وحی ہوئی تم کہو سوال قوم کو تمسے مواخذہ جہالت قوم کا نہوگا اوسوقت حضرت موسیٰؑ نی عرض کی ربِّ اَرِنِی جواب ہوا لَنْ تَرَانِی اور علاوہ اسکی اور آیات سی ثابت ہی کہ خدا قابل رویت نہین ہی چنانچہ فرماتا ہے لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ یعنی اوراک نہین کرسکتے اوسکو آنکہین چہٹی صفت سلبیہ یہہ ہی کہ خداوند عالم کی ذات مقدس کو تغیر اور تبدیل نہین اسلئی کہ یہہ صفت مخلوق کی ہی اور جناب باری ہمیشہ سی ایک حالپر ہے اور ہمیشہ رہیگا اور ہشام بن حکم سی مروی ہی کہ ایک زندیق نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی سوال کیا کہ آیا خدا خوش اور غضبناک ہوتا ہی حضرت نی فرمایا

البتہ لیکن مثل مخلوقات کی خوشی اور غضب اوسکا نہین اسلئی کہ جب وقت بندونکی طبیعت مین خوشی وغصہ آتا ہی تو انکا ایک حال ہی دوسرا حال ہو جاتا ہی اور جناب باری ہمیشہ سی ایک حالپر ہی و ہمیشہ رہیگا فصل دوسری عدل مین

اس فصل مین کئی مطلب ہین مطلب پہلا جان تو کہ خداوند عالم عادل ہی ظلم نہین کرتا اور جو فعل بد ہین خدا سی نہین واقع ہوتی اور نہ خدا راضی ہوتا ہی افعال قبیح سی یہہ مذہب امامیہ کا ہی اور قرآن مجید اسپر شاہد ہی چنانچہ فرماتا ہی قَائِمًا بِالْقِسْطِ اور فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور جا بجا حکم کرتا ہی کہ عدل کرو اور ظلم نکرو کیونکر ہو سکتا ہی کہ بندونکو تو حکم کری کہ عدل کرو اور خود نکری اور دلیل عقلی ثبوت عدل خدا پر یہہ ہی اگر خلاف عدل خدا سی وقوع مین آئی یعنی کوئی فعل بُرا معاذ اللّٰہ خدا سی صادر ہو تو یہہ کئی صورتون سی خالی نہین ہی ایک یہہ کہ قبیح اور بدی سی عالم اور دانا نہو مثل اوس جاہل کی کہ حال غفلت اور جہل مین معاصی کا مرتکب ہوا ہو اور جناب اقدس الٰہی پر جہل روا نہین دوسرے یہہ کہ قبیح اور بدی سی عالم ہو اور اوسکی ترک کی قدرت نرکھتا ہو مثل اوس شخص کی کہ از راہ مجبوری فعل قبیح کو باکراہ کری اور خدای عزّ وجل پر عجز روا نہین تیسرے یہہ کہ قبیح اور بدی سی عالم ہو اور اوسکی ترک پر بھی اختیار رکھتا ہو لیکن اوسکا محتاج ہی کہ بدون فعل قبیح کے اپنے احتیاج

رفع نکر سکی مثلاً واسطے رفع کر سکی کی سرقہ کری اور یہ ظاہر ہی کہ
باطل ہی اسواسطے کہ خدای جل شانہ کسی چیز کی احتیاج نہین رکھتا ہی
چوتھی یہہ کہ احتیاج نرکھتا ہوا ور عبث سرقہ کری اوسکی یہ نادانی ہی اور
جناب اقدس الٰہی پر یہ سب چیزین محال ہین کیونکر اوس سی فعل قبیح ہوگا پس
البتہ عادل ہی لیکن اشاعرہ اہل سنت اپنی کم فہمی سی تجویز کرتی ہین کہ خدا سے
فعل قبیح ہوسکتا ہی مطلب دوسرا جبر اور اختیار کی مسائل مین ہے
تحفۃ العارفین مین ہی کہ بندی اپنی اکثر افعال مین کہ بعض اونمین سی تکالیف
شرعیہ سی ہی تعلق رکھتی ہین مختار ہین بنا بر مذہب حق امامیہ کی لیکن اہل سنت
کہتی ہین کہ بندونکی افعال کا فاعل خدا ہی خواہ نیک ہو خواہ بد بلکہ خدا اونہین کے
ہاتھ سی جاری کرتا ہی اور بندی اسمین مجبور ہین اور شاہ عبد العزیز دہلوی کہتے ہین
کہ میرا عقیدہ یہ ہی جو امر کہ بندونسی صادر ہوتا ہی خواہ خیر ہو خواہ شر خواہ کفر
خواہ ایمان طاعت خواہ معصیت ان سبکا خالق خدا ہی بند ونکو انکی پیدا
کرنیکی طاقت نہین ہی پس یہ اقوال اہلسنت کئی وجہ سی باطل ہین وجہ
اول یہ کہ اگر یہ اعمال جو بندہ کرتا ہی یہہ سب فعل خدا کا ہو جیسا اہل سنت
کہتی ہین پس عقاب کرنا گناہ پر ناحق ہے اور بڑا ظلم ہی حالانکہ خدا ظالم
نہین بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہی اور اس سی بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود
ایک فعل کری اور بندیکی ہاتھ پر جاری کردی اور بندیکو اوسکی سزا دی

اور جہنم مین ڈالی اور مواخذہ کری کہ کیون تو نی ایسا فعل کیا وجہ دوسری
یہہ کہ اگر یہہ مذہب اہلسنت کا درست ہو تو بہیجنا پیغمبر کا اور مقرر کرنا شرع کا
سب بیکار اور لغو ہوتا ہی جب خود ہر فعل کو خدا کرتا ہی پس یہہ کہنا کہ پیغمبر کی
اطاعت کرو اور نماز و روزہ کو بجا لاؤ اور زنا و سرقہ نکرو یہہ سب فضول ہی
نعوذ باللہ وجہ تیسری یہہ کہ ہم بالیقین اپنی افعال اختیاری و غیر اختیاری
مین فرق پاتی ہین کہ ایک فعل ہمارا اختیاری ہی کہ ہم اپنی ارادہ و اختیار سی
کرتی ہین مثل اسکی کہ اپنی اختیار سی کوٹھی سی نیچی آئین دوسری بی اختیاری
کہ اوسمین اپنا اختیار نہین باقی رہتا ہی مثل اسکی کہ پاؤن پہسل جای اور بی اختیار
کوٹھی سی گر پڑین پس اگر کوئی فعل بندون کی اختیار مین نہوتا تو چاہئی تہا
کہ اون دونون مین اور ہمین کچہہ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونون مین فرق
کرتا ہی اور کچہہ ہمین دلیل کی حاجت نہین پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ سب
افعال ہماری یکسان ہون اور سب بدون اختیار سمجہی جائین کتاب
مجالس المومنین مین قاضی سید نور اللہ شوستری لکہتی ہین کہ ایک روز
بہلول علیہ الرحمہ ابو حنیفہ کی دروازی پر آئی اور سنا کہ وہ اپنی شاگردون سی
کہہ رہا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی تین چیزین فرمائی ہین
کہ وہ میری پسند نہین ہین ایک یہہ کہ شیطان جہنم مین آگ سی جلایا جائیگا
پس شیطان آگ سی پیدا ہوا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوسکو آگ جلائی دوسری

یہہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہی پس یہہ بہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو چیز موجود
ہوا وسکو نہ دیکہی تیسری یہہ کہ بندی اپنی فعل کی مختار ہین حالانکہ برخلاف
اسکی نصوص وارد ہین پس جبکہ کلام ابوحنیفہ کا تمام ہوا تو بہلول زمین سے
ایک ڈہیلا اوٹہا کر ابوحنیفہ کو مار کر بہاگی اتفاقاً وہ ڈہیلا ابوحنیفہ کی پیشانی
پر جا لگا پس وہ اور اوسکی شاگرد غصہ مین بہلول کی پیچھی دوڑی اور اونکو
پکڑ لیا چونکہ وہ خویش خلیفہ کی تہی اس جہت سی کچہہ نکرسکی ناچار اونکو خلیفہ
کی پاس لاکی شکایت کی کہا بہلول نی اوسکی جواب مین کہ ای ابوحنیفہ مینی
تجہکو کیا ایذا دی ہی ابوحنیفہ نی کہا کہ تمنی میری پیشانی پر ڈہیلا مارا ہی کہ میری
سر مین درد ہوتا ہی بہلول نی کہا کہ تو مجہکو درد کو دکہا دی ابوحنیفہ نی کہا کوئی
درد کو نہین دیکہہ سکتا ہی بہلول نی کہا پس تو نی کسلئے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام پر اعتراض کی تہی کہ خدا موجود ہوا اور اوسکو کوئی نہ دیکہی اور پہر تو
اپنی دوسری دعوی مین بہی جہوٹا ہوا اسلئے کہ وہ تو ڈہیلا مٹی کا تہا اور تو بہی بدن
مٹی سی بنا ہی بچا ہئے تہا کہ مٹی سی مٹی کو ایذا نہوتی جبکہ تیرا قیاس فاسد ہی کہ شیطان
آگ سی بنا ہے آگ اوسکو کیونکر جلائیگی اور یہہ تیسرا دعوی ہی تیرا باطل ہوا کہ جو تو نی کہا
حضرت امام جعفر صادق ع نی فرمایا کہ بندے فاعل مختار ہین او رحالانکہ بندے مجبور ہین پس
جب بندے مجبور ہین تو کسلئے مجہکو خلیفہ کی پاس لایا پس ابوحنیفہ یہہ سنکی کتسا ہو گیا اور کچہہ
جواب نہ آیا آخر شرمندہ ہو کی روانہ ہوا مطلب تیسرا اس بیان مین کہ خداوند

عالم حکیم ہی تحفۃ العارفین مین ہی کہ خداوند عالم حکیم ہی پس جو کام
اوسکا ہی ساتھہ حکمت اور مصلحت کی ہی کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا
لیکن فخر رازی کہ سنیون کی عالم ہین کہتی ہین کہ کفار کو تکلیف ایمان کی دینا
اور اونکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اسمین کیا فائدہ اور مصلحت ہی باوجود اسکی کہ حق تعالے
جانتا تھا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا یہہ ایمان نہ لائینگی اور اسیطرح عبد العزیز
دہلوی کہ یہہ بہی سنیون کی عالم ہین کہتی ہین کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اوسکو
بندونکی اوپر مسلط کردینا کہ انکو اغوا کری اسمین کیا مصلحت ہی اور انکی ان کلمات تحفہ
کی جواب مین جناب سید العلماء حدیقہ سلطانیہ مین فرماتی ہین کہ جناب احدیت
الہی قرآن مجید مین فرماتا ہی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاکُمْ عَبَثًا آیا پس گمان
باطل کرتی ہو تم کہ پیدا کیا ہمنی تمکو عبث پس حق یہہ ہی کہ کوئی فعل اوسکا حکمت اور
مصلحت سی خالی نہین ہی اور یہہ کچھہ ضرور نہین کہ اوسکی سب فعلون کی حکمت کو
عقل دریافت کرسکی لیکن کہین کہین جو کہ بعض افعال کی مصلحت ظاہر ہی
اونکو بتفصیل عقل دریافت کرسکتی ہی مگر اہل خلاف اپنی اوہام رکیکہ پہ
بنا کرکی مدبر حکیم اور صانع علیم کی صنعت اور حکمت کا انکار کرتی ہین اور
اسیطرح بعض عوام بہی بسبب اپنی قصور عقل کی گمان کرتی ہین کہ یہہ سب امور
ظلم عبث ہین اسمین کچھہ حکمت اور مصلحت نہین ہی پس یہہ زعم انکا باطل ہی
اسلئی کہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہی کیونکر فعل لغو کرتا لیکن مثال انکی اندہونکی ہی

کہ ایک مکان عالی مین داخل ہون اور وہان ہر ایک چیز قرینہ سی رکہی ہو اور بسبب اپنی نابینائی کی اوسکو ندیکہہ سکین اور جابجا ٹہوکر کہاتے اور پاؤن مارین اور نہ سمجہین کہ ہر چیز کی کیا مصلحت ہے اور حیران ہوکی صاحب مکان کی مذمت کرنی لگین پس یہی حال بعینہ اون لوگونکا ہی کہ حکیم علی الاطلاق کی صنعت اور حکمت کا انکار رکہتی ہین اسلئی کہ اونکی عقل اوسکی صنعت او حکمت کو نہین پہونچتی اور بیجا سمجہنی سی اپنی خدا پر اعتراض کرنی لگتے ہین اور اشاعرہ اہلسنت انکار غرض اور غایت او مصلحت مین علمای فلاسفہ کی پیروی کرتی ہین کہ ایجاد خلائق کو عبث او بیفایدہ بتاتی ہین او حقتعالی کی اسمین کچہہ غرض صحیح نہین قرار دیتی ہین پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہمنی جن و انس کو مگر واسطے عبادت کی اور پہر فرماتا ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا لَاعِبِیْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہمنی آسمانون و زمینونکو اور جو کچہہ اونکی درمیان ہے عبث

فصل تیسری نبوت کی بیانمین اس فصل مین پانچ مطلب ہین مطلب پہلا بعثت انبیا کی بیانمین جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ عقل سلیم حکم کرتی ہے کہ عالم موجود ہے اور حکیم دانا ہی فعل قبیح سی راضی نہین ہو سکتا پس اوسکو خوشی اور رضامندی البتہ ترک قبایح مین ہوگی لیکن بدون پیغمبرونکی اسکا پہچاننا متعذر غیر ممکن ہی پس خداوند عالم پیغمبرونکا بہیجنا واسطی راہنمائی خلق کی لابد ہوگا وا الا غرض

والا غرض اوسکی حاصل ہوئی یا یہہ کہ جناب باری اپنی بندونکی فعل قبیح اور بدی پر راضی ہوجاوی اور یہہ بات حکیم مطلق کی بنظر حکمت کی ممتنع ہی پس اگر اوسکی پاس ملائکہ آتی ہون اور وحی لاتی ہون تو وہ خود نبی ہوگا والا نبی کی تلاش کریگا اور اسیطرح ہشام بن حکم نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اونحضرت نی ایک زندیق سی فرمایا کہ اوسنی سوال کیا تہا کہ آپنی نبوت انبیا کی کہانسی ثابت کی فرمایا جسوقت کہ ہمنی ثابت کیا کہ ہمارا ایک خالق ہی صاحب صنعت اور حکمت اور وہ ایسا صاحب حکمت اور صانع ہی کہ روا نہین کہ اوسکی خلق اوسکو مشاہدہ کری اور اوس سی معاشرت اور باہم کلام کری اور ایک دوسری پر اپنی حجت تمام کری پس لامحالہ کوئی واسطہ ہوکہ اوسکی قول کو بیان کری اور اوسکی پیام کو اوسکی بندون تک پہنچاوی اور اونکی رہنمائی کری جسمین کہ اونکی لئی منفعت اور مصلحت ہو والا موجب اونکی ہلاکت کا ہوگا پس ثابت ہوا کہ حکیم دانا کیطرف سی رسول ضرور آوی کہ بندون کو امر و نہی سی اوسکی آگاہ اور مطلع کری اور جناب سید العلما طاب ثراہ حدیقہ سلطانی مین فرماتی ہین کہ شیعون کی اعتقادات مین سی ایک یہہ بہی ہی کہ ابتدای خلقت آدم سی روی زمین کبہی حجت خدا سی خالی نہین ہوتی خواہ حجت ظاہر اور مشہور رہو خواہ پوشیدہ اور مستور رہو یعنی ہر وقت حجت خدا خلق پر تمام ہوتی ہی لیکن بعضی مدعیان عقل آمین

ایک شبہہ کرتی ہین کہ حجت خدا لمصطفے سرزمین مین تمام نہوی یعنی پیغمبر نہین پہونچی خصوص اوس جزیرہ مین کہ نام اوسکا نیئی دنیا رکہا ہے کہ وہ زیر حکومت نصاری ہی کہ وہان حجت خدا کہان ہی پس اس کلام سی معلوم ہوا کہ اونکو عقل سی کچہہ بہرہ نہین ہی اسلئی کہ اس حدیث سی یہہ ثابت ہوا کہ زمین کبہی حجت خدا سی خالی نہو گی لیکن ہر سرزمین پر حجت خدا کا ہونا کچہہ ضرور نہین ہی بلکہ اگر ایک مقام مین ہو تو مصداق حدیث حاصل ہوگا پس لازم یہہ ہی کہ خود اوسکی جستجو کری اوسکی خدمت مین حاضر ہو اور اگر بالفرض قبل زمانہ ہماری پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ زمین آباد تہی توکیون نہین اونہون نی کسی پیغمبر کی تلاش کی اسلئی کہ زمین کبہی حجت خدا سی خالی نہین ہی پس جسوقت کہ پیغمبر ونکی جستجو نہ کی تو تقصیر اسکی لازم آئی لیکن جو شخص کہ غفلت محض رکہتا ہو معذور ہوگا **مطلب** دوسرا صفات انبیا کی بیان مین اور تہوڑسی نام اون نبیون کی کہ اقرار جنکی نبوت اور حقیقت کا واجب ہی اور جو کہ انکار کری ایک کا بہی اونہین سی کافر ہی اس بحث کو حق الیقین کی چوتہی باب سی جا بجا سی خلاصہ کر کی لکہہ لیا ہی **بحث** پہلی یہہ کہ امامیہ کا اعتقاد یہہ ہی کہ بعثت یعنی بہیجنا پیغمبرون کا خدا پر واجب ہی عقلاً اسواسطی کہ لطف خدا پر واجب ہی اور موافق اجماع شیعہ کی اور آیات

اور احادیث متواترہ کی سبب سی اول عمر سی آخر عمر تک معصوم ہین
گناہان صغیرہ اور کبیرہ اور عمدًا اور سہوًا سی اور اس باب مین دلیلین
عقلی اور نقلی قائم ہین اور سہو ونسیان انپر تبلیغ رسالت مین اور وحی مین
البتہ جائز نہین والا انکی قول پر اعتماد نکرسکین گی لیکن سہو اور سکی امورعادیہ
اور عبادات مین بہی مشہور علمای امامیہ مین یہہ ہی کہ جائز نہین ہی اور
بعضی دعوی اجماع کا اسپر کرتی ہین اور جاننا چاہیئے کہ جن آیتون اور حدیثون
سی انبیا کی معصیت کا وہم ہوتا ہی وہ ماوّل ہین اس بات پر کہ اونسی
مکروہ اور ترک اولی ہوا اور اونکی مرتبہ عظیم کی موافق ترک اولی بہی عظیم ہی
اس سبب سی اوسکی تعبیر لفظ معصیت سی کیجاتی ہی اور جو کچہہ تفسیرون اور
تاریخون مین بیان کرتی ہین قصہ انبیا کی کہ انکی خطاؤن کا حال ہی اکثر
یہہ قصہ کتب اہلسنت سی ہین کہ یہودیون کی کتابون سی نکالی ہین اسواسطی کہ
خطائین اپنی خلفای جور کی پوشیدہ کرین اسلئی ایسی قصہ اپنی کتابونمین لکہی ہین
اور ایک جماعت ناقصان شیعہ نی بہی اونکو اپنی کتابون مین لکہا ہی اور
حدیثین اونکی رد پر طرق اہلبیت علیہم السلام سی بہت ہین کہ کتب عربی اور فارسی
مین لکہی ہین اور یہہ رسالہ اونکی ذکر کی گنجایش نہین رکہتا پس اون قصون پر
اعتقاد اور اعتماد نچاہیئی کرنا بحث دوسری حقیت پیغمبرون کی سمجہہ لیسے
معلوم ہوتی ہی اسواسطی کہ جو کہ دعوی کسی مرتبہ بلند کا کری فقط اوسکی دعوی کی

ابراہیم سب نبیون سی افضل ہین مطلب تیسرا جناب محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نسب شریف ونبوت ومعجزات وغیرہ کی بیان مین مجلسی
علیہ الرحمہ کتاب جلاء العیون مین لکہتی ہین کہ نسب شریف وسلسلۂ آباء آنحضرت کا
حضرت آدم علیہ السلام تک اس تفصیل سی ہی کہ محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب
ابن ہاشم ابن عبد مناف بن قصی بن کلاب ابن مرہ ابن لوی بن غالب بن
فہر ابن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ ابن الیاس بن مضر بن
نزار بن معد بن عدنان ابن اد بن ادد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان ابن النبت
ابن قیدار ابن اسمعیل ابن ابراہیم ابن تارخ ابن ناخور ابن شروع ابن ارغو ابن
قالع ابن عابر ابن شالح ابن ارفخشد ابن سام بن نوح بن لملک ابن متوشلح
ابن اخنوخ ابن الیارذ ابن مہلائیل ابن قینان بن انوش ابن شیث
ابن آدم علیہم السلام اور اسم شریف مادر گرامی آنحضرت آمنہ بنت وہب ہی
اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ آنحضرت کی دس نام ہین پانچ
نام قرآن مین اور پانچ غیر قرآن مین جو پانچ نام کہ قرآن مین ہین یہہ ہین
محمد و احمد و عبد اللہ و یس و نون اور جو نام قرآن مین نہین ہین وہ یہہ ہین
فاتح و خاتم و کافی و مقفی و حاشر اور علی ابن ابراہیم علیہ الرحمہ نی روایت
کی ہی کہ حق تعالی نی آنحضرت کی تئین مزمل نام رکہا تہا سو اسلئی جس وقت کہ اوس
جناب پر وحی نازل ہوتی تہی اپنی تئین ساتہہ ایک جامہ کی پیچیدہ کرلی تہی اور

بیان نسب شریف آنحضرت

خطاب بہ تر فرمایا ہی اسواسطی کہ رجعت اوس جناب کی قبل از قیامت ہوگی
یعنی کفن پیچیدہ اوٹھینگے اور دوبارہ امت کو عذاب الہی سی ڈرائینگے کتاب
حق الیقین مین ہی کہ دلیل آنحضرت کی پیغمبری کی یہہ ہی کہ دعوی نبوت کا کیا اور
بہت معجزی ظاہر مطابق و موافق اپنی دعوی کی ظاہر کئی اور یہہ دونون متواتر
ہین لیکن دعوی پیغمبری کا پس سب مذاہب قائل ہین کہ اونہونی دعوی پیغمبری کا
کیا اور معجزی آنحضرت کی زیادہ حد و شمار سی ہین بلکہ سب اقوال و افعال اور
اخلاق آنحضرت کی معجزی تہی اور متواتر ترین معجزات مین سی قرآن مجید ہی کہ
تا روز قیامت باقی ہی اور جس زمانہ مین کہ کوئی پیغمبر مبعوث ہوتا تہا غالب معجزہ
اوسکا جنس سی اوس فن کی تہا کہ اوس زمانہ مین شایع تر تہا اور لوگ اوس زمانہ
کی اوس فن مین ماہر تہی اسلئی کہ حجت ان لوگون پر تمام تر ہو جیسا کہ زمانہ حضرت موسی
مین مدار سحر پر تہا تو خدا نی اونکو عصا اور ید بیضا وغیرہ دیا کہ اونکی قوم انکی مثل
لانی مین عاجز ہوی باوجود اسکی کہ وہ لوگ اوس کام کی جاننی والی تہی اور جس
زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام مبعوث ہوئی تو امراض مزمنہ تہی اور طبیب حاذق
مانند جالینوس وغیرہ کی تہی پس حضرت عیسی کو معجزہ زندہ کرنیکا اور جذامی اور
کوڑہی کو شفا دینی کا اور اندہی کو بینائی دینی کا عطا فرمایا کہ جو شبیہ اون طبیبونکی
کام کی تہا لیکن نوع فعل بشر سی نہتا اور جس زمانہ مین حضرت رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئی درمیان عرب کی مدار فن فصاحت اور بلاغت پر تہا

اور اشعار اور سخنان فصیح و بلیغ لاتی تہی اور کعبہ مین لٹکاتی تہی اور اوسپر فخر
کرتی تہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قران مجید لائی اور فرمایا کہ اگر
میری پیغمبری مین شک رکہتی ہو مثل اس قرآن کی لاؤ اونسی نہو سکا پہر فرمایا کہ
ایک سورہ مثل اس قرآن کی لاؤ یہہ سب متوجہ ہوئی اور اتفاق کیا مثل ایک چھوٹی
سورہ کی ہی نہ لاسکی باوجود ایسی حرص کی کہ اونحضرتؐ کو جہٹلاتی تہی اور قتل
اور اسیر کرنیکا قصد رکہتی تہی مگر جب معارضۂ قرآن چاہتی تہی نہو سکتا تہا اگر قادر
ہوتی اسکی لانی پر تو البتہ لاتی گو کہ زیادتی فصحا و شعرا درمیان عرب کی تہی اور
علما اور دانایان درمیان اہل کتاب کی تہی اور اور زمانونمین بعد اوسکی آجتک
سب وقتون مین دشمن اونحضرتؐ کی کہ زیادہ تہی دوستون سی اونحضرت کی
نلاسکی مثل قرآن کی اور نلاسکینگی پس معلوم ہوا کہ قرآن جنس فعل بشر سی
نہین ہی اور فعل خالق عالم کا ہی اگر وہ حضرت پیغمبر نہوتی خدا ایسا امر اونکی
زبان پر جاری نکرتا اور صفات قرآن مجید کی بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکہی
اور معجزی اون حضرت کی بہت ہین چنانچہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی
نی لکہا ہی کہ خدا نی جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا ہی مثل اوسکی اور زیادہ اوس سی
اونحضرتؐ کو عطا کئی ہین اور معجزہ اونحضرتؐ کی شمار نہین کر سکتی ہین اور زیادہ
ہزار معجزی ہی اور کتابون مین مینی لکہی ہین اور معجزہ اونحضرتؐ کی چند
قسم پر ہین پہلی قسم اونحضرتؐ کی بدن شریف کی معجزات ہین ایک یہہ کہ ہمیشہ

نور اونحضرت کی جبین نورانی سی چمکتا تہا اور مانند چاند کی شعاع جبین در و دیوار پر
پڑتی تہی اور چمکتی تہی اور کبہی دست مبارک کو بلند کرتی تہی انگشتان مبارک
مانند شمع کی روشنی دیتی تہین دوسرا بوی خوش اونحضرت مین تہی جس راہ سے
چلتی تہی لوگ پہچان لیتے تہی کہ حضرت تشریف لائی ہین خوشبو سی اور پسینہ اونحضرت کا
جمع کرتی تہی اور وہ بہترین عطرون سی تہا اور اور عطرونمین ملاتی تہی ایک ڈول
پانیکا اونحضرت کی پاس لائی ایک چلو حضرت نی مونہہ مین لیکی کلی کی اور ڈول مین
ڈالی وہ پانی مشک سی خوشبوتر ہوا تیسرا جب دہوپ مین کہڑی ہوتی تہی
یا چلتی تہی اونحضرت کا سایہ نہ تہا چوتہی جسکی ساتہہ حضرت راہ چلتی تہی ہر چند
وہ بلند ہوتا تہا حضرت موافق ایک سر و گردن کی اوس سے اونچی ہوتی تہی پانچوین
ہمیشہ دہوپ مین ابر اونحضرت کی سایہ کرتا تہا اور ساتہہ چلتا تہا چہٹا کوئی
جانور حضرت کی سر پر سی اوڑ کی نہ جاتا تہا اور کوئی جانور مثل مکہی اور مچہر وغیرہ
کی اونحضرت پر نہ بیٹہتا تہا ساتوین وہ حضرت عقب سی دیکہتی تہی جسطرح
سامنی سی دیکہتی تہی آٹہوین خواب و بیداری اونحضرت کی یکسان تہی
اور نیند اونکی قوا کو ادراک سی بیکار نکرتی تہی اور باتین ملائکہ کی سنتی تہی
اور ملائکہ کو دیکہتی تہی اور جو کچہہ دلونمین گذرتا تہا جانتی تہی نوین یہہ کہ بدبو
ہرگز حضرت کی مشام مبارک مین نہ پہونچتی تہی دسوین یہہ کہ آب دہن جس
کنوی مین ڈالتی تہی برکت ہوتی تہی اور پر آب ہوتا تہا اور جس [illegible] درد پر

باب

ملدیتی تہی شفا پاتا تہا اور دست مبارک جس طعام مین پہنچاتی تہی اوسین
برکت ہوتی تہی اور تہوڑا کہانا بہت سی لوگونکو سیر کردیتا تہا چنانچہ ایک
بزغالہ اور ایک صاع جو مین جابر نی سات سو آدمیونکو سیر کیا گیارہوین
یہہ کہ سب باتین سمجہتی تہی اور سب زبانونمین باتین کرتی تہی بارہوین حضرت کی
ریش مبارک مین سترہ سفید بال تہی کہ مانند آفتاب کی چمکتی تہی تیرہوین یہہ کہ
مہر نبوت پشت مبارک پر نقش تہی اور نور اوسکا نور آفتاب پر زیادتی کرتا تہا
چودہوین یہہ کہ پانی انگشتان مبارک سی جاری ہوا اسقدر کہ ایک جماعت
کثیر سیراب ہوئی پندرہوین یہہ کہ اونگلی کی اشارہ سی چاند کی دو ٹکری کہی
سولہوین سنگریزی اونحضرت کی ہاتہہ مین تسبیح کہتی تہی اور لوگ سنتی تہی
سترہوین یہہ کہ جس چوپایہ پر وہ حضرت سوار ہوتی تہی راہوار ہوتا تہا اور
پیر نہوتا تہا اٹھارہوین یہہ کہ ختنہ کئی ہوئی اور ناف بریدہ اور آلائش
خون وغیرہ سی پاک پیدا ہوئی اور وقت پیدا ہونیکی پاؤن کی بہل پیدا
ہوئی نہ سر کی بہل اور جب زمین پر آئی ایک بو بہتر مشک سی پیدا ہوئی اور
جہان کو معطر کیا پہر مونہہ طرف کعبہ کی کر کی سجدہ کیا اور جب سر سجدہ سی
اوٹھایا ہاتہہ طرف آسمان کی بلند کئی اور اقرار کیا وحدانیت خدا اور اپنی
رسالت کا پہر ایک نور اونسی چمکا کہ مشرق اور مغرب عالم کو روشن کیا
انیسویں یہہ کہ ہرگز محتلم نہوی اور خواب شیطانی نہ دیکہا بیسوین یہہ کہ

جو فضلہ کہ اونحضرت سی جدا ہوتا تہا بوی مشک اوس سی آتی تہی اور کوئی
اوسکو نہ دیکہتا تہا بلکہ زمین مامور تہی کہ اوسکو نگلجائی اکیسوین یہہ کہ قوت مین
کوئی اونحضرت کی برابری نکر سکتا تہا بائیسوین یہہ کہ جمیع مخلوقات اونحضرتکی
حرمت کی رعایت کرتی تہی اور جس پتہر اور درخت کیطرفسے گذرتی تہی اونحضرتکی
تعظیم کی لئی جہکتی تہی اور سلام کرتی تہی اونحضرت کو اور لڑکپن مین سانپ گہوارا
اونحضرت کا ہلاتا تہا تیئیسوین یہہ کہ اگر زمین نرم پر راہ چلتی تہی نشان قدم
نہ بیٹہتا تہا اور کبہی زمین سخت پر راہ چلتی تہی تو اثر اونحضرت کی پاؤنکا بیٹہتا تہا
چوبیسوین یہہ کہ خدا نی اونحضرت کی طرف سی ایک ہیبت دلون مین ڈالدی تہی
کہ باوجود ایسی تواضع اور شکستگی اور شفقت اور مرحمت کی کہ حضرت رکہتی تہی
کوئی روی مبارک پر اچہی طرح نظر نکر سکتا تہا اور جو کافر اور منافق کہ اون
حضرت کو دیکہتا تہا دہشت سی آپہی کانپتا تہا اور دو مہینون کی راہ سی
رعب اونحضرت کا دلونمین کافرون کی اثر کرتا تہا قسم دوسری معجزات
وقت ولادت باسعادت مین شیعہ اور سنی بہت طریق سی روایت کرتی
ہین کہ اونحضرت کی شب ولادت کثیر السعادت شیاطین کو آسمان پر جانی سی
منع کیا اور اس سبب سی شہاب آسمان سی ظاہر ہوئی یہانتک کہ لوگ ڈری
کہ قیامت برپا ہوگئی اور علم کاہنونکا جاتا رہا اور سحر ساحرونکا ضعیف ہوا
اور جو بت عالم مین تہا مونہہ کی بہل گر پڑا اور طاق کسریٰ کہ بادشاہ عجم نی

نہایت استحکام سی بنایا تہا کہ ابتک باقی ہی لرزہ مین آیا اور چودہ کنگری اوسکی گر پڑی اور درمیانسی شگافتہ ہوگیا اور زمین تک دو حصہ ہوگیا اور ابتک شکستگی سوا اوسکی نہین کہتا اور ایک قصر کہ دجلہ پر بنایا تہا گر پڑا اور پانی اوسمین جاری ہوا اور دریاچہ ساوہ کہ اوسکی پرستش کرتی تہی خشک ہوا اور ابتک اوسکی جگہہ پر ایک نمکسار ہی کہ نزدیک کاشان کی ہی اور آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سی اوسکی پرستش کرتی تہی اس شب بجھہ گیا اور رودخانہ ساوہ کہ برسون سی خشک تہا پانی اوسمین جاری ہوا اور ایک نور اوس شب طرف حجاز سی چمکا اور تمام عالم مین پہیلا اور تخت ہر بادشاہ کا اولٹ گیا اور سب بادشاہ اوس روز گونگی تہی اور بات نکر سکتی تہی اور ملائکہ مقرب اور ارواح اصفیا پیغمبران وقت ولادت وافر السعادت حاضر ہوئی اور رضوان خازن بہشت ہمراہ حورون کی نازل ہوا اور لوٹی اور طشت سونی اور چاندی اور زمرد کی بہشت سی لائی اور واسطی حضرت آمنہ کی شربت بہشت کی لائی کہ اونہون نی پئ اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد ولادت کی آبہای بہشت سی غسل دیا اور عطرہای فردوس سی معطر کیا اور مہر نبوت کا پشت پر آنحضرت کی نقش کیا اور جو حریر سفید کہ بہشت سی لائی تہی اوسمین حضرت کو لپیٹا اور حضرت کو جمیع روحانی دکہایا اور سب ملائکہ آسمان کی خدمت مین اون حضرت کی پہونچی اور اون حضرت پر سلام کیا

بیان تولد آنحضرت

اور ساعت ولادت مین چار رکن کعبہ معظمہ کی زمین سی جدا ہوئی اور
طرف حجرۂ مقدسہ کی واسطی سجدہ کی جہکی اور عجیب و غریب امور وقت ولادت
اور معجزہ کہ اوسحالت مین اور بعد اوسکی ایام نشو ونما تک ظاہر ہوئی زیادہ
حد و شمار سی ہین تہوڑی اونمین سی کتاب حیات القلوب مین لکہی ہین قسم
تیسری وہ معجزی اونحضرت کی جو آسمان سی متعلق ہین اور وہ بہت ہین
پہلی شق القمر ہی دوسری پہیرنا آفتاب کا واسطی نماز علی بن ابیطالب کے
تیسری گرنا ستارونکا اور بہت ہونا شہاب کا وقت ولادت اونحضرت کے
جیسا کہ مذکور ہوا چوتہی نازل ہونا مائدہ کا آسمان سی واسطی اہلبیت علیہم السلام
کی پانچوین بجلی گرنا اور عذاب ہونا بعضی دشمنون پر اونحضرت کی قسم
چوتہی وہ معجزات جو اونحضرت سی زمین و سنگ و درخت مین ظاہر ہوئی مانند
اسکی کہ نالہ کرنا چوب خرما کا حضرت کی مفارقت سی کہ حضرت نی اپنی پشت
مبارک کا تکیہ بنایا تہا وقت منبر بنانیکی اور طلب کرنا اونحضرت کا درختکو اور
قبول کرنا اور آنا طرف اونحضرت کی اور مونہہ کی بہل گر پڑنا تو نکا اونحضرت کی
اشارہ سی اور ہرا ہونا اور پہل لگنا درخت خشک مین ایک ساعت مین اور
سلام کرنا درخت کا اور پتہر کا اونحضرت کو اور بونا خرمی کی درختونکا واسطی
سلمان فارسی کے اور اوسی سال مین بلند ہونا اور میوہ دینا اور گڑ جانا زمین مین
پاؤن اسپ سراقہ کی اور اس قسم کی معجزی زیادہ حد و شمار سی ہین قسم پانچوین

وہ معجزی جو اونحضرت سی حیوانات مین ظاہر ہوئی مانند باتین کرنی
اونٹ اور شتر اور گرگ اور سوسمار اور بزغالہ بریان کی اور اونحضرت کی ناقہ کا
شب عقبہ مین بولنا اور ربلہ تبلانا شیر کا سفینہ غلام حضرت کو اور گواہی دینا
حیوانون کا اونحضرت کی رسالت پر اور اسطرحکی ہی معجزات بہت ہین قسم چھٹی
مستجاب ہونا دعا اونحضرت کی اور زندہ ہونا مردونکا اور بینا ہونا اندہون کا
اور شفا پانا بیمارون کا اور اسطرحکی ہی معجزی بہت ہین کہ شمار نہین ہوسکتی
قسم ساتوین غالب ہونا اونحضرت کا دشمنون پر اور دفع ہونا شر انکی اور
نازل ہونا ملائکہ کا آسمان سی واسطی یاری حضرت کی جیساکہ جنگ بدر اور
احد وغیرہ مین ہوا اور آثار اوسکی لوگونپر ظاہر ہوئی قسم آٹھوین غالب ہونا
اون حضرت کا شیاطین اور جنونپر اور ایمان لانا جنونکا اونحضرت پر۔
جیساکہ قرآن مجید اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی قسم نوین خبر دینا
امور پوشیدہ اور امور آئندہ کا ہی مانند خبر دینی دولت بنی امیہ کی
اور یہہ کہ یہہ ہزار مہینی بادشاہی کرینگی اور دولت بنی عباس کی
اور مظلوم ہونا اہلبیت رسالت کا اور شہید ہونا امیر المومنینؑ اور
حسنین علیہم السلام کا اور کیفیت ہر ایک کی شہادت کی اور تمام ہونا ملک
بادشاہ عجم کا اور باقی رہنا دولت نصاری کا اور خبر دینا شہادت
امام رضا علیہ السلام کی اور دفن ہونا اونحضرت کا خراسان مین اور خبر دینا

شہادت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور عمار کی اور اونکی اور کیفیت اونکی اور لڑنا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا عائشہ اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور خوارج سی اور خبر دینا ابوذر کی مظلوم ہونیکی اور نکالنا اونکو مدینہ سی بلکہ جو کچھہ اکثر اہل بیت اور صحابہ پر واقع ہوا اونحضرت نے خبر دی اور خبر دینا وفات نجاشی پادشاہ حبش کا اوسکی ساعت فوت مین اور خبر دینا شہادت جعفر طیّار اور زید اور عبد اللہ بن رواحہ کی اونکی ساعت شہادت مین جنگ تبوک مین اور خبر دینا شہادت حبیب ابن عدی کی مکّہ مین اور خبر دینا اوس مال کی کہ عبّاس نی مکّہ مین پوشیدہ کیا تہا اور خبر دینا اون حضرت کا جو کچھہ کہ منافق اپنی گہرونمین کہتی تہی اور جو کچھہ کہ صحابہ اپنی گہرونمین کرتی تہی اور اکثر لوگ کہ اونحضرت کی پاس آتی تہی پہلی اونکی بیان کرنی سی حضرت حاجت انکی بیان فرماتی تہی اور بسی باتّ حضرت کم کرتی تہی کہ معجزی سی خالی ہو اور جو کہ تفصیل ان معجزون کی چاہی کتاب حیات القلوب کی جلد دوم کیطرف رجوع کری **فصل چوتہی** امامت کی بیان مین اس فصل مین آٹھہ مطلب ہین **مطلب پہلا** بیان مین اس امر کی کہ امام خدا کیطرف سی معین ہوتا ہی خلق کی اختیار مین نہین ہی کتاب حق الیقین مین ہی کہ جسکا خلاصہ مضمون یہہ ہی کہ امّت نی اختلاف کیا ہی اسبات پر کہ امام حسن معنی سی کہ مذکور ہوا معین کرنا اوسکا واجب ہی یا نہین اور اگر

واجب ہی تو خدا پر واجب ہی معین کرنا اوسکا یا امت پر اور جسپر فرقۂ
ناجیہ امامیہ نی باتفاق کیا ہی وہ یہہ ہی کہ واجب ہی پروردگار عالم پر
عقلاً و سمعاً معین کرنا امام کا اور عقلاً چند وجہ سی پہلی یہہ کہ جو دلیل کہ
دلالت کرتی ہی پیغمبرونکی بہیجنی کی واجب ہونی پر وہی دلیل وجوب
نصب امام پر دلالت کرتی ہی دوسرے یہہ کہ معین کرنا امام کا لطف ہے
اور لطف خدا پر عقلاً واجب ہی اور اصلح خدا پر واجب ہے اور شک نہین اس
بات مین کہ اصلح واسطی حال بندونکی سب احوال اور زمانو نمین ہونا
رئیس اور کسی حاکم کا ہی کہ انکی امور دین و دنیا کا مختار ہو اور ایسا رئیس ہمارا
پیغمبر ہی یا امام اور جس زمانہ مین کہ پیغمبر نہو چاہیئے کہ امام ہو تیسرے
یہہ کہ جب بعثت حضرت رسولؐ کی مخصوص اونحضرت کی زمانہ کی نہتی بلکہ
مبعوث ہوی سب خلائق پر قیامت تک اور واسطی انکی ایک کتاب
لائی اور ایک شریعت جانب خدا سی مقرر ہوئی اور آداب اور سنتین
ہر ایک امر مین مقرر ہوئین اور تہوڑی مدت مین ایک جماعت قلیل ظاہر
ایمان لائی کہ اکثر اونمین ہی باطن مین منافق ہتی پس کوئی عاقل یہہ امر
تجویز نہین کرتا کہ خدا و رسولؐ ایسی امر عظیم کو ناتمام چہوڑین اور کوئی حفاظت
کرنیوالا واسطے اس ملت اور شریعت کی نہو جو کہ مفسر اور واضح کنندۂ
قرآن مجید اور سنت کا ہو اور معصوم اور بری کذب اور سہو اور تغیر اور تبدیل سی

ہو مقرر نکری اور قرآن مجید مجمل او رغامض انکی درمیان مین چہوڑی
کہ ابتک وہ قرآن جمع اور ترتیب نہ پایا ہوا اور جو کچہہ اوسمین ہو نہایت
اجمال سی ہوا اور ہر شخص ایک طرحسی سمجہی اور کوئی مفسر واسطی اوسکی تمیز
نکرین یا یہہ کہ ہزارین سی ایک ہی احکام ضروریہ اوسکی ظاہر سی نہ پیدا ہون
اور حدیثین اور سنت مین نہایت اختلاف اور تشویش ہوا اور چند نو مسلم کہ
طرح طرحکی غرضین فاسدہ رکہتی ہون صاحب اختیار ہون کہ حسب اہل باطل کو
چاہین اپنی واسطی تعین کرین اور وہ باطل جاہل جب کوئی امر ہو تو صحابہ کو
جمع کری اور آپ مانند خر در گل کی مجبور ہوا اور ہر ایک سی پوچہی اور اونمین سی
ایک کی عقل کو اپنی عقل باطل کی نزدیک ترجیح دی جو کوئی تہوڑی سی
عقل رکہتا ہو ایسی امر بد کو خدا اور رسول پر روا نہین رکہتا ہی ایسا خدا
کہ ساتہہ اوس لطف و رحمت کی بندونسی پیش آتا ہی خصوصا اس امت
سی اور ایسا پیغمبر کہ باوجود اوس مہربانی اور شفقت کی حق امت مین کیونکر
راضی ہو کہ ایسی حیرت اور ضلالت مین یہہ امت گرفتار ہی اور ایسا پیغمبر
بزرگوار کہ وہ آزار اپنی بدن شریف اور نفس لطیف پر واسطی ہدایت
امت کی گوارا کئی کیونکر ہو سکتا ہی کہ یکایک اپنی ہاتہہ او ٹہائی ایک رئیس
اور ایک دہقانی کہ کسی دیہہ مین بیمار ہو واسطی شفقت کی رعیت اور کہیتون
پر کسی شخص کو تعین کرتا ہی اور وصیت واسطی انکی کرتا ہی اور ایک ضابطہ

واسطی اپنی ترکہ کا سب کی تعین کرتا ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان دنیا
جائیں اور واسطی اپنی دین اور ملت اور کتاب و سنت و عترت اور امت کی
کوئی تعین نکری اگر اس باب مین عقل حکم نکری کسی مذہب مین حکم نکریگی
چوتھی یہہ کہ سنی بہی اقرار کرتی ہین کہ عادت مقررہ خدا کی سب پیغمبرونمین
آدم سی تا خاتم الانبیا یہہ تہی کہ جبتک خلیفہ واسطی انکی تعین نکرلیتا تہا
جبتک وہ پیغمبر دنیا سی رحلت نفرماتی تہی اور طریقہ حضرت رسولؐ سب
لڑائیون مین اور سفرونمین یہہ تہا کہ جب وہ حضرت مدینہ مشرفہ سی باہر
تشریف لیجاتی تہی تو کوئی رئیس اور خلیفہ اپنا معین کرتی تہی اور سب
شہرون مین اور قریہ ہای اسلام مین ایک سردار حاکم معین کرتی تہی اور
امر امت کی اون پر چہوڑتی تہی پس کیونکر اس مفارقت کبری اور سفر
کی انتہا مین اس امت کو معطل چہوڑتی پانچوین یہہ کہ رتبہ امام کا
جسطرح سی کہ معلوم ہوا مثل منصب جلیل نبوت کی ہی اگر امام کو لوگ
امام بنائین چاہیئے کہ نبی کو بہی لوگ نبی بنائین اور یہہ باطل ہی باتفاق
اور واسطی بندون کی مصلحت عام کی امت کی ناقص عقلین کب حکم
کرسکتی ہین اور بہت سی عقلای صاحب تدبیر ہین کہ جو کوئی واسطی بندوبست
کسی قریہ یا کسی حکومت کی کوئی حاکم تعین کرتی ہین اور تہوڑی
مدت مین ظاہر ہوتا ہی کہ اون لوگون نی خطا کی ہی تو اوس حاکم کو

بدل ذالتی ہیں واسطی ریاست دین و دنیا تمام خلق کی کیونکر عقلیں آدمیونکی
وفا کرتین کہ کسیکو حاکم بنائین اور عصمت امامت مین شرط ہی اور کوئی سوای
خدا کی عصمت پر مطلع نہین ہوسکتا اور ادلہ عقلیہ اس بات پر بہت ہین بلحاظ
اختصار نہین لکہین اور آیات قرآن سی بہی ثابت ہوتا ہی کہ امام خدا کی
طرف سی معین ہوتا ہی چنانچہ اکثر آیات اونمین کی حیات القلوب کی تیسری
جلد مین لکہی ہین مطلب دوسرا شرائط امامت کی بیانمین حق الیقین
مین ہی کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ موافق قول متکلمین کی ہی اور مشہور
یہہ ہی کہ امامت مین تین شرطین ہین پہلی یہہ کہ چاہیئے کہ امام افضل
ہو تمام امت سی سب باتون مین خصوصاً علم مین اور یہہ بہی آیات
قرآن مجید سی ثابت ہی وہ آیتین بلحاظ اختصار نہین لکہین دوسری
شرائط امامت مین سی عصمت ہی اور اجماع علماء امامیہ اس بات پر
ہی کہ امام بہی مثل پیغمبر کے معصوم ہی اول عمر سی آخر عمر تک جمیع گناہان
کبیرہ او صغیرہ سی جیسا کہ احادیث متواترہ اس مضمون پر وارد ہوئین
ہین مولف کہتا ہی کہ سنی امام کا معصوم ہونا شرط امامت
نہین جانتی بہ تعصب و محبت ابوبکر اور عمر اور عثمان کی اسلیئے کہ اگر
شرط امامت عصمت ہو تو خلافت خلفاء ثلاثہ باطل ہو جائیگی پہر کتاب
مذکور مین ہی کہ تیسری شرط امامت مین ہاشمی ہونا امام کا ہی نزدیک

امامیہ کی اور وہ اون نصوص سی ثابت ہی کہ واسطی ہر ایک امام کے
وارد ہوئی ہین پہر کتاب مذکور مین ہے کہ ان تین صفتون کو
متکلمین ذکر کرتی ہین اور کہتی ہین چاہیی کہ جو صفتین کہ پیغمبر مین مذکور
ہوئین امام مین بہی ہون بلکہ شبہہ اوسکی نسب مین نہو اور پدر
انکی دنی اور مان انکی غیر عفیفہ نہون اور جو عیوب کہ موجب تنفر خلق
ہین اونسی مبرا ہون اور سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین بعض
اپنی رسائل مین کہتی ہین کہ امام مین آٹہہ شرطین معتبر ہین پہلی
معصوم ہونا گناہان کبیرہ اور صغیرہ سی دوسری عالم ہو تیسری
شجاعت رکہتا ہو چوتہی یہہ کہ صفات کمال رکہتا ہو مانند شجاعت
اور سخاوت اور مروت وغیرہ کی پانچوین یہہ کہ پاک ہو اون عیوب سے
کہ باعث نفرت خلق ہون چہٹی یہہ کہ قرب و منزلت اوسکی نزدیک
خدا کی سب سے بیشتر اور زہد اور عبادت اور اطاعت اوسکی سب سے
زیادہ تر ہو ساتوین یہہ کہ معجزہ اوس سی ظاہر ہون کہ اور لوگ
اوسمین عاجز ہون اسلئی کہ وقت ضرورت دلیل اوسکی حقیت کی ہو
آٹہوین یہہ کہ امامت اوسکی عام ہو اور امامت منحصر اوسمین ہو
مولف کہتا ہی کہ اور اور صفتین اور خصائص امام کی کتب مین
بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکہی اسیقدر کافی ہی جاننا کہ جو صفتین

نبی کی بیان ہوئین وہی صفتین امام مین ہوتی ہین مطلب تیسرا
ان آیات کی بیانمین کہ جو دلیل ہین امامت اور فضیلت حضرت امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام پر چنانچہ یہہ سب آیتین سینیون کی تفسیرون
اور کتب معتبرہ سی لکھی جاتی ہین تاکسیکو مجال انکار نہ باقی رہی چنانچہ
حق الیقین مین ہی کہ آیۂ وافی ہدایہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ رَاكِعُوْنَ یعنی نہین ہی صاحب اختیار اور اولی تمہاری
امور مین مگر خدا اور رسول اور وہ کہ ایمان لائی ہین اور وہ برپا کہتی ہین
نمازکو اور دیتی ہین زکوۃ کو حال نماز مین کہ رکوع مین ہین شیعون
اور سینیون نی اتفاق کیا ہی اسبات پر کہ یہہ آیہ شانِ جناب علی بن
ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہوا ہی چنانچہ علمای اہلسنت سی صاحب
جامع الاصول نی اور ثعلبی نی اپنی تفسیر مین اور سیوطی نی بہت سندونسی
اور فخر رازی نی دو سند سی اور زمخشری اور بیضاوی اور نیشاپوری
اور ابن البیع اور واحدی اور واقدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکوۃ
اور مولفین اور مفسرین شیعون و سینیون کی سندسی اور مجاہد اور حسن
بصری اور اعمش اور عتبہ بن ابی الحکم اور غالب بن عبد اللہ اور قیس بن
ابی الربیع اور غالب بن ربیعی اور ابن عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہ سی

روایت کرتی ہین اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونیکی انحضرت کی امامت پر
یہہ ہی کہ ولی لغت مین چند معنی سی آیا ہی یاور اور دوست اور صاحب
اختیار اور اولی بتصرف اور دو معنی اخیر کی نزدیک ہین ایک دوسری سے
اور دو معنی اول کی معلوم ہین کہ اس آیہ مین مراد نہین اسواسطیکہ یاور اور
دوست مؤمنون کی مخصوص خدا اور رسولؐ اور بعض مؤمن کہ موصوف
ساتہہ اس صفت کی ہون نہین بلکہ سب مؤمن یاور اور دوست ایک
دوسری کی ہین جیساکہ خدانی فرمایا ہی وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ملائکہ ہی محب اور یاور مؤمنون کی ہین
چنانچہ فرمایا ہی نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
بلکہ بعضی کفار محب اور یاور بعضی مؤمنون کی ہوتی ہین اور اگر سنی
کہین کہ آیہ بلفظ جمع وارد ہوا ہی کیونکر مخصوص جناب امیر علیہ السلام
کی لئی ہو جواب دینگی ہم کہ عرب اور عجم مین لفظ جمع واسطی واحد کی بولتی
ہین واسطی تعظیم کی یا واسطی اور کسی نکتہ اور فائدہ کی اور قرآن مین
ایسا بہت مقام مین ہی دوسرا جواب یہہ ہی جناب امیر علیہ السلام کی
خصوصیت کا دعوی ہم نہین کرتی اسواسطیکہ ہماری احادیث مین
وارد ہوا ہی کہ سب ائمہ اس آیت مین داخل ہین اور ہر امام قرب امامت سے
اس فضیلت سی فائز ہوتا ہی اور صاحب کشاف کہتا ہی کہ مراد اس آیہ

اگرچہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین لیکن ساتھہ لفظ جمع کی خدانی فرمایا ہے
کہ اور لوگ بہی متابعت اونحضرت کی کرین حاصل یہہ کہ یہہ آیہ شان مین اونحضرت کی
ہی اور مراد ولایت سی اس آیہ مین امامت ہی دوسری آیہ کریمہ یا
اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ یعنی
ای وہ گروہ کہ ایمان لائی ہو ڈرو خدا سی اور رہو ساتھہ صادقون اور
راست گویون کی سب چیزونمین خصوصًا دعوی ایمان مین ساتھہ
گفتار اور کردار کی اور ظاہر ہی کہ مراد رہنی سی ساتھہ انکی متابعت انکی
ہی گفتار اور کردار مین نہ یہہ کہ صادقین کی بدن کی ساتھہ رہو اسلئی
کہ یہہ محال ہی اور بیفائدہ اور یہہ حکم تا قیامت سب مؤمنین کیوا سطی
ہی اور امام کی معنی یہی ہین کہ جس شخص کی متابعت واجب ہو اور خلق
اوسکی متابعت کرین خلاصہ یہہ کہ اس آیہ مین حکم متابعت ہی نہ حکم
مصاحبت جسمانی کا اور صادق سی مراد یہہ ہی کہ صادق ہو ہر قول و
فعل مین اور جو ایسا ہو وہ معصوم ہی پس واجب ہوا کہ کوئی معصوم
ہر زمانہ مین ہو تا کہ خلائق اوس معصوم صادق کی ساتھہ رہین اور یہی
مذہب شیعون کا ہی پس جاننا چاہیئے کہ باتفاق مخالفین و شیعہ کوئی
سوای نبیؐ و امیر المؤمنینؑ و باقی ائمہ علیہم السلام کی معصوم نہین ہی پس
منحصر ہوا کہ مراد یہہ حضرات ہین اور یہی احادیث اہلبیت علیہم السلام مین

وارد ہوا ہی اور بعض تفاسیر اہل سنت مین بہی یہی ہی اور فخر رازی کہ امام سنیونکا ہی اوسکی تفسیر مین کہتا ہی کہ خدا اس آیہ مین حکم کرتا ہی مومنون کو کہ ساتہہ صادقون کی رہین پس چاہئی کہ صادق موجود ہون اسواسطی کہ رہنا ساتہہ کسی چیز کی مشروط ہی اوس چیز کی ہونی پہ پس لازم ہی کہ ہر زمانہ مین صادق ہون پس چاہئی کہ تمام امت اجماع باطل پہ نکرین مولف کتاب کا کہتا ہی کہ فخر رازی کی اِس تفسیر سی ثابت ہوا کہ ہر زمانہ مین کسی حجت خدا کا ہونا لازم ہی اور یہی مذہب شیعونکا ہی او رحق زبان علمای مخالفین پہ جاری ہوا تیسری حقتعالی فرماتا ہی اَفَمَن کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّن رَّبِّہٖ وَیَتلُوہُ شَاھِدٌ مِّنہُ یعنی آیا پس وہ شخص کہ حجت اور برہان پر ہی اپنی پروردگار کیطرف سی اور بعد اوسکی ہی ایک شاہد اور گواہ اوسکا مثل اوس شخص کی ہی کہ جو ایسا نہو کہ مراد اس آیہ مین اوس شخص سی کہ جو بینہ پر ہین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور شاہد کی تفسیر مین خلاف ہی اور احادیث معتبر مین وارد ہوا ہی کہ مراد شاہد سی جناب امیرالمومنین علیہ السلام ہین کہ گواہ اون حضرت کی حقیت پہ ہین چنانچہ ابن ابی الحدید اور ابن مغازلی اور سیوطی او رمنثور مین اور طبری اور اکثر سنی بطریق متعدد روایت کرتے ہین عباد بن عبداللہ بن الحرث سے کہ ایک روز حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نی منبر پہ فرمایا کہ کوئی شخص قریش

مین سی نہین ہی مگر یہہ کہ ایک آیہ یا دو آیہ اوسکی مدح یا اوسکی مذمت مین نازل
ہوئی ہین پس ایک مردنی پوچھا کہ آپ کی شان مین کونسا آیہ نازل ہوا حضرت
غصی ہوئی اور فرمایا سورہ ہود مین نہین پڑہا ہی اس آیہ کو کہ رسولخدا بینہ
پڑہین اپنی خدا کی طرف سی اور مین گواہ اونکا ہون اور یہہ آیت دلالت
کرتی ہی اسپر کہ وہ حضرت خلیفہ بلافصل پیغمبر کی ہین بسبب لفظ یتلوہ کے
یعنی بعد اونکی اور پیچھی اونکی گواہ اونکا ہی چوتہی اِنَّمَا اَنۡتَ مُنۡذِرٌ
وَّلِکُلِّ قَوۡمٍ ھَادٍ یعنی نہین ہی تو یا محمدؐ مگر ڈرانیوالا اس گروہ کا عذاب
آلہی سی اور واسطے ہر ایک قوم کی ایک ہدایت کنندہ ہی اور سنی بطریق
متعدد روایت کرتی ہین کہ اس مقام مین ہادی جناب امیر المومنین
علیہ السلام ہین چنانچہ شواہد التنزیل مین ابی بردہ اسلمی روایت کرتا ہی
کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی پانی وضو کا طلب کیا
اور جب فارغ ہوئی ہاتہہ علی کا لیکی اپنی سینی سی لگایا اور کہا اِنَّمَا اَنۡتَ
مُنۡذِرٌ پہر ہاتہہ سینی پر علی کی رکھا اور کہا وَلِکُلِّ قَوۡمٍ ھَادٍ اور کہا
تو ہی نور بخشنی والا خلائق کا اور علامت راہ ہدایت اور امیر قاریان
قرآن کا گواہی دیتا ہون مین کہ تو ایسا ہی اور حافظ ابو نعیم اصفہانی نی
کہ سنیون کی مشاہیر محدث مین ہی کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ فِیۡ
عَلِیٍّ مین ساتہہ چند سند کی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ جب یہہ آیہ

نازل ہوا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دست مبارک اپنا
دوش حضرت امیرؑ پر رکھا اور کہا تو ہی یا علیؑ ہادی اور تجھسی ہدایت پائینگی
ہدایت پانیوالی بعد میری پانچوین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي
نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ یعنی
بعض آدمیون مین سی وہ شخص ہی کہ بیچتا ہی اپنی جان کو واسطی طلب
خوشنودی خدا کی اور مہربان ہی اپنی بندون پر اور احادیث مستفیضہ
بلکہ متواترہ مین طرق شیعہ و سنی سی وارد ہوا ہی کہ یہہ آیہ شان امیرالمومنینؑ
علیہ السلام مین نازل ہوا اوس شب کہ کفار قریش نی اتفاق کیا تہا
قتل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آنحضرتؐ کو خدا کی طرفسی
حکم ہوا کہ کفار سی پوشیدہ ہون اور غار مین جائین کفار قریش اوس رات
آنحضرت کی گہر کی گرد جمع ہوئی اور انتظار صبح کا کرتی تہی اور حکم خدا ہوا
کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنی جگہہ پر سلائین کہ کفار گمان کرین کہ رسولؐ ہین اور حضرت رسولؐ باہر
جائین اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی یہہ بشارت
حضرت امیرؑ کو دی شاد ہوئی اور واسطی شکر اس نعمت کی کہ اپنی جان فدای
جان حضرت رسول کرتی ہین سجدہ شکر بجالائی اور بچہونی پر حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوئی اور سوتی تہی مہہ مشرکون کی اپنی بجان

مکرم پر خریدین اور اوسوقت یہہ آیہ کریمہ نازل ہوا اور نازل ہونا اس آیہ کا
شان حضرت امیر علیہ السلام مین اکثر سنی کتب تفسیر و حدیث مین بطریق
متعدد روایت کرتی ہین فخر رازی کی تفسیر کبیر مین اور نیشاپوری
اور ثعلبی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم نزول آیات مین اور احمد مسند مین
اور سمعانی فضائل مین اور غزالی احیا مین اور مورخین اور محدثین اور
شعرا ہی سنیون کی اسی لکھتی ہین جیسی آیہ تطہیری اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا
یعنی ارادہ نہین کیا ہی خدا نی مگر یہہ کہ برطرف کری تمسی شرک اور گناہ
اور شک اور ہر بدی کو ای اہلبیت پیغمبر اور پاک کری تمکو جیسا کہ پاک کرنا
چاہی جاننا چاہیی کہ احادیث متواترہ طریق سنی و شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ یہہ آیہ
شان مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام
کی نازل ہوا ہی سوا انکی اور کوئی ازواج وغیرہ سی اس آیہ مین داخل
نہین ہی چنانچہ اکثر سنیون کی صحاح اور معتبر تفسیرونمین مثل تفسیر ثعلبی اور
جامع الاصول اور صحیح ترمذی اور مشکوٰۃ اور صحیح مسلم وغیرہ کی اسکا ذکر
ہی اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین کہ معتبر کتابین سنیون کی ہین روایت
ہوئی ہی کہ حسین بن سبرہ نی زید بن ارقم سی پوچھا کہ آیا بیبیان حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونکی اہلبیت مین سی ہین زید نی کہا نہین

اور قسم خدا کی کہ بی بی ایک مدت تک ساتھہ شوہر کی رہتی ہی اور جب طلاق
اوسکو دیجاتی ہی اپنی باپ کی گھر مین جاتی ہی اپنی قوم مین ملجاتی ہی
بلکہ اہلبیت عزیز اوسکی ہین کہ صدقہ اونپر حرام ہی اور بکثرت احادیث مخالف
مین ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی آنحضرات کو عبا مین
داخل کیا اور فرمایا کہ خداوندا یہی اہلبیت میری ہین تو ام سلمہ نی قصد کیا
کہ مین بہی داخل ہون حضرت نی قبول نفرمایا اور فرمایا کہ عاقبت تیری بخیر ہی
ساتوین آیہ مباہلہ ہی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ
مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَ
نِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ
عَلَى الْكَاذِبِينَ معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کچھہ کہ تجھہ سے مجادلہ کرے
امر عیسی مین بعد اسکی کہ آیا ہی طرف تیری علم اور برہان اور ظاہر کیا
تو نی اپنا اور اونہون نی قبول نکیا پس کہہ انسی ای محمد کہ آو بلائین ہم پسر
اپنی اور تم پسر اپنی اور ہم عورتین اپنی اور تم عورتین اپنی اور ہم جانین
اپنی یعنی اون لوگون کو کہ بمنزلہ ہماری جان کی ہین بلائین اور تم اون
لوگون کو بلاؤ کہ بمنزلہ تمہاری جان کی ہین پس تضرع اور دعا کرین اور ہم
کرین ہم لعنت اور دوری رحمت خدا سی اوپر اونکی کہ جہوٹ کہتی ہین ہم
مین اور تم مین سی پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی عبا اوڑہی اور

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو
داخل عبا کیا اور کہا کہ خداوندا ہر ایک پیغمبر کی اہلبیت ہوتی ہین خداوندا یہہ
اہلبیت میری ہین پس انسی دور کر شک اور گناہ کو اور پاک کر انکو جیسا کہ
پاک کرنا چاہئی پس جبرئیل نازل ہوئی اور یہہ آیہ شان مین انکی لائی اِنَّمَا
یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیرًا
پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو
اپنی ساتھہ باہر لیگئی مدینہ سی واسطی مباہلہ کی چونکہ نصاری حقیت
انحضرت کی جانتی تہی بعد کہڑی ہونی انحضرت کی معہ ان بزرگوارونکی
مقام مباہلہ مین آثار نزول عذاب کی زمین و آسمان مین ظاہر ہوئی عالم
بزرگ نصاری نی کہا قسم خدا کی مین چند صورتین دیکہتا ہون کہ اگر دعا کرین
کہ پہاڑ اپنی جگہہ سی اوکہڑ جائین تو اوکہڑ جائینگی جرأت نکی مباہلہ پر اور
استدعای سلامتی اور مصالحہ کیا اور قبول کیا کہ ہر سال جزیہ دین حضرت
نی انکو نفرین نکیا اور بحکم خدا جزیہ انپر قرار دیا اور آیت طویل ہی اصلی غرض
کی اس مباہلہ سی چند امر ظاہر ہوئی پہلی حقیت انحضرت کی دوسری
ظاہر ہوا کہ آل عبا علیہم السلام بزرگوارترین خلق تہی کہ انکو حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دعا مین اپنی ساتھہ شریک کیا تیسری یہہ کہ
عزیزترین خلق تہی نزدیک اون حضرت کی کہ واسطی اظہار حقیت کی انکو

غرض نفرین سی باہر لائی چوتہی وہ کہ حسن و حسین فرزند حقیقی آنحضرت کی
ہین اور رتبہ انکا سب صحابہ سی بیشتر تہا نزدیک خدا اور رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی باوجود صغر سنی کی پانچوین یہہ کہ حضرت فاطمہ بہترین عورتونکی
تہین اور بیبیون اور سب عزیزون سی نزدیک آنحضرت کی مخصوص اور قریب
تہین اور نزدیک خدا کی سب سی زیادہ تہین چہٹی یہہ کہ حضرت امیرالمومنین
علیہ السلام باتفاق سنی اور شیعہ داخل مباہلہ تہی اور داخل ابناء اور نساء
مین نہین ہین پس چاہیکہ داخل انفسنا مین ہون یعنی بمنزلہ نفس و جان
پیغمبر کی تہی پس جو کمال کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تہی
چاہیئے کہ آنحضرت مین بہی ہون سوا پیغمبری کی آٹہوین وَتَعِيَهَا
أُذُنٌ وَاعِيَةٌ یعنی جمع کرتا ہی اور حفاظت کرتا ہی آیات قرآنی اور
حقائق ربانی کو وہ کان کہ حفظ کنندہ اور نگاہدارندہ ہی اور سنی اور شیعہ طرق
مستفیضہ سی روایت کرتی ہین کہ یہہ آیہ شان حضرت امیرالمومنین علیہ السلام
مین نازل ہوا ہی چنانچہ ثعلبی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم حلیہ مین اور واحدی
اسباب نزول مین اور نظیری خصائص مین اور راغب اصفہانی محاضرات
مین اور ابن مغازلی مناقب مین اور ابن مردویہ مناقب مین اور اکثر
محدث اور مفسر شیعون اور سنیون کی لکہتی ہین اور بعضی روایتین اس لفظ سی
ہین کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نی کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھکو گلی لگایا اور کہا کہ مجھکو حکم کیا ہی میری پروردگار نی کہ تجھکو اپنی سی نزدیک کرون اور دور نکرون مین اور علوم اپنی تجھکو سکھاؤن مین اور مجھپر لازم ہی کہ اطاعت اپنی پروردگار کی کرون تیری حق مین اور تجھکو لائق ہی کہ حفظ کری تو اور فراموش نکری تو پس یہہ آیہ نازل ہوئی بیچ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمان ودا یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین اور عملہای شایستہ کرتی ہین جلد قرار دیتا ہے واسطی انکی خداوند مہربان دوستی ثعلبی کہتا ہی کہ یعنی انکو دوست رکھتا ہی اور دوستی انکی دلمین مومنون کی ڈالتا ہی اہل آسمان و زمین سی پہر اپنی سند سی روایت کرتا ہی براء ابن عازب سی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا علی علیہ السلام سی کہ کہہ خداوندا کر واسطی میری کوئی عہد اور کر واسطی میری سینون مین مومنون کی مودت اور محبت پس خدا نی اس آیہ وافی ہدایہ کو بہیجا اور حافظ ابو نعیم کتاب ما نزل من القرآن فی علی مین بسند ہای خود براء ابن عازب سی قریب اسی مضمون کی روایت کرتا ہی اور اکثر مفسرین و محدثین اہلسنت نی روایت کی ہی کہ یہہ آیہ شان حضرت امیر علیہ السلام مین ہی اور اس آیت سی ثابت ہی کہ مؤمن کو محبت حضرت علی علیہ السلام کی ضرور ہی اور مخفی نرہی یہہ محبت جو اس آیت مین ہی اور دعا اوسکی واسطی حضرت نی

کی ہی یہہ محبت خاص ہی جو جزو ایمان ہی اور اگر نہو تو علامت نفاق
ہی نہ محبت عام جو کہ ہر مؤمن کی ساتہہ ہونا چاہیئے چنانچہ یہہ مضمون
احادیث اہلسنت سی ہی ثابت ہوتا ہی جیسا کہ مشکوٰۃ مین صحیح ترمذی
و مسند احمد بن حنبل سی روایت ہی کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ
وسلّم نی فرمایا کہ دوست نرکہیگا علی کو منافق اور دشمن نرکہیگا اوسکو
مؤمن اور کتب اہلسنت مین ہی کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نی
حضرت امیرؑ سی کہا دوست نہین رکہتا ہی تجہکو مگر مؤمن اور دشمن نہین
رکہتا ہی تجہکو مگر منافق اور حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نی خود فرمایا
کہ قسم خدا کی کہ عہد کیا پیغمبر خدا نی طرف میری کہ دوست نہین رکہتا ہی
مجھکو مگر مومن اور دشمن نہین رکہتا ہی مجہکو مگر منافق اور حضرت رسول
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نی فرمایا جو کہ علی علیہ السّلام کو دوست رکہی تحقیق
کہ مجہکو دوست رکہتا ہی اور جو کہ علی کو دشمن رکہتا ہی تحقیق مجہکو دشمن
رکہتا ہی اور جو کہ علی علیہ السّلام کو آزار پہنچاتا ہی تحقیق کہ مجہکو آزار پہنچاتا ہے
اور جو کہ مجہکو آزار پہنچاتا ہی تحقیق کہ خدا کو آزار پہنچاتا ہی اور جابر سی روایت
کی ہی کہ ہم نہ پہچانتی ہتی منافقون کو زمانہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ
وسلّم مین مگر ساتہہ بغض علی بن ابیطالب علیہ السّلام کی اس جگہہ تک
حدیثین ابن عبد البر کی ہتین اور صحیح ترمذی وغیرہ مین اسی کی قریب اور

اور احادیث ہین مولف کہتا ہی یہہ احادیث دال امامت پر ہین
اسو اسطیکہ ایک شخص منجملہ امت پیغمبر مخصوص ہو اس صفت سی کہ مودت
اوسکی علامت ایمان ہو اور دشمنی اوسکی علامت کفر ہو یہہ نہین ہوسکتا
نزدیک عقل و انصاف مگر واسطی امام کی کہ جو معصوم ہو الا کیونکر ہوسکتا ہے
کہ رعایا میں سے ایک شخص کی دشمنی سی کفر ہوجای اور معصوم اگر نہوگا تو گنہگار
ہوگا اور گناہگار کو آزار دینا یا بغض رکہنا اوس سے سبب گناہ کی لازم
ہوتا ہی پس معلوم ہوا اس آیت سی اور ان حدیثون سی کہ وہ حضرت
امام معصوم ہین اور دوست اونحضرت کی مومن ہین اور دشمن انکی منافق
ہین جس جماعت نی کہ دشمنی علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی کی اور آزار
پہونچایا حضرت کو اور بجبر بیعت کی لئی بلایا اور جنگ صفین و جمل مین آزار
پہونچایا سب منافق تہی اور خدا فرماتا ہی اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ و سوین لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی نہین ہی نیکی اس بات مین کہ
داخل ہو گہرون مین پشت کیطرف سی ولیکن نیکو کار وہ شخص ہی کہ پرہیزگاری
کری اور داخل ہو گہرون مین اونکی دروازون سی اور پرہیز کرو خدا سی
اور اوسکی عذاب سی شاید رستگار ہو اور محقق اور مفسر کہتی ہین کہ مراد ہے

کہ امور دین کو اوسکی راہ سی چاہئی طلب کرنا اور علم و حکمت کو اوسکی
معدن سی چاہیئے سیکہنا اور راہ علم اور در اوسکی ائمہ اہلبیت علیہم السلام
ہین چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سی روایت کی ہی کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا
اور مشکوۃ مین ترمذی سی روایت کی ہی کہ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا
اور استیعاب مین روایت کی ہی کہ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا
مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِہٖ مِنْ بَابِھَا اور مناقب خوارزمی مین مثل
انکی روایت کی ہی اور مضمون سبکا یہہ ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی فرمایا کہ مین ہون شہر علم یا حکمت کا اور علیؑ دروازہ اوسکا ہے
پس جس کسیکو علم چاہیئی طرف دروازی کی آئی مؤلف کہتا ہی کہ
جاننا چاہیئی کہ یہہ حدیث متواتر ہی کوئی انکار اسکا نہین کرسکتا ہی
اور بمقتضای آیہ شریفہ کی چاہیئی کہ واسطی دریافت کرنی علم کی طرف
اونحضرت کی آئین اور عدہ احتیاج طرف امام کی تحصیل علم دین ھے
پس اونحضرت کی ہوتی ہوی دوسری کو امام اور مرجع علم دین قرار
دینا باطل و ناحق ہی گیارہوین وَاِنْ تَظَاھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ
ھُوَ مَوْلٰیہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اگر عائشہ اور
حفصہ مدد ایک دوسری کی کرین ایذا اور آزار دینی مین رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خدا یا ور اوسکا ہی اور جبرئیل اور
صالح المومنین یعنی شایستہ انکا اور سنی اور شیعہ بہت طریق سی
روایت کرتی ہین کہ صالح المومنین حضرت امیر المومنین علیہ السلام
ہین چنانچہ حافظ ابو نعیم نی کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرَاٰنِ فِیْ عَلِیٍّ
مین اور ثعلبی نی تفسیر مین اور ابن مردویہ نی مناقب مین اسما بنتِ
عمیس وغیرہ سی روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی فرمایا کہ صالح مومنان علی ابن ابیطالب علیہم السلام ہی بارہوین
اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَوُوْنَ
عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اَلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ
یعنی ایا گردانتی ہو تم پانی دینا حاجیون کو چاہ زمزم سی اور عمارت
کرنا مسجد الحرام کا مثل اعمال اوس شخص کی کہ ایمان لایا ہی خدا اور
روز قیامت کا اور جہاد راہ خدا مین کئی مین برابر نہین ہی فضیلت
اور ثواب مین اور خدا ہدایت نہین کرتا ہی راہ بہشت کی گروہ
ستمگاران کو اور ترجمہ دوسری آیت کا یہہ ہی کہ وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین

اور ہجرت کی ہی دار الاسلام مین اور جہاد کیا ہی راہِ خدا مین اپنی
مالون اور اپنی جانون سی بزرگ تر ہی درجہ انکا نزدیک خدا کی اور
یہہ ہین رستگار اور پہونچی ہین اپنی مقصود کو جاننا چاہیئی کہ اتفاق
کرتی ہین مفسر اور محدث شیعون اور سنیون کی کہ یہہ آیہ شانِ جنابِ
حضرت امیر المومنین علیہ السلام مین نازل ہوا حتی کہ صاحب کشاف
اور فخر رازی اور بیضاوی کہ نہایت تعصب کہتی ہین انکار اسکا
نہین کرتی ہین اور ثعلبی نی روایت کی ہی حسن بصری اور شعبی اور
محمّد بن کعب قرطبی سی کہ یہہ آیت نازل ہوئی مقدمۂ علی ابن ابیطالب
علیہ السلام مین اور عباس اور طلحہ بن شیبہ مین اوسوقت کہ یہہ لوگ
فخر کرتی تہی طلحہ نی کہا مین صاحبِ خانہ کعبہ ہون اور کنجیان کعبہ کی
میری ہاتہہ مین ہین اگر چاہون رات کو کعبہ مین سو سکتا ہون عباس نی
کہا زمزم اور پانی دینا حاجیون کا مجہسی متعلق ہی اگر چاہون رات کو
مسجد الحرام مین سو سکتا ہون حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا نہین جانتا ہون مین تم کیا کہتی ہو مینی چہہ مہینی پیشتر سب سی
رو بقبلہ نماز پڑہی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہہ گفتگو تہی کہ یہہ آیہ
نازل ہوا تیرہوین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ
هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین اور اعمالِ شایستہ

کئی ہین بہترین خلائق ہین پہر بعد اوسکی فرمایا جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ
یعنی جزا انکی نزدیک انکی پروردگار کی بہشت عدن ہی جاری ہوتی ہین نیچی اوسکی نہرین کہ ہمیشہ ابد الاباد اونمین رہینگی خدا راضی ہی انسی اور یہہ راضی ہین خدا سی واسطی اوس شخص کی ہی کہ ڈری اپنی خدا سے
جاننا چاہیئی کہ بہت احادیث معتبرہ مین طریق شیعہ و سنی سی وارد ہوا ہی کہ یہہ آیتین شانمین حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شیعین اونکی شیعونکی نازل ہوئی ہین چنانچہ حافظ ابونعیم نی بسند خود ابن عباس سی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا امیر المومنین علیہ السلام سی کہ مصداق اس آیہ کا تو ہی اور شیعہ تیری اور روز قیامت تو اور شیعہ تیری آئینگے راضی اور پسندیدہ خدا اور خدا انسی راضی ہے اور آئینگی دشمن تیری غضبناک اور اس حال سی کہ زنجیرین گردنمین ہونگی اور ابو القاسم نی شواہد التنزیل مین ابن عباس سی روایت کی ہی کہ یہہ آیہ شانمین علی اور اونکی اہلبیت کی نازل ہوا اور ابن مردویہ اور سب محدث سنیون کی بطریق متعدد اس مضمون کو روایت

کرتی ہین اور تائید کرنیوالی اس قول کی وہ حدیث ہی کہ فخر رازی
وغیرہ نی ابن مسعود سی روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی فرمایا کہ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ اَبیٰ فَقَدْ کَفَرَ یعنی
علی بہترین بشر ہی جو کہ انکار کری کافر ہی چودہوین قُلْ کَفیٰ بِاللّٰہِ
شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ یعنی کہہ
ای محمدؐ بس ہی خدا گواہ درمیان میری اور درمیان تمھاری اور وہ شخص کہ
نزدیک اوسکی ہی علم کتاب یعنی علم قرآن یا لوح محفوظ طریقہ سی شیعہ کے
احادیث مین وارد ہوا ہی کہ مراد اوس شخص سی کہ اوسکو علم کتاب ہے
حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہین اور ائمہ اوسکی فرزندون مین سی
چنانچہ سنی روایت کرتی ہین شعبی سی کہ کہا کوئی شخص بعد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی ابن ابیطالبؑ علیہ السلام سی زیادہ
جاننی والا کتاب خدا کا نہ تہا اور ابو نعیم اور ثعلبی بسند ہای خود محمد بن
حنفیہ سی روایت کرتی ہین مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ عَلِیُّ ابْنُ
ابیطالب علیہ السلام تہی پندرہوین آیہ نجویٰ تفصیل اسکی یہہ ہی کہ
مفسرین نی روایت کی ہی کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سی بہت سوال کیا کرتی تہی حقتعالی نی اسی سبب سے اور واسطی
امتحان صحابہ کی کہ تا ظاہر ہو کہ کون اصحاب مین مقام اخلاص مین

ثابت قدم ہی اس آیہ کو نازل کیا یا ایھا الذین آمنوا اذا ناجیتم
الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ یعنی ای مومنو
جسوقت ساتھہ رسول کی بہید کی بات کہو پس پہلی وس راز کہنی ہی
کچہہ تصدق کرو یہہ آیہ سنکی کسینی صحابہ مین ہی دس روز تک جیسا کہ
بیضاوی اور سب مفسر کہتی ہین راز نہ کہا اور کسینی کوئی مطلب عرض
نکیا سوای حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی یہانتک کہ یہہ آیہ منسوخ ہوا
اور اس مضمون پر اتفاق شیعہ و سنی ہی اور مجاہد سی روایت کی ہی
حافظ ابو نعیم اور سب مفسرون نی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی
فرمایا کہ ایک آیہ قرآن مین ہی کہ عمل اوس پہ نہین کیا ہی کسینی پہلی مجہسی
اور عمل اوس پر نکریگا کوئی بعد میری اور وہ آیہ نجوی ہی مین ایک دینار
رکھتا تھا اوسی دس درہم کو بیچا تہی جسوقت چاہا مینی ایک راز کہا
اور ایک درہم تصدق کیا یہانتک کہ آیہ منسوخ ہوا اور دوسری روایت مین
ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ میری برکت سی تخفیف دی خدا نی اس حکم کو
اس امت سی اور سدی نی کہ سنیونکی علما مین سی ہی اسیطرح روایت
کی ہی مؤلف کہتا ہی کہ ان روایات اور اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی
کہ جو حدیثین سنیون نی بنائی ہین کہ خلفای جور اپنی مال کو راہ خدا
مین صرف کرتی تہی محض کذب ہی اسلئی کہ اگر اعتنا امر دین پر رکہتی تو

وس دن تک راز کہنی سی کیون باز رہتی سو کہوین وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ
اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی چنگل مارو ریسمان خدا پر سب لوگ اور
پراکندہ و پریشان نہو جاننا چاہیئے کہ ریسمان خدا کنایہ ہے اوس
چیز سی کہ خدا نی سبب اس امت کی نجات کا کیا اور حدیثین بہت وارد
ہوئی ہین کہ مراد حبل اللہ سی اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
چنانچہ ثعلبی نی اپنی تفسیر مین روایت کی ابان بن تغلب سی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ ہم ہین حبل اللہ کہ خدا نی اس آیہ
مین فرمایا ہی اور حافظ ابو نعیم نی بہی اس مضمون کو ابو حفص صانع سی
اونحضرت سی روایت کی ہی ستر ہوین وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ
یعنی ٹھراؤ کافرون کو کہ یہہ سوال کیئے جائینگے حافظ ابو نعیم حلیہ مین
اور سنیون کی اور کتابون مین اور ابو القاسم حکائی شواہد التنزیل
مین اور ابن شیرویہ فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ مناقب
مین اور سوا انکی بہت سنیون ابن عباس اور ابو سعید خدری سی
روایت کرتی ہین کہ سوال کئی جائینگے یہہ محبت علی ابن ابیطالب
علیہ السلام سی اٹھارہوین قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا
موافق احادیث معتبرہ سنی و شیعہ کی معنی آیہ کی یہہ ہین کہ کہہ یا محمد مین

سوال نہین کرتا ہون تمسی عوض مین تبلیغ رسالت کی کسی مزدوری کا
مگر مودّت میری عزیزون کی اور اقربا کی اور جو کہ طلب حسنہ کری میری
مودّت مین زیادہ کرتا ہون مین واسطی اوسکی نیکی اور ثواب اپنا اور
صحیح مسلم مین ابی جبیر سی روایت کی ہی کہ قربی اس آیہ مین قربای آل
محمد ہین اور ابوالقاسم حکانی نی شواہد التنزیل مین ابن جبیر سی ابن عباس
سی روایت کی ہی کہ جب یہ آیہ نازل ہوا اصحابہ نی کہا یا رسول اللہ کون
ہین کہ وہ لوگ کہ حکم ہوا ہی ہمکو جنکی محبت کا فرمایا کہ علیؑ اور فاطمہؑ اور اولاد
اوسکی اور بروایت ابونعیم دو پسران کی اور ثعلبی نی بہی تفسیر مین ابن عباس
سی اس مضمون کو روایت کیا ہی اور شواہد التنزیل مین ابوامامہ باہلی سی
روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ خدا نی پیغمبرونکو
درختہای متفرق سی پیدا کیا ہی اور مین اور علی ایک درخت سی پیدا
ہوئی ہین مین جڑ اوس درخت کی ہون اور علیؑ شاخ اوسکی ہین اور حسنؑ
اور حسینؑ علیہم السلام میوہ اوسکی ہین اور شیعہ ہماری پتی اوس درخت کی
ہین جو کہ ایک شاخ مین اوسکی شاخون مین سی چنگل مارے نجات پائی اور جو
اوسکو چھوڑ کی اور طرف میل کری جہنم مین گری اور اگر کوئی بندہ عبادت
کری خدا کی درمیان صفا اور مروہ کی کئی ہزار برس یہانتک کہ مانند مشک کی
بوسیدہ ہو اور محبت ہماری نرکہتا ہو خدا اوسکو اوندہی مونہہ جہنم مین ڈالی پہر یہی آیہ مذکور

پڑہا اور ثعلبی اور صاحب کشاف اور فخر رازی نی جریر بن عبد اللہ سی
روایت کی ہی کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
فرمایا کہ جو محبت آل محمد پر مری شہید مرتا ہی اور آمرزیدہ ہی اور توبہ
کئی ہوئی مرتا ہی اور ساتہہ ایمان کامل کی مرتا ہی اور بشارت دیتی ہین
اوسکو ملک الموت اور منکر اور نکیر بہشت کی اور اوسکو طرف بہشت کے
لیجائینگی مانند اوس دولہن کی کہ اوسکو گہر مین دولہہ کی لیجائین اور
اوسکی قبر مین بہشت کیطرف دو دروازی کہولین اور حقتعالی ملائکہ کو
ساتہہ رحمت کی اوسکی قبر کی زیارت کی لئی بہیجی اور جو کہ مری محبت آل
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سنت وجماعت پر مرتا ہی اور جو کہ دشمنی
آل محمد پر مری جب روز قیامت کو حاضر ہو اوسکی دونون آنکہون مین
لکہا ہو کہ نا امید ہے رحمت خدا سی اور جو کہ ساتہہ دشمنی آل محمد کی
مری کافر مرتا ہی اور جو کہ بغض آل محمد پر مرتا ہی بوی بہشت نہین سونگہتا ہے
مؤلف کہتا ہی کہ سنیون کی ان روایات اور احادیث اور آیات سی
ثابت ہوئی فضائل محمد وآل محمد کی اور فضائل شیعون کے اور مومن اور اہل
بہشت ہونا انکا اور کافر ہونا دشمنان اہل بیت کا انیسوین ۱۹ اَلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ یعنی وہ لوگ
کہ ایمان لائی ہین اور اعمال شائستہ کرتی ہین طوبی واسطی انکی ہی اور

اور نیک ہی بازگشت اونکی آخرت مین ثعلبی نی ابن عباس سی روایت
کی ہی کہ طوبی ایک درخت ہی کہ جڑ اوسکی گہر مین علی کی ہی بہشت مین اور
گہر مین ہر ایک مومن کی ایک شاخ اوسکی ہی اور اور آیات کہ شان
حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور اہلبیت مین نازل ہوئی ہین بہت
ہین اگر تمام لکہی جائین تو کتاب مین جمع ہون بلحاظ اختصار نہین لکہین
اور جو آیتین کہ مذکور ہوئین تفصیل انکی بحار الانوار اور حق الیقین اور
حیات القلوب مین موجود ہین **مطلب** چوتہا اون احادیث
متواترہ کی بیانمین کہ جو سنی اور شیعہ کی کتب سی دلالت کرتی ہین امامت
اور خلافت حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب پر اور یہہ سب حدیثین
سنیونکی کتابون سی لکہی جاتی ہین کہ کسیکو مجال انکار نہ باقی رہی اس
مقام مین حق الیقین سی بعض مطالب خلاصہ کرکی لکہی جاتی ہین پہلی
دلیل حدیث غدیر ہی جو نص صریح امامت پر ہی اور متواتر و مسلم سنی
اور شیعہ مین ہی اور اسیطرح تفسیرون معتبر اور تواریخ معتمد سنی اور شیعہ نی
اسقدر اس امر کو لکہا ہی کہ کسیکو شک اور شبہہ اور مجال انکار نہین اگر اسکا
کوئی انکار کری تو جائز ہی کہ وجود مکہ معظمہ کا بہی باوجود تواتر انکار کری
اور قصہ اسکا طویل ہی جیسا کہ سفینۃ النجاۃ وغیرہ مین لکہا ہی اور خلاصہ
ترجمہ اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ارباب تفسیر و تاریخ دونون مذہبون کی یعنی

سنی اور شیعہ لکہتی ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر
حج سے کہ قبل وفات کی دو مہینی کیا تہا پہری طرف مدینہ کی اثنای راہ
مین اٹہارہوین تاریخ ذیحجہ کی یہہ آیہ نازل ہوا یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ
مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ
وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ ای پیغمبر خدا
پہونچا طرف خلائق کی جو کچہہ کہ بہیجا گیا طرف تیری نزدیک سی تیری پروردگار
کی اور اگر نہ کریگا تو اوس امر کو کہ جسپر مامور ہوا ہی اور نہ پہونچائیگا اوسکو طرف
خلق کی تو گویا نہ پہونچایا تو نی پیغام اپنی پروردگار کا اور نہ ادا کی رسالت
اوسکی اور خدا نگاہ رکہیگا تجہکو شر سی آدمیون کی اوسوقت حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی غدیر خم مین منزل کی اور وہ جگہہ قافلہ کے
اوترنی کی نہ تہی اور دوپہر تہی اور عین شدت گرمی کی تہی پہر پالان ہای
شتر سی ایک بلندی مثل منبر کی بنائی پہر حضرت اوسپر گئی کہ سب آدمی
اونحضرت کو دیکہین اور اوسوقت خطبہ بیان فرمایا اور خلائق کو اپنی وفات
کی خبر دی اور تحریص کیا آدمیونکو تمسک قرآن مجید اور اہلبیت پر پہر
فرمایا اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ یعنی آیا مین نہین ہون
اولی تم مین تم سب سی اور بہت روایتون مین یون ہی اَلَسْتُ اَوْلٰی
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی آیا مین نہین ہون اولی مومنین مین

بیان خم غدیر

سب مؤمنون سی حاصل یعنی دونون کی ایک ہی ہین اور غرض اس سے
یہہ تہی حضرت کی کہ بیان کرین کہ مین امورمین ہر ایک مؤمن کی اختیار زیادہ
اوس مؤمن سی رکہتا ہون اور حکم میرا اوسکی امور مین جاری تر اوسکی حکم
سی ہی بعد کہنی اونحضرت کی سب آدمیون نی کہا ہان اسیطرح ہی یا رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پہر اونحضرت نی علی مرتضی علیہ السلام کا ہاتہہ اپنی
ہاتہہ مین لیا اور سبکو دکہایا اور فرمایا فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ
مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ
مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ معنے اسکی یہہ ہین کہ جس کسیکا
مین مولا ہون علیؑ بہی اوسکا مولا ہی خدایا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ
دوست رکہی علیؑ کو اور دشمن رکہہ اوس شخص کو کہ دشمن رکہی علیؑ کو اور مدد کر اوس
شخص کی کہ جو مدد کری علیؑ کی اور یاری نکر اوس شخص کی کہ جو چہوڑ دی علیؑ کو
مسند احمد حنبل مین ہی کہ بعد اسکی ملاقات کی علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے
عمر نی اور کہا مبارک اور گوارا ہو تمکو ای علی علیہ السلام ہوی مولا ہر مرد و
زن با ایمان کی بعد اسکی نازل ہوا حضرت رسولؐ پر آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا معنی اسکی یہہ ہین کہ آجکی دن کامل کیا مینی واسطی تمہاری دین تمہارا
اور تمام کیا مینی تمپر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا مین واسطی تمہاری کہ اسلام ہو

دین تمہارا پہر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَاِتْمَامِ النِّعْمَۃِ وَرِضَاءِ الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ
وَوِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبْ اور اِس قصّہ کو سنیون کی بڑی بڑی
کتابون اور تفسیرونمین کہ مسند احمد حنبل اور صحیح ترمذی اور موطای ابن
مالک ابن انس اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد اور مشکوۃ وغیرہ
مین کہ نام سبکی لکہنا باعث طول ہی لکہا ہی اور روضۃ الصفا مین ہی کہ
جسوقت یہہ واقعہ ہوا غدیرخم مین لاکہہ آدمی تہی انہی جب یہہ امر حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی واقع ہوا دشمنان علی ابن ابیطالب
علیہ السلام ظاہر مین خوش تہی اور باطن مین زندہ درگور اور اپنی جان سی
تنگ تہی چنانچہ ثعلبی کہ علمای معتبر اور مفسرین اہل سنت مین ہی تفسیر
سورہ سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ مین لکہتا ہی کہ جب یہہ واقعہ
غدیرخم مشہور ہوا شہرون مین پس سنا اسکو حارث بن نعمان فہری نی
شتر پر سوار ہوکی مدینہ مین آیا اور اپنی ناقہ سی اوترکی خدمت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اور بحث کرنی لگا اور کہا ای محمدؐ
تمنی ہمکو کلمہ پڑہنی کا حکم کیا ہمنی قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم کیا ہمنی قبول کیا
ایک مہینی کی روزونکا حکم کیا ہمنی قبول کیا ان باتونپر راضی نہوی تم یہانتک کہ ملتفت
ہوئی ہاتہہ اپنی ابن عم علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اور تفضیل دیا انکو ہمپر اور کہا

مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ آیا یہہ کام اپنی طرف سی کیا یا خدا کیطرف سی حضرت نی فرمایا قسم خدا کی خدا کیطرف سی تہا یہ سنکی حارث نی پیٹہ پہیری اور اپنی ناقہ کیطرف ہوا اور کہتا تہا خداوندا جو کچہہ کہ محمدؐ نی کہا اگر حق ہی تو مجہپر پتہر برسا آسمان سی یا بہیج کوئی عذاب دردناک ابہی اپنی ناقہ تک نہ پہونچا تہا کہ ایک پتہر آسمان سی اوسکی سر پہ گرا اور مقعد سے باہر نکلا اوسوقت آیہ نازل ہوا سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ دوسری دلیل حدیث منزلت ہی کہ وہ طریق سنی او شیعہ مین متواتر ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بہت جگہہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو فرمایا اَنتَ مِنِّی بِمَنزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسیٰ اور اکثر روایات مین یہہ فقرہ بہی ہی اِلَّا اَنَّہُ لَا نَبِیَّ بَعدِی یعنی تم بہ نسبت میری مثل ہارون کی ہو موسیٰ سی مگر یہہ کہ کوئی پیغمبر نہین ہی بعد میری صحیح ترمذی اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین اور ابن عبد البر نی کتاب استیعاب وغیرہ مین کہ یہہ سب کتابین معتبر سنیون کی ہین اس حدیث کو لکہا ہی تیسری دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ہی ساتہہ محبت خدا ورسول کی اور یہہ امر بہت جگہہ ظاہر ہوا ہی پہلی قصہ طیر ہی چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سی روایت کی کہ انس بن مالک نی کہا کہ ایکبار نزدیک حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک مرغ بریان کو لائی حضرت نی فرمایا

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیْ هٰذَا الطَّیْرَ

یعنی خدایا لا میری پاس ایسی شخص کو کہ نزدیک تیری محبوب ترین خلق ہے تا کہ ہمراہ میری اس طائر کو کہائی اور یہہ حدیث احمد بن حنبل نی مسند مین اور ابن مغازلی شافعی نی کتاب مناقب مین تیس۳۰ طرحسی ابن مردویہ نی مناقب مین اور اخطب خوارزم نی اور حافظ ابو نعیم نی حلیۃ الاولیا مین اور بلادرنی اپنی تاریخ مین اور خرگوشی نی شرف المصطفی مین اور سمعانی نی فضائل الصحابہ مین اور طبری نی کتاب الولایۃ مین اور ابن البیع نی صحیح مین اور ابو علی نی مسند مین اور نطیری نی اختصاص مین کہ یہہ سب معتبر کتابین سنیون کی ہین اس حدیث کو بطریق متعدد لکہا ہی کہ حد تواتر سی زیادہ ہو گیا اور کسیکو مجال انکار نہین مؤلف کہتا ہی کہ جب سند اس حدیث کی ثابت ہوئی تو دلیل ہی یہہ حدیث امامت علی بن ابیطالب علیہ السلام پر اسواسطیکہ محبت خدا و رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبث نہین بغیر اسکی کہ استحقاق ثواب اور کثرت عبادت و اطاعت آلہی اور جمیع فضائل و مناقب سب سی زیادہ تہی پس جب جناب امیر علیہ السلام محبوب ترین خلق خدا مین خدا کی نزدیک ہین البتہ صفات حسنہ مین سب خلق سی زیادہ ہوئی تو لازم ہوا کہ بعد حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ یہی ہین اسواسطے کہ خلاف عقل ہی کہ اعلی و افضل و بہترین خلق خدا کی ہوتی ہے ایکا دنے کو حاکم کرین

کرین اور اعلی کو اوسکی رعیت گردانین دوسری چیز مین جیسا کہ صاحب
جامع الاصول نی صحیح مسلم سی روایت کی ہی ابو ہریرہ سی کہ حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی روز خیبر کہا البتہ دونگا مین یہہ علم اوس مردکو کہ
دوست رکہتا ہی خدا اور رسول کو اور دوست رکہتی ہین خدا اور رسول
اوسکو اور خدا اوسکی ہاتہہ سی فتح کریگا عمر نی کہا مین دوست نرکہتا تہا امارت
کو مگر اوس روز اپنی تئین سامنی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لایا
مین اس امید سی کہ مجہکو واسطی اس علم کی بلائین پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی حضرت علیؑ کو بلایا اور علم اونہین دیا اور کہا جا اور مونہہ پشت کیطرف
طرف نکر کہ حقتعالی فتح تیری ہاتہہ سی کری حضرت امیر تہوڑی راہ چلکی کہڑی ہوے
اور پشت کیطرف نظر نہ کی باواز بلند حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سی پوچہا کہ کس چیز پر لوگون کو قتال کرون مین حضرت نی فرمایا انسی
قتال کرو یہان تک کہ گواہی دین وحدانیت خدا اور میری رسالت
کی جسوقت یہہ کام کرین خون اور مال اپنی کی حفاظت کی تمہاری
ہاتہہ سے مگر حساب انکا خدا پر ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم
وغیرہ مین بہی ایسی حدیثین ہین اور ثعلبی سے نے تفسیر قول حق تعالے
مین وَیَہدِیَکَ صِرَاطاً مُسْتَقِیماً روایت کی ہی حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی اہل خیبر کو محاصرہ کیا یہانتک کہ صحابہ پر بہوک شدید غالب

ہوئی پس علم لشکر عمر کو دیا معہ ایک جماعت صحابہ کی اوسکو واسطی جنگ خیبر کی بہیجا جب مقابلہ دشمنونکا ہوا عمر واصحاب اوسکی بہاگی اور طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہر آئی اور وہ نسبت دیتا تہا اپنی رفقا کو جبن و بزدلی سی اور رفقا اوسکی نسبت دیتی تہی طرف اوسکی خوف و نامردی کی اور حضرت کو اوس روز درد شقیقہ ہوا اور باہر نہ تشریف لائی اور ابوبکر نی علم کو لیا اور گیا اور وہ بہی معہ اصحاب بہاگا پہر عمر نی علم کو اوٹہایا اور گیا اور شکست پائی جب یہہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا کہ قسم خدا کی کل علم دونگا ایسی مرد کو کہ دوست رکہتا ہی خدا اور رسول کو اور خدا اور رسول اوسکو دوست رکہتی ہین اور قہر سی لیلیگا قلعہ کو اور علی علیہ السلام اوسوقت لشکر مین نہ تہی جب دوسرا روز ہوا منتظر ہوئی اوس امر کی ابوبکر اور عمر اور کتنی ایک مرد قریشی کی اور ہر ایک امیدوار تہا کہ شاید علم مجہی دیدیا جائی پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی سلمہ ابن اکوع کو بہیجا اور علیؑ کو بلایا وہ جلد آئی ایک شتر پر سوار ہوکر اور اونٹ کو حضرت کی قریب بٹہایا اور آنکہین اپنی شدت درد کی وجہ سی ایک سرخ پارچہ مین سی باندہی ہوئی تہی سلمہ کہتا ہی کہ مین ہاتہہ علیؑ کا تہام کی نزدیک حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لایا حضرت نی فرمایا کیا ہوا تمکو کہا درد میری آنکہون مین تہا فرمایا نزدیک آؤ جب نزدیک آئی آب دہن مبارک اونکی آنکہون مین لگایا

اوسی

اوسیوقت شفا پائی اور بعد اوسکی جبتک زندہ رہی درد چشم ندیکھا پہر علم
اونحضرت کو دیا اور روانہ کیا مولف کہتا ہی کہ سنیون کی ان روایا سی
کئی امر ثابت ہوئی ایک یہہ کہ عمر ابو بکر محبت خدا اور رسول نرکہتی تہی اسواسطیکہ
نزدیک مصنف کی کلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صاف ظاہر
ہی کہ جو یہہ دونون شخص یعنی عمر وابوبکر کہ بہاگ آئی ہین اور خدا و رسول کو دوست
نہین رکہتی اہنین علم ندونگا جو کہ خدا و رسول کو دوست رکہتا ہے
اوسی خدا اور رسول دوست رکہتی ہین اوسی یہہ علم دونگا اور جب
ابوبکر وعمر دوست خدا اور رسول نہوئی تو ثابت ہوا کہ ایمان نرکہتی تہی
اسلئی کہ خدا قرآن شریف مین فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا
لِّلّٰہِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائی ہین محبت انکی نسبت بخدا بیشتر ہی مشرکونکو
محبت سی ساتہہ بتون کی اور فرماتا ہی اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو لوگون سی کہ اگر دوست
رکہتی ہو خدا کو تو میری متابعت کرو تا خدا دوست رکہی تمکو معلوم ہوا کہ
ایمان ومتابعت پیغمبر ومحبت خدا یہہ لوگ نرکہتی تہی دوسری بہاگنا او
کم جرأتی عمر وابوبکر کی ثابت ہوئی اور یہہ عیوب منافی امامت وخلافت
ہین تیسری ان روایات سی ثابت ہوا کہ خدا اور رسول حضرت امیر کو دوست
رکہتی تہی اور یہہ خدا اور رسول کو دوست رکہتی تہی پس ایسا شخص البتہ مستحق

خلافت ہی چوتہی دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اخوت اور برادری و صاحب
اسرار ہونی مین جان تو کہ قصّہ برادری قرار دینی کا متواترات و مسلمات
سی ہی چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سی روایت کی ہی انس سے
کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی برادری قرار دی درمیان صحابہ
کی حضرت امیر المومنین علیہ السلام روتی ہوی نزدیک اون حضرت کی
آئی اور کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برادری قرار دی آپ نی اپنی
اصحاب مین اور مجہکو ساتہہ کسیکی برادر نہ بنایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی فرمایا تم بہائی میری ہو دنیا اور آخرت مین اور احمد حنبل نی چہہ
سندون سی روایت کی ہی ایک جماعت صحابہ سی اور ابن مغازلی نی آٹہہ
سندون سی روایت کی ہی اور ابن صباغ مالکی نی فصول مہمہ مین اور
حاصل سبکا یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بہائی بنایا ہر ایک
مہاجر و انصار کو ساتہہ ایسی شخص کی کہ سعادت یا شقاوت مین مثل اوسکی
تہا چنانچہ ابو بکر کو ساتہہ عمر کی اور عثمان کو ساتہہ عبد الرحمن بن عوف کی اور
طلحہ کو ساتہہ زبیر کی اور سلمان کو ساتہہ ابو ذر کی اور اسیطرح سب صحابہ کو
بہائی بنایا اور حضرت امیر علیہ السلام کو کسیکا بہائی نہ بنایا حضرت امیر روئی
حضرت رسول نی فرمایا کہ مینی تمکو اپنی لئی رکہا ہی پس ہاتہہ حضرت امیر کا پکڑا اور بلند کیا اور کہا

علیؑ مجھسے ہی اور مین اوس سی ہون اور وہ میری نسبت مین اسطرح ہی کہ جیسی
ہارون موسی سی ہتی حق الیقین مین ہی کہ سنیون کی ان اخبار سی ظاہر ہوا
حضرت امیر المومنین علیہ السلام ممتاز ہتی درمیان سب صحابہ کی اور سوا حضرت
رسولؐ کی کوئی اپنا شبیہ اور نظیر نرکہتی ہتی کہ قابل انکی برادری کی ہوتا پس چاہی کہ
امامت اور ریاست مین بہی شبیہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہون اور
مسند احمد حنبل مین ساتہہ چند سندون کی جابر انصاری سی روایت کی ہی
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہا و کہا مینی در بہشت پر لکہا تہا
ہزار برس پیشتر پیدا ہونی آسمانون سی کہ محمدؐ رسول خدا کا ہی اور علیؑ برادر
رسول خدا ہی اور صحیح ترمذی اور مسند ابو علی اور مناقب ابن مردویہ اور فضائل
سمعانی اور اکثر کتب اہلسنت مین جابر سی روایت کی ہی کہ روز فتح طائف
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی علیؑ سی راز کہی عمر نی ابوبکر سی کہا بہت
طول دیا اپنی راز کو اپنی پسر عم سی اور موافق روایت ترمذی وغیرہ کی لوگون
نی کہا کہ راز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دور و دراز ہوا جب یہہ
سخن حضرت رسول تک پہنچا فرمایا اون حضرت نی کہ مین علی علیہ السلام سی راز
نہ کہتا تہا خدا علیؑ سی راز کہتا تہا اور مولف کہتا ہی انصاف سی دیکہنا چاہیے
کہ جو کہ راز دار خدا و رسول ہو وہ تو محکوم قرار دیا جاسے اور خلیفہ رسولؐ
نہ کہلاوی اور جو کہ صفات رذیلہ رکہتی ہون وہ خلیفہ حضرتؐ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جائین یہہ کب مقتضای عقل ہی
اور ابن اسیر نی نہایہ مین روایت کی ہی اور ابن ابی الحدید نی شرح
نہج البلاغہ مین روایت کی ہی مسند احمد سی اور مسند احمد حنبل اور مناقب
ابن مردویہ اور اکثر کتب شیعہ وسنی مین روایت کرتی ہین کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حال احتضار مین فرمایا بلاؤ میری پاس میری حبیب کو
اور دوسری روایت مین ہی کہ میری خلیل کو پس ابوبکر کو لائی جب نظر اونپر کی
او سپر تری موںہہ اوس سی چہپالیا اور پہر کہا میری دوست کو بلاؤ لوگون نی
عمر کو بلایا حضرت نی موںنہہ پہیرلیا اور پہر کہا میری یار کو بلاؤ عائشہ نی کہا
علیؑ کو طلب کرتی ہین جب علی علیہ السلام آئی اونکو جو چادر اوڑہی تہی حضرت نی
اوسمین داخل کیا اور اونکو گلی سی لگایا اور اونسی راز کہتی تہی یہان تک کہ
طرف عالم اعلی کی رحلت کی اور شیعہ اور سنی بطریق متواتر روایت کرتی ہین
کہ جب مہاجر مدینہ مین آئی گرد مسجد کی گہر بنائی اور دروازی اون گہرونکی
مسجد کیطرف کہولی اور بعضی مسجد مین سوتی تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی معاذ بن جبل کو بہیجا کہ ندا کری کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم
کرتی ہین تمکو کہ سب دروازونکو بند کرین مگر دروازہ علیؑ کا جاری رہی
اس بات مین لوگون نی کلام کئی جب وہ سخن حضرت تک پہونچی خطبہ پڑہا اور کہا
قسم خدا کی کہ مینی ان دروازون کو نہین بند کیا ہی اور دروازہ علیؑ کی گہر کا

مینی نہین کہولا ہی بلکہ خدا نی حکم کیا ہی مجہکو مین موافق حکم خدا بجا لایا اور
اس مضمون کو احمد بن حنبل نی مسند مین اور صاحب خصائص علویہ نی
اور سمعانی نی فضائل مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور اور محدثون نی تیس
آدمی سی کہ جو اکابر صحابہ مین سی ہین روایت کی ہی اور ابن ابی الحدید
کہتا ہی کہ احمد بن حنبل نی مسند مین اس مضمون کو بہت سندون سی
روایت کیا ہی اور ابن حجر ہی احمد سی اور ابن اثیر نہایہ مین اور صاحب
جامع الاصول صحیح ترمذی سی اور صاحب مشکوٰۃ اس مضمون کو روایت
کرتی ہین پس یہہ منقبت عظیم کتب اہلسنت سی ثابت ہی اور صاحب
جامع الاصول صحیح ترمذی سی روایت کرتا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی کہا کہ حلال نہین کسیکو
کہ جنب ہو اس مسجد مین سوا میری اور حق الیقین مین ہی کہ یہہ فضیلت
اور خصوصیت وہ منقبت ہی کہ اس سی زیادہ متصور نہین اور سنی اور
شیعہ بطریق متواتر روایت کرتی ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی چاہا کہ بتہای قریش کو بام کعبہ سی گرائین اور توڑین
حضرت امیر علیہ السلام کو اپنی کندہی پر اوٹہایا کہ اون بتونکو اوتارین چنانچہ
احمد نی مسند مین اور ابو علی موصلی اور صاحب تاریخ بغدادی نی اور زعفرانی
نی فضائل مین اور خطیب خوارزمی نی اربعین مین اور نظیری نی خصائص

بیان امامت مرتضی

اور بہت سی جماعت نی جابر سی اسی مضمون کو روایت کیا ہی اور سنیونکی
کتب مین لکھا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت ارادہ
اوٹھنی کا کرتی تھی ہاتھہ علی علیہ السلام کا تھام لیتی تھی اور جسوقت بیٹھتے تھے
تکیہ حضرت امیر علیہ السلام پر کرتی تہی اور خصائص نطیری مین روایت
کی ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھینکتی تہی حضرت امیرؑ
کہتی تہی رَفَعَ اللّٰهُ ذِكْرَكَ یعنی خدا ذکر آپکا بلند کری بعد اوسکی حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوابمین کہتی تہی اَعْلَى اللّٰهُ كَعْبَكَ یعنی خدا
پاؤن تیرا دشمنونپر بلند کری اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غضبناک ہوتی تہی تو سوا علیؑ کی کسیکو جرات نہوتی تہی کہ اونحضرت سی
بات کری اور عائشہ سی روایت کرتی ہین کہ کہا دیکھا مینی حضرت رسول
کو کہ علی کو گلی سی لگایا اور بوسی لئی اور دو مرتبہ فرمایا باپ میرا فدا تجھپر
ای یگانہ شہید اور جب علیؑ موجود نہوتی تہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتی تہی کہان ہی حبیب خدا اور محبوب رسولخدا اور بہت سندونسی
سنیون کی صحاح مین اور اکثر انکی کتب مین روایت کرتی ہین کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ علی مجھسی ہی اور مین علیؑ سی ہون
اور ادا نہین کرتا ہی میری جانب سی احکام کو مگر علیؑ اور ابن عبد البر نی
استیعاب مین روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی آخر کی

دوسری سال مین اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدۂ زنان اہل جنت
ونظیر مریم تھین تزویج کیا علی سی اور حضرت فاطمہ سی کہاکہ تجھکو تزویج
کیا مینی ایسی شخص سی کہ سید اور بزرگ خلق ہی دنیا و آخرت مین بہ تحقیق کہ
اسلام اوسکا پہلی سب صحابہ سی تہا اور علم اوسکا سب سی بیشتر ہی اور
حلم اوسکا سب سی عظیم تر ہی اسما بنت عمیس کہتی ہین دیکہا مینی بوقت
کہ رسولخدا نی اون دو برگزیدۂ خدا کو ایکدوسر کو دیا یعنی عقد اونکا
کر دیا دعا بہت واسطی دونون کی کی اور کسی اورکو دعا مین انکی ساتہہ
شریک نکیا اور واسطی علی علیہ السلام کی دعا کرتی تہی جسطرح کہ واسطی
فاطمہ کی دعا کرتی تہی **مؤلف** کہتا ہی کہ ان روایات سی ثابت ہوتا
کہ امیر المومنین علیہ السلام سزاوار خلافت و امامت ہین اور ایسی شخص کی
ہوتی کوئی شخص ناقص حاکم و امام نہین ہوسکتا اور اس حدیث اخیر سی
معلوم ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام سید و بزرگ خلق تہی دنیا و آخرت مین
اور اسلام و علم و حلم مین سب سی مقدم و افضل تہی پس چاہیئی وہی
خلیفۂ رسول ہون نہ یہہ کہ جسکو پیغمبر سردار خلق کہی دنیا و آخرت مین
وہ محکوم ہو دنیا مین ادنی شخص کا اور یہہ بہی اس روایت سی ثابت ہوا
کہ ابوبکر کا سابق الاسلام ہونا جیسا بعضی شبہہ کرتی ہین غلط ہی ودلیل
پانچوین بیان اس بات کا ہی کہ روایات مستفیضہ و اخبار صحیحہ سی کہ خلکو

اہل سنت قبول کرتی ہین ثابت ہوا ہی کہ حق ہمیشہ ساتھہ جناب امیرؑ
کی تہا اور وہ حق سی جدا ہوتی تہی چنانچہ مناقب خوارزمی مین ابولیلی
سی روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہا بعد میرے ایک
فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تمکو چاہئی ملازمت علی بن ابیطالب
علیہ السلام کی کہ وہ جدا کرنیوالا حق و باطل کا ہی مولف کہتا ہی کہ اس
روایت سی ثابت ہوا کہ امیرالمومنین علیہ السلام بعد پیغمبر کی لائق اطاعت
اور جدا کنندہ حق و باطل ہین اور جو خلافت بہ خلاف رای حضرت کی
واقع ہوئی باطل تہی اور ابن عمر سی کتاب مذکور مین روایت کی ہی کہ
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جو کہ علی علیہ السلام سی مفارقت
کرتا ہی گویا مجہسی مفارقت کرتا ہی اور جو کہ مجہسی مفارقت کرتا ہی جدائی
خدا سی کرتا ہی اور ابوایوب انصاری سی کتاب مذکور مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی عمار سی فرمایا کہ اگر تو دیکہی
علی علیہ السلام ایک وادی مین جاتا ہی اور لوگ دوسری وادی مین
جاتی ہین تو علی علیہ السلام کی ساتہہ جا اور لوگونکو چہوڑدی کہ علی کسیکو ضلالت
مین داخل نہین کرتا اور ہدایت سی باہر نہین جاتا اور کتاب مذکور مین
ابوذر سی روایت کرتا ہی اور وہ ام سلمہ سی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی کہا علی ساتہہ حق کی ہی اور حق ساتہہ علی کی ہی اور جدا نہ ہونگی یہانتک کہ دونون
ساتہہ ہی آئینگی حوض پر

جدا نہین ہونگی جبتک حوض کوثر پر نزدیک میری آئین اور ابن حجر کتاب صواعق مین روایت کرتا ہی طبرانی سی کہ ام سلمہ نی کہا سنا مینی رسولخدا سے کہتی تہی کہ علیؑ ساتہہ قرآن کی ہی اور قرآن ساتہہ علیؑ کی ہی آپسمین یہہ دونون جدا نہونگی یہانتک کہ حوض کوثر پر میری پاس آئین جہٹی بیان فضیلتِ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا سب صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید کہ بڑا عالم سنیونکا ہی کہتا ہی کہ قول تفضیل امیرالمؤمنین علیہ السلام کا یہہ ایک قول ہی قدیم بہت سی صحابہ اور تابعین قائل اس بات کی تہی کہ امیرالمومنین علیہ السلام افضل ہین اور جملہ صحابہ مین سی عمار اور مقداد اور ابوذر اور سلمان اور جابر ابن عبداللہ اور بریدہ اور ابوایوب اور سہل بن حنیف اور ابوالہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابوالطفیل اور عباس بن عبدالمطلب اور بنی العباس اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب اور زبیر ہی اول قائل تہا بعد اوسکی پہر گیا اور بنی امیہ سی ہی ایک جماعت قائل ہوئی ہین اونمین سی خالد بن ولید بن العاص اور عمر بن عبدالعزیز ہی اور ثعلبی کہ بڑا مفسر سنیونکا ہی نقل کرتا ہی کہ یہہ آیہ مصحف ابن مسعود مین کہ صحابہ کبار مین سی تہی اسطرح تہا اِنَّ اللہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اور ابن حجر کتاب صواعق محرقہ مین فخر رازی سی روایت کرتا ہی کہ اہلبیت رسول صلی اللہ

در فضیلت حضرت امیرؑ

اہل سنت قبول کرتی ہین ثابت ہوا ہی کہ حق ہمیشہ ساتھہ جناب امیرؑ
کی تہا اور وہ حق سی جدا نہوتی تہی چنانچہ مناقب خوارزمی مین ابو لیلی
سی روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہا بعد میرے ایک
فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تمکو چاہئی ملازمت علی بن ابیطالبؑ
علیہ السلام کی کہ وہ جدا کرنیوالا حق و باطل کا ہی مولف کہتا ہی کہ اس
روایت سی ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبر کی لائق اطاعت
اور جدا کنندۂ حق و باطل ہین اور جو خلافت بہ خلاف رای حضرت کی
واقع ہوئی باطل تہی اور ابن عمر سی کتاب مذکور مین روایت کی ہی کہ
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جو کہ علی علیہ السلام سی مفارقت
کرتا ہی گویا مجہسی مفارقت کرتا ہی اور جو کہ مجہسی مفارقت کرتا ہی جدائی
خدا سی کرتا ہی اور ابو ایوب انصاری سی کتاب مذکور مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی عمار سی فرمایا کہ اگر تو دیکہی
علی علیہ السلام ایک وادی مین جاتا ہی اور لوگ دوسری وادی مین
جاتی ہین تو علی علیہ السلام کی ساتہہ جا اور لوگونکو چہوڑ دی کہ علی بیشک تجکو ضلالت
مین داخل نہین کرتا اور ہدایت سی باہر نہین جاتا اور کتاب مذکور مین
ابوذر سی روایت کرتا ہی اور وہ ام سلمہ سی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی کہا علی ساتہہ حق کی ہی اور حق اوسکی ساتہہ ہی آپسمین یہہ دونون

جدا نہین ہونگی جبتک حوض کوثر پر نزدیک میری آئین اور ابن حجر کتاب
صواعق مین روایت کرتا ہی طبرانی سی کہ ام سلمہ نی کہا سنا مینی رسولخدا سی
کہتی تہی کہ علی ساتہہ قرآن کی ہی اور قرآن ساتہہ علی کی ہی آپسمین یہہ
دونون جدا نہونگی یہانتک کہ حوض کوثر پر میری پاس آئین چھٹی بیان
فضیلتِ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا سب صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید
کہ بڑا عالم سنیونکا ہی کہتا ہی کہ قول تفضیل امیر المومنین علیہ السلام کا یہہ
ایک قول ہی قدیم بہت سی صحابہ اور تابعین قائل اس بات کی تہی کہ امیر المومنین
علیہ السلام افضل ہین اور جملہ صحابہ مین سی عمار اور مقداد اور ابوذر اور
سلمان اور جابر ابن عبداللہ اور بریدہ اور ابوایوب اور سہل بن حنیف
اور ابوالہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابوالطفیل اور عباس
بن عبدالمطلب اور بنی العباس اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب اور
زبیر بہی اول قائل تہا بعد اوسکی پہر گیا اور بنی امیہ سی بہی ایک جماعت
قائل ہوئی ہین اونمین سی خالد بن ولید بن العاص اور عمر بن عبدالعزیز
بہی اور ثعلبی کہ بڑا مفسر سنیونکا ہی نقل کرتا ہی کہ یہہ آیہ مصحف ابن مسعود
مین کہ صحابہ کبار مین سی تہی اسطرح تہا اِنَّ اللهَ اصْطَفٰی آدَمَ وَ
نُوحًا وَآلَ اِبْرَاهِیمَ وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَی الْعَالَمِینَ اور ابن حجر کتاب
صواعق محرقہ مین فخر رازی سی روایت کرتا ہی کہ اہلبیت رسول صلی اللہ

در فضیلت حضرت امیر

علیہ وآلہ وسلم پانچ چیزونمین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی برابر
ہین پہلی سلام ہین کہ حقتعالی نی فرمایا ہی کہ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ
اوربہر فرمایا ہی سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسٓ دوسری تشہد کی صلوات مین
تیسری طہارت مین کہ فرمایا طٰهٰ یعنی طاہراور فرمایا وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا
چوتہی صدقی کی حرام ہونمین پانچوین محبت مین کہ فرمایا ہی فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور فرمایا قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
فِی الْقُرْبٰی مؤلف کہتا ہی کہ ابن حجر اور فخر رازی کی اس روایت سے
ثابت ہوا کہ اہلبیت شریک پیغمبر ہین صلوات مین مگر اہل سنت نی اپنی
تعصب سے آل کا لفظ صلواتمین سی نکال ڈالا ہی چنانچہ سب سنیونکی کتابونمین
موجود ہی کہ بعد اسم جناب رسالت مآبؐ کی ہر جگہہ صلی اللہ علیہ وسلم لکہتی
ہین اور آلہ نہین لکہتی ہین دوسری یہہ امر ثابت ہوا کہ مثل حضرت رسولؐ
اونکی اہلبیت طاہرین گناہ اور خطا اور نسیان سی پاک ہین تیسری یہہ
معلوم ہوا کہ علیؑ وآل علیؑ علیہم السلام اشرف ہین تمام عالم سی پس یہہ لوگ
محکوم اور تابع نہین ہوسکتی اور حق الیقین اور باقی کتب امامیہ مین اکثر
حدیثین سنیونکی کتب معتبرہ سی لکہی ہین کہ وہ دلیل ہین امامت علی ابن
ابیطالب علیہ السلام پر کہ مؤلف نی بخیال اختصار نہین لکہین **مطلب**
پانچوان باقی گیارہ اامون کی حقیت کی بیان مین سنی وشیعہ کی

کتب سے چنانچہ حق الیقین میں ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اطلاق شیعہ کا اوس شخص پر کرتے ہیں کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ جانے اور امامیہ اور اثنا عشریہ اوس شخص کو کہتے ہیں کہ بارہ اماموں کو تا حضرت مہدی علیہ السلام امام اور خلیفہ خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جانیں اس صورت سے کی بعد حضرت رسولؐ کی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اور بعد اونکی امام حسنؑ اور بعد اونکی امام حسینؑ اور بعد اونکی علی ابن الحسینؑ زین العابدینؑ اور بعد اونکی امام محمد باقرؑ بعد اونکی امام جعفر صادقؑ بعد اونکی موسی بن جعفر کاظمؑ بعد اونکی علیؑ بن موسی الرضاؑ بعد اونکی محمدؑ بن علی التقیؑ بعد اونکی علیؑ بن محمد النقیؑ بعد اونکی حسن بن علی عسکریؑ بعد اونکی حجت ابن الحسن مہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور ان سب اماموں کو معصوم جانتے ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کو زندہ اور غائب اکثر خلق سے جانتے ہیں البتہ وہ جناب ظاہر ہونگے اور سب بدعتوں کو دور کرینگے اور عالم کو پر از عدل کرینگے **مؤلف** کہتا ہے کہ یہہ تو مذہب حق امامیہ ہے اور بیان باقی شیعوں کے فرقوں کا باعث طول ہے لہذا نہیں لکھا اور مخفی نرہے کہ سوا اس مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی اور سب مذہب باطل ہیں اور دلیل اس مذہب کے حق ہونیکی اور طریق بارہ امام علیہم السلام کی ثابت کرنیکا مخالفین پر پانچ طریق سے ہے

کہ حق الیقین مین بہت تفصیل سی مذکور ہی اور خلاصہ و مختصر اوسکا
یہہ ہی طریق پہلا نص و بیان حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سی ہی اور یہہ دو قسم پر ہی ایک نص اجمالی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی خبر دی بارہ امام کی دوسری نص تفصیلی ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ کیا اور اوس
جناب نی امام حسن علیہ السلام اور اوس جناب نی امام حسین علیہ السلام کو
اسیطرح آخر ائمہ صاحب العصر علیہم السلام تک اس مقام مین نص اجمالی کتب
مخالفین سی کئی طرحسی مختصراً لکھی جاتی ہین پہلی طرح یہہ ہی کہ صاحب
جامع الاصول نی صحیح بخاری اور مسلم سی جابر بن سمرہ سی روایت کی
ہے کہ کہا سنا مینی رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کہ کہا بعد میری
بارہ امیر ہونگی پس ایک کلمہ کہا کہ نہ سنا مینی اوسکو اپنی باپ سی پوچھا مینی
کہ کیا فرمایا کہا فرمایا کہ وہ سب قریش سی ہین اور دوسری روایتمین فرمایا
کہ ہمیشہ امر خلق ماضی اور جاری ہی جبتک کہ بارہ آدمی حاکم و والی انکی ہین
اور مسلم نی دوسری سند سی روایت کی ہی جابر سی کہ کہا اپنی باپ کی
ہمراہ گیا مین خدمت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پس سنا مینی کہ وہ
حضرت کہتی تہی کہ ہمیشہ یہہ دین عزیز اور غالب و ربلند مرتبہ ہی بارہ خلیفہ
تک اور میری باپ نی کہا کہ فرمایا کہ سب قریش سی ہین اور مثل اسی مضمون کی

ابو جحیفہ اور عبد اللہ ابن عمر اور عائشہ سی روایت ہوئی اور صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین عبد اللہ ابن عمر سی روایت ہوئی کہ رسولخدا نی فرمایا کہ ہمیشہ
یہہ امر قریش مین ہوگا جبتک کہ آدمیون سی کوئی بہی باقی رہی اور اسکی مثل
بہت سی حدیثین اہل سنت کی کتب مین منقول ہین چنانچہ حق الیقین مین
چند حدیثین نقل کی ہین اور ہر عاقل یہہ یقین جانتا ہی کہ بارہ امام قریش
سی کسی فرقہ مین نہین بجز مذہب شیعہ اثنا عشریہ کی دوسری طرح
یہہ کہ احادیث ثقلین اور مثل اونکی جو بہت کثرت سی وارد ہین اور فریقین
مین متواتر و مشہور ہین اس مضمون سی کہ حضرت رسولخدا نی فرمایا انی
تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي یعنی مین چہوڑتا ہون
تم مین دو چیز بزرگ کو ایک قرآن دوسری اہلبیت میری یہہ سب حدیثین
دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حکم
متابعت قرآن اور اہلبیت کا فرمایا اور فرمایا کہ یہہ ایک دوسری سی جدا نہو نگی
تا روز قیامت تیسری طرح یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید نی صاحب حلیۃ الاولیا
سی روایت کی ہی اور فضائل احمد بن حنبل مین اور خصائص نطیری
مین بہی مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جو چاہی کہ
زندگانی اوسکی مثل میری زندگانی کی ہو اور مرنا اوسکا مثل میری مرنی کی
ہو اور جنت عدن مین کہ خدا نی اوسکو اپنی دست قدرت سی بویا ہی اور

سکان میرا ہی ساکن ہو چاہئی کہ بعد میری ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام
کی اختیار کری اور پیروی کری اماموں اور وصیّون کی کہ اوسکی فرزند ہین اور
بتحقیق کہ یہہ عترت میری ہین اور میری طینت سی پیدا ہوئی ہین اور فہم اور
علم میرا خدا نی اونکو دیا ہی پس وای اوس جماعت پر میری امت سی کہ
انکو جھٹلا لین اور درمیان میری اور انکی جدائی چاہین اور رعایت میری
انکی حقمین نکرین خدا شفاعت میری ان تک نہ پہونچائی چوتھی طرح یہہ
کہ زمخشری روایت کرتا ہی کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نی فرمایا
کہ فاطمہؑ بہجت اور سرور سینہ و دل میری ہین اور دو پسر اوسکی میوۂ دل
میری ہین اور شوہر اوسکا نور دیدہ میرا ہی اور اوسکی اولاد مین سی جو
امام ہین امین پروردگار کی ہین یہہ سب امام ایک ریسمان کشیدہ درمیان
خدا کی اور درمیان خلق کی ہین جو کہ توسّل کری انکی متابعت مین نجات
پائی اور جو کہ انسی خلاف کری اور جدا ہو درک اسفل جہنم مین جائی اور بعض
اور احادیث اس قسم کی کتب اہل سنت مین بہت ہین مخفی نرہے
کہ سنیون کی ان احادیث معتبرہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ بعد نبی کی امام
معصوم اور برحق یہہ بارہ بزرگوار ہین اس مقام مین مضطر
ہو کر اکثر اہلسنت کہتی ہین کہ ہم بہی ان اماموں کو واجب الاطاعت جانتے
ہین اور یہہ امر اونکا کذب ہی اسلئی کہ اگر ان ائمہ کو واجب الاطاعت جانتی تو

ابن ادریس شافعی اور احمد ابن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کو کہ یہہ چارون
ہماری ائمہ معصومین کی زمانہ مین تہی اور برخلاف ہماری ائمہ کی تہی سنیون نے
انہین اپنا امام اور مجتہد اور پیشوا بنایا اور ہماری ائمہ کو چہوڑ دیا چنانچہ مناظری
ابوحنیفہ کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ساتہہ مشہور ہین اور ایک
ادنی دلیل ان معصومین کی چہوڑ دینی کی یہہ ہی کہ سنیون کی کتابین انصاف سے
دیکہنا چاہیئی ہر جا ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کا
اجتہاد اور روایتین موجود ہین اور ہماری ائمہ کا کیا ذکر بلکہ نام بہی نہین اور
بعض مخالفین نی جو عداوت زیادہ رکہتی تہی بارہ امام کی معنی بدل دئی
اور چند بادشاہان بنی امیہ کو جنکا فسق و فجور اور ظلم و خونریزی مشہور آفاق
ہی بارہ امام شمار کیا چنانچہ جناب مستطاب افضل العلما سید محمد عباس صاحب
مدظلہم جواہر عبقریہ مین لکہتی ہین کہ خلفای حضرت خیر الانبیا موافق احادیث
متفق علیہا کہ متواترہ بالمعنی ہین بارہ آدمی ہوتی ہین اور ہر چند اسمقام مین
کلام سنیونکا اضطراب رکہتا ہی لیکن جو کچہہ معتمدین اہل سنت نی مثل قاضی
عیاض اور شیخ الاسلام کی لکہا ہی یہہ ہی کہ یہہ بارہ امام ہین خلفاء اربعہ
اور معاویہ اور یزید اور عبد الملک اور چارون بیٹی اوسکی یعنی ولید اور
سلیمان اور ہشام اور یزید اور بیٹا اوسکا ولید اور ہر عاقل منصف یقین
جانتا ہی کہ مراد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارہ خلیفہ ہی سوای ہماری

ائمہ کوئی نہین ہوسکتا اور خلفای بنی امیہ و بنی عبّاس تو بہت ہین بارہ شخص نہین اور انتخاب کرکی اپنی طرف سی بارہ تجویز کرنا دعوای بی دلیل و بی اصل ہی علاوہ اسکی یہہ کہ سوای ہماری ائمہ کی یہہ اشخاص جو کہ خلیفہ قرار دئی گئی افعال شنیع و نسب رذیل انکی کتب اہلسنت مین مذکور ہین بلحاظ اختصار نہین لکہی مگر جواہر عبقریہ مین تفصیلاً بیان اسکا ہی طریق دوسرا اثبات امامت مین افضلیت ہی اسواسطیکہ یہہ حضرات افضل و بہترین اہل زمین تہی چنانچہ کتب اہل سنت سی فضائل سبکی نکلتی ہین اور مخصوص کتابین ان بارہ امام کی فضائل مین اہلسنت نی ہی لکہی ہین مثل فصول ائمہ فی فضائل الائمہ اور صواعق محرقہ وغیرہ اور ان احادیث کی دیکہنی سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ان بارہ امام کا عالم مین نظیر نہ تہا اور خاصۃً حسنینؑ اور جناب امیر علیہ السّلام کی فضائل سنیون نی بہت نقل کئی پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ جو بہترین اہل روی زمین ہو وہ رعیت ہوجائی اور جو رتبہ مین کم ہو وہ امام ہو کہ یہہ عقلاً ہی درست نہین طریق تیسرا عصمت ہی جانتو کہ علمائی بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ واجب ہی امام کا معصوم و پاک ہونا ہر گناہ سی اور کوئی فرقہ عالم مین قائل عصمت امام کا نہین بجز شیعہ کی اور کوئی شخص عالم مین ایسا نہین کہ اوسکو لوگ معصوم جانین بجز ان بارہ امام علیہم السّلام کی پس سوا انکی اور کوئی امام نہین ہوسکتا اور اہل سنت تو

جناب پیغمبر کو بھی معصوم نہین جانتی تا بہ ابوبکر و عمر چہ رسد پس معلوم ہوا
کہ سب مذہب باطل ہین اور مذہب شیعہ حق ہی طریق چوتھا معجزہ ہی
یعنی ہر امام سی ان بارہ اماموں مین سی معجزات بی انتہا ظاہر ہوئی اور
شیعون مین درجہ تواتر کو پہونچی بلکہ مخالفین مین بھی متواتر ہین چنانچہ ابن
طلحہ شافعی نی مطالب السئول مین اور ابن صباغ نی فصول مہمہ مین
اور جامی نی شواہد النبوۃ مین اور باقی علمانی لکہی ہین مگر لفظ معجزہ کا
اطلاق نہین کرتی بلکہ کرامت نام رکھتی ہین اگر اہلسنت یہہ کہین کہ ہمارے
مذہب مین معجزی شیعون کی ائمہ کی متواتر نہین ہوئی اسوجہ سی ہم اونکو صحیح
نہین جانتی اور اونکا اعتقاد نہین لاتی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ جسطرح
منکرین و کفار اور مذہبون کے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
معجزونکو متواتر اور صحیح نہین جانتی اور اعتقاد نہین لاتی اسیطرح سی اہلسنت
بہی ہماری ائمہ کی معجزات کو صحیح و متواتر نہین جانتی پس جو جواب اہلسنت
کفار منکرین کو اثبات معجزات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
دینگی وہی جواب شیعہ بہی سنیون کی اثبات معجزات ائمہ معصومین علیہم السلام
مین دینگی اور طریق اثبات امامت کی بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکہی

مطلب چہٹا بارہوین امام جناب صاحب الزمان علیہ السلام کی بیان
مین اور ذکر آنحضرت کی غیبت اور ظہور کا کتب سنی و شیعہ سی اس مقدمہ مین

جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ نی بحار کی تیرہوین جلد تالیف کی ہی مگر مختصر یہان ہی بیان ہوتا ہی واسطی آگاہی مؤمنین کی چنانچہ حق الیقین مین یہ ہی کہ شیخ صدوق محمد بن بابویہ بسند صحیح احمد بن اسحاق سی روایت کرتی ہین کہ کہا گیا مین خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین اور چاہتا تہا مین کہ اونحضرت سی سوال کرون کہ بعد آپ کی امام کون ہوگا حضرت نی سوال سی پیشتر فرمایا کہ ای احمد خدا نی جس روز سی کہ آدم کو پیدا کیا ہی ابتک زمین کو حجت سی خالی نہین رکہا اور تا روز قیامت خالی نرکہیگا کوئی نہ کوئی حجت خدا ہوگا خلق پر کہ اوسکی برکت سی دفع کریگا بلاؤنکو اہل زمین سی اور بسبب اوسکی مینہہ کو آسمان سی بہیجی اور برکتہائی زمین کو اوگائی کہا مینی یا ابن رسول اللہ پس کون ہوگا خلیفہ اور امام بعد آپ کی حضرت اوٹہی اور گہر مین داخل ہوئی اور باہر آئی ایک لڑکا اونحضرت کی کندہی پر مانند ماہ شب چاردہ کی تین برس کا دکہائی دیا کہا ای احمد یہہ ہی امام بعد میری اور اگر یہہ بات نہوتی کہ تو گرامی ہی نزدیک خدا اور اوسکی حجتو اس فرزند کو تجہی نہ دکہاتا مین اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور زمین کو پر از عدالت کریگا بعد اوسکی کہ ظلم وجور سی بہر جاتی ای احمد مثل اس فرزند کی اس امت مین مثل خضر اور ذوالقرنین کی ہی اور خدا کی قسم کہ غائب ہوگا جیسا کہ غائب ہونا چاہئی کہ

نجات نپائی اوسکی غیبت مین ہلاک ہونی سی اور گمراہ ہونی سی مگر وہ شخص کہ
خدا اوسکو ثابت رکہی اور قائل ہو اوسکی امامت کا توفیق دی خدا اوسکو کہ جو دعا
کری اوسکی خوشی کی تعجیل کی کہا مینی کوئی معجزہ اور علامتین ظاہر ہو سکتی
ہین کہ دل میرا مطمئن ہو پس وہ لڑکا بولا اور ساتہہ لغت عربی فصیح کی کہا مین
ہون بقیۃ خدا زمین مین اور انتقام لینی والا اوسکی دشمنونسی اور بعد دیکہنی کے
اب انکی خبر کسی سی طلب نکر احمد نی کہا کہ شاد و خوشحال و بخصر تکی خدمت سے باہر آیا مین
اور دوسرے روز خدمتمین گیا مین اور کہا مینے یا ابن رسول اللہ بہت ہوا سرور میرا اوس چیز
کہ انعام کی آپنی مجہپر بیان فرمائی کہ سنت خضر و ذو القرنین کہ اوس حضرت
مین ہو گی کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ سنت طول غیبت ہی ای احمد کہا
مینی یا ابن رسول اللہ غیبت اوسکی طول کو پہونچی گی فرمایا کہ ہان بحق پروردگار
اسقدر طول ہوگا کہ پہر جائینگی دین سی اکثر لوگ کہ قائل اوسکی امامت کی ہیں
اور باقی نرہیگا دین حق پر مگر وہ شخص کہ خدا نی عہد ولایت ہمارا روز میثاق
اوس سی لیا ہو اور اوسکی دلمین قلم صنعت سی ایمان کو لکہا ہو اور اوسکو
موید ساتہہ روح ایمان کی کیا ہو ای احمد یہہ امر امور غریبہ خدا مین سی
اور ایک راز ہی رازہای پنہان خدا سی اور ایک غیبت ہی غیبہای خدا
مین سی پس لی جو کچہہ تجہکو عطا کیا ہی مینی اور پوشیدہ رکہہ اور جملہ شکر کنندگان
سی ہو تا روز قیامت کو علیین مین رفیق ہمارا ہو اور یعقوب بن منقوش کہ

روایت ہوئی کہ کہا ایک روز خدمت امام حسن عسکری مین گیا مین حضرت
ایک تخت پر بیٹھی تہی اور دہنی طرف اوسکی ایک حجرہ تہا کہ پردہ اوسکی دروازہ پر
پڑا تہا کہا مینی ای سردار میری کون ہی صاحب اس امر امامت کا بعد آپکی
فرمایا پردیکو اوٹھا جب اوٹھایا مینی ایک لڑکا باہر آیا کہ قد مبارک اوسکا تقریباً
پانچ بالشت کا تھا آٹھہ برس کا ہوگا یا دس برس کا سا تہہ جبین کشادہ
اور روی سفید اور دیدہ ہای درخشان اور دستہای قوی اور زانو ہائی
پیچیدہ اور دہنی رخسار پر ایک تل تہا اور ایک کاکل سر پر رکہتا تھا آیا اور
ران پر اپنی پدر بزرگوار کی بیٹھا حضرت نی فرمایا یہہ ہی امام تہمارا پس وہ
لڑکا اوٹھا حضرت نی فرمایا ای فرزند گرامی جا وقت معلوم تک کہ واسطی تیری
ظہور کی مقرر ہوا ہی پس دیکہتا تہا مین تو داخل حجرہ ہوا پس حضرت نی
فرمایا ای یعقوب دیکہہ اوس حجرہ مین پس داخل ہوا مین اور پہر اکسیکو
حجرہ مین ندیکہا مینی اور سنیونکی اکثر کتابون مین بہی ایسی احادیث موجود ہین
کہ جو جناب صاحب الزمان علیہ السلام کی خبر دیتی ہین چنانچہ مسند ابوداؤد
اور ترمذی نی ابن مسعود سی روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اگر دنیا مین سی نرہا ہو مگر ایک روز البتہ خدا اوس روزکو
طولانی کریگا یہانتک کہ اوٹہی اوس روز ایک مرد میری امت مین سی یا اہل بیت
میری سی کہ نام اوسکا موافق میری نام کی ہو اور وہ پر کری زمین کو عدالت سے

درِاحوال جناب حجۃ ؑ

جسطرح ظلم و جور سی پر ہوی ہوا و سیطرحکی روایت ابو ہریرہ سی ہی منقول
ہی اور سنن ترمذی مین ابو اسحق سی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین ؑ
نی ایک روز نظر کی اپنی پسر امام حسین علیہ السلام پر پہر فرمایا یہہ بیٹا میرا سید
و سردار قوم ہی جسطرح حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی اسکا سید نام
رکہا ہی اور صلب سی اسکی ایک مرد پیدا ہوگا کہ نام تمہاری پیغمبر کا رکہتا ہے
اور شبیہ ہی پیغمبر سے خلقت مین آور کوئی شبیہ اوسکا نہین ہی خلق مین اور
زمین کو عدالت سی پُر کریگا اور حافظ ابو نعیم کہ مشہور محدثون مین سی ہی
چالیس حدیثین سنیون کی صحاح مین سی روایت کرتا ہی کہ مشتمل ہین صفات
اور احوال اور اسم اور نسب جناب صاحب الزمان علیہ السلام پر اور اون
حدیثون مین سی ایک حدیث یہہ ہی کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ علی بن
ہلال اپنی باپ سی روایت کرتا ہی کہ گیا مین خدمت حضرت رسول ؐ مین کہ
اوسوقت دنیا سی مفارقت کرتی تہی اور حضرت فاطمہ ؑ حضرت کی سر کے
نزدیک بیٹہی تہین اور روتی تہین جب صدا حضرت کی رونیکی بلند ہوی
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی سر اونکی طرف اوٹہایا اور کہا کہ اے
حبیبہ میری کیا باعث ہی تمہاری رونیکا فاطمہ ؑ نی کہا مین ڈرتی ہون کہ
بعد آپ کی امت آپکی مجہکو ضایع کرین اور رعایت میری نکرین حضرت نی
فرمایا اے حبیبہ میری نہین جانتی ہی تو کہ خدا نی جب نظر کی زمین پر برگزیدہ

کیا اونین سی تیری باپ کو پس اوسکو مبعوث کیا ساتہہ اپنی رسالت کی
پہر دوبارہ جب نظر کی برگزیدہ کیا تیری شوہر کو اور وحی بہیجی میریطرف
کہ تیرا نکاح اوس سی کرون ای فاطمہ خدائی عطا کئی ہین مجہکو سات
خصلتین کہ مجہسی پہلی کسیکو نہین دئی ہین اور ندیگا مین ہون خاتم پیغمبران
اور گرامی ترین انکا نزدیک خدا کی اور محبوب ترین خلق طرف خدا کی اور مین
پدر تیرا ہون اور وصی میرا بہترین اوصیا ہی اور محبوب ترین اوصیا ہے
نزدیک خدا کی وہ شوہر تیرا ہی اور شہید میرا بہترین شہید ونکا ہی اور
محبوب ترین شہدا ہی نزدیک خدا کی اور وہ حمزہ چچا تیری باپ اور تیری
شوہر کا ہی اور مجہسی ہی وہ شخص کہ دو پر خدائی اوسکو دئی ہین کہ اوڑتا ہے
بہشت مین ساتہہ ملائکہ کی جس جگہہ کہ چاہی　وہ شخص پسر عم باپ تیریکا
اور بہائی تیری شوہر کا ہی اور مجہسی ہین سبطین اس امت کی کہ وہ دو
بیٹی تیری ہین حسن و حسین علیہما السلام اور یہہ بہترین جوانان اہل بہشت
ہین اور باپ انکا قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنی مجہی بہیجا ہی بہتر ہی انسی
ای فاطمہ قسم اوس خدا کی کہ جسنی مجہکو ساتہہ حق اور راستی کیواسطی
پیغمبری کی بہیجا ہی کہ حسن و حسین علیہما السلام سی ہم پہونچیگا مہدی ع
اس امت کا اور ظاہر ہوگا اوسوقت کہ دنیا پر حرج اور مرج سی ہو اور
فتنہ ظاہر ہون اور راہین بند ہو جائین اور غارت کرین لوگ بعضی بعضی کو

نہ کوئی پیر رحم کری کودک پر اور نہ کودک تعظیم کری پیر کی پس خدا اوٹہائے
اوسوقت انکی فرزندون مین سی اوس شخص کو کہ فتح کری قلعہای ضلالت کو
اور اون دلون کو کہ غافل حق سی ہون اور قیام کری دین خدا پر آخر
زمانہ مین جسطرح سی مینی قیام کیا اور پُر کری زمین کو عدالت سی جسطرح
جور سی پر ہوئی ہو اے فاطمہ علیہا السلام اندوہناک نہوا ور نہ رُو کہ خدا
رحیم تر اور مہربان تر ہی تجہپر بہ نسبت میری بسبب اوس منزلت کی کہ
نزدیک میری رکہتی ہی تو اور بسبب اوس محبت کی کہ تیری طرف سی میرے
دلمین ہی اور خدا نی تجہکو تزویج کیا ہی اوس شخص کے ساتہہ کہ حسب اور
سب سکا آدمیوںنسی بزرگتر ہی منصب وسکا سب سی گرامی تر ہی اور رحیم ترین مردم
ہی ساتہہ رعیت کی اور عادل ترین مردم ہی تقسیم کرنی مین برابر اور بینا
ترین مردم ہی ساتہہ احکام آلہی کی اور مینی خدا سی سوال کیا ہی کہ تو اول
شخص ہو میری اہل مین سی کہ مجہسی ملحق ہو اور علی علیہ السلام نی فرمایا
کہ فاطمہؑ زہی بعد وفات حضرت رسول صلی علیہ وآلہ وسلم کی مگر پچہتر روز
کہ اپنی باپ سی ملحق ہوئین **مؤلف** کہتا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی نسبت حضرت مہدیؑ کی طرف حسنین علیہما السلام کی فرمائی
اس جہت سی کہ وہ حضرت دونون کی نسل مین ہین جیسا کہ ظاہر ہی کہ ماں
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی بیٹی حضرت امام حسن علیہ السلام کی تہین

الغرض خبر حضرت مہدی علیہ السلام کی روایات سی سنیون کی صاف ظاہر ہی اور خبر ولادت انحضرت کی بہی کتب اہلسنت مین مذکور ہی مثل فصول مہمہ وغیرہ کی عجب ہی سنیون سی ان احادیث پر نظر نہین کرتی اور انکار کرتی ہین اور کبہی اسکا تعجب کرتی ہین کہ اسقدر عمر کیونکر ہوئی اور کیون غائب ہین حالانکہ دلائل اور براہین ان سب باتون کی اور جواب شبہات مخالفین کی شیعو نکی کتب مین موجود ہین جیسا کہ تیرہوین جلد مین بحار کے اور حق الیقین مین اور جواہر عبقریہ اور استقصاء الافحام مین تفصیل سی مذکور ہی مقام تعجب سنیون سی یہہ ہی کہ انبیا علیہم السلام سے حضرت خضر اور حضرت الیاسؑ اور حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسی علیہم السلام کے اب تک زندہ رہنی کی قائل ہین اور بدون مین سی شیطان اور دجال ملعون وغیرہ کی آجتک زندہ رہنی کی قائل ہین مگر بسبب دشمنی اور تعصب کے جناب صاحب الزمان علیہ السلام کی زندہ رہنی کا انکار کرتی ہین جسطرح سے یہہ سب انبیا کہ زندہ ہین اسیطرح جناب صاحب الامر علیہ السلام کا زندہ رہنا مقام تعجب نہین اور یہہ جو سنی تعجب کرتی ہین کہ اگر جناب صاحب الامر پیدا ہو چکی ہین اور زندہ ہین تو کیون غائب ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ ہر فعل نبی و امامؑ کی مصلحت ہمکو معلوم ہونا ضرور نہین جسطرح بمصلحت شعب ابیطالبؑ مین یا غار مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غائب ہو گئی تہی یا اور

انبیا بہی مثل حضرت موسی و عیسی و ادریس و یونس علیہم السلام کے
بمصلحت موافق حکم خداوند عالم کی غائب ہوئی اور سنیونکی اکثر کتب
معتبرہ مین یہہ قصہ موجود ہین بس اسیطرح امام زمان بہی بمصلحت
موافق حکم خدا کی غائب ہوئی پس جو جواب سنی ان انبیا کی غیبت کا دینگی
وہی جواب امام زمانؑ کی غیبت کا ہی اور مثال ہماری امام زمان کی بعینہ
مثال آفتاب کی ہی کہ کسی شہر مین تو آفتاب نکلتا ہی اور کسی شہر مین آفتاب
ابر مین غائب ہوتا ہی مگر اوسکی نور سی لوگ نفع پاتی ہین باوجود ابر کی اگر
کوئی احمق کہی کہ اگر آفتاب آسمان پر نکلا ہی کیون ابر مین غائب ہی اور ابر مین
غائب ہونی سی کیا نفع ہی تو یہہ کلام اوسکا لغو اور بیہودہ ہوگا اور لوگ
اوسی مجنون کہین گی اسیطرح دشمنان اہلبیت کا بہی کلام ہی کہ اگر جناب
صاحب العصرؑ پیدا ہوچکی ہین تو کیون غائب ہین اور کیا فائدہ ہی آنحضرت کی
امامت کا اس حال مین یہہ نہین جانتی کہ حضرت کی قدم اقدس کی برکت سی
انواع انواع کے بلائین دفع ہوتی ہین اور عذاب گنہگارون پر نازل نہین
ہوتا اور مومنین حضرت کی انتظار مین ثواب پاتی ہین اور منکرین کے قلوب
اور ایمان کا امتحان ہوتا ہی اور مستحق نار ہوتی جاتی ہین اور مینہہ زمین پر
برستا ہی اور دانہ زمین سی اوگتا ہی اور برکتین زمین پر نازل ہوتی ہین
اسیطرح بیشمار فائدہ حضرت کی قدم کی برکت سی پہنچتے ہین جیسا کہ زمانہ ہائے

سابق مین وجود انبیا علیہم السلام سی برکت وفیض عالم مین پہونچتا تہا
اگرچہ وہ غائب یا مظلوم ومقہور رہتی تہی چنانچہ قول خداوند عالم کا وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اس مطلب پر شاہد ہے

مطلب ساتوان رجعت کی بیانمین کتاب حق الیقین مین ہی کہ ضروریات
مذہب حق امامیہ سی رجعت ہی یعنی پہلی قیامت کی زمانہ حضرت قائم
علیہ السلام مین ایکجماعت نیکونکی جو بہت نیک ہون اور ایک جماعت بدونکی
جو بہت بد ہون محشور ہونگی نیکون کو واسطی اسکی زندہ کرینگی کہ زمانہ دولت ائمہ
علیہم السلام کا دیکہکر خوش ہون اور کچہہ ثواب اپنا دنیا مین پائین اور بد لوگ
اسواسطی زندہ کئی جائینگی کہ کچہہ عقوبت وعذاب دنیا مین قبل آخرت کی انکو
ملی اور وہ سلطنت ودولت جس پر راضی نہ تہی کہ اہلبیت کو پہونچی وہ
اہلبیتؑ کی ہاتہہ مین دیکہین اور شیعیان اہلبیت انتقام دشمنان دین سے
لین اور باقی آدمی سب قبر ونمین رہینگی یہانتک کہ قیامت مین سب محشور
ہون چنانچہ بہت احادیث مین وارد ہوا ہی کہ رجوع نہین کرتا ہی رجعت مین
مگر وہ شخص کہ محض ایمان رکہتا ہو یا محض کفر رکہتا ہو لیکن اور سب لوگونکو
اپنی حال پر چہوڑینگی اور شیخ ابن بابویہ رحمۃ اللہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ
مین روایت کرتی ہین حضرت صادق علیہ السلام سی کہ ہمسی نہین ہی جو کوئی
ایمان رجعت کا نرکہتا ہو اور متعہ کو حلال نجانی اور آخوند مجلسی لکہتی ہین

کہ ہمنی کتاب بحار الانوار مین دوسو حدیثون سی زیادہ چالیس مصنفین علمار
امامیہ سی کہ پچاس اصل معتبر مین ایراد کرتی ہین لکھتی ہین جس کسیکو شک
ہوا وس کتاب کیطرف رجوع کری اور جو آیتین کہ تفسیر اونکی ساتھہ رجعت کے
ہوئی ہی بہت ہین بخیال اختصار چند لکھی جاتی ہین پہلی حقتعالی فرماتا
ہی يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا یعنے
جس روز کہ مبعوث کرین ہم ہر ایک امت سی ایک فوج اونمین سی کہ تکذیب
کرتی ہین ساتھہ آیات ہماری کی بہت احادیث ہین حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہہ آیہ رجعت مین ہی کہ خدا ہر ایک امت سی
ایک فوج زندہ کریگا اور آیہ قیامت یہہ ہی کہ فرمایا ہی وَحَشَرْنَاهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ یعنی محشور کرینگی ہم انکو پس نچھوڑینگی ہم ایک کو بہی
انمین سی کہ زندہ نکرین اور فرمایا کہ مراد آیات سی امیر المومنین اور ائمہ
علیہم السلام ہین دوسری حقتعالی فرماتا ہی وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ
عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ
كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ یعنی جسوقت واجب ہو عذاب خدا انپر
یا یہہ کہ جسوقت نازل ہو عذاب انپر نزدیک قیامت کی باہر لائین ہم
واسطی اونکی ایک دابہ زمین سی کہ باتین کرین انسی بہ تحقیق کہ لوگ تہی کہ
ہماری آیات کا یقین نرکہتی تہی بہت احادیث مین وارد ہوا ہی کہ مراد

اس دابہ سی حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام ہین کہ نزدیک قیامت کی
ظاہر ہونگی اور عصای موسیٰ اور انگشتر سلیمان اونکی پاس ہوگی اور عصا کو
درمیان دو دیدۂ مومن کی لگائینگی کہ نقش ہوجائیگا کہ وہ مومن ہی حقا
اور انگوٹہی کو کافر کی دونون آنکہونکی درمیانمین لگائینگی کہ نقش ہوجائیگا
کہ کافر ہی حقا اور سُنّی بہی مثل ان اخبار کی اپنی کتب مین عمار اور ابن عباس
وغیرہ سی روایت کرتی ہین اور صاحب کشاف نی بہی روایت کی ہی کہ
دابہ صفا سے باہر آئیگا اور پاس اوسکی عصاے موسیٰ اور انگشتر سلیمان ہوگی پس
عصا کو محل سجود مومن پر یا درمیان دو آنکہونکی لگائیگا پس ایک نقطہ
سفید پیدا ہوگا کہ تمام مونہہ اوس مومن کا اوس سی روشن ہوگا مانند
ستارۂ درخشان کی یا یہہ ہوگا کہ درمیان اوسکی دونون آنکہونکی لکہا جائیگا
مومن اور انگوٹہی کو بینی کافر پر لگائیگا وہ مقام سیاہ ہوجائیگا کہ تمام
مونہہ اوسکا تیرہ ہوگا یا درمیان اوسکی دونون آنکہونکی لکہا جائیگا کافر
اور کہتا ہی کہ بعض قرا تُکَلِّمُہُم بی تشدید کی پڑہتی ہین یعنی جراحت کریگا
انکو اور احادیث سنی و شیعہ مین متواتر ہی کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام
مکرر خطبونمین فرماتی تہی کہ مین ہون صاحب عصا و میسم یعنی جس چیز سی
داغ کرتی ہین اور سنی ابوہریرہ اور ابن عباس اور اصبغ بن بناتہ وغیرہ
سی روایت کرتی ہین کہ دابۃ الارض حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ہین اور

ابن ماہیار کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فِی الْاَئِمَّۃِ مین روایت کرتا ہی اصبع بن نباتہ سی کہ کہا معاویہ میری طرف مخاطب ہوا اور کہا تم گروہ شیعہ گمان کرتی ہو کہ دابۃ الارض علی ہی ہین کہا ہم تنہا نہین کہتی یہود بھی ایسا ہی کہتی ہین معاویہ نی ایک عالم کو علما یہود مین سی بلایا اور پوچھا کہ تم اپنی کتابون مین ذکر دابۃ الارض کو پاتی ہو کہا ہان معاویہ نی کہا کیا چیز ہی اونہون نی جواب دیا کہ ایک مرد ہی معاویہ نی کہا جانتی ہو کیا نام رکہتا ہی کہا الیا معاویہ نی کہا الیا کیا نزدیک ہی علی سی تیسرے قول حقتعالی اِنَّ الَّذِی فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ جسنی تجھپر واجب کیا قرآن کو ہر آئینہ تجھکو پہیرے گا طرف محل عود کی اور بہت احادیث مین وارد ہوا ہی کہ اس آیہ سی مراد رجعت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی طرف دنیا کی عالم رجعت مین مؤلف علیہ الرحمہ کہتی ہین کہ اسیطرح کی آیتین اور حدیثین بیان رجعت مین بہت ہین بلحاظ اختصار ترک کین چند حدیثین حق الیقین سی اس مقام مین بانتخاب نقل کی گئین سعید ابن عبد اللہ نی بصائر مین امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیطان نی خدا سی سوال کیا کہ اوسکو مہلت دی اوس روز تک کہ آدمی زندہ ہون قیامت مین حقتعالی نی انکار کیا اور فرمایا کہ تجھکو مہلت دی ہی روز وقت معلوم تک جب وہ روز ہوگا تو شیطان علیہ اللعن ظاہر ہوگا ساتھ اپنی اتباع کی یعنی

ساتھہ تمام اون لوگون کی جو شیطان کی تابع ہوئی ہین اوس روز کہ خدا نے
حضرت آدمؑ کو پیدا کیا ہی اوس روز تک اور جناب امیر علیہ السلام رجعت
کرینگی اور یہہ رجعت آخری رجعت اونحضرت کی ہوگی راوی نی پوچھا کہ کیا
حضرت کی بہت سی رجعتین ہونگی حضرت نی فرمایا ہان بہت سی رجعتین ہونگی
اور جو امام کہ جس زمانہ مین تہا اچھی اور بری لوگ اوس زمانہ کی اوس امام کی
ساتھہ رجعت کرینگی تا کہ حق تعالی مؤمنون کو کافرون پر غالب کری اور مومنین
اونسی انتقام لین پس جب وہ روز ہوگا حضرت امیر المومنین علیہ السلام
مع اپنی اصحاب کی رجعت کرینگی اور شیطان علیہ اللعن بہی مع اپنی اتباع
کی آویگا اور کنار آب فرات کی باہم ملاقات ہوگی قریب کوفی کی بعد اوسکی
ایسی لڑائی ہوگی کہ کبہی ایسی لڑائی نہوئی ہوگی گویا مین دیکہتا ہون کہ
کچھہ اصحاب حضرت کی سو قدم پیچھی ہٹ گئی ہین اور بعضون نی اپنی پاؤن
فرات مین ڈالدئی ہین اتنی مین ایک ابر آسمان سی اوتریگا کہ پُر ہوگا ملائکہ
سی اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہاتہہ مین ایک حربہ ہوگا
نور کا اور سامنی اوس ابر کی ہونگی جب نظر شیطان کی اونحضرت پر پڑیگی
تو پچہلی پاؤن بہاگیگا اوسوقت اوسکی اصحاب و اتباع کہینگے کہ ابتو فتح
ہوئی اب کہان بہاگا جاتا ہی شیطان جواب دیگا کہ وہ چیز دیکہتا ہون
کہ تم لوگ اوسکو نہین دیکہتی ہو اور مجھے خوف معلوم ہوتا ہی خداوند عالم سے

پس جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس تک پہونچکی ایک
حربہ اوسکی دونون شانون کی درمیان مین ایسا مارینگی کہ وہ اور
اوسکی اصحاب سب ہلاک ہونگی بعد اوسکی سب بندگان خدا پرستش کرینگی
خدا کی بوحدانیت اور کسی چیز کو خدا کا شریک نہ جانینگی اور جناب امیرؑ
چوالیس ہزار برس بادشاہی کرینگی یہانتک کہ ایک شیعہ سی حضرت کی ہزار
لڑکی پیدا ہونگی ہر سال ایک لڑکا پیدا ہوگا پس اوسوقت دو باغ سبز
جسکو حقتعالی نی سورۂ رحمان مین فرمایا ہی مُدْھَامَّتَانِ
دو طرف مسجد کوفہ کی پیدا ہونگی اور بہی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ حساب خلائق کا جناب امام حسین علیہ السلام کی ساتہہ ہوگا
رجعت مین قبل قیامت کی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول
ہی کہ پہلی جو شخص رجعت کریگا وہ جناب امام حسین علیہ السلام ہونگی اور
اتنی مدت بادشاہی کرینگی کہ بسبب پیری کی ابرو حضرت کی آنکھون پر لٹک
آئینگی علی بن ابراہیم نی تفسیر مین روایت کی ہی شہر بن حوشب سی کہ اونی
کہا کہ مجھسی حجاج نی بیان کیا کہ قرآن مین ایک آیت ہی کہ تفسیر نی اوسکی
مجھکو عاجز کیا اور اوسکی معنی سمجھہ مین نہین آتی اور وہ آیت یہہ ہی وَاِنْ
مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ یعنی کوئی نہین ہے
اہل کتاب سی مگر یہہ کہ ایمان لاتا ہی ساتہہ حضرت عیسیٰؑ کی قبل اوسکی مرنیکی

باز آمدن خدا امیر

نزول حضرت عیسی

اور حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین حکم کرتا ہون واسطی قتل کرنی یہودی و نصرانی
کی اور مین دیکہتا رہتا ہون اوسکی لبونکو مگر اوسکی لب جنبش نہین کرتی یہانتک
کہ وہ مرجاتی ہین مینی کہا کہ ای امیر اس آیت کی یہہ معنی نہین ہین جو تمہ سمجہی ہو
اوسنی کہا کہ پہر کیا معنی ہین مین نی جواب دیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام قبل قیامت
کی آسمان سی اوترینگی پس کوئی یہودی وغیرہ نرہیگا مگر یہہ کہ ایمان لاوی
حضرت عیسی علیہ السلام کی ساتہہ قبل مرنیکی اونحضرت کی اور نماز پڑہینگی وہ حضرت
پیچہی امام آخر الزمان علیہ السلام کی حجاج نی کہا کہ وای تجہپر یہہ معنی کہانسی
لایا تو اور کس سی سنا تو نی مینی کہا امام محمد باقر علیہ السلام سی سنا مینی حجاج نے
کہا قسم ہی خدا کی کہ چشمہ صاف سی اوٹہایا ہی تو نی قطب راوندی نی اور
دیگر اصحاب نی جابر سی امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ
علیہ السلام نی میدان کربلا مین قبل اپنی شہادت کی فرمایا کہ ہمارے نانا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی مجہسے کہا کہ ای فرزند تجہکو طرف عراق کی لیجائینگی
اور وہ زمین کہ جہان پیغمبرون اور وصیون نی باہم ملاقات کی ہی یاکرینگی
اور اوس زمین کو عمورا کہتی ہین وہان پر تو شہید ہوگا اور تیری ساتہہ
ایک جماعت اصحاب ہمارے سی شہید کیجائینگی اس طور پر کہ کچہہ درد وألم
لوہی کی کاٹنی کا اونکو نہوگا جسطرح کہ حق تعالی نی آگ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر سرد کیا اسیطرح آتش جنگ کو تجہپر اور تیری اصحابون پر سرد کردیگا پس فرمایا

بشارت

بشارت وخوشنودی ہو تم لوگون کو کہ ہم جانی ہین اپنی پیغمبر کی پاس اور یہان
رہینگی ہم جبتک کہ خدا چاہیگا پس پہلا وہ شخص کہ زمین شق ہو کر زمین سی نکلی
وہ مین ہونگا اور ہمارا باہر نکلنا موافق ہوگا ساتھہ باہر آنی امیر المومنین علیہ السلام
اور امام آخر الزمان علیہما السلام کی بعد اوسکی نازل ہوگا میری اوپر ایک گروہ آسمان سی
کہ ہرگز زمین پر نہ آئی ہونگی ہمراہ جبرئیل اور میکائیل و اسرافیل کی اور لشکر ملائکہ
اور اوترینگی محمد اور علی اور مین اور بہائی میرا اور کل وہ لوگ کہ خدا یتعالی
نی اونپر منت رکہی ہی انبیا اور اوصیا سی اسپان ابلق نور پر سوار ہو کر کہ
قبل اسکی کوئی مخلوقات سی اونپر سوار نہین ہوا ہی پس جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ علم اپنی کو اور شمشیر اپنی کو ہاتہہ مین قائم علیہ السلام کی
دینگی پس بعد اسکی جو خدا چاہی ہم دیکہینگی پس حقتعالی مسجد کوفہ سی ایک چشمہ
روغن اور ایک چشمہ پانی اور ایک دودہ کا جاری کریگا پس اوسوقت حضرت
امیر المومنین علیہ السلام تلوار رسولخدا کی مجہکو دینگی اور مجہی جانب مشرق اور
مغرب بہیجینگی پس جو دشمن ہوگا خدا کا قتل کرونگا اور جس بت کو پاؤنگا جلادونگا
یہانتک کہ زمین ہند مین پہونچکر کل بلاد ہند کو فتح کرونگا اور حضرت دانیال
اور یوشع پیغمبر زندہ ہو کر خدمت مین جناب امیر علیہ السلام کی آئینگی اور کہینگی
کہ سچ کہا خدا اور رسولخدا نی بیچ اون چیزون کی کہ جو جو وعدی کئی تہی پس ستر
آدمی ہمراہ اونکی طرف بصرہ کی روانہ ہونگی اور جو کوئی مقابلہ اور مقاتلہ مین

آئیگا اوسکو قتل کرینگی اور ایک لشکر کو جانب بلاد روم روانہ کرینگی کہ وہ فتح کرین پس ہر حیوان حرام گوشت کو قتل کرونگا تا آنکہ سوای طیب اور نیکون کی روی زمین پر نرہیگا اور جزیہ کو برطرف کرونگا اور یہود اور نصارے اور تمام ملل کو مخیر کرونگا درمیان اسلام اور شمشیر کی پس جو مسلمان ہوگا اوسپر احسان رکھونگا اور جو شخص اسلام نہ لائیگا اوسکو قتل کرونگا اور کوئی شیعہ ہمارا نہوگا مگر یہہ کہ خدا تعالی ایک فرشتہ کو طرف اوسکی نازل کریگا کہ خاک اوسکی مونہہ سی دور کری اور عورتین اور مکان کو اوسکی بہشت مین دکھائی اور ہر نابینا اور اپاہج کو اور ہر صاحب بلا کو خدا برکت سی ہم اہلبیت کی نجات دیگا اور حق تعالی برکت آسمان سی طرف زمین کی اسقدر نازل کریگا کہ شاخین درختون میوہ دار کی کثرت میوہ ونسی ٹوٹ جائینگی اور میوی موسم سرما کی گرما مین اور گرما کی سرما مین پیدا ہونگی اور یہی ہین معنی قول حق تعالی کی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰىٓ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ الاٰیہ ظاہری ترجمہ اس آیت کا یہہ ہی کہ اگر اہل شہرون کی ایمان لاتین اور پرہیزگاری کرین ہم البتہ کہولدین اونپر برکتین آسمان اور زمین کی لیکن تکذیب کی اونہون نی پیغمبرون ہماری کی پس لیا ہمنی اونکو ساتہہ عذاب کی بسبب اون چیزون کی کہ کسب کیا اونہون نی اور خداوند تعالے شیعونکو ایسی کرامت عطا کریگا کہ مخفی نرہیگی اونپر کوئی شی زمین سی اور جو کچہہ

زمین مین یہانتک کہ اگر کوئی چاہیگا کہ احوال اپنی گہر کا دریافت کری خدا اوسکو الہام کریگا اون چیزونکی کہ جو اہلخانہ کرتی ہین شیخ مفید اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے بسند ہای معتبر جابر سی اور جابر نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ بخدا سوگند کہ ایک مرد اہلبیت سی بادشاہی کریگا بعد وفات اپنی کی تین ہزار نو برس کہا مینی یہہ کونسا وقت ہوگا کہا بعد اسکی کہ قائم آل محمد علیہ السلام دنیا سی جائین کہا مینی قائم علیہ السلام کی برس بادشاہی کرینگی فرمایا اونیس برس اور بعد وفات اونحضرت کی ہرج اور فتنہ باقی رہیگا پچاس برس تک پہر منتصر یعنی انتقام کشندہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہین دنیا مین آئینگی اور طلب خون اپنا اور اصحاب اپنی کا کرینگی اور اسقدر قتل اور قید کرینگی کہ لوگ کہینگی کہ یہہ اگر ذریت پیغمبرون سی ہوتا تو اسقدر آدمیون کو نہ قتل کرتا پس بعد اوسکی حضرت سفاح یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام آئینگی اور کلینی اور صفار نی بہت سی سندونسی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ فرمایا جناب امیر علیہ السلام نی کہ خدا یتعالی نی مجھکو چہہ چیزین عطا کی ہین کہ جاننا حال موت کا اور بلا کا اور حکم کرنا ساتھہ حق کی درمیان خلائق کی اور مین ہون صاحب رجعتونکا اور صاحب دولتونکا اور مین ہون صاحب عصا اور میسم اور مین ہون وہ دابۃ الارض کہ ساتھہ خلق کی کلام کرونگا حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص اقرار کری وحدانیت خدا کا

اور اقرار کری رجعت کا اور متعہ و حج تمتع کا اور ایمان لائی معراج
اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت کا اور خلق بہشت اور دوزخ
اور صراط اور میزان اور بعث اور نشور اور جزا اور حساب کا پس وہ شخص
ایمان لایا ساتھہ حق اور راستی کی اور وہ شیعہ ہی ہم اہلبیت کا اور احادیث
اس باب مین بہت ہین اکثر کو آخوند مجلسی علیہ الرحمہ نی بحار الانوار مین
وارد کیا ہی اور شک نہین ہی اس بات مین کہ اصل رجعت کی فی الجملہ متواتر
بالمعنی ہی جو شخص اوسمین شک کری ظاہر یہہ ہی کہ منکر حشر قیامت کا ہی
ہو اور جو امر بہ نصوص متواتر ثابت ہوا ہو محض استبعادات وہم سی انکار
کرنا محض بی دینی ہی اور بعض خصوصیات کہ بعض روایات شاذہ مین وارد
ہوئی ہی یقین نہین کرسکتی لیکن انکار بہی نہین کرنا چاہئی اور اختلاف
خصوصیات کا باعث اوسکا نہین ہوتا کہ اصل کو اوسکی انکار کرین چنانچہ
بہت سی خصوصیات مین حشر اور بہشت اور جہنم اور صراط اور میزان
وغیرہ کی اختلاف اخبار مین واقع ہوا ہی اور یہہ باعث اسکا نہین ہوتا
کہ اصل اوسکی کہ ضروریات دین سی ہی انکار کری اور خلاصہ اس بحث کا
یہہ ہی کہ رجعت بعض مومنونکی اور بعضی کافرونکی اور مخالفونکی متواتر
ہی اور انکار اوسکا باعث خروج ہی دین تشیع سی نہ خروج دین اسلام
سی اور رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام

کی ہی

کی ہی متواتر ہی بلکہ رجعت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی متواتر ہی یا قریب متواتر اور رجعت سایر ائمہ علیہم السلام مین بہی احادیث صحیحہ اور معتبرہ بہت وارد ہین اور اگر متواتر نہولی تو اوس مرتبہ پر پہونچی ہی کہ اعتقاد کرنا چاہیی اور انکار نچاہیی کرنا لیکن خصوصیات ان رجعتون کی معلوم نہین ہی کہ آیا ساتہہ ظہور قائم علیہ السلام کی ایک زمانہ مین ہونگی یا قبل یا بعد ہونگی اور بعض احادیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ بترتیب زمان امامت کی رجعت ہوگی واللہ یعلم **فصل پانچوین** معاد کے بیان مین اس فصل مین سترہ مطلب ہین **مطلب پہلا** معنی معاد بیان مین کتاب حق الیقین مین ہی کہ معاد کی معنی لغت مین تین طرحسے آئی ہین پہلی عود کرنا اور رجوع طرف ایک حال کی یا عود اور رجوع طرف ایسی حال کی کہ اوس سی منتقل ہوا ہو دوسری مکان عود کرنیکا تیسری زمانہ عود کرنیکا اور مراد اس مقام مین عود کرنا روح کا ہی ساتہہ حیات کے واسطی پانی جزا اون اعمال کی کہ مدت حیات دنیا مین کیی ہین اچہی اور بری یا مکان یا زمانہ عود کا اور تین معنی جو بیان ہوئی سب ایک ہی مطلب ہی اور معاد دو ہین روحانی اور جسمانی روحانی یہہ ہی کہ روح باقی رہی بعد مفارقت بدن کی اگر نیکون مین سی ہوا اور اچہی اعمال دنیا مین کئی ہوا تو خوش اور مسرور رہیگی اگر بد ونمین سی ہوا اور برے اعمال کئے ہین

معذب اور مغموم رہیگی اور فلاسفہ اسی معاد کی قائل ہین اور بہشت اور
دوزخ اور عقاب کو تاویل انہین دو حالتونسی کرتی ہین اور معاد جسمانی
یہہ ہی کہ یہہ بدن قیامت مین عود کرین اور دوبارہ ارواح انمین ہمائین
اور اگر اہل ایمان اور سعید ہین داخل بہشت جسمانی ہون اور اگر اہل کفر
وشقاوت ہین داخل جہنم ہون اور آتش جسمانی مین معذب ہون اور یہہ
ضروریات دین اسلام مین سی ہی بلکہ اتفاق جمیع اہل ملل ہی اور یہود
ونصاری ہی اسکی قائل ہین اور اکثر کتاب الہی اسپر ناطق ہین خصوصاً قرآن مجید
کہ اکثر آیتین اوسکی اس معنی پر صریح ہین اور قابل تاویل نہین مطلب
دوسرا موت کی حق ہونیکی بیانمین اور ذکر اون چیزونکا جو متعلق ہونتسے
ہین کتاب حق الیقین مین احادیث بہت تفصیل سی لکہی ہین اس کتاب
مین جابجا سی خلاصہ کرکی اون احادیث کا موافق مطلب کے لکہدیا ہے پس
واجب ہے جاننا اور اقرار کرنا کہ ہر زندہ کی لئی سوای خدا کی موت ہی چنانچہ
خدا فرماتا ہی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور کسی ممکن کو حیات ابدی نہین
اور ملک الموت کا اقرار کرنا چاہیئی کہ خدا نی حضرت عزرائیل کو موکل قبض
ارواح پر اور مطیع اونکی اور فرشتونکو کیا ہی کہ حکم حضرت عزرائیل سی قبض
ارواح کرتی ہین اور سپرد اونہین کرتی ہین اور اس باب مین جو آیتین
ہین ظاہر معنی اونکی تہوڑا منافات رکہتی ہین کہ بعض آیات مین خدا نی

قبض ارواح طرف اپنی نسبت دی ہی اور بعض آیات مین طرف ملک الموت کی نسبت دی ہی اور بعض آیات مین قبض ارواح ملائکہ سی نسبت دی ہے اکثر علما ان آیات کی مطلب کو اسیطرح جمع کرتی ہین کہ بعض کی قبض روح ملک الموت کرتی اور بعض کی قبض روح ملائکہ کرتی ہین اور ملک الموت کو دیتی ہین اور ملک الموت سب ارواح قبض کرکی خدا سی عرض کرتی ہین اور احادیث معراج مین بہت طریق سی وارد ہوا ہی کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نی ملک الموت کو آسمان اول پر دیکھا اور اوسنی پوچھا کہ کیونکر قبض روح کرتی ہو سب ارواح کی ایک ساعت مین حالانکہ بعضی مشرق مین ہین اور بعضی مغرب مین کہا بلاتا ہون مین اونکو اور وہ بلانی پر چلی آتی ہین اور دوسری روایت مین فرمایا کہ تمام دنیا نزدیک میری مثل ایک کاسہ کی ہی کہ تم مین سی کسیکی آگے رکھا ہو اور جسطرح سی چاہی ہاتھہ بڑھائی اور لقمہ اوٹھائی اور دنیا نزدیک میری مثل ایک درہم ہی کہ تم مین سی کسیکی ہاتھہ مین ہو اور جسطرف چاہی اوسی پھیری مگر جو نکہ ایمان اجمالی کافی ہی پس تفحص ان تفصیلونکا کچھہ ضرور نہین اور انکار ملک الموت کا کرنا اور تاویل کرنا اوسی ساتھہ قوای بدنی یا نفوس فلکی یا عقل فعال کی جسطرح حکما کہتی ہین کفر ہی اور جاننا چاہئی کہ خلاف ہے اس بات مین کہ آیا حیوانات کی روح کو ملک الموت قبض روح کرتی ہین یا اوو

فرشتی جناب آخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کہتی ہین کہ کوئی نص صریح اس
باب مین نظر سی نہین گذری اور فکر اسمین ضرور نہین اور مجمل چاہیئی
جاننا کہ حیات اور موت سب حیوانات کی بقدرت خدا ہی اور وہی
زندہ کرنیوالا اور مردہ کرنیوالا سبکا ہی اور ہوسکتا ہی کہ ملک الموت قبض
روح کرتی ہون یا اور ملائکہ اور خدا کی کارکن بہت ہین پہر فرمائی ہین
حق الیقین مین کہ واجب ہی اقرار کرنا اون چیزون کا کہ اخبار صحیحہ معتبرہ
مین وارد ہوئی ہین سکرات موت کی باب مین اور شدت مین اوسکی
اور کیفیتین اوسکی اور تشریف لانا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا وقت قبض روح ہر مؤمن کی واسطی بشارت
دینی اور آسان کرنی مرگ کی اور آنا انکا نزدیک کافرون اور منافقون اور
مخالفون کی واسطی زیادتی شدت اور صعوبت مرگ اور خبر دینی کی ساتہہ
عذاب بدی کی اور فکر اسکی کیفیت مین نچاہیئی کرنا کہ تشریف لانا انکا نزدیک
ہر میّت کی کیونکر ہی اور دیکہنا میّت کا انکو کسطرح ہی اور تشریف انکا لانا
جسد اصلی سی ہی یا جسد مثالی سی اسواسطی کہ فکر ان باتون مین باعث
غلبۂ شیطان اور اوسکی وسوسونکا ہوتی ہی اور بیچ احادیث معتبرہ
مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب وقت وفات مؤمن کا
ہوتا ہی خدا دو ہوائین واسطی اوسکی بہیجتا ہی ایک ہوا کا نام منسیہ ہی اور

ایک کا نام سخیہ ہی پس منسیلا بل اور مال و سکا بہلا دیتی ہی اور سخیہ اوسکو سخی اور رضی کرتی ہی جان دینی پر اور جب ملک الموت تشریف لاتی ہین کہ قبض روح اوسکی کرتی ہین اوس سی کہتی ہین کہ اے دوست خدا جزع نکر قسم اوس خدا کی کہ جسنی محمدؐ کو ساتہہ حق کی بہیجا ہی کہ مین مہربان تر اور شفیق تر ہون تجہپر تیری پدر مہربان سی کہول اپنی آنکہونکو اور دیکہہ پس دکہائی دیتی ہین اوسکو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین ع اور فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع علیہم السلام اور باقی امام انکی ذریت مین سی پس اوس سی کہتی ہین یہہ ہین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام تیری کہ رفیق انکا ہوگا پس آنکہین کہولتا ہی اور اونکو دیکہتا ہی اور منادی اسکو آواز دیتا ہی خدا کیطرف سی یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِی اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی حضرت نے فرمایا کہ یعنی اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا طرف محمدؐ اور اوسکی اہلبیت کی رجوع کر طرف اپنی پروردگار کی ایسی حالت مین کہ رضی ہو اپنی ائمہ کی ولایت کا اور پسندیدہ ہوا ہی تو بسبب ثواب خدا کی پس داخل ہو درمیان میری بندون کے یعنی محمدؐ اور اوسکی اہلبیت کی اور داخل ہو میری بہشت مین پس اوسوقت کوئی چیز بہتر اوس میت کو نہین معلوم ہوتی اس بات سی کہ روح اوسکی مفارقت کری اور ملحق ہو منادی سی اور احادیث دیگر مین ہی کہ

وقت موت مومن کی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیرؑ
بشارت دیتی ہین مومن کو اور ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور حضرت
جبرئیل آتی ہین اور ملک الموت سعی کرتی ہین کہ بہ نرمی ومدارا قبض روح
کری اور بشارت بہشت وغیرہ کے دیتی ہین اور جب کافر کا وقت موت آتا ہی
تو اوسوقت بہی یہہ حضرات تشریف لاتی ہین اور ملک الموت سے فرماتی ہین کہ بسختی
اور دشواری اسکی قبض روح کر کہ یہہ دشمن ہمارا ہی اور عذاب خدا اور دوزخ
سی اوسی ڈراتی ہین **مطلب تیسرا** احوال عالم برزخ کی بیان مین کتاب
حق الیقین مین ہی کہ تصدیق کرنا چاہیئی عالم برزخ اور اوسکی ثواب اور
عقاب کی اور باقی رہنا روح کا بعد مفارقت بدن کی اور سوال قبر مین
منکر ونکیر کا اور اسطرح جاننا چاہئے کہ برزخ کہتی ہین موت سی قیامت تک کی مدت کو
اور جب میت کو دفن کرتی ہین دو فرشتی آتی ہین واسطی سوال کی اور خدا
روح کو ڈالدیتا ہی سر سی کمر تک اور اوسکو بٹہاتی ہین اور اوس سے سوال کرتی
ہین اور جس جماعت سی سوال کرتی ہین بعضی انمین سی بعد سوال کے
راحت ونعمت مین ہین اور بعضی عذاب وشدت مین اور سوال اور
ضغطہ اور فشار قبر اسی بدن پر ہی اور باقی امور برزخ کی ساتہہ روح کے
ہین اور تفصیل ان مطلبون کی کچہہ مطالب آئندہ مین ہی **مطلب چوتہا**
بیان مین بقای روح کی حق الیقین مین ہی جاننا چاہیئی کہ شک نہین ہے

باقی رہنی مین روح کی بعد مفارقت بدن کی اور بہت احادیث مین
طریق شیعہ و سنی سی مذکور ہی کہ بعد مفارقت بدنکی روح تعلق کرتی
ہی ایک بدن لطیف سی مثل بدن دنیا کی کہ لطافت مین مثل ملائکہ
اور جن کی جسمونکی ہی اور اوسی بدن سی روح حرکت کرتی ہی اور اڑتی
ہی آخوند مجلسی علیہ الرحمہ کہتی ہین کہ احتمال روحکی مجسم ہوجانیکا اور
جسد مثالی کی ہونیکا دونون احادیث سی پائی جاتی ہین اور بہت
حدیثین انبیا اور اوصیا کی ظاہر ہونیکے باب مین بعد وفات کی وارد
ہوئی ہین مانند اسکی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی حضرت
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مسجد قبا مین ابوبکر کو دکھا دیا اور حضرت
امام حسن علیہ السلام کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی معہ اصحاب دکھا
اور دیکھنا حضرت صادق علیہ السلام کا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
کو اور دیکھنا حضرت امیرؑ کا حضرت یوشعؑ کو اور باتین کرنا اونسی اور
ملاقات کرنا اور مثل ان باتون کی کہ سب کتاب بصائر الدرجات وغیرہ
مین بطریق متعدد روایت ہوئی ہین یہہ سب حدیثین جیسیکہ احتمال
روح کی مجسم ہونیکا اور جسد مثالی کا رکہتی ہین احتمال جسد اصلی کا بہی
رکہتی ہین یعنی یہہ حضرات علیہم السلام اپنی جسد اصلی مین ظاہر ہوتی ہون
چنانچہ شیخ مفید اور ایکجماعت متکلمین اور محدثین امامیہ قائل ہین کہ

بعدین ... ورکی یا زیادہ ارواح مقدسہ انبیا اور اوصیا کو جسدہای
اصلی کیطرف پہیردیتی ہین اور اونکو آسمان پر لیجاتی ہین اور دیکہنا
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انبیا کو شب معراج مین اسی پر
حمل کرتی ہین اور یہہ جو حدیثون مین ہی کہ بنی امیہ بعد مرنیکی مسخ ہوجاتی
ہین بصورت وزغ یعنی چہپکلی کی اسمین بہی تینون احتمال ہین یعنی
صورت مثالی یا جسم ... روح کا یا مسخ ہونا بدن اصلی کا مگر بعضی
حدیثون مین جسد اصلی کا مراد ہونا ظاہرتر ہی اور صحائف الابرار
مین فضل ... شاذان ... روایت کرتی ہین کہ حضرت امیر المومنین ع
علیہ السلام صحرا ... سنگریزون پر لیٹی قنبر نی کہا کہ مین جامہ
بچہاوون حضرت نی فرمایا نہین اس جگہہ نہین ہی مگر تربت کسی
مؤمن کی یا مجلس مؤمن مین مشارکت کرنا اور ساتہہ اوسکی ہمنشینی
کی ... بن نباتہ ... تربت مؤمن کو جانا یہی کہ تہی اور ...
لیکن مزاحمت اونکی اور ہمنشینی کرنا اونکی کیا معنی رکہتا ہی حضرت نے
فرمایا کہ ای پسر نباتہ اس صحرا مین روحین ہر مؤمن اور مومنہ کی ہین نور کی
... نور کی منبرون پر اور حسن بن سلیمان نی ... کتاب مختصر
... اس حدیث کو فضل بن شاذان سی روایت کیا ہی اور آخر
روایت کی یہہ عبارت زیادہ کی ہی کہ ای پسر نباتہ اگر پردہ اوٹہایا جاتے

تو دیکھی گا تو روحین مؤمنون کی کہ حلقہ حلقہ بیٹھی ہین اور واسطی
دیکھنی ایک دوسری کی جاتی ہین اور ایک دوسری سی صحبت رکھتی
ہین اور روح ہر مؤمن کی اس وادی مین ہی اور روح کافر کی وادی
برہوت یمن مین ہی اور محاسن مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام
سی روایت کی ہی کہ کہا ابو بصیر سی کہ جو کوئی تم مین سی ہماری ولایت
کی اعتقاد پر مری شہید ہی اگرچہ اپنی رخت خواب پر مری اور زندہ ہے
نزدیک خدا کی روزی کہاتا ہی اور بہت حدیثون مین وارد ہوا ہے
کہ جب تم واسطی زیارت قبور خویشان و برادران مؤمن کی جاتی ہو
وہ مطلع ہوتی ہین اور انس کرتی ہین تمسی اور جب پہرتی ہو وحشت کرتی
ہی وہین اور ایک روایت مین ہی حضرت صادق علیہ السلام نی
فرمایا کہ کوئی مؤمن و کافر نہین ہی مگر یہہ کہ وقت زوال شمس واسطی
اپنی اہل کی زیارت کی آتا ہی اگر مؤمن دیکھتا ہی کہ اہل اوسکی عمل صالح
کرتی ہین خدا کی حمد کرتا ہی بسبب اسکی اور اگر کافر دیکھتا ہی کہ یہہ عمل
صالح کرتی ہین باعث اوسکی حسرت کا ہوتا ہی اور بسند کالموثق اسحاق
بن عمار سی منقول ہی کہ کہا حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی عرض
کی مینی کہ آیا میت واسطی اپنی اہل کی زیارت کی آتا ہی فرمایا ہان کہا مینی
کتنی مدت مین فرمایا ایک ہفتہ مین یا ایک مہینی مین یا ایک برس مین اپنکا

بیان ولایت دعوت

بقدر اپنی منزلت کی کہا یعنی کس صورت سی آتا ہی فرمایا بصورت
ایک مرغ لطیف کی انکی دیوار پر بیٹھتا ہی اور اونکو دیکھتا ہی اور اگر اونکو
خیر و خوبی مین دیکھتا ہی شاد ہوتا ہی اور اگر شر اور پریشانی مین دیکھتا ہے
محزون اور غمگین ہوتا ہی اور دوسری روایت مین فرمایا کہ آتی ہین
موافق اپنی فضائل کی یعنی ہر روز یا ہر تین دن کی بعد اور کمتر انہوںنین
ہر ہفتہ مین وقت زوال شمس کے یا مثل اوسکی بصورت گنجشک کی یا
کوچکتر اوس سی اور ساتہہ اونکی ایک فرشتہ آتا ہی اور اوسکو دکہاتا ہے
جو کچہہ باعث اوسکی سرور کا ہی اور اوسکی آنکہونسی چہپاتا ہی جو کچہہ باعث
اوسکی اندوہ کا ہی پس پہرتا ہی ساتہہ شادی اور خوشحالی کی اور بہہ بہی
حدیث معتبر مین منقول ہی کہ ابو بصیر نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سی سوال کیا مومنونکی روحونکا فرمایا چند حجرونمین ہین بہشت مین کہاتی
ہین طعام بہشت اور پیتی ہین شراب بہشت اور کہتی ہین پروردگارا قیامتکو
واسطی ہماری برپا کر اور جو کچہہ وعدہ کیا ہی ہمسی تونی عطا کر اور ملحق کر
ہماری آخر کو ساتہہ اول کی اور روحین مشرکون کی آگ مین معذب ہین
کہتی ہین پروردگارا برپا نکر واسطی ہماری قیامت کو اور جو کچہہ وعدہ
کیا ہی ہمسے عمل مین نہ لا اور ملحق نکر آخر ہماری کو ساتہہ اول ہماری کی
الغرض ان احادیث متواترہ سی معلوم ہوا کہ روح بعد بدن کے

سوال قبر

باقی ہی اور ثواب و عذاب مین رہتی ہی فی الجملہ مطلب پانچون سوال قبر اور فشار قبر اور ثواب و عذاب قبر کی بیان مین حق الیقین مین ہی کہ جاننا چاہیی کہ قبر مین سوال ہوتا ہی اور روحکو واسطی سوال کے بدن مین پہیر دیتی ہین بلکہ اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سی ہی اور منکر اسکا کافر ہی ابن بابویہ رحمہ اللہ نی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو کوئی تین چیزونکا انکار کری شیعہ ہمارا نہین ہے معراج اور سوال قبر اور شفاعت اور اسیطرح آنا دو فرشتونکا واسطی سوال کی قبر مین متواتر ضروری ہی اور اکثر اخبار مین وارد ہی کہ ایک منکر ہی اور دوسرا نکیر اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی کہ مومنون کی لئی مبشر اور بشیر ہین اور مخالفون کی لئی منکر اور نکیر ہین اسواسطی کہ واسطے مومنون کی خوب صورت ہوکی آتی ہین اور بشارت دیتی ہین انکو نعمتہای بی نہایت کی اور واسطی کافرون اور مخالفون کی ساتھہ صورت ہای مہیب آتی ہین اور انسی وعید عذاب کرتی ہین اور مشہور متکلمین امامیہ مین یہہ ہی کہ سوال قبر سبکی لئی نہین ہی بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر شدید الکفر کی لئی ہی اور مستضعفون اور لڑکون اور مجنون کی لئی سوال نہین ہے اور اسیطرح اوس شخص کی لئی سوال نہین ہی کہ بعد قبر مین رکہنی کی جسی تلقین کرین کہ دونون فرشتی آپسمین کہتی ہین کہ آؤ پہر جائین ہم

تلقین حجت اوسکی ہو چکی ہی اور خلاف کرتی ہین اس باب مین کہ آیا انبیا
اور اوصیا سی سوال قبر ہوتا ہی اور فکر اس مسئلہ مین ضرور نہین اگرچہ
نہونا سوال کا اظہر ہی اور اطفال کی سوال مین بہی سنی لوگ خلاف کرتے
ہین اور اظہر نہونا سوال کا ہی اور کلینی نی بسند معتبر حضرت صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ میت مؤمن کو جب اوسکی گہر سی نکالتی
ہین مشایعت کرتی ہین اوسکی ملائکہ قبر تک اور ازدحام کرتی ہین اوسپر
یہانتک کہ اوسکو قبر تک پہونچاتی ہین اور جب وہ اپنی قبر مین پہنچتا ہی
زمین اوس سی کہتی ہی مرحبا خوش آمدی اپنی اہل کیطرف آیا تو قسم خدا کی
دوست رکہتی تہی مین کہ مثل تیری کوئی مجہپر راہ چلی دیکہیگا تو کہ تجہسی کیا
کرونگی مین پس اوسکی قبر کو وسیع وکشادہ کرتی ہین جہانتک کہ نگاہ کام
کری اور داخل ہوتی ہین اوسکی قبر مین دو فرشتی منکر اور نکیر سوال
کرتی ہین اوس سی کہ کون ہی پروردگار تیرا میت کہتا ہی خدا پہر سوال
کرتی ہین کیا ہی دین تیرا پہر میت کہتا ہی اسلام پہر سوال کرتی ہین
کہ کون ہی پیغمبر تیرا میّت جواب دیتا ہی محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر سوال
کرتی ہین کہ کون ہی امام تیرا میّت جواب دیتا ہی کہ علی ابن ابیطالب ع
پس منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ سچ کہا میری بندی نی ای فرشتو
فرش ہائی بہشت اوسکی قبر مین بچہاؤ اور ایک دروازہ بہشت کا اوسکی قبر مین

کہولدو

بیان قبر دفشار

کہولدو اور جامہ ہای بہشت مین سی اوسکو پہناؤ یہانتک کہ ہماری پاس
آئی اور جو کچہہ نزدیک ہماری ہی اسکی حقمین بہتر ہی پس اوس سی فرشتی
کہتی ہین کہ سو مانند خواب نو داماد کی ایسی نیند کہ جسمین کوئی خواب پریشان
نہو اور اگر کافر ہو ملائکہ غضب اوسکی جنازہ کی مشایعت کرین اوسکی
قبر تک اور زمین اوس سی کہی کا مرحبا بری جگہہ آیا تو واللہ مین دشمنی
رکہتی ہی کہ مثل تیری کوئی مجہپر راہ چلی البتہ دیکہیگا کہ تجہسی کیا کرونگی
مین پس زمین اوسکو تنگ کرتی ہی اور فشار دیتی ہی اوسکو یہانتک کہ
ہڈیاں اوسکی پہلو کی ایک دوسری سی ملجاتی ہین پس منکر اور نکیر اوسکی پاس
آتی ہین سوای اوس صورت کی کہ جس صورت سی نزدیک مؤمن کی آتی ہین
اور اوسکو بہاتی ہین اور روح کو پہر اوسکی بدن مین ڈالتی ہین اوسکی کرتک
اور کہتی ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی وہ مضطرب ہوتا ہی کہتا ہی کہ سنتا
مین کہ لوگ کہتی تہی فرشتی کہتی ہین ہرگز نجانیگا تو اور اسیطرح پیغمبر اور امام کا
سوال کرتی ہین اور اسیطرح جواب دیتا ہی وہ کافر پس آسمان سی آواز
آتی ہی کہ جہوٹ کہتا ہی بندہ میرا بچہاؤ قبر مین آگ اور پہناؤ اسی آگ کے
کپڑی اور کہولدو واسطی اسکی ایک دروازہ طرف آگ کی یہانتک کہ آئی طرف
ہماری اور جو کچہہ نزدیک ہماری ہی واسطی اسکی اس حالت سی بدتر ہی
پس تین مرتبہ گرز آتش او سپر مارتی ہین کہ ہر مرتبہ آگ اوڑتی ہی کہ اگر وہ

ضربتین تہامہ کی پہاڑون پر لگائین سب ریزہ ریزہ ہون اور مسلط کرتا ہی خدا اوسپر اوسکی قبر مین سانپونکو کہ اوسکو بہت کاٹتی ہین اور پہاڑتی ہین اور شیطان اوسکو غم اور اندوہ مین لاتا ہی اور اوسکی عذاب کی صدا سنتی ہین سب مخلوقات خدا سوای جن اور انس کی اور کتب اہل سنت سی ثابت ہی اور سوال محبت امیرالمومنین علیہ السلام کا قبر مین ہوتا ہی چنانچہ جناب مجتہد العصر سید محمد عباس صاحب نی روائح القرآن مین لکھا ہی کہ روایت کی سدی نی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ تحقیق ولایت علی علیہ السلام کا سوال کرینگی مثل قبرونمین پس نہ باقی رہیگا کوئی مردہ مشرق اور مغرب مین اور نہ صحرا اور نہ دریا مین مگر یہہ کہ منکر و نکیر سوال کرینگی اوسی ولایت امیرالمومنین علیہ السلام کا بعد موت کی کہینگی میت سی اور نداکرینگی میت سی کون ہی نبی تیرا اور کون ہی امام تیرا اور حق الیقین مین ہی کہ محاسن مین بسند صحیح حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب مومن مرتا ہی اوسکی ساتہہ داخل ہوتی ہین اوسکی قبر مین چہہ صورتین کہ ایک اونمین سی خوشروتر اور خوش ہیئت تر اور خوشبوتر اور پاکیزہ تر او رصورتون سی پس ایک اون صورتون مین سی دہنی طرف کہڑی ہوتی ہی اور ایک بائین طرف اور ایک سامنی اور ایک پس پشت اور ایک بالای سر ظاہر مین اور ایک پائین اوسکی اور جو کہ بہت خوبصورت ہی

سر پر ہوتی ہی پس سوال یا عذاب جسطرف سی آتا ہی جو صورت جس طرف
کھڑی ہی مانع ہوتی ہی پس جو صورت کہ سب سی زیادہ خوبصورت ہی
سب صورتون سی کہتی ہی تم کون ہو خدا تمکو جزای خیر دی میری طرف سے
دہنی طرف کی صورت کہتی ہی مین نماز ہون بائین طرف کی صورت کہتی ہے
مین زکوٰۃ ہون سامنی کی صورت کہتی ہی مین روزہ ہون پس پشت کی
صورت کہتی ہی مین حج اور عمرہ ہون پائین کیصورت کہتی ہی مین نیکی
اور احسان ہون برادران مومن سی پھر وہ سب صورتین کہتی ہین
اوس صورت سی کہ تو کون ہی کہ ہم سب سی بہتر اور خوشرو تر اور خوشبو تر
ہی وہ صورت جواب دیتی ہی کہ مین ولایت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون

بیان فشار قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر کا کتاب حق الیقین

مین ہی کہ ضغطۂ قبر اور ثواب اور عقاب اوسکا فی الجملہ اجماعی سب مسلمانونکا
ہی اور احادیث معتبرہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطۂ قبر بدن اصلی پر ہی اور سبکو
ضغطۂ قبر نہین ہوتا جسی سوال قبر ہوتا ہی اوسپر ضغطہ بھی ہوتا ہی اور
جسی سوال قبر نہوگا اوسپر فشار بھی نہوگا اور علی بن ابراہیم کہتی ہین تفسیر آیۃ
وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ مین کہ برزخ ایک امر
درمیان دو امرونکی ہی اور وہ ثواب و عقاب درمیان مین دنیا و آخرت
کی ہی اور یہہ آیہ رد کرتا ہی قول ون لوگونکا کہ انکار عذاب قبر اور ثواب

اورعقاب کا پیش از قیامت کرتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نی
فرمایا کہ قسم خدا کی نہین ڈرتا ہون مین تمہاری لئی مگر عالم برزخ مین لیکن
جسوقت کہ قیامت مین کار ہمسی متعلق ہوگا اولی ہین ہم تمہاری شفاعت
کی لئی اور بسند صحیح روایت کرتی ہین کہ یونس نی حضرت امام رضا ع
سی پوچھا حال اوس شخص کا کہ جسی دار پر کہینچا ہوا آیا عذاب قبر اوسی پہونچتا ہے
حضرت نی فرمایا ہان خدا ہوا کو حکم کرتا ہی کہ فشار دی اور حضرت صادق
علیہ السلام سی روایت کی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا
کہ ضغطہ قبر واسطی مؤمن کی ایک کفارہ ہی واسطی اون چیزون کی کہ
اوس سی صادر ہوئی ہین بسبب ضایع کرنی نعمتہای خدا کی اور پہر
اوحضرت سی روایت کی کہ جو کہ مری مؤمنون مین سی درمیان زوال
شمس روز پنجشنبہ کی زوال روز جمعہ تک خدا اوسکو پناہ دی فشار قبر سے
اور دوسری روایت مین ہی کہ جو کہ شب روز جمعہ مری فشار قبر اور
عذاب قبر اوس سی دور ہو اور راوندی نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سی روایت کی ہی کہ جو کہ اپنی رکوع کو تمام عمل مین لاوی وحشت قبر
اوسپر داخل نہو اور ابن عباس سی روایت کی ہی کہ عذاب قبر کی تین
حصہ مین ایک ثلث بسبب غیبت کی ہی اور ایک ثلث بسبب نمیمہ اور
سخن چینی کی ہی اور ایک ثلث بسبب احتراض نہونی بہول کی اور بسند صحیح

دیکھو یہان سہو

حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ عمر بن یزید نی اونحضرت کی
خدمتمین عرض کی کہ مینی آپسی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ سب شیعہ بہشت مین
ہین ہرچند گناہ کرتی ہون حضرت نی فرمایا کہ راست کہا مینی تجہسی واللہ
کہ سب بہشت مین ہین کہا مینی کہ فدا ہون مین آپ پر بہت گناہ کبیرہ کرتی
ہین حضرت نی فرمایا لیکن قیامت مین تم سب داخل بہشت ہوگی بشفاعت
سی پیغمبر مطاع اور اوسکی وصی واجب الاتباع کی شفاعت سی ولیکن
واللہ ڈرتا ہون مین تمہاری لئی عالم برزخ مین کہا مینی برزخ کیا
چیز ہی فرمایا قبر اوس روز سی کہ مرتا ہی روز قیامت تک اور حدیث
حسن کالصحیح مین زرارہ سی منقول ہی کہ کہا حضرت باقر علیہ السلام سی
پوچہا مینی کہ جریدی ہمراہ میت کی کسواسطی رکہتی ہین فرمایا کہ واسطی اسکی
ہین کہ عذاب اور حساب میت سی دور رہوتا ہی جبتک کہ تر ہین جریدے
اور تمام عذاب ایکروز اور ایک ساعت ہوتا ہی جس مدت مین کہ میت کو
داخل قبر کرتی ہین اور لوگ دفن کرکی پہرتی ہین اور دو جریدی سبب
اسکی قرار دئی ہین کہ اوس ساعت مین عذاب نکرین اور جبکہ اوسوقت
عذاب نہوا تو انشاء اللہ تعالی بعد خشک ہونیکی بہی نہوگا مطلب چہٹا
بعض شرطون اور علامات قیامت کی بیان مین کہ پہلی نفخ صور سے واقع
ہونگی اور بیان نفخ صور کا صاحب حق الیقین فرماتی ہین کہ عمدہ علامات

چند چیزین ہین پہلی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ہی کہ ذکر اوسکا قرآن مین
ہی اور کتب مین بتفصیل لکہا ہی بلحاظ اختصار ترک کیا دوسری
ظہور دابۃ الارض کا ہی کہ قبل اسکی رجعتمین ذکر ہوچکا تیسری نکلنا آفتاب کا
ہی جانب مغرب سی چوتہی دہوان پیدا ہونا اور بہت احادیث مین
طریق سنی و شیعہ سی وارد ہوا ہی کہ حقتعالی نی اسرافیل کو پیدا کیا ہی اور
ساتہہ اوسکی ایک صور عظیم پیدا کیا یعنی ایک بوق کہ ایک سر اوسکا مشرق مین
ہی اور دوسرا سرا مغرب مین اور جس روز سی پیدا ہوئی ہین اوس بوق کو
مونہہ مین رکہی ہوئی منتظر امر الٰہی کی ہین کہ جسوقت فرمان حقتعالی کا ہووے
صور مین پہونکین اور مفسر روایت کرتی ہین کہ قیامت برپا ہوگی اوسوقت
کہ دو مرد کپڑونکو کہولی ہونگی کہ خرید و فروش کرین ہنوز کپڑون کو نہ لپیٹا
ہوگا کہ قیامت برپا ہوگی اور کسی مرد نی لقمہ کو اوٹھایا ہوگا اور ہنوز اسکو
مونہہ مین نہ پہونچا ہوگا کہ مرجائیگا پس فرمایا ہی کہ استطاعت نہین رکہتی
ہین کہ کچہہ وصیت کرین اپنی اہل کیطرف پہرینگی اور علی بن ابراہیم نی بسند
معتبر ثویر بن ابی فاختہ سی روایت کی ہی کہ حضرت امام زین العابدین ع
سی سوال کیا فاصلہ پہلی نفخہ سی دوسری نفخہ تک کسقدر ہوگا حضرت نے
فرمایا جسقدر خدا چاہی پوچہا کہ یا ابن رسول اللہ کیونکر پہونکی گی صور مین
فرمایا پہلی نفخہ مین خدا حکم کرتا ہی اسرافیل کو کہ اوتری دنیا پر پس اوترتا ہی

معہ صور اور صور ایک سر رکہتا ہی اور دو طرف اور درمیان دونو طرف کے
بقدر ما بین زمین و آسمان کی ہی جب ملائکہ اسرافیل کو دیکہین گی کہ صور
لیکی طرف زمین کی آئی ہین کہینگی کہ خدانی رخصت دی ہی اہل زمین و
آسمان کی مردہ کرنیکی پہر اسرافیل اوترینگی حظیرہ بیت المقدس پر اور موہنہ
طرف کعبہ کی کرینگی جب اہل زمین اسرافیل کو دیکہین گی کہینگی خدانی رخصت
دی ہی اہل زمین کی مار ڈالنی کی پہر اوس صور مین پہونکین گی اور آواز
باہر آئیگی اوسطرف سی کہ جانب زمین ہی پہر زمین پر کوئی صاحب روح
نرہیگا اور سب مر جائینگی پہر آواز نکلیگی اوسطرف سی کہ جانب آسمان ہی
پس آسمان مین کوئی صاحب روح باقی نرہیگا اور سب مر جائینگی مگر
اسرافیل زندہ رہیگا پہر خدا فرمائیگا اسرافیل سی کہ ای اسرافیل مرجاو
بہی مر جائیگا اور یہہ حالت رہیگی اسقدر کہ خدا چاہی پہر حکم کریگا خدا
آسمانونکو کہ حرکت اور موج مین آئین اور حکم آئیگا پہاڑون کو روان ہون
اور حرکت مین آئین اور برطرف ہون اور حضرت نی فرمایا کہ یعنی ہوا ہوجائینگی
اور بچہہ جائینگی اور بدل جائیگی زمین اوس زمین سی کہ وہ پہر گناہ نکیا ہی
اور کشادہ ہو اور کوئی بنا اور کوئی پہاڑ اور کوئی درخت اور کوئی گہاس
روی زمین پر نرہی جسطرح اول بار زمین کو بچہایا تہا اور عرش پانی پر
رکہیگا جسطرح اول مرتبہ رکہا تہا اور استقلال عرش ساتہہ عظمت و قدرت کے

ظاہر ہوگا پس اوسوقت بہت صدای بلندسی خداوندجبار پکاریگا کہ
سب آسمانون اور زمینو پیر آواز پہونچیگی اورکہیگا خداوند عالم کہ واسطے
کسکی ہی بادشاہی آجکی دن اورجب کوئی نہوگا توخود جواب فرمائیگا کہ واسطے
خدای یگانہ قہارکی ہی اورمینی قہرکیا تمام خلائق کو اور مارڈالا انکو مین ہون
خداوند کہ سوا میری کوئی خدا نہین ہی اورکوئی شریک اورکوئی وزیر نہین
رکہتا ہون اورمینی پیدا کیا ہی خلق کو اپنی دست قدرت سی اورمین مار
ڈالتا ہون انکو اپنی مشیت سی اورمین زندہ کرتا ہون انکو اپنی قدرت سی
پہر خداوند جبّار اپنی قدرت سی پہونکیگا صور مین اور باہر نکلیگی صدا اوس
سری سی کہ طرف آسمانون کی ہی پہر آسمانون مین کوئی نرہیگا مگر یہہ کہ
زندہ ہوجائی اور اوٹہہ بیٹہی جسطرحسی کہ تہا اور رہا الا ان عرش پیدا ہون
اوربہشت اور دوزخ حاضر ہون اورمحشور ہون خلائق واسطی حساب کے
یہہ کہکی حضرت بہت روئی اوسوقت مطلب ساتوان اون احوال کی
بیان مین کہ قیامت سی پہلی واقع ہونگی کتاب حق الیقین مین ہی کہ ایمان
لانا چاہیئے اون سب مقدمات حشر کا کہ خدانی جنکی خبر آیات کریمہ مین دی
ہی اورپیروی بعض حکما ومتابعت کفارکی سبب سی تاویل آیات قرآن
نچاہئی چنانچہ خدانی فرمایا ہی کہ جس روز لپیٹونگا مین آسمانون کو مانند لپیٹنے
نامون کی اور پہر فرمایا ہی کہ جسوقت شق ہون آسمان اور رنگہای مختلف

دکھائین اور پہر فرمایا کہ شق ہوا آسمان پس اوس روز سست ہوا اور فرمایا کہ جسوقت آسمانون کو اپنی جگہہ سی دور کرین اور پہر فرمایا ہی کہ آسمان شگافتہ ہوا اور ستارون کی باب مین کئی جگہہ فرمایا ہی کہ نور اونکا جاتا رہیگا اور آسمانسی گر پڑین اور نور آفتاب اور ماہتاب سی جاتا رہی اور آفتاب اور ماہتاب آپسمین ملجائین اور پہاڑ مانند پشم دہنکی ہوئی کی حرکت مین آئین اور گر پڑین اور مانند ذرون کی ہوا پر جائین اور زمین پر بچہہ جائین اور زلزلہ عظیم زمین مین ہم پہونچی کہ جمیع مکان اور بلندیان زمین سی دور ہون اور ہموار ہوجائین کوئی بلندی اوسمین نرہی اور مسطح ہو اور فرمایا ہی کہ کریگا زمین کو ایک بیابان ہموار کہ ندیکہی تو اوسمین پستی اور نہ بلندی اور علی بن ابراہیم تفسیر مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگونکو محشور اور جمع کری حکم کریگا کہ منادی ندا کری پس تمام جن و انس ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پہر آسمان اوّل کو نیچی لائیگا او رعقب مین لوگون کی رکہیگا پہر آسمان دوم کو نیچی لائیگا کہ وہ برابر آسمان اول کی ہی اور اسی ترتیب سی تمام آسمانونکو نیچی لائیگا اور محیط کریگا لوگونپر پہر ایک ابر نیچی آئیگا ساتہہ ایک گروہ ملائکہ کی اور منادی ندا کریگا ساتہہ اس آیہ کی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

لَا تَنفُذُونَ اِلَّا بِسُلطَانٍ یعنی ای گروہ جن وانس اگر ہوسکی تمسے کہ نفوذ کرو اور بہاگو تم اقطار آسمانہا و زمین سی پس نفوذ کرو اور نہ نفوذ کرسکہوگی مگر ساتہہ قدرت خدا کی پس حضرت روئی راوی نی پوچہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اور شیعے اونکی اوسوقت کہان ہونگی فرمایا کہ مقام انکا اوپر چند ٹیلونکی ہی کہ مشک خوشبوتر ہو بالای منبرہای نورانی کی اور لوگ محزون ہونگی اور ڈرتی ہونگے اور یہہ لوگ نہ ڈرتی ہونگی پس آیہ پڑہا کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی لائے کوئی حسنہ پس واسطی اوسکی بہتر اوس سی ہی اور یہہ لوگ اوس روز کی فزع سی امین ہین پہر فرمایا قسم خدا کی کہ حسنہ اس آیہ مین مراد امیرالمومنین علیہ السلام سی ہی مطلب آٹہوان حشر وحوش کی بیانمین ہی خدا فرماتا ہے وَاِذَا الوُحُوشُ حُشِرَت یعنی جسوقت وحشی محشور ہون اور مجمع البیان مین تفسیر مین اس آیہ کی لکہا ہی کہ حقتعالی حشر کریگا وحوش کو تاکہ پہونچائے حیوانات کو وہ چیزین کہ جسکی مستحق ہین یعنی جو جو الم ایہنین دنیامین پہنچے ہین اونکا عوض دی اور انتقام لی وحوش کا بعضی وحوش سی پس جب پہنچیگا اونکو عوض اوس چیز کا کہ جسکی مستحق تہی پس بعد اسکی اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ جنکو عوض ملیگا ہمیشہ صاحب نعمت رہینگی اور بہت احادیث معتبرہ مین طرق سنی اور شیعہ سی منقول ہی کہ رسولخدا صلی اللہ

حال وحوش

علیہ وآلہ نی فرمایا کہ قیامت مین چار شخص سوار ہونگی مین براق پر اور
بھائی صالح ناقہ خدا پر کہ اونکی قوم نی اوسی پے کیا اور بیٹی میری فاطمہ ناقہ
غضبا پر اور علی ابیطالب ایک ناقہ پر ناقہای بہشت مین سی اور حضرت
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی منقول ہی کہ اچھی قربانیان کرو اپنی
لئی کہ مرکب تمہاری ہونگی صراط پر اور مروی ہی کہ گھوڑی غازیون کی
دنیا مین گھوڑی انکی ہین بہشت مین اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول
ہی کہ بہائم بہشت مین ہونگی مگر گدہا بلعم بن باعور کا اور ناقہ صالح کا اور
بھیڑیا یوسف کا اور کتا اصحاب کہف کا اور اس باب مین حدیثین بہت
ہین پس ظاہر آیات واخبار سی پایا جاتا ہی کہ وحوش محشور ہونگی واسطی
تدارک ظلمونکی کہ انپر واقع ہوئی ہین اور بعضی حیوان واسطی بعض مصلحتو
زندہ کئی جائینگی اور بعضی مانند ناقہ صالح وغیرہ کی کہ جسکا ذکر ہو چکا داخل
بہشت ہونگی اور دخل بہشت ہونا انکا مکلفین کی ثواب و تعظیم مین داخل
ہی اور محشور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت اونکی کہ محشور ہونگی اخبار
معتبرہ سی ظاہر نہین ہوتا اسیواسطی اکثر متکلمین شیعہ مجمل کہتی ہین اور
متعرض تفصیل کی نہین ہوتی ہین لکن باقی مکلفین ملائکہ اور جن اور شیاطین
کی گروہ میں خلاف نہین کہ محشور ہونگی اور ملائکہ داخل بہشت ہونگی
اور شیاطین داخل جہنم ہونگی الا کوئی شاذ و نادر کہ ایمان لایا ہو جیسا

بعضے روایات شاذہ سی ظاہر ہوتا ہی اور عاصیان جن داخل جہنم ہونگی اور مومنان جن ثواب پائینگی ساتھ اعمال صالحہ کی لیکن خلاف ہی اس بات مین کہ یہہ داخل بہشت ہونگی یا اعراف مین رہینگی اکثر کا اعتقاد ہی کہ داخل بہشت ہونگی اور درجا انکی پست تر ہونگی درجات بنی آدم سی اور بعضی کہتی ہین ثواب انکا اعراف مین ہوگا مطلب نوان حشر اطفال ومجنون وغیرہ کی بیان مین حق الیقین مین لکھا ہی کہ جاننا چاہیئے کہ خلاف نہین ہی درمیان اصحاب کی اس بات مین کہ اطفال مومنین اپنی پدرونکی ساتھہ بہشت مین جائینگی اور علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی کہ ہماری شیعون کی اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت کرتی ہین اور بطور ہدیہ دینگی انکی پدرون کو قیامت مین اور ابن بابویہ نی فقیہ مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب کوئی طفل اطفال مومنین سی مرتا ہی منادی ندا کرتا ہی ملکوت سموات پر کہ فلان پسر فلان مرگیا اگر کوئی باپ اور مان یا عزیز مومن اسکا مرگیا ہی اوسکو دیتی ہین کہ اوس بچی کو غذا دی والا حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو دیتی ہین کہ اوسکو غذا پہونچاتے ہین یہانتک کہ کوئی باپ اور مان اور اہلبیت مومن اوسکا مری اوسوقت حضرت فاطمہ علیہا السلام اوس بچی کو اوسی دیدیتی ہین اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حقتعالی اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم اور سارا کو دیتا ہی کہ غذا دیتی ہین انکو ایسی درخت سی کہ بہشت مین ہین اور

حشر اطفال مومنین

چہاتیان رکہتا ہی مانند پستانہای گاؤ کی قصر مروارید مین جب
روز قیامت ہوگا ان بچون کو لباس خوب پہنائینگی اور خوشبو کرینگی
اور بطور ہدیہ انکی پدرونکو دینگی پس یہہ بادشاہ ہونگی اپنی پدرونکی ساتہہ
بہشت مین اور یہی معنی ہین قول خدا کی پس یہہ آیہ پڑہا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ تا آخر آخوند ملا محمد باقر مجلسی رح کہتے ہین کہ ممکن ہی کہ
بعض کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت کرین اور غذا دین اور بعضی کو
حضرت ابراہیم اور سارا یا پہلی حضرت فاطمہ علیہا السلام غذا دین اور
وہ حضرت حضرت ابراہیم اور حضرت سارا کو دین اور اطفال کفار مین خلاف
ہی مذہب مسلمین مین مگر خلاف نہین درمیان علمای شیعہ کی اس امر مین
کہ داخل جہنم ہونگی اور اکثر کہتے ہین کہ داخل اعراف ہونگی اور کلینی اور ابن

حشر اطفال کفار

بابویہ اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہہ ہی کہ حقتعالی قیامت مین اطفال
کفار کو مکلف کری اور موافق اوس تکلیف کی جو مطیع ہوگا ثواب پائیگا
اور عاصی عقاب مین گرفتار ہوگا اور موافق اسکی حدیثین بہت سی ہین
چنانچہ ابن بابویہ خصال مین بسند صحیح روایت کرتی ہین زرارہ سی اور
وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ جب قیامت ہوگی خدا حجت تمام
کریگا پانچ شخص پر ایک طفل اور وہ شخص کہ جو درمیان دو پیغمبر کی نکلی
ہو یعنی بعثت پیغمبر سابق کو مدتین گذری ہون اور اہل ضلالت غالب

ہوی ہون اور حق پوشیدہ ہوا ہو مانند زمان جاہلیت کی بہت لوگ کہ
حجت انپر تمام نہوی ہو معذور ہونگی اور وہ شخص کہ ابتدای بعثت مین نہ سمجھی
اور ابہی حجت اوسپر قائم نہوی ہو اور احمق کہ تمیز حق و باطل مین نکر سکی اور
مستضعف ہوا ہو اور دیوانہ کہ کچہہ نہ سمجھی اور مکلف نہوا ہو اور بہرا اور گونگا
مادرزاد پس انمین سی ہر ایک پر خدا حجت تمام کریگا اور ایک پیغمبر مبعوث
کریگا اور ایک آگ واسطی انکی روشن کریگا اور پیغمبر کہیگا انسی کہ پروردگار
تمہارا حکم کرتا ہی کہ اس آگ مین داخل ہو جو کوئی اوس آگ مین داخل ہوگا
اوسپر وہ آگ سرد اور سلامتی ہو جائیگی اور جو کہ حکم نہ مانیگا جہنم مین جائیگا

مطلب دوسوان میزان اور حساب اور سوال اور رد مظالم کی بیان
مین تفصیل ان مطالب کی حق الیقین مین ہی خلاصہ اون مضامین اور
احادیث کا یہہ ہی کہ جاننا چاہیئے کہ کچہہ خلاف نہین ہی درمیان مسلمانونکی
حقیت میزانمین اور قرآن مجید مین بہت سی جگہہ وارد ہوا ہی سورۂ
اعراف مین خداوند عالم فرماتا ہی وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَن
ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ
مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا
بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ يعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین
حق ہی پس جسکی سنگین ہو ترازو وہ رستگار ہی اور جس کسیکی سبک ہو

بیان میزان

ترازو پس یہہ ہین وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانونکا بسبب اسکی کہ
تہی ہماری آیات پر ستم کرتی اور سورہ مومنین مین بہی اسی مضمون کے
قریب فرمایا ہی اور سورہ قارعہ مین بہی خفت اور ثقل موازین کو فرمایا
ہی پس اصل میزان مین کوئی شک نہین ہی اور انکار اوسکا بالکلیہ کفر ہی
لیکن اوسکی معنی مین خلاف ہی اکثر مفسر اور متکلم شیعون اور سنیون کی
اوسکی ظاہر پر عمل کرتی ہین اور کہتی ہین کہ خدا قیامت مین ایک ترازو
نصب کریگا کہ زبانہ رکہتی ہوگی اور دو پلہ عظیم رکہتی ہوگی اور اعمال بندونکے
اوسمین تولیگا حسنات کو ایک پلہ مین رکہیگا اور سیئات کو دوسرے پلہ مین
اور اون جماعتون نی بہی خلاف کیا ہی کیفیت وزن مین اسواسطی کہ
اعمال عرض ہین وزن نہین رکہتی پس بعضی کہتی ہین کہ صحیفہ اعمالکے
تولینگی اور بعضی کہتی ہین کہ اعمال مجسم ہو جاتی ہین اعمال حسنہ صورتہای
خوب و نورانی ہو جاتی ہین اور اعمال بد بصورت تاریک و سیاہ ہو جاتی ہین
اور یہہ قول نہایت بعید ہی اور مذہب حق سی موافق نہین [illegible] ان قریب
بعقل یہہ ہی کہ مناسب اعمال و اقوال نیک و بد کی خداوند عالم صورتہای
نیک و بد کو خلق فرماتا ہی کہ جس سی حسن و قبح اون اعمال و اقوال کا دریافت
ہوتا ہی اور اختلاف ہی اسمین بہی کہ آیا ترازو سب کے اعمال کی ایک ہی
یا واسطی ہر شخص کے ایک ترازو جدا ہی بر تقدیر جدا ہونیکی ہر شخص کی ایک

ترازو ہی یا باعتبار عقائد اور اعمال اور اخلاق اور انواع افعال کی
ترازوین متعدد ہین جو خصوصیت ان شقون کی معلوم نہین ایمان اجمالی
اس باب مین کافی ہی اور ایک جماعت متکلمین شیعہ و سنی قائل ہین
اسبات کی کہ میزان کنایہ ہی عدالت سی اور برابری سی درمیان مقدار
ثواب اور عقاب اعمال کی بروجہ عدالت اور کہتی ہین اگر وہ شخص اقرار
عدالت خدا کا رکہتا ہی کیا احتیاج تولنی اور ترازو کی ہی اور اگر عتقاد
عدالت کا نہین رکہتا ہی اس تولنی کو کب باور کریگا پس فائدہ اس تولنے
مین نہین اور تائید کرنیوالی اس بات کی وہ حدیث ہی کہ اوسکو احتجاج مین
ہشام بن الحکم سی روایت کی ہی کہ ایک زندیق نی سوال کیا حضرت
صادق علیہ السلام سی میزان کا حضرت نی فرمایا کہ اعمال جسم نہین ہے
کہ سنگینی اور سبکی رکہتی ہون اور وہ شخص محتاج ہی چیز کی تولنی کا
جو کہ گنتی اشیا کی اور سنگینی اور سبکی اوسکی نجانی اور خدا پر کوئی چیز مخفی
نہین پوچہا کہ پس کیا معنی رکہتی ہی میزان فرمایا کہ مراد عدل ہی پوچہا
کیا معنی رکہتی ہی یہہ بات کہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ سنگین ہو موازین اوسکا فرمایا
یعنی زیادہ ہو عمل خیر جسکا اور کلینی اور ابن بابویہ بسند معتبر ہشام بن سالم سے
روایت کرتی ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام سی پوچہی معنی اس قول خدا کی
ونضع الموازین القسط لیوم القیمة فرمایا کہ موازین انبیا اور اوصیا

علیہم

علیہم السلام ہین آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین بسبب وجوہ عقلیہ کی ظاہر
معنی آیات سی دست بردار ہونا نچاہیئے لیکن چونکہ روایتین اسباب مین
مختلف ہین تو چاہیئے اصل میزان کا اعتقاد کرنا اور معنی اوسکی علم ائمہ
علیہم السلام پر چاہیئے چھوڑنا اور جزم کرنا یعنی یقین لانا ان روایات
مختلفہ مین سی ایک کا مشکل ہی بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم
عباد کا آیتین اور حدیثین اس باب مین بہت ہین اور ایمان اونکا جملاً
واجب ہے اور بہت آیات مین وارد ہوا ہی کہ خدا سریع الحساب ہی اور
اور اسرع الحاسبین ہی اور فرمایا ہی طرف میری ہی بازگشت انکی اور
مجہپر ہی حساب انکا اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی حساب کریگا
خلائق کا بقدر ایک چشم زدن کی اور دوسری روایت مین ہی کہ بقدر
دوہنی ایک گوسفند کی دودھ کی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی
منقول ہی کہ خدا کو مشغول نہین کرتا حساب ایک شخص کا دوسری کی
حساب سی جسطرح مشغول نہین کرتا اوسکو روزی دینا ایک کا دوسرے
دوسری کی روزی دینی سی اور ابن بابویہ نی رسالہ عقائد مین لکہا ہے
کہ اعتقاد میرا حساب اور میزان مین یہہ ہی کہ حق ہین اور بعضے کیطرف
خدا خود متوجہ ہوتا ہی اور بعضی کو اپنی حجتون یعنی انبیا اور اوصیا پر
چھوڑ دیتا ہی پس حساب انبیا اور ائمہ کا خود خدا کرتا ہی اور ہر ایک پیغمبر

حساب اپنی اوصیا کا کرتا ہی اور اوصیا متولی امتونکی حساب کے ہوتی ہین
اور خدا گواہ ہی انبیا کا اور سب رسول گواہ ہین اوصیا کی اور ائمہ گواہ ہین
اور لوگون کی اور کلینی نی حضرت علی ابن الحسین علیہ السّلام سی روایت کی
ہی کہ واسطی اہل شرک کی ترازوین نصب نہین ہوتی اور دیوان اعمالونکا
نہین کھولی جاتی ہین انکو فوج فوج جہنم مین لیجاتی ہین اور نصب ہونا
میزان کا اور نشر اور دیوان اعمال واسطی اہل اسلام کی ہوتی ہین اور
علی ابن ابراہیم اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی رحمہم اللہ بسندہای معتبر حضرت
امام محمد باقر علیہ السّلام سی روایت کرتی ہین کہ دو قدم بندہ اپنی جگہہ پر
خدا کی سامنی سی حرکت نکریگا تا اینکہ اوس سی سوال کرینگی چار خصلتونکا
اوسکی عمر کا کہ کس چیز مین فانی کی اور اوسکی جسد کا اور جوانی کا کہ کس چیز
مین کہنہ کی ہے اور اوسکی مال کا کہ کہان سی پیدا کیا اور کس چیز مین خرچ
کیا ہی اور محبت کا ہم اہلبیت کی اور ابن بابویہ بسند معتبر روایت کرتی
ہین کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جب روز قیامت ہوگا دو بندہ
مؤمن کو واسطی حساب کی ٹہرائینگی کہ دونون اہل بہشت سی ہونگی ایک
فقیر ہوگا دوسرا غنی دنیا مین پس فقیر کہیگا پروردگار اکس لئی مجہی ٹہرایا
ہی قسم تیری عزت کی کہ جانتا ہی تو کہ ولایت اور کوئی حکومت مجہی ندی
تہی کہ اوسمین عدالت کرتا مین یا جور اور مال زیادہ ندیا تہا مجہکو کہ حق تیرا

بیان روز قیامت

اوسمین واجب ہوتا کہ دنیا یا ندیا ہو میتی روزی میری بقدر کفایت میری کی
دی تونی پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ سچ کہتا ہی بندہ میرا چہوڑ دو کہ داخل
بہشت ہو اور وہ غنی رہیگا اسقدر پسینہ اوس سی جاری ہوگا کہ اگر چالیس
اونٹ بہین تو کافی ہوا کی لئی بعد اسکی داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر پوچھیگا
کہ کس چیز نی تجہکو قید کیا غنی جواب دیگا طول حساب نی ایک چیز بعد دوسری
چیز کی تقصیرات مین سی ظاہر ہوتی تہی اور بخشتا تہا یہانتک کہ مجہکو اپنی رحمت
سی گہیر لیا اور ملحق کیا توبہ کارونمین پس تو کون ہی جواب دیگا مین وہی
فقیر ہون کہ تیری ساتہہ محشر مین تہا غنی کہیگا نعیم بہشت نی تجہکو ایسی
تغیر دی ہی کہ مینی تجہکو نہ پہچانا اور بہت سندونسی منقول ہی کہ پہلی جسکا
کہ بندہ سی سوال کرینگی محبت اہلبیت علیہم السلام سے ہے اور شیخ طوسیؒ حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جب روز قیامت ہوگا خدا
ہمکو موکل کریگا واسطی حساب ہماری شیعونکی پس جو گناہ خدا کی کی ہونگی
ہم خدا سی سوال کرینگی کہ ہماری خاطر سی بخشدی اور جو کچہہ حق ہمارا انپر
ہوگا ہم بخشدینگی پس حضرت نی یہہ آیہ پڑہا اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ
عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ اور عیاشی نی روایت کی ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام
نی اس آیہ کی تفسیر مین فرمایا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِكَ
کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنی کان ہی سوال کرینگی اون چیزونکا کہ سنی ہین اور

سوال از فقیر و غنی

آنکھہ سی اون چیزون کاکہ دیکھی ہین اور دل سی اون چیزونکاکہ اعتقاد کئی ہین اور کلینی اور برقی بسندہای صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ تین چیزین ہین کہ بندۂ مومن سی اوسکا حساب نکیا جائیگا وہ کھاناکہ کھاوی اور وہ پوشاک کہ پہنی اور زوجۂ صالحہ کہ اوسکی معاونت کری اور اپنی حفاظت کری حرام سی اور کلینی نی حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سی روایت کی کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ جب روز قیامت ہوگا خدا لوگون کو محشور کریگا قبروںسی عریان و پابرہنہ اور بی ریش اور بی عیب مثل پیدا ہونیکی دن کی ایک صحرا مین اور لیجائینگی انکو یہانتک کہ کہڑی ہون عقبہ محشر مین اور ازدحام کرین اور ایک دوسرے پر سوار ہونگی اور نچہوڑینگی انکو کہ اس عقبہ سی نکلجائین پہر سانس انکی چڑہنی لگی گی اور پسینا انکا بہت ہوگا اور نالہ وگریہ انکا بلند ہوگا یہہ پہلا ہول ہی اہوال روز قیامت مین سی پس ایک فرشتہ خدا کا آواز دیگا کہ سب سنینگی بعد اسکی آوازین پست اور آنکہین انکی خاشع ہونگی اور بدن انکی لرزنی لگین گی اور دل انکی ڈرنی لگین گی سرونکو بلند کرینگی طرف اوس آوازکی پہر خداوند حاکم عادل آواز دیگا انکو کہ مین ہون ایسا خدا کہ سوا میری کوئی خدا نہین ہی اور حاکم اور عادل ہون اور ظلم نہین کرتا اوس آجکی دن درمیان تمہاری عدالت سی حکم کرتا ہون اور حق ضعیف کا

احوال محشر

قومی سی لیتا ہون اور لوگون کی مظلمونکا حسنات اور سیئات سی بدلتا ہون مین بخششی پر مظلمونکی ثواب دیتا ہون اور نیچو ٹیکا اس عقبہ سی آجکی دن کوئی ظالم کہ اوسکی ذمہ کوئی مظلمہ ہو مگر یہہ کہ جس مظلمہ کو مظالم بخشتی اور مین اوسکو ثواب دون پس لپٹو ایک دوسری سی اور مظلمہ اپنا طلب کرو جسئی کہ تمپر ستم کیا ہو دنیا مین اور مین گواہ ہون تمہارا اوسپر ہی کہ ہی بیری پہر مظلوم دوڑینگی او ظالمونکو پیدا کرینگی اور مدتون تک اسی حال پر رہینگی پہر حال انکا شدید تر اور پسینہ انکا بیشتر ہوگا اور دوسری روایت مین ہی کہ پسینہ انکی مونہہ تک آویگا اور فریاد و فغان بہت ہوگی اور اکثر یہہ مظلوم آرزو کرینگی کہ اپنی مظالم سی درگذرین اور اس عقبہ سی نجات پاوین پس ایک منادی ندا کریگا انکو کہ خاموش ہو اور ندا اپنی پروردگار کی سنو جب خاموش ہونگی آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہی کہ اگر چاہتی ہو مظلمونکو ایک دوسری کو بخشو اور اس عقبہ سی خلاص ہو اور اگر نہین بخشتی ہو تمہاری مظلمہ لیتا ہون پس اکثر یہہ مظلوم شاد ہونگی اور اپنی مظلمہ بخشدینگی اس امید سی کہ اس شدت سی نجات پائین اور بعضی مظلوم کہینگی کہ پروردگارا مظلمہ ہمارے بزرگتر ہین اس سی کہ بخشین ہم پس آواز پہونچیگی رضوان خازن بہشت کو کہ ایک قصر چاندیکا قصرہای جنت الفردوس مین سی آراستہ کری انواع نعمتہا او ظرف ہای طلا اور نقرہ اور حورون اور غلامون سی ان

ہونگی نظر مین جلوہ دی پس ایک منادی ندا کریگا خدا کیطرف سی کہ ای
گروہ خلائق سر بلند کرو اور اس قصر کو دیکھو جب نظر کرینگی ہر ایک آرزو کریگا
کہ یہہ قصر میرا ہو پس منادی آواز دیگا کہ یہہ قصر اوس شخص کا ہی کہ بخش دی
مظلمہ کسی مومن کا پس اکثر اونمین سی عفو کرینگی اور خلاص ہونگی اور تہوڑی
لوگ رہجائینگی کہ عفو نکرینگی پہر حق تعالی فرمائیگا کہ میری بہشت مین داخل نہین
ہوتا وہ شخص کہ مظلمہ کسیکا مسلمانونمین سی ذمہ اوسکی ہو یہانتک کہ وہ مظلمہ وقت
حساب اوس سی لین ای گروہ خلائق مستعد حساب ہو پہر انکو راہ دینگی کہ عرصہ
حساب مین آئین نزدیک عرش آلہی کی اور دیوان کہول جائینگی اور ترازو مین
کہڑی ہونگی اور پیغمبر اور ائمہ کہ گواہ خلق کی ہین اور ہر ایک امام گواہی دیگا
اپنی اہل عالم پر کہ درمیان انکی قیام امر آلہی پر کیا ہی اور انکو طرف خدا کے
طلب کیا ہی پہر ایکمرد قریش نی کہا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
اگر واسطی مومن کی نزدیک مرد کافر کی مظلمہ ہو کیا چیز کافر سی لیگا حالانکہ
وہ اہل جہنم سی ہی حضرت نی فرمایا کہ گرا دینگی گناہ مسلمان کی بقدر
اوس چیز کی کہ کافر پر ہی پہر کافر کو عذاب کرینگی بسبب اوس مظلمہ یا اوس
عذاب کی کہ بسبب کفر کی کہتا ہی بقدر اون چیزون کی کہ مظلمہ مسلمانونکا
اوسپر ہی پس اوس مرد نی پوچہا کہ اگر مظلمہ کسی مسلمان کا کسی مسلمان پر
ہو کیونکر مظلمہ مسلمان سی لینگی فرمایا لینگی کہ حسنات سی ظالم کی بقدر حق

مظلوم کی اور بڑہا ئینگی حسنات پر مظلوم کی پوچہا کہ اگر ظالم حسنات نرکہتا ہو
کیا کرینگی فرمایا گناہان مظلوم موافق اوس مظلمہ کی لینگی گناہان ظالم پر بڑہا ینگے
مؤلف کہتا ہی کہ آیات واخبار سی حقیت اصل حساب و سوال کی قیامتمین
معلوم ہی مگر خصوصیت و حساب اونکی کہ کسی سوال کرینگی اور کسکو بیحساب بہشت
یا جہنم مین لیجا ئینگی معلوم نہین اور معلوم نہین کہ کس چیز کا سوال اور حساب
کرینگی اسواسطی کہ اخبار اسمین مختلف ہی اور اعتقاد اجمالی کافی ہی اور جاننا
چاہئی کہ احادیث مختلف ہین عریان محشور ہونگی باب مین اور لباس
پہنے ہوئی مبعوث ہونیکی باب مین اور بعضی روایت مین وارد ہوا ہی کہ
عریان محشور ہونگی چنانچہ حدیث فاطمہ بنت اسد اسپر دلالت کرتی ہی
اور بعضو نمین وارد ہی کہ کفن سی محشور ہونگی مطلب گیارہوان
بیان سوال کا رسولون سی اور شہادت شہدا کی اور دینا نامونکا دا ہنے
اور بائین ہاتہہ مین اور بعضی حال ہول قیامت کی حق الیقین مین تفسیر
علی بن ابراہیم سی بسند کالصحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت
کی ہی تفسیر قول خدا مین هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ
یعنی یہہ وہ روز ہی کہ نفع دیتی ہی سچ کہنی والونکو راست گوئی اونکی حضرت
علیہ السلام نی فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا آئینگی لوگ واسطی حساب کی
اور گذرینگی ہولہای قیامت پر اور عرصہ حساب مین نہ پہونچینگی مگر بعد

روز قیامت

بہت مشقت کہینچنے گی پس انکو نزدیک عرش خدا کی ٹہرائینگی اور خدا انسے
خطاب کریگا پس پہلی جس شخص کو کہ بلائینگی ایسی نداسی کہ تمام خلائق سنین
وہ محمد بن عبداللہ پیغمبر قرشی عربی ہونگی اور اونکو دہنی طرف عرش خدا کی
ٹہرائینگی پہر علی بن ابیطالب کو بلائینگی اور بائین طرف حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ٹہرائینگی پہر سب امام اونکی ذریت مین سی معہ تمام امت کے
بلائینگی اور بائین طرف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ٹہرائینگی پس ہر ایک
پیغمبر کو معہ اوسکی امت کی اول انبیا سی آخر انبیا تک بلائینگی اور بائین طرف
عرش کی ٹہرائینگی پس پہلی واسطی سوال کی قلم کو بلائینگی وہ آئیگا اور برابر
عرش خدا کی کہڑا ہوگا بصورت آدمیان پہر خدا اوس سی سوال کریگا کہ
لکہا تونی لوح مین جو کچہہ تجہکو الہام کیا تہا مینی وحی سی قلم کہیگا ہان ای
پروردگار میری تو جانتا ہی کہ مینی لکہا جو کچہہ کہ تونی حکم کیا خدا فرمائیگا
کون گواہی دیگا تیری اس بات کی قلم کہیگا پروردگارا تیری بہید پر
کوئی مخلوق سوا تیری مطلع نہین ہو سکتا تہا خدا فرمائیگا کہ حجت اپنی
تمام کی تونی پہر لوح کو طلب کریگا اور اسیطرح سوال کریگا لوح کہیگا کہ ہان
پروردگارا جو کچہہ قلم نی مجہپر لکہا تہا اوسکو پہونچایا مینی اسرافیل کو پہر
اسرافیل بلائی جائینگی اور آئینگی بصورت آدمی اور پاس قلم و لوح کی
ایستادہ رہینگی پہر خدا فرمائیگا کہ پہونچایا تجہکو لوح نی جو کچہہ کہ قلم نی اوسپر

لکہا

لکہا تہا وحی سی جواب دینگی ہان پروردگارا پہونچایا مینی اوسی جبرئیل کو پہر
جبرئیل بلائی جائینگی اور آئینگی اور پہلوی اسرافیل مین کہڑی ہونگی پہر خدا
فرمائیگا کہ آیا اسرافیل نی پہونچایا تجہکو جو کچہہ اوسی پہونچانا تہا کہینگی ہان پروردگار
میری پہونچایا مینی اوسی سب تیری پیغمبرون کو جو کچہہ مجہی پہونچایا تہا حکم
تیرا اور ادای رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول پر کی مینی اور جمیع وحیین
اور حکمتین اور کتابین تیری انکو پہونچائین مینی اور آخر وہ کہ جسپر رسالت
و وحی و حکمت و علم و کتاب و کلام تیرا پہونچایا محمد بن عبد اللہ قرشی عربی تہی
کہ حبیب تیری ہین پہر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا جسکا
مضمون یہہ ہی کہ پہلی جسی کہ بلائینگی فرزندان آدم مین سے واسطی سوال کرنی
محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا اونہین اپنی عرش کی نزدیک
جگہہ دیگا اور اوس روز کسیکی قرب و منزلت خدا کی نزدیک مثل اونکی نہو گی
پہر خدا اونسی خطاب کریگا کہ آیا جبرئیل نی تمکو پہونچایا جو کچہہ کہ وحی کی تہی
مینی اور اوسکو جو تمہاری طرف بہیجا تہا مینی کتاب اور حکمت علم سی آیا جبرئیل
نی یہہ سب چیزین تمہین وحی کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگی
ہان ای پروردگار میری مجہکو پہونچائین تہین جبرئیل نی سب وہ چیزین پہر حقتعالی
فرمائیگا محمد سی آیا پہونچائین تہین تمنی اپنی امت پر جو چیزین پہونچائین تہین جبرئیل نی
حضرت کہینگی ہان پروردگارا پہونچائین مینی اپنی امت پر اور جہاد کیا مینی تیری راہ مین

پہر حق تعالی کہیگا کہ گواہی دیگا تیری کون ان باتون کی وہ حضرت کہینگے
پروردگارا تو گواہ ہی میری تبلیغ رسالت کا اور ملائکہ تیری اور نیک لوگ میری
امت کی اور گواہی تیری کافی ہی واسطے میری پہر ملائکہ بلائی جائینگی اور
یہہ گواہی دینگی انحضرت کی تبلیغ رسالت کی پہر امت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بلائی جائینگی اور سوال کیا جائیگا انسی کہ آیا پہونچائی محمّد نی تمکو رسالت
اور کتاب اور حکمت اور علم میرا اور سکہایا تمہین ان باتون کو پس وہ
گواہی دینگی انحضرت کی کہ تبلیغ کی رسالت اور کتاب اور حکمت اور علم کی
پہر خدا فرمائیگا کہ آیا بعد اپنی اپنی امت مین کسیکو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا
کہ انکی درمیان مین میری حکمت و علم سی قیام کری اور تفسیر کری انکی لئی کتاب
کو میری لئی اور بیان کری اون امور کو کہ جنمین اختلاف کرین بعد تیری اور حجت
اور خلیفہ میرا ہو زمین مین پہر محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے ای پروردگار
میری خلیفہ کیا مینی انکی درمیان مین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو کہ بہائی
میرا اور وزیر میرا اور وصی میرا اور بہتر میری امت کا تہا اور نصب کیا مینی
اوسکو انکی لئی اپنی حیات مین کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور انکی دعوت کی مینی
طرف اوسکی اطاعت کی اور اوسکو اپنا خلیفہ کیا مینی اپنی امت مین کہ امام اور
پیشوا انکا ہو اور پیروی اوسکی کری امت تا روز قیامت پہر علی بن ابیطالب
علیہ السلام کو بلائینگی اور اونسی پوچہینگی کہ آیا محمّد علیہ الصلوۃ والسلام نی

وصیت

وصیت کی تمہین اور خلیفہ کیا اپنی امت مین اور تمکو نصب کیا اپنی حیاتمین
کہ نشانہ راہ ہدایت ہوا اور آیا بعد اوسکی وفات کی قائم مقام اوسکا ہوا تو حضرت
امیر علیہ السلام کہینگے ہان ای پروردگار میری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نی وصیت
کی مجہی اور مجہکو خلیفہ کیا اپنی امت مین اور جب محمد صلعم کو اپنی پاس بلایا تونے
انکار میرا کیا اونکی امت نی اور مکر کیا مجہسے اور مجہکو ضعیف کیا اور نزدیک تہا
کہ مجہکو قتل کرین اور مقدم مجہپر کیا اوس شخص کو کہ موخر کیا تہا تونی اور
موخر کیا اوس شخص کو کہ مقدم کیا تہا تونی اور بات میری نہ سنی اور اطاعت
میری حکم کی نکی پہر قتال کیا مینے انسی تیری فرمائی سی یہانتک کہ مجہکو قتل کیا
پہر علی علیہ السلام سی خدا کہیگا آیا بعد اپنی امت مین کوئی حجت اور کوئی
خلیفہ زمین پر چہوڑا تونی کہ دعوت کری لوگون کو میری دین کیطرف اور میری
راہ رضا کیطرف علی علیہ السلام نی کہا ہان ای پروردگار میری درمیان
انکی چہوڑا مینی حسن ع اپنی پسر کو کہ نواسا تیری پیغمبر کا تہا اور یہ امام حسن ع کو بلائینگی
اور وہی سوال کرینگی کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی کہا تہا اسی طرحپہ
ایک امام بعد ایک امام کی بلائی جائینگی اور حجت اوسکی اوسکی اہل زمانہ پر تمام
کرینگی پہر حق تعالی عذر انکا قبول فرمائیگا حجت اونکی [illegible] گا اوسوقت
خدا فرمائیگا کہ یہہ وہ دن ہی کہ نفع دیتا ہی سچونکو سچ کہنا اور عیاشی نے
حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب روز قیامت ہوگا ہر شخص کو

نامہ اوسکا دینگی اور کہینگی پڑہ پہر حق تعالی اوسکی دلمین لائیگا جمیع کی
ہوئی فعل اوسکی مثل نگاہ کری اور بات کہنی اور قدم اوٹھانی وغیرہ کی اسطرح
کہ ابہی کی ہین یہہ کام پس کہیگا یہہ شخص کہ ای وای مجہپر کیا ہوا اس نامہ کو
نچہوڑا کسی صغیرہ کو اور نہ کبیرہ کو مگر یہہ کہ شمار کرلیا ہی مؤلف کہتا ہے
کہ کتاب مذکور مین گواہی دینا اعضا وغیرہ کا اور نامہ بہشت مین جانیکا داہنے
ہاتہہ مین ملنا اور نامہ دوزخ مین جانیکا بائین ہاتہہ ملنا ذکر اسکا بہت طول سی بلحاظ
اختصار نہین لکہی **مطلب بارہوان بیان وسیلہ اور لوا اور حوض**
اور شفاعت اور سب منازل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت
علیہم السلام کا قیامت مین حق الیقین مین مذکور ہی جاننا چاہیی کہ احادیث
سنی اور شیعہ کی ان سب چیزونکی باب مین متواتر بلکہ ضروریات دین مین سے
ہین اور ایمان انپر لانا واجب ہی خصوصًا حوض کوثر اور شفاعت اکبر کا
کلینی اور ابن بابویہ اور علی بن ابراہیم اور سب محدثین نی بسندہای صحیح و
معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جسوقت خدا سی سوال کرو میری واسطی وسیلہ کا سوال
کرو پوچہا وسیلہ کیا ہی فرمایا وہ ایک درجہ میرا ہی بہشت مین اور ہزار پایہ
رکہتا ہی اور ایک پایہ سی دوسری پایہ تک [illegible] کی راہ ہی موافق دوڑنی
گہوڑی نجیب عربی کی اور پایہ اوسکی [illegible] کی ہین اور بعضی موتی کے

اور بعضی باقی جواہرون کی اور بعضی سونیکی اور بعضی چاندی کی اور بعضی عود
کی اور بعضی مشک کی اور بعضی عنبر کی اور بعضی نور کی پس لائینگی اوسکو روز قیامت
مین اور نصب کرینگی سب پیغمبرونکی درجونکی پاس اور وہ اون درجون مین ممتاز
ہوگا مانند چاند کی درمیان سب ستارون کی پس نرہیگا اوس روز کوئی
پیغمبر اور نہ کوئی شہید اور نہ کوئی صدیق مگر یہہ کہ کہیگا خوشحال اوس شخص کا
کہ یہہ درجہ جسکا ہی پس ایک منادی ندا کریگا کہ سب پیغمبرون کو اور صدیقونکو
اور شہیدونکو اور مومنین کو کہ آگاہ ہو کہ یہہ درجہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
ہی پہر حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ مین اوس روز آؤنگا اور پوشاک نور کی پہنی
ہونگا اور تاج بادشاہی اور اکلیل کرامت میری سر پر ہوگا اور علی بن ابیطالب
علیہ السلام میری آگی آگی چلینگے اور لوا اور علم میرا اونکی ہاتہہ مین ہوگا اور وہ
لوای حمد ہی اور اوس لوا پر لکہا ہوگا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
الْمُفْلِحُوْنَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ بِاللّٰهِ پہر جب ہم پیغمبرونکی طرفسی گذرینگی پیغمبر
کہینگی کہ گویا دو ملک ہین کہ ہم انکو نہین پہچانتی ہین اور جب ملائکہ کیطرفسی
گذرینگی ہم وہ کہینگی کہ گویا یہہ دو پیغمبر مرسل ہین یہانتک کہ منبر کی اوپر جاؤنگا
مین اور علی بعد میری منبر پر آئینگی جب منبر کی درجہ اعلی پر مین اونگا علی ایک
پایہ مجہسی پست تر کہڑی ہونگی اور علم میرا اونکی ہاتہہ مین ہوگا پہر جمیع پیغمبر اور
مومن سر بلند کرینگی طرف ہماری اور ہماری طرف دیکہین گی اور کہینگی خوشحال

ان دو بندونکا کہ کسقدر گرامی اور مکرم ہین نزدیک خدا کی پس ایک منادی
خدا کیطرف سی ندا کریگا کہ سب پیغمبر اور جمیع خلائق سنین کہ یہہ حبیب میرا ہی محمّد
اور یہہ ولی میرا ہی علی بن ابیطالب علیہ السّلام خوشحال اوس شخص کا کہ اسی
دوست رکھی اور وای اوس شخص پر کہ اسی دشمن رکھی اور جہوٹ اوسپر
باندہی پہر حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نی فرمایا کہ نہ باقی رہیگا اوس
روز شہد قیامت مین کوئی شخص کہ تجہکو دوست رکہی مگر یہہ کہ رحمت پائیگا
اور اس ندا سی مونہہ اوسکا سفید اور دل اوسکا شاد ہوگا اور نہ باقی رہیگا کوئی
شخص اون لوگونمین سی کہ تجہسے دشمنی کی ہی یا تجہسے لڑی ہین یا انکار تیری حق
امامت کا کیا ہی مگر یہہ کہ مونہہ اونکی سیاہ ہونگی اور پاؤن اونکی کانپین گی پہر
اس حالت مین دو ملک آئینگی جانب رب اعلی سی طرف میری ایک رضوان خازن
بہشت اور دوسرا مالک خازن جہنم پہر رضوان میری پاس آئیگا اور سلام کریگا
مجہی اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مین اوسکی سلام کا جواب دونگا
اور کہونگا ای ملک خوشبو اور خوش رو اور گرامی نزدیک اپنی پروردگار کی تو کون
ہی عرض کریگا وہ کہ مین رضوان خازن بہشت ہون حکم کیا ہی مجہکو میری پروردگار
نی کہ کنجیان بہشت کی آپکی واسطی لاؤن لیجیی اوسکو یا محمّد مین کہونگا قبول کیا
مینی اپنی پروردگار کیطرف سی اور حمد کرتا ہون مین اوسکا اس نعمت پر جو مجہکو دیا
ان کنجیونکو دیدو میری بہائی علی بن ابیطالب علیہ السّلام کو پہر رضوان کنجیان

علی علیہ السلام کو دیگا اور پہر جاویگا اور پہر میری پاس آویگا مالک خازن جہنم اور کہیگا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ مین کہونگا عَلَیْکَ السَّلَامُ ای ملک کسقدر
منکر ہی دیکہنا تیرا اور قبیح ہی مونہہ تیرا تو کون ہی عرض کریگا وہ مین ہون مالک
خازن جہنم حکم کیا ہی مجھکو میری پروردگار نی کہ کنجیان جہنم کی آپکی پاس لاؤن پہر
کہونگا مین قبول کیا مینی پروردگار سی اور اوسکی لئی ہی حمد اور ستائش بسبب
اوس چیز کی کہ انعام کی ہی مجہپر اور تفضیل دی ہی مجھکو بسبب اوسکی اور وہ نپہر دی ان
کنجیونکو بہائی میری علی بن ابیطالب علیہ السلام کو پہر مالک کنجیان علی علیہ السلام کو
دیگا اور پہر جائیگا پہر علی علیہ السلام آئینگی معہ کلیدہای بہشت وجہنم یہانتک کہ بیٹہینگی
آخر جہنم پر اور مہار اوسکی ہاتہہ مین لینگی اوسوقت کہ زبانہ اوسکا بلند ہوگا اور
حرارت اوسکی انتہاکی ہوگی اور شراری اوسکی بلند ہوی ہونگی پہر آواز دیگا جہنم کہ
یا علیؑ گذرجاو مجہپرسی کہ نور تمہارا زبانہ کو میری بجہاتا ہی علی علیہ السلام کہینگی قرار
لی کہ آج کی دن تجہکو میری اطاعت کرنا چاہئی پہر فوج فوج لوگ آئینگی اور وہ
حضرت کہینگی کہ اسی چہوڑدو کہ دوست میرا ہی اور اسی لی کہ دشمن میرا ہی پس
تحقیق کہ اوس روز جہنم اطاعت علی علیہ السلام کی زیادہ کریگا بہ نسبت اوس
غلام کی کہ اطاعت اپنی آقا کی کرتا ہی اگر چاہیگا اوسکو دہنی طرف اپنی لیجائیگا اور
اگر چاہیگا اوسکو بائین طرف اپنی لیجائیگا اسواسطی کہ تقسیم کرنیوالا بہشت و دوزخ کا ہی
اوس روز اور علی ابن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب

قیامت ہوگی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو بلائینگی اور ایک حلہ گلرنگ
اونہین پہنائینگی اور اونہین دہنی طرف عرش کی ٹہرائینگی پہر حضرت ابراہیمؑ
کو بلائینگی اور ایک حلہ سفید پہنائینگی اور بائین طرف عرش کی ٹہرائینگی پہر حضرت
امیرالمومنین علیہ السلام کو طلب کرینگی اور ایک حلہ گلرنگ اونہین پہنائینگی
اور دہنی طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹہرائینگی پہر حضرت اسمعیلؑ
کو طلب کرینگی اور ایک حلہ سفید اونہین پہنائینگی اور بائین طرف حضرت ابراہیمؑ
کی ٹہرائینگی پہر حضرت امام حسن علیہ السلام کو طلب کرینگی اور ایک حلہ گلرنگ پہنا کے
اور دہنی طرف حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی ٹہرائینگی پہر حضرت امام حسینؑ
کو طلب کرینگی اور دہنی طرف امام حسن علیہ السلام کی ٹہرائینگی اور اسیطرح سب ائمہ
علیہم السلام کو طلب کرینگی اور حلہ ہای گلرنگ پہنائینگی اور ہر ایک کو دہنی طرف
دوسری کی ٹہرائینگی پہر اونکی شیعون کو طلب کرینگی اور انکی سامنی ٹہرائینگی پہر
حضرت فاطمہ علیہا السلام اور اور عورتین اونکی اولاد مین سی اور اونکی شیعون مین سے
طلب ہونگی پہر سب داخل بہشت ہونگی بیحساب پہر منادی آواز دیگا درمیان
عرش سی خدا کیطرف سی اور افق اعلی سی کہ خوب بد ہی پدر تیرا یا محمد صلعم اور وہ
ابراہیم علیہ السلام ہی اور خوب بہائی ہی بہائی تیرا اور وہ علی ابن ابیطالبؑ
ہی اور خوب دونو اسی تیری حسن اور حسین علیہما السلام اور خوب جنین ہی جنین تیرا
کہ شکم فاطمہ مین شہید ہوا اور وہ محسنؑ ہی اور خوب امام ہدایت کرنیوالی ذریت تیری کے

فلان اور فلان ہین اور جمیع ائمہ کا تا حضرت قائم علیہم السلام امام لیگا اور
خوب شیعہ ہین تیرے اور خوب امام ہین بعد تیری بہ تحقیق کہ محمدؐ اور وصی اوسکا اور
نواسی اوسکی اور امام اوسکی ذریت سی یہہ ہین فائز اور رستگار پس حکم کریگا
کہ سبکو بہشت مین لیجائین چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ دور کیا جاوی آتش
جہنم سی اور داخل کیا جائی بہشت مین پس فائز ہوا ہی سعادت ابدی سی
اور امالی اور خصال مین کتنی سندسی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جبرئیل میری پاس آئی اور شاد و خوشحال ہوئی
اور کہا یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ خداوند علی اعلی تجھکو اور علی کو سلام بہیجتا ہی
اور فرماتا ہی محمد پیغمبر رحمت میرا ہے اور علی برپا دارندہ حجت میرا ہی عذاب نہین
کرتا ہون اوس شخص کو کہ علی سی موالاۃ و دوستی کری اگرچہ معصیت میری
کی ہو اور رحم نہین کرتا ہون مین اوسپر کہ جسنی دشمنی علی کی کی ہو اگرچہ اطاعت
میری کری پہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جبرئیل روز قیامت
مین میری پاس آئینگی ساتہہ لوای حمد کی اور وہ ستر شقہ رکہتا ہی کہ ہر ایک
وسیع تر آفتاب و ماہتاب سی ہی اور مین ایک کرسی پر کرسی ہای رضوان و
خوشنودی خدا مین سی بیٹہا ہونگا ایک منبر پر منبر ہای قدس سی پہر لونگا مین
اوس علم کو اور دونگا علی بن ابیطالب کو یہہ سنکی عمر اوچہلا اور حضرت کی سامنی
آیا اور کہا یا رسول اللہ کیونکر علی طاقت اوس علم کی اوٹہانیکی رکہینگی کہ ستر شقہ

ہونگی اور ہر شقہ بزرگتر آفتاب و ماہ سی ہوگا حضرت غصہ ہوی اور فرمایا کہ
جب روز قیامت ہوگا خدا علیؑ کو قوت عطا کریگا مثل قوت جبرئیل کی اور نور
مثل نور آدمؑ کی اور حلم مثل حلم رضوان کی اور جمال مثل جمال یوسفؑ کی اور
صدا قریب بصدای داؤد کی اور اگر یہہ نہوتا کہ داؤد خطیب اہل بہشت ہوینگے
ہر آئینہ علی کو مثل انکی آواز عطا کرتا اور علیؑ اول وہ شخص ہی کہ چشمہ سلسبیل و زنجبیل
سی پئیگا اور علی اور اوسکی شیعونکی نزدیک خدا کی ایسا منزلت ہی کہ آرزو
کرینگی اوسکی جو لوگ گذشتہ ہین اور آیندہ ہین بیان حوض کوثر کا
حق الیقین مین ہی سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ اور لوگ بطریق متعدد ابوذر
رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ
میری حوض کوثر پر مجہپر وارد ہوگی ساتہہ پانچ رایت کی پہلی رایت عجل ہے
یعنی ابوبکر پہر اوٹہونگا مین اور ہاتہہ اوسکا پکڑونگا جب ہاتہہ میرا اوسکی ہاتہہ پر
پہونچیگا رنگ اوسکا سیاہ ہوجائیگا اور پاؤن اوسکی کانپنی لگینگی اور دل اور
کلیجہ وغیرہ اوسکا مضطرب ہوگا اور جو لوگ کہ اوسکی شریک ہونگی حال اونکا بہی
ایسا ہی ہوگا پہر کہونگا مین کہ کیونکر خلافت میری کی دو چیز بزرگ مین درمیان
تمہاری چہوڑین مینی کہینگی جو کہ بزرگتر چیز تہی یعنی قرآن مجید تکذیب اوسکی
کی ہمنی اور پہاڑ ڈالا ہمنی اور کوچکتر اون چیزون مین سی کہ اہلبیت پیغمبر ہے
انپر ظلم کیا ہمنی اور حق انکا غصب کیا ہمنی کہونگا مین انسی کہ جاؤ بائین طرف

پس یہہ جائینگی پیاسی اور بدحال طرف شمال کی کہ مقام عذاب و نکال ہے
اپنی کالی مونہہ لیکی اور ایک قطرہ کوثر سی نہ چکہین گی پہر وارد ہوگی مجہہ پر رایت
اس امت کی فرعون کی یعنی عمر اور اکثر امت میری اس رایت کی ساتہہ ہوگی اور
یہہ ہین مہر جون ابوذر نی کہا راہ کو گم کیے ہوئی فرمایا بلکہ دین کو فاسد کیا ہی اور
حق کو روپش و باطل کیا اور یہہ وہ گروہ ہین کہ غضب کرتی ہین واسطی دنیا کی اور رضے
ہوتی ہین واسطی دنیا کی اور سخط اور عداوت انکی محض واسطی دنیا کی ہی جب ہاتہہ
اس شخص کا پکڑونگا مین رنگ اوسکا سیاہ ہوگا اور پاؤن اوسکی کانپنی لگین گے
اور دل اوسکا دہرکنی لگیگا اور اصحاب اوسکی بہی مثل اوسکی ہونگی پس انسی پوچہونگا
مین کیا کیا تمنی ثقلین سی کہین گی بزرگ کو نسبت دروغ کی دی ہمنی اور پارہ کیا
اور کوچک سی جنگ کی اور انکو قتل کیا کہونگا مین تم بہی طرف شمال کی اپنی یارونکے
پیچھے جاؤ پس یہہ بہی پیاسی محروم اپنی کالی مونہہ لیکی پہر جائینگی اور ایک قطرہ
پانیکا نہ چکہین گی پہر رایت ہامان آئیگی یعنی عثمان اور وہ امام پچاس ہزار آدمیکا
ہوگا میری امت مین سی اور احوال انکا اور سوال و جواب انکا اوسی طرح ہوگا پہر
رایت مخرج آئیگا یعنی سرگروہ خوارج اور وہ پیشوا ستر ہزار آدمیونکا ہوگا میری
امت مین سی اور حال انکا بہی اسیطرح ہوگا پہر وارد ہونگی مجہہ پر امیر مؤمنان اور
کہینچنے والا اوس جماعت کا کہ چہری اونکی سفید اور ہاتہہ پاؤن اونکی سفید و
نورانی ہونگی اور جب اوٹہونگا مین اور ہاتہہ اوسکا پکڑونگا مونہہ اوسکا اور اوسکی

اصحاب کا سفید اور نورانی ہوگا پس انسی پوچہونگا مین کہ ثقلین سی بعد میری
کیا کیا تمنی کہین کی بزرگتر کی تصدیق اور متابعت کی ہمنی اور کوچک کی معاونت
اور یاری کی ہمنی اور اونکی دشمنون سی قتال کیا ہمنی پس کہونگا مین آؤ اور پیو پہر
ایک بار اوس پانی مین سی پئین گی کہ ہرگز تشنہ نہونگی اور امام انکی مانند
آفتاب تابان کی ہونگی اور مونہہ بعضی لوگونکی انمین سی مانند ماہ کامل کی
ہونگی اور بعضونکی مانند ستارۂ درخشان کی جب ابوذر نی یہہ حدیث نقل کی حضرت
امیر المؤمنین علیہ السلام اور مقداد نی گواہی دی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی اسیطرح فرمایا ہی مؤلف کہتا ہی کہ خبر اس حوض کی کتب مخالفین
سی بہی ثابت ہی چنانچہ مسلم نی اپنی صحیح مین روایت کی ہی انس سی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ایک نہر ہی کہ وعدہ کیا میری پروردگار
نی میری لئی اوس نہر پر بہت خیر کا اور وہ حوض میرا ہی وارد ہوگی اوس نہر پر
امت میری روز قیامت کو اور ظرف اوس نہر کی موافق عدد ستارونکی
آسمان کی ہین پہر ایک جماعت کو میری امت مین سی میری سامنی سی کہینچ
لیجائینگی مین کہونگا پروردگارا یہہ میری امت مین سی ہین کہین گی نہین
جانتا تو کہ انہون نی بعد تیری کیا بدعتین کین پہر کتاب حق الیقین مین ہی
احادیث متواترہ طرق سنی اور شیعہ مین یہہ مضمون وارد ہوا کہ مراد کوثر سی
سورۂ انا اعطیناک الکوثر مین حوض کوثر ہی اور سنی عائشہ اور ابن عمر نی

بیان حوض کوثر

کرتی ہین کہ کوثر ایک نہر ہی بہشت مین اور ابن عباس سی روایت کرتے ہین کہ جب سورہ کوثر نازل ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ منبر پر گئی اور لوگونکو سنایا جب منبر سی اوتری لوگون نی کہا یا رسول اللہ کوثر کہ خدا نی آپکو عطا کیا ہی کیا چیز ہے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی بہشت مین شیر سی سفید تر اور شہد سی راست تر اور اوسکی کناری پر قبہ مین یاقوت اور موتی کی اور وارد ہوتی ہین اوس پر مرغ سبز کہ گردنین رکہتی ہین مانند گردنہای شتران خراسان کی کہا یا رسول کیا اچھی ہین وہ مرغ فرمایا چاہتی ہو تم کہ خبر دون مین تمکو نیک تر اوسی کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا جو کہ اوس مرغ کو کہائی اور اوس پانی مین سی پی فائز ہو ساتہہ خوشنودی خدا کی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ وہ ایک نہر ہی بہشت مین کہ خدا نی اپنی پیغمبر کو دی ہی عوض مین اونکی پسر ابراہیم کی اور ابن قولویہ کامل الزیارت مین بسند معتبر مسمع بن کردین سی روایت کرتی ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ جسکی دلمین درد پیدا ہو واسطی ہماری مصیبت کی فرحناک ہوتا ہی وقت اپنی مرنیکی ایسی فرحت کہ ہرگز اوسکی دل سی نہین جاتی یہانتک کہ حوض کوثر پر ہمپر وارد ہوا اور کوثر فرح کرتا ہی بسبب ہماری دوست کی جب اوسپر وارد ہوا یہانتک کہ اوسکو چکہاتا ہی لذت طرح طرح کی کہانیکی چیزونکی کہ نہین چاہتا کہ اوس جگہہ سی اوٹہہ جائی ای مسمع جو کہ اوس مین سی ایکبار پئی ہرگز پیاسا ہووا اور پیاسا نہوگا

تکلیف پہنچی ہرگز اور وہ سرد ہین کافور ہی اور بو مین مشک اور طعم مین زنجبیل
ہی اور شہد سی شیرین تر اور مسکہ سی نرم تر اور آب دیدہ سی صاف تر اور
عنبر سی خوشبو تر ہی اور چشمہ تسنیم بہشت سی نکلتا ہی اور بہشت کی تمام نہرون
گذرتا ہی اور سنگریزہ مروارید و یاقوت پر جاری ہوتا ہی اور گرد اوس نہر کی
پیالی ہین زیادہ ستارہ ہای آسمان سی اور بوی خوش اوسکی ہزار برس کی راہ
سی پہچانی جاتی ہی اور قدح اوسکی سونی اور چاندی اور زنگارنگ جواہر کی ہین
اور جو کوئی اوسمین سی پیتا ہی اوسکی واسطی ہر ایک خوشبو معلوم ہوتی ہی یہانتک
کہ کہتا ہی کیا ہوتا اگر مجھکو اسی جگہہ چھوڑ دیتی مین عوض اسکی اور چیز نہین چاہتا
ہون تا ہمیشہ اسی پر بسر کردین تو بہی اونمین سی ہوگا کہ اوس حوض سی سیراب ہونگی مین
اور جو انکھہ کہ ہماری مصیبت پر روئے البتہ خوشحال اور شاد ہو دیکھنی سی کوثر کی اور
پانی دیتی ہین اوسمین ہماری تمام دوستون کو لیکن بقدر محبت اور متابعت
ہماری کی اوس سی لذت پاتی ہین اور جسکی محبت بیشتر ہی لذت اوسکی
بیشتر ہوگی اور کوثر پر امیر المؤمنین علیہ السلام حیدر موکل ہین اور ہاتھہ مین
اونکی ایک عصا ہوگا چوب درخت عوسج کا اور دوسری روایت مین درخت
طوبی کا اور توڑینگی ہماری دشمنونکو اوس عصا سی پس ایک انمین سی کہیگا کہ مین
اقرار شہادتین کا رکہتا تہا حضرت فرماینگی جا طرف امام اپنی ابوبکر یا عمر یا عثمان
کی اور اوس سی سوال کر کہ تیری شفاعت کری تو وہ کہیگا جس امام کو بتاتی ہین

اوسنی بہی چہوڑ دیا حضرت فرمائینگی کہ پہر اور جا طرف اوس شخص کی کہ جسکو تم
جانتا تہا تو اور اوسکو تمام خلق پر ترجیح دیتا تہا تو اوس سی سوال کر کہ تیری
شفاعت کری جو بہترین خلق تہا نزدیک تیری اور بہترین خلق کی شفاعت
رد نہین ہوتی کہیگا ہلاک ہوتا ہون مین پیاس سی فرمایا خدا تشنگی تیری زیادہ
کری مسمع نی کہا فدا ہون آپ پر کیونکر قدرت رکہیگا کہ نزدیک حوض آئی اور حالانکہ
اور لوگ نزدیک نہ آسکینگی فرمایا اس سبب سے کہ وہ پرہیز کرتا تہا اعمال قبیحہ سی جب
ہم اہلبیت کا اونکی نزدیک ذکر ہوتا تہا ناسزا نکہتا تہا اور ترک کرتا تہا جنہین
کو کہ اور لوگ اونپر جرأت کرتی تہی گستاخی سی نسبت ہماری لیکن وہ شخص یہ
جو کرتا تہا ہماری محبت کی سبب سے نکرتا تہا اور نہ بسبب عنایت ہم اہلبیت کی
بلکہ واسطی سعی کی عبادت باطل ہین اور اپنی دین دنیا مین لیکن دل اوسکا
ہی اور نیت اوسکی مستلزم نصب عداوت اہلبیت ہی اور متابعت اونکی
کی اور مقدم رکہنا ابوبکر و عمر کا سب آدمیونپر اس سبب سے نزدیک حوض کی
آتا ہی اور محروم پہر جاتا ہی یہہ تہا خلاصہ و حاصل مضمون حدیث شریف کا

بیان شفاعت کا حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی فرماتی ہین جسکا خلاصہ
مضمون یہہ ہی کہ جاننا چاہیی کہ اختلاف نہین بیچ مسلمانونکے اور ضروری دین
اسلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیامت مین شفاعت واسطی گروہ
امت کی کرینگی اور اونکی شفاعت امتونکی کرینگی اور بعض تفصیلات مین اختلاف

اور خلاف نہین ہی علماے امامیہ مین اسبات مین کہ شفاعت واسطی دور
ہونی عذاب فساق شیعہ کی ہوگی اگرچہ اونہون نی گناہان کبیرہ کئی ہون اور
شفاعت مخصوص حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی لئی نہین ہی بلکہ فاطمۂ
زہرا اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجازت سی حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ
وسلّم کی شفاعت شیعونکی کرینگی اور بہت احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ علماو صلحاے
شیعہ بھی شفاعت کرینگی اور تفصیل ان مطالب کی حق الیقین مین ہی مطلب
تیرہوان صراط کی بیان مین حق الیقین مین ہی کہ ضروریات دین مین سی ہے
کہ ایمان صراط کا لانا چاہیٔی آور وہ ایک پل ہی کہ روی جہنم پر باندہا ہی جبتک
کوئی اوسپرسی نہین گذرتا داخل بہشت نہین ہوتا اور روایات معتبرۂ شیعہ
اور سنی مین وارد ہوا ہی کہ صراط بال سی باریکتر اور شمشیرسی برندہ تر اور آگ
سی گرم تر ہی اور مومنان خالص نہایت آسانی سی گذرینگی مانند برق جہندہ
کی اور بعضی بدشواری گذرینگی لیکن نجات پائینگی اور بعضی اوسکی عقبات سی جہنم
مین گرینگی اور صراط آخرت مین نمونہ صراط مستقیم دنیا کا ہی کہ دین حق اور
راہ ولایت اور متابعت حضرت امیرالمؤمنین علیہ السّلام اور حضرات ائمہ
معصومین ہی جو دنیا مین اس صراط سی برخلاف ہوا اور منحرف ہوا اور خواہش
طرف باطل کی ہی گفتار مین یا کردار مین اوسی عقبہ سی صراط آخرت پر پاون
اوسکی لغزش کرینگی اور جہنم مین گریگا اور صراط مستقیم سورۂ حمد مین اشارہ ان

دونون

دونون صراط کاہی اور معانی الاخبار مین منقول ہی کہ حضرت صادق
علیہ السلام سی پوچھا صراط کو حضرت نی فرمایا کہ وہ راہ طرف معرفت خدا کی
ہی اور دو صراط ہین صراط دنیا اور صراط آخرت صراط دنیا وہ امام ہی
کہ طاعت اوسکی فرض واجب ہی جسنی کہ اوسکو پہچانا دنیا مین اور پیروی
اوسکی کرتا تہا گذر جائیگا صراط آخرت پر سی کہ پل جہنم کا ہی اور جسنی کہ اوسکو
نہ پہچانا دنیا مین قدم اوسکا صراط آخرت پر لغزش کرتا ہی اور جہنم مین
گر پڑتا ہی اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین تفسیر صراط
مستقیم مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم دنیا یہہ ہی کہ غلو نکری حق ائمہ
علیہم السلام مین اور تقصیر نکری انکی حق امامت مین اور مستقیم رہی دین
حق مین اور خواہش طرف باطل کی نکری اور صراط آخرت راہ مومنونکی
ہی طرف بہشت کی کہ عدول نہین کرتی ہین طرف جہنم وغیرہ کی اور شیخ
مجالس مین سنیونکی طریقہ سی انس سی روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا صراط کو جہنم پر نصب کرینگی نگذریگا
اوسپری مگر وہ شخص کہ نامہ رخصتی رکہتا ہوگا کہ جسمین ولایت علی بن ابیطالب
علیہ السلام ہوگی اور یہی اشارہ ہی قول خدا کا وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ
یعنی باز رکہو انکو تحقیق کہ یہہ سوال کئی گئی ہین ولایت علی بن ابیطالب سے
اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سی روایت کی ہی کہ جب خدا جمیع خلائق کو مبعوث کریگا ایک منادی میری پروردگار کیطرف سی زیر عرش خداسی ندا کریگا کہ ای گروہ خلائق اپنی آنکھین بند کرو تو فاطمہ علیہا السلام دختر محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ کہ سیدہ نساء العالمین ہی صراط سی گذری پس تمام خلائق اپنی آنکھونکو بند کرلینگی سوای محمد اور علی اور حسن اور حسین اور اولاد طاہرہ انکی کہ محرم اونحضرت کی ہین اور جب داخل بہشت ہونگی ایک جامہ اونحضرت کا کہنچا ہوا ہوگا صراط پر اور ایک سرا اوسکا ہاتھ مین اونحضرت کی ہوگا اور دوسرا سرا عرصات قیامت مین رہیگا پس منادی میری پروردگار کیطرف سی ندا کریگا کہ ای دوستان فاطمہ علیہا السلام ہر ایک تہام لو ایک ریشہ تار سی جامہ سیدہ زنان عالمیان کا پس نرہیگا کوئی شخص دوستان فاطمہ مین سے مگر یہہ کہ لپٹ جائیگا ایک تار مین اونکی تارونمین سی یہانتک کہ زیادہ تیرہ ہزار گروہ سی چنگل مارینگی اوس جامہ پر کہ ہر ایک گروہ دس لاکہہ آدمیون کا ہوگا اور سب نجات پائینگی برکت سی جناب فاطمہ علیہا السلام کی آتش جہنم سی مؤلف کہتاہی کہ جسقدر واجبات خدا اور امر ونہی خدا ہین اسیقدر عقبہ صراط پر احادیث سی ثابت ہوتی ہین جسنی واجبات خدا یا امر ونہی مین تقصیر کی ہی اوس عقبہ پر روکا جائیگا حشر کو اور احادیث کہ جنمین تفصیل اسکی ہی نہین لکہی گئی بخیال اختصار مطلب چودہوان حقیقت اور

حقیقت بہشت و دوزخ کی بیان مین ہی حق الیقین مین ہی کہ خلاصہ اون
مضامین اور احادیث کا بقدر حاجت یہہ ہی کہ جاننا چاہئی کہ واجب ہے
ایمان بہشت و دوزخ جسمانیکا جسطرح کہ صریح آیات اور اخبار متواترہ مین
وارد ہوا ہی اور یہہ ضروریات دین اسلام سی ہی اور جو کوئی کہ مطلقا بہشت
و دوزخکا انکار کری مانند ملاحدہ کی یا تاویل کری اونکو مانند فلاسفہ کی
بیشک کافر ہی اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی بسند معتبر ابو الصلت ہروی سے
روایت کی ہی کہ کہا حضرت امام رضا علیہ السلام سی پوچھا مینی کہ یا ابن
رسول اللہ مجھکو خبر دیجئی بہشت اور آتش جہنم کی آیا آجکی دن پیدا ہوچکی ہین
حضرت نی فرمایا کہ ہان اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل بہشت ہوے
اور جہنم کو دیکھا اوس رات کہ اونحضرت کو آسمانپر لیگئی عرض کی مینی کہ ایکجماعت
کہتی ہی کہ بہشت و دوزخ مقدر ہوئی ہین لیکن ابہی پیدا نہین ہوی ہین
حضرت نی فرمایا یہہ لوگ ہمسی نہین ہین اور ہم انمین سی نہین ہین جسوقت انکار
کری پیدا ہونی بہشت و دوزخ کا تکذیب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کرتا ہی اور تکذیب ہماری کرتا ہی اور ہماری ولایت سی بہرہ نہین پاوی
اور مخلد جہنم مین ہوگا اور علی بن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ دلیل اوپر اسکی
کہ بہشت و دوزخ پیدا ہوی ہین یہہ ہی کہ خدا فرماتا ہی عِنْدَهَا
جَنَّةُ الْمَأْوٰى یعنی نزدیک سدرۃ المنتہی کی ہی وہ کہ ماوای مومنان ہے

اور سدرۃ المنتہی آسمان ہفتم مین ہی پس بہشت بہی اوس جگہہ ہی اور خصال
مین ابن عباس سی روایت کی ہی کہ دو یہودی آئی اور حضرت امیر المومنین علیہ
سی چند سوال کئی اور اون سوالون مین یہہ بہی پوچہا کہ بہشت کہان ہی اور دوزخ
کہان ہی فرمایا بہشت آسمان مین ہی اور جہنم زمین مین ہی پوچہا کہ سبعہ کیا چیز
ہی فرمایا سات دروازہ جہنم کی ہین کہ موافق ایک دوسری سی ہین پوچہا ثمانیہ کیا
چیز ہی فرمایا آٹہہ دروازی بہشت کی ہین اور ابن بابویہ نی کتاب صفات
الشیعہ مین حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو کہ اقرار کری
رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اور ایمان لائی معراج اور سوال قبر اور حوض اور
شفاعت اور خلق بہشت و جہنم اور صراط اور میزان اور بعث و نشور اور جزا
اور حساب کا وہ مومن ہی حقا اور ہم اہلبیت کی شیعہ مین سی ہی مطلب ہشتم
اون چند صفتون کی بیان مین ہی کہ آیات و اخبار واسطی بہشت کی وارد ہوئی
ہین اور اعتقاد اونکا لازم ہی کتاب حق الیقین مین لکہا ہی کہ جسکا خلاصہ یہہ
ہی جاننا چاہیی کہ بہشت دار بقا اور سلامتی ہی اور اوسمین موت نہین ہی
باجماع امت اور بہشت مین پیری اور اندہا ہونا اور بہرہ ہونا اور بیمار ہونا
اور درد اور آفت اور مرض اور ہم اور غم اور الم نہین ہوتا اور فقیری اور احتیاج اور
واماندگی نہین ہی اور جو کچہہ نفس خواہش کری اور آنکہین جس سی لذت اوٹہائین
واسطی اونکی حاصل ہی اور داخلہ ہرگز اوس سی باہر نہین جاتی اور

منزل پاکون اور نیکون کی ہی اوسمین بغض اور عداوت اور حسد اور نزاع
اور جدل نہین ہوتی اور جسکو جو کچھہ خدانی عطا کیا ہی اوسپر راضی ہی اور آرزو
اور مرتبہ کی نہین کرتا اور بعضی کہتی ہین کہ اہل مرتبہ اعلی و اسطی دیکھنی مرتبہ
ادنی کی آتی ہین اور یہہ نزدیک مرتبہ اعلی کی نہین جاتی کہ مبادا مرتبہ انکا انکی
نظر مین پست ہو اور عیش انکا منغص ہو اور یہہ ضرور نہین اسواسطیکہ ممکن ہی کہ خدا
انکو اپنی مرتبہ پر راضی کرتا ہو کہ آرزو اور خواہش اور مرتبہ کی نکرین اور انکو بول
اور غائط اور کثافت نہین ہوتی بلکہ پسینہ خوشبو اونسی جدا ہوتا ہی اور عورتین
بھی انکی حوریون اور آدمیون مین سی حیض اور نفاس اور استحاضہ اور ولادت
اور بول اور غائط اور رشک اور حسد اور عداوت اور بدی اور اخلاق کہ عادت
عورتون کی ہی نہین رکھتین اور ازواج مطہرہ کو اسی سی تفسیر کرتی ہین اور
روشنی بہشت کی آفتاب اور ستارونسی نہین ہی اور ہمیشہ مانند اوس ہوا کی
ہی کہ جو طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک رہتی ہی اور ظل ممدود کو اس سی
تفسیر کرتی ہین اور شراب دنیا کی مستی اور درد سر اور بول اور قی اور تلخی اور تلی
رکھتی ہی اور لغو اور فحش اور گالیان اوسکی سبب سی ہوتی ہین اور شراب بہشت کی ان
باتون مین سی کوئی بات نہین رکھتی اور لذت شراب سی بمراتب بی انتہا زیادہ
رکھتی ہی اور منزلین بہشت کی اکثر غرفی ہین اسواسطی لذت نہرون اور پھولون
اور سبزی کی سیر کی غرفون مین بیشتر ہوتی ہی اور عیب فضای دنیا مین یہہ ہے

که احتیاج اوترنیکی اور دشواری اوسکی هوتی هی اور اهل بهشت کو احتیاج
اوترنیکی نهین هی اگرچاهین باسانی اوتر آسکتی هین اور مروی هی که نهرین
بهشت کی زمین کی گرهی مین نهین هین بلند هوتی هین نهرین مکانونمین جسطرح
اهل بهشت چاهتی هین اور غرفون اور درختون کی نیچی جاری هوتی هین جسقدر
اهل بهشت خواهش کرتی هین اور ابن بابویه رحمة الله علیه فقیه اور امالی مین عبدالله
بن علی سی روایت کرتی هین که کها درمیان مصر کی خدمت بلال مؤذن
جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم مین پوچها مین اونسی وصف بنای بهشت کا
پوچها مینی کها سنا مینی جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم سی که حصار بهشت کے
ایک اینٹ سونیکی اور ایک چاندی اور ایک یاقوت کی هی اور بجای گارےکی مشک خالص
لگایا هی اور کنگره اوس حصار کی یاقوت سرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد
کی هین پوچها مینی دروازی اوس حصار کی کس چیز کی هین کها دروازی اوسکی
مختلف هین باب الرحمة یاقوت سرخ کا هی کها مینی حلقه اوس دروازی کا
کس چیز کا هی کها باب الصبر چهوٹا هی اور اوسمین ایک پٹ هی یاقوت سرخ کا
اور حلقه نهین رکهتا اور باب الشکر یاقوت سفید کا هی اور دو مصرع یعنی
دو پٹ رکهتا هی اور درمیان اوسمین ان دونون پٹونکا پانسو برس کی
راه هی اور اس دروازی مین سی ایک آواز آتی هی که خداوندا میری اهل کو طرف
میری لا کها مینی آیا دروازه باتین کرتا هی جواب دیا هان خدا اوسکو گویا کرتا هے

اور باب بالا یاقوت زرد کا ہی اور اس دروازی مین ایک پٹ ہی اور بہت
کم لوگ ہین جو اس دروازی سی داخل ہونگی اور ایک دروازہ بزرگ ہی پس
داخل ہونگی اوس سے اچہی بندی خدا کی کہ اہل زہد و ورع ہین اور رغبت کرتی ہین
طرف خدا کی اور انس رکہنی والی خدا سی جب داخل بہشت ہوتی ہین کشتیون
مین بیٹہتی ہین اور سیر کرتی ہین آب صاف کی دو نہرونمین اور کشتیان یاقوت
کی ہین اور جس چیز سی اون کشتیون کو حرکت دیتی ہین وہ چپو موتیونکی ہین اون
کشتیون مین فرشتی نور کی ہین کہ پوشاکین بہت سبز پہنی ہوئی کہا مینی کہ آیا
نور بہی سبز ہوتی ہین کہا پوشاکین سبز ہین اور اونمین نور ہی نور سی پروردگار
عالمیان کی اور یہہ دونون طرف نہر کی سیر کرتی ہین کہا مینی تام اوس نہر کا
کیا ہی کہا جنۃ الماوی کہا مینی آیا درمیان مین اس بہشت کی کوئی اور بہشت
ہی کہا ہان جنت عدن اور وہ وسط بہشتونکی ہی اور حصار اوسکا یاقوت سرخ
ہی اور سنگریزی اوسکی موتیون کی کہا مینی درمیان اوس بہشت کی کوئی اور بہشت
ہی کہا ہان جنت الفردوس حصار اوسکا نور سی ہی اور غرفی اوسکی نور پروردگار
عالمیان ہی اور روایتین وارد ہی کہ زنان اہل بہشت آپسمین ہاتہہ پکڑتی ہین
اور گاتی ہین ایسی آواز وسی کہ مثل اونکی کہی خلائق نی نہین سنی کہتی ہین ہم ہین
راضیات کہ خشم مین نہین آتی ہین اقامت کرنیوالی کہ ہرگز حرکت نہین کرتی ہم ہین
خیرات حسان اور دوست شوہرونکی جب حورین یہہ باتین کہین گی

بیان وقت ...

عورتین دنیاکی اونکی جواب مین کہینگے ہم ہین نماز پڑہنی والی اور تمنی نماز
نہین پڑہی ہم ہین روزہ رکہنی والی اور تمنی روزہ نہین رکہا ہی اور ہم ہین
وضوکرنیوالی اور تمنی وضو نہین کیا اور ہم ہین تصدقات کرنیوالی اور تمنی نہین
کیا ہی پہر زنان دنیا انپر غالب آجاتی ہین اور ابن بابویہ سنیونکی سندسی
ابن عباس سی روایت کرتی ہین کہ حلقہ دروازہ بہشت کا یاقوت سرخ کا ہی
اور سونیکی صفحونپر لٹکا ہی جب وہ حلقہ صفحہ پر پڑتا ہی صدا دیتا ہی کہ یا علیؑ
اور علی بن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ نصرانی شام نی حضرت امام محمد باقرعؑ سی
پوچہا کہ اہل بہشت طعام کہاتی ہین اور فضلہ نہین رکہتی نظیر انکی دنیا مین کیا ہے
فرمایا نظیر انکی بچہ ہی کہ شکم مادر مین کہاتا ہی جو کچہہ مان اوسکی کہاتی ہی اور فضلہ
نہین کرتا اور ابن بابویہ نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی
کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ اوسکی چوٹی پر سی حلہ نکلتی ہین اور اوسکی جڑ سی
گہوڑی معہ زین ولگام یالدار نکلتی ہین کہ لید اور پیشاب نہین رکہتی اور دوستان
خدا اونپر سوار ہوتی ہین اور وہ اوڑتی ہین بہشت مین اپنی راکب کے ساتہہ
جس جگہہ منظور ہوتا ہی پس جو جماعت کہ انسی پست تر ہین کہتی ہین کہ ای پروردگار
ہماری کونسا عمل باعث اسکی ہوا ہی کہ یہہ بندی تیری اس مرتبہ پر پہونچی ہین خدا
فرماتا ہی کہ یہہ راتون کو عبادت مین کہڑی ہوتی تہی اور نہ سوتی تہی اور دنونکو
روزہ رکہتی تہی اور کچہہ نہ کہاتی تہی اور تیری دشمنونسی جہاد کرتی تہی اور نہ ڈرتے

تہی اور تصدق دیتی تہی اور بخل نکرتی تہی اور علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی بسند کالصحیح روایت کی ہی کہ طوبی ایک درخت ہی بہشت مین جڑ اوسکی گہر مین حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی ہی اور گہر مین ہر شیعہ کی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سی ہی اور یہہ میوہ اوسکا ایک امت پر سایہ کرتا ہی اور فرمایا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی بہت بوسی لیتی تہی عائشہ کو برا معلوم ہوا اور کہا زن شوہر دار کی کسواسطی بوسی لیتی ہو تم حضرت نی فرمایا ای عائشہ شب معراج داخل بہشت ہوا مین اور جبرئیل مجہکو نزدیک درخت طوبی کی لیگئی اور میوہ اوسکا مجہکو دیا کہ کہایا مینی پہر خدا نی اوس میوہ کو پانی کیا میری پشت مین جب زمین پر آیا خدیجہ سی نزدیکی کی مینی وہ حاملہ ہوئی فاطمہ سی ساتہہ کی اب جسوقت مین اونکی بوسی لیتا ہون بو درخت طوبی کی اونحضرت سی سونگتا ہون اور علی بن ابراہیم نی بسند کالصحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہی کی ہر روز جمعہ نعمات مومنین پر بہشت مین زیادہ ہوتی ہین اور وہ حدیث طولانی ہی آخر اوسکی یہہ ہی کہ راوی نی کہا کہ فدا ہون مین آپ پر چاہتا ہون کہ پوچہون ایسی چیز کہ شرم کرتا ہون فرمایا سوال کر کہا آیا بہشت مین غنا اور سرود ہوتا ہی فرمایا بتحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہی حکم کرتا ہی خدا بہشت کی ہواؤن کو کہ چلین پس اوس درخت سی ایسی صدائین ظاہر ہوتی ہین کہ ہرگز خلائق نی ساتہہ اوس خوبی کی کوئی سنا و نغمہ

نہ سنا ہوگا پہر حضرتؐ نی فرمایا کہ یہہ عوض ہی اون لوگون کا کہ دنیا مین خوف خداسی غناسننی کو ترک کیا ہوا اور ابن بابویہ نی خصال مین سنیون کی طریق سے جابرسی روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ در بہشت پر لکہا ہی دو ہزار برس پیشتر سی پیدا ہونی آسمانون اور زمینون سی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ اور بہت روایات مین وارد ہوا ہے کہ روز زفاف حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا جبرئیل و میکائیل کئی ہزار فرشتون سی حاضر ہوئی بہشت مین اور خدانی حکم کیا درخت طوبی کو کہ نثار کری انپر حلہ اور سندس اور استبرق اور مروارید اور زمرد اور یاقوت اور عطر بہشت کا اور خدانی عطا کیا طوبی کو مہر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کی اور اوسکو گہر مین حضرت علیؑ کی قرار دیا اور کتاب اختصاص مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ داخل بہشت ہو تم میری رحمت سی اور نجات پائی تمنی آگ سی بسبب میری عفو کی اور تقسیم کرو بہشت کو درمیان اپنی موافق اپنی عمل کی اپنی عزت کی قسم ہی کہ تمکو نازل کرتا ہون مین دار الخلود و دار کرامت مین اور جب داخل ہوگے طول قد شریف حضرت آدم پر ہوگی کہ ساٹہہ ذراع ہی اور جوانی پر حضرت عیسیٰؑ کی کہ تینتیس ۳۳ برس ہی اور زبان محمدؐ پر یعنی لغت عربی اور بصورت حضرت یوسفؑ حسن و جمال مین اور نور تمہاری چہرون سی چمکیگا اور دل پر حضرت ایوبؑ کی یعنی کینہ اور حسد تمہین نہ ہوگی اور کتاب مذکور مین ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے

بیان بہشت

بیان بہشت

فرمایا کہ زمین بہشت مین پتہر کی جگہہ چاندی ہی اور خاک کی جگہہ زعفران اور جو جگہہ
کہ جاروب کرتی ہین مشک ہی اور سنگریزہ اوسکی دُرّ و یاقوت اور کرسیان اوسکی مروارید
اور یاقوت کی ہین چنانچہ خدا نی فرمایا ہی عَلٰی سُرُرٍ مَوْضُوْنَةٍ یعنی بنی ہوے
کرسیون پر بیٹہی ہوی ہون حضرت نی فرمایا کہ یعنی درمیان مین کرسیون کی جسن جگہہ
کہ بنتی ہین مروارید و یاقوت سی بنا ہوا اور حجلہ اون کرسیون پر بنائی ہون اور
حجلہ مروارید و یاقوت کی ہون لیکن پر سی سبک تر اور حریر سی نرم تر اور اون کرسیونپر
فرش موافق ساٹہہ غرفون کی غرفہ ہای دنیا مین سی ہون تلی اوپر اور یہہ ہی معنی
قول حق تعالی کی فُرُشٍ مَرْفُوْعَةٍ اور یہہ جو فرمایا ہی عَلَی الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ
حضرت نی فرمایا کہ مراد ارائک سی وہ کرسیان بنی ہوی ہین کہ حجلہ جنپر نصب ہوی
ہین اور فرمایا کہ رسولخدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ نہرین بہشت کی بی نشیب
کی زمین پر جاری ہوتی ہین برف سی سفید تر اور شہد سی شیرین تر اور مسکہ سی
نرم تر مین اور مٹی نہر کی مشک خوشبو ہی اور ریت اوسکی در و یاقوت کی ہی اور
جاری ہوتی ہین چشمہ اور نہرین جس جگہہ اور جس سمت کہ دوست خدا چاہی اپنی
بہشت مین اور اگر ضیافت کری تمام اہل دنیا کی جن و انس سی تو کفایت کری
سبکو کہانی اور پینی اور زیور اور حلہ مین اور کچہہ بہی کم نہو اوسکی نعمتون سی اور
حضرت باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اہل بہشت امرد اور سادہ ہین اور بال
انکی بدن مین نہین ہین اور سرمہ لگائی ہوئی ہین اور تاج اکلیل سر پر اور طوق

گردنمین اور گردن مین اور کرای اور انگوٹھیان ہاتھہ مین اور نرم اور لطیف اور بکرم
اور ہر ایک کو انمین سی قوت سو مرد کی دینگی کھانی اور پینی اور جماع کرنیمین اور لذت
طعام چاشت اور شب کی چالیس برس انکی مونہہ مین رہیگی اور خداوند غفور و قدیر
انکی چہرونپر نور اور انکی بدنون پر حریر پہنائیگا سفید رنگ و زرد زیور اور سبز کپڑے
ہونگی زندہ رہینگی ہرگز نہ مرینگی بیدار رہینگی کہ ہرگز نہ سوئینگی بی نیاز ہونگی کہ ہرگز فقیر
نہونگی اور فرحناک ہونگی کہ محزون نہونگی اور خندان ہونگی کہ ہرگز نہ روئینگی اور ہمیشہ
گرامی رہینگی کہ ہرگز خوار نہونگی اور نیک طبیعت ہونگی کہ ہرگز ترش رو نہونگی اور
ہمیشہ منعم و شاد رہینگی اور ساتھہ لذت کی کھائینگی کہ ہرگز گرسنہ نہونگی اور سیراب
ہونگی کہ ہرگز پیاسی نہونگی اور پوشاک پہنین گی کہ ہرگز عریان نہونگی اور سوار ہونگی
اور واسطے زیارت ایک دوسری کی جائینگی اور سلام کرینگی انہین ایسی لڑکی کہ نہایت
حسن و جمال رکہتی ہونگی اور آفتابہ چاندی اور ظروف سونیکی ہمیشہ انکی ہاتہونمین رہینگی
اور خدمتمین استادہ رہینگی اور بیٹھہ کر سیونپر تکیہ لگائی نظر کرینگی طرف اونکی اور تحیۃ
وسلام ہمیشہ طرف سی خداوند عالم کی انپر پہونچی گی **مطلب سولہوان**
صفات اور خصوصیات اور عقوبات جہنم کی بیان مین ہی جاننا چاہئی کہ قرآن
مجید مین آیتین جہنم اور عذاب جہنم کی بیان مین اور اسیطرح احادیث بہت ہین خلاصہ
مضمون چند حدیثون کا حق الیقین سی لکھا جاتا ہی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے
روایت ہی کہ جہنم کی سات در ہین یعنی سات طبقہ ایک طبقہ دوسری طبقہ پر حضرت نے

ایک

ایک ہاتہہ دوسری ہاتہہ پر رکہا اور کہا اسطرح اور کہا خدا کی بہشتون کو عونز
مین بنایا اور آگ کو تلی اوپر پیدا کیا اور پائین ترسکی جہنم ہی اور اوسکی اوپر لظی
اور اوسکی اوپر حطمہ اور اوسکی اوپر سقر اور اوپر اوسکی جحیم اور اوپر اوسکی سعیر اور اوپر
اوسکی ہاویہ اور بعضی کہتی ہین کہ پائین ترسکی ہاویہ ہی اور اوپر سب سے جہنم ہی اور
بعضے کہتی ہین آگ ساتہہ درکہ اول جگہ گناہگاران ذکر کہتی ہی اور وہ درکہ ہین
بعضی وپر بعضی کی اہل توحید کی ہی معذب ہوتی ہین اوسمین موافق اپنی اعمال کی
کہ دنیا مین کئی ہین پہر باہر نکال لیتی ہین اونکو دوسرا درکہ جگہ یہودیون کی ہی تیسرا
درکہ مقام نصاری کا ہی چوتہا درکہ محل صابئون کا ہی پانچوان درکہ مجوسیونکی
رہنی کی جگہ ہی چہٹا درکہ مشرکان عرب کی لئی ہی ساتوان درکہ درک اسفل ہی مقام
منافقونکا ہی اور روایت کرتی ہین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ اہل جہنم کو
چند گرز لگائی ہین کہ اگر ایک اون گرزون مین سی روی زمین پر لائی اور جن وانس
چاہین کہ اوسکو زمین سی اوٹہا ئین نہ اوٹہا سکین کی اور روایت کرتی ہین کہ
آگ اپنی زبانہ پر گنہگارونکو اوٹہا کی اوپر پہینک دیگی جب اوپر طبقات جہنم کی پہونچینگی
گرز انکی سرونپر لگائینگی کہ ستر برس کی راہ تک نیچی دہستی چلی جائینگی اور ایک
ساعت یہہ گنہگار قرار نہ پائینگی اور حق تعالی قرانمجید مین سورہ صافات مین
فرماتا ہی وصف اہل جہنم مین اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا
جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ

درکات جہنم



طلعها كانه رءوس الشياطين فانهم لآكلون منها فمالئون
منها البطون ثم ان لهم عليها لشوبا من حميم ثم ان مرجعهم لالى
الجحيم حاصل ترجمہ لفظی اس آیہ شریفہ کا یہہ ہی آیا نعمات بہشت بہتر ہین انسی و
مہمانی کی یا درخت زقوم کا تحقیق گردانا ہمنی اوس درخت کو امتحان واسطی ظالمونکی
اور وہ ایک درخت ہی کہ پیدا ہوتا ہی جڑ مین جہنم کی اور شگوفہ اوسکا مانند سرہای
شیاطین کے ہی پس تحقیق کہ کافر کہاتی ہین اوسمین سی بہر پر کرتی ہین اپنی شکمونکو اوسکے
پہر اہل نار کیواسطی اوپر زقوم کی پانی جہنم کا ہی کہ نام اوسکا حمیم ہی پہر بازگشت
اونکی طرف جحیم کی ہی مفسر کہتی ہین کہ زقوم ایک درخت ہی آگ مین کہ رکہتا ہی ساتہہ
نہایت تلخی اور خشونت اور بدبوکی اور جب ابوجہل اور سب کفار قریش ہنستی تہی کہ درخت
درمیان آگ کی کیونکر اوگتا ہی خدا نی فرمایا کہ اوسکو امتحان کیا ہی مینی واسطے
ستمگارونکی اور رؤس شیاطین بعضے کہتی ہین کہ ایک میوہ تلخ و بدبو ہی صحرا مین
بعضے کہتی ہین شیاطین ایک جنس سانپ کی ہین کہ میوہ جہنم کو تشبیہ اوس سانپ کی سر سے
دی گئی اور بعضے کہتی ہین کہ درمیان عرب کی مشہور ہی کہ بری چیزونکو تشبیہ سر
شیطان سی دیتی ہین اور روایت کرتی ہین کہ بہوک اہل جہنم پر اسقدر غالب ہووی گی
کہ آگ کی عذاب بہول جاتی ہین اور استغاثہ کرتی ہین مالک سی پس وہ انکو طرف اوس
درخت کی لیجاتا ہے اور ابوجہل امین ہوتا ہی پہر کہاتی ہین اوس میوہ سی کہ پیٹ
انکا بہر جاتا ہی اور جوش دیتا ہی شکم انکا مانند جوش دیگ کی کہ جسمین جوش آیا ہو

پہر پانی مانگتی ہین مالک وہ حمیم کہ حرارت جسکی نہایت کو پہونچی ہی اور برسون
دیگہای جہنم مین جوش ہوی ہی انکی لیٔ لاتا ہی جب وہ حمیم نزدیک انکی پہونچتی ہی
مونہہ انکی بہن جاتی ہین اور جب انکی شکم مین پہونچتی ہی جو کچہہ اونکی شکم مین ہی اوسی
گھلا دیتی ہی اور خدا فرماتا ہی کہ گنہگار آواز دینگی ای مالک مار ڈالی ہمکو پروردگار تیرا
مالک انکی جواب مین کہیگا ہمیشہ عذاب مین رہوگی اور ہرگز تمکو موت نہ آئیگی اور ابن
عباس کہتی ہین کہ اس استغاثہ کا ہزار برس کی بعد یہہ جواب سنینگی اور خدا اور مقام
مین فرماتا ہی اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ احادیث سنی اور شیعہ مین
وارد ہوا ہی کہ القیا بصیغہ تثنیہ خطاب ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم او
امیر المومنین علیہ السلام سی کہ ڈالو جہنم مین ہر ایک بہت کفران کرنیوالی دشمن کو
یعنی اپنی دشمنون کو داخل جہنم کرو اور اپنی دوستون کو داخل بہشت کرو اور سیا
نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ کفار او مشرک سرزنش کرینگی
اہل توحید اور مسلمانون کو کہ تمہاری توحید نی تمکو فائدہ نہ بخشا ہم اور تم برابر ہو
داخل ہونیمین جہنم کی پہر خدا حمایت کریگا واسطی مسلمانونکی اور ملائکہ کو فرمائیگا
شفاعت کرو انکی وہ ملائکہ شفاعت کرینگی جسکو خدا چاہیگا پہر پیغمبرونکو فرمائیگا
کہ شفاعت کرو وہ شفاعت کرینگی جسکو خدا چاہی پہر مومنونسی فرمائیگا شفا
کرو وہ شفاعت کرینگی جسکو خدا چاہی پہر خدا فرمائیگا مین سب رحم کرنیوالونسی
رحیم تر ہون باہر آؤ تم میری رحمت مین پہر نکلینگی آگ مین سی مانند پروانونکی

اور مثل اون جانورون کی کہ آگ کی پاس جمع ہوتی ہین پہر حضرت نی فرمایا کہ بعد
اسکی عمودونکو کہینچتے ہین اور دروازونکو کفار اور مشرکونپر بند کرتی ہین قسم خدا کی کہ جو
لوگ باقی رہتی ہین ہمیشہ مخلد رہتی ہین جہنم مین اور علی بن ابرہیم بسند کالصحیح ابوبصیری
روایت کرتی ہین کہ کہا حضرت صادق علیہ السلام سی عرض کی مینی کہ یابن رسول اللہ
مجہکو ڈرائی کہ دل میرا سنگین ہوا ہی حضرت علیہ السلام نی فرمایا کہ آمادہ ہو واسطی
زندگی درازکی تحقیق کہ جبرئیل آئی نزد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ رو ترش کیی
ہوئی اور ہمیشہ جب آتی تہی تو مسکراتی ہوئی آتی تہی حضرت نی سبب اس حال کا پوچہا
جبرئیل نی کہا کہ آجکی دن وہ دہونکنیان کہ جبسی آتش جہنم پہونکتی تہی ہاتہہ سی
رکہی ہین فرمایا کہ ای جبرئیل دہونکنیان آتش جہنم کی کیا ہین کہا ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خدا نی حکم فرمایا کہ ہزار برس آتش جہنم کو دہونکا کہ سفید ہوئی پہر ہزار سال
اور دہونکا کہ سرخ ہوئی پہر ہزار سال اور دہونکا کہ سیاہ ہوئی اب سیاہ ہی و تاریک
ہی اور ضریع کہ پسینہ اہل جہنم کا اور چرک اور پیپ زناکارون کی فرجون کی ہی
کہ دیگون مین جہنم کی جوش ہوتی ہی اور عوض پانی کی اہل جہنم کو پلاتی ہین اگر اوس مین
سی ایک قطرہ دنیا کی پانیون مین ڈالدین تو سب اہل دنیا اوسکی بدبوسی مرجاین
اور اگر اون زنجیرون مین سی کہ ستر گزکی ہین اور گردن اہل جہنم مین ڈالتی ہین اگر ایک حلقہ
اوس زنجیر کا ایکی دنیا پر رکہدین اوسکی گرمی سی تمام دنیا پگہل جائی اور اگر ایک پیراہن
پیراہن اہل جہنم سی زمین پر لٹکائین اہل دنیا اوسکی بدبوسی ہلاک ہوجائین جب

جب جبرئیل نی یہہ باتین بیان کین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
جبرئیل دونون روئی خدا نی ایک فرشتہ کو طرف انکی بہیجا کہ خدا تمہارا سلام پہونچاتا
ہی اور فرماتا ہی کہ مینی تمکو ایمن کیا اسبات سی کہ کوئی گناہ کرو تم تاکہ مستوجب کسی
عذاب کی ہو پہہ بعد اوسکی حضرت جبرئیل جسوقت خدمت حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین آئی تہی متبسم اور خندان تہی پہر حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا
کہ اوس روز اہل آتش عظمت جہنم اور عذاب الٰہی کی جانین گی اور اہل بہشت عظمت
بہشت اور اوسکی نعمتون کی جانیگی اور جب اہل جہنم داخل جہنم ہونگی ستر برس کوشش
کرینگی کہ اپنی تئین جہنم کی اوپر پہونچائین جب کنارہ جہنم پر پہونچین گی ملائکہ گرز آہن
اونپر لگائینگی کہ پہر قعر جہنم تک چلی جائینگی پہر پوست انکی متغیر کی جائینگی اور پوست
تازہ انکی بدنون پر پہنائین گی کہ عذاب ان پوستونپر زیادہ تاثیر کری پہر حضرت ع
نی ابو بصیر سی فرمایا کہ جو کچھہ کہا مینی تجھسی کافی ہی عرض کی اوسنی بس ہی مجھکو اور
کافی ہی اور بسند معتبر عمر بن ثابت سی منقول کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی
فرمایا کہ اہل جہنم آگ مین فریاد کرتی ہین مانند کتون اور بھیڑیون کی کہ چلاتی ہین شدت
سی اوس چیز کی کہ جو انہین پہونچتی ہی عذاب الٰہی سی کیا گمان رکہتا ہی تو ای عمر
اوس گروہ کی باب مین کہ جنہین موت نہین آتی کہ عذاب سی نجات پائین اور عذاب انکا
ہرگز سبک نہین ہی اور درمیان آگ کی پیاسی اور بہوکی اور بہری اور گونگی اور اندہی
رہتی ہین اور مونہہ انکی سیاہ ہوجاتی ہین اور محروم اور نادم اور پشیمان اور غضب کردہ

اپنی پروردگار کی ہین رحم انپر نہین کرتی ہین اور انکی عذاب مین تخفیف نہین
کرتی اور آگ انکی لیی بہڑکاتی ہین اور حمیم گرم جہنم سی بعوض پانی کی پیتی ہین اور زقوم
بعوض کہانی کی کہاتی ہین آگ کی قلاب سی انکی بدنون کو پہاڑتی ہین اور آگ کی گرز
انکی سر پر لگاتی ہین اور ملائکہ بہت شدید و غلیظ انکو شکنجہ مین کہتی ہین اور انپر رحم نہین
کرتی ہین اور مونہہ کی بہل انکو آگ مین کہینچتی ہین اور شیطانون کی ساتہہ انکو زنجیر مین
جکڑتی ہین اور زنجیرون اور بیڑیون مین انکو قید کرتی ہین اگر کوئی دعا کرتی ہین
دعا انکی مستجاب نہین ہوتی اور اگر کوئی حاجت طلب کرتی ہین بر آوردہ نہین ہوتی
یہہ ہی حال اوس جماعت کا کہ جہنم مین جاتی ہی اور بسند معتبر منقول ہی حضرت
صادق علیہ السلام سی معنی پوچہی فلق کی فرمایا کہ ایک ایسا درہ ہی جہنم مین کہ اوس
مین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین ستر ہزار حجری ہین اور ہر حجری مین ستر ہزار کالی سانپ
ہین اور پیٹ مین ہر ایک سانپ کی ستر ہزار گہڑی زہر کی ہین اور سب اہل جہنم کو اس
درہ پر سی گذرنا ہوتا ہی اور حدیث مین فرمایا کہ یہہ آگ تمہاری کہ دنیا مین ہی ایک
حصہ ہی ستر حصون مین سی آتش جہنم کی کہ ستر مرتبہ اسکو پانی سی بجہایا ہی اور پہر
جل اوٹہی ہی اور اگر ایسا نکرتی کوئی شخص طاقت اسکی نزدیک آنیکی نرکہتا اور تحقیق کہ
جہنم کو روز قیامت صحرای محشر مین لائینگی کہ صراط کو اوسپر رکہین پہر جہنم ایک فریاد
کریگا کہ سب ملائکہ مقرب ہین اور انبیای مرسلین اوسکی وحشت سی استغاثہ کرینگی اور حدیث
مین منقول ہی کہ غساق ایک وادی ہی جہنم مین کہ اوسمین تین سو تینتیس قصر ہین اور

بیان جہنم

ہر ایک قصر مین تین سو تیس گہر ہین اور ہر گہر مین چالیس زاویہ ہین اور ہر زاویہ
مین ایک سانپ ہی اور شکم مین ہر ایک سانپ کی تین سو بچہو ہین اور نیش مین
ہر ایک بچہو کی تین سو تیس سبو زہر کی ہین اور ہر ایک اون بچہوؤن مین سی اپنا زہر
تمام اہل جہنم پر ڈالی سب کے مر جانیکی لئی کافی ہی اور حضرت امام موسی کاظم سی منقول
ہی کہ جہنم مین ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتی ہین کہ جس روز سی خدانی اوسکو پیدا
کیا ہی اوسنی سانس نہین لی اگر خدا اوسی اجازت دی کہ بقدر سوراخ سوزن
کی سانس لی تو تمام چیزین کہ روی زمین مین ہین جل جائین اور
اہل جہنم خدا سی پناہ مانگتی ہین حرارت اور بدبو اور بدی اور کثافت سے
اوس وادی کی اور جو کچہہ اون چیزون سی جو خدانی اوسمین واسطے
اہل سقر کی مہیا کیا ہی اپنی عذاب سی اور اوس وادی مین ایک پہاڑ
ہی کہ سب اوس وادی کی لوگ پناہ لیجاتی ہین طرف خدا کی گرمی اور تعفن اور
کثافت سی اوس پہاڑ کی اور اون عقابون سی کہ جو خدانی اوجگہہ کی لوگونکی
لئی مہیا فرمائی ہین اور اوس پہاڑ مین ایک درہ ہی کہ اوس پہاڑ والی طرف
خدا کی استغاثہ کرتی ہین گرمی اور بدبو اور کثافت اور عذاب سی اوس
درہ کی اور اوس درہ مین ایک کنوان ہی کہ اوس درہ کی لوگ عذاب شدید سے
اوس کنوین کیطرف خدا کی پناہ لیجاتی ہین اور اوس کنوین مین ایک سانپ ہی
کہ تمام لوگ اوس کنوی کی خباثت اور تعفن اور کثافت سی اوس سانپ کے

اور جو کچھہ خدا نی اوسکی نشیمن مین زہر مقرر فرمایا ہی خدا سی استغاثہ کرتی
ہین اور شکم مین اوس سانپ کی سات صندوق ہین کہ اونمین جگہہ پانچ
آدمیون کی ہی امتہا ی گذشتہ سی اور دو آدمیون کی جگہہ ہی اس امت
مین سی لیکن وہ پانچ آدمی یہہ ہین قابیل کہ جسنے اپنی بہائی ہابیل کو قتل
کیا اور نمرود کہ جسنے ابراہیم علیہ السلام سی منازعہ کیا اور کہتا تہا کہ مین مارڈالتا
ہون اور مین زندہ کرتا ہون اور فرعون ہی کہ جسنے دعوی خدائی کا کیا اور
یہودہی کہ جسنے یہودیونکو گمراہ کیا اور بولس ہی کہ جسنی نصاری کو گمراہ کیا او
اس امت مین سی دو اعرابی ہین کہ ایمان خدا کا نہ لائی اور حدیث مین حضرت
صادق علیہ السلام سی وارد ہوا ہی کہ فلق ایک کنوان ہی جہنم مین کہ اہل
جہنم اوسکی شدت حرارت سی استعاذہ کرتی ہین اوس فلق نی خدا نی اجازت
لی کہ ایک سانس لی جب ایک سانس لی جمیع اہل جہنم کو جلا دیا اوس کنوی مین
ایک صندوق ہی آگ کا کہ اوس کنوی کی لوگ صندوق کی گرمی اور حرارت سے
استغاثہ کرتی ہین اور وہ ایسا تابوت ہی کہ اوس تابوت مین چہہ آدمی اگلی
امتون سی اور چہہ آدمی پچہلی امت سی جگہہ رکہتی ہین چہہ آدمی جو کہ قبل کی
ہین پہلی پسر آدم ہی کہ جسنی اپنی بہائی کو قتل کیا اور نمرود ہی کہ جسنی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا اور فرعون اور سامری کہ جہنون نی گوسالہ
پرستی کو اپنا دین کیا اور وہ شخص کہ جسنی یہودیون کو بعد اونکی پیغمبر کی گمراہ کیا

بیان چاہ فلق

احوال اہل جہنم

اور وہ شخص کہ جسنی نصاری کو انکی پیغمبر بعد گمراہ کیا اور چہہ آدمی جو آخرین
ہوئی ہین وہ فلان اور فلان اور فلان اور پسر ابوسفیان اور سرگروہ خوارج نہروان
اور ابن ملجم علیہم اللعنہ اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جہنم مین
سانپ ہین مثل گندگی گردن شتر کی کہ ایک انمین سی کاٹتا ہی جس شخص کو تو چالیس برس
قرن یا چالیس سال درد اوسکا رہتا ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام
سی منقول ہی کہ جب اہل بہشت داخل بہشت ہونگی اور اہل جہنم جہنم مین آئینگی
ایک منادی خدا کیطرف سی آواز دیگا کہ ای اہل بہشت ای اہل جہنم اگر موت کوئی صورت
بنکی تمہاری سامنی آئی تم پہچانوگی اوسکو کہین گی نہین پہر لائینگی موت کو مثل صورت
گوسفند سیاہ و سفید کی اور درمیان بہشت و دوزخ کی رکہین گی اور اہل بہشت
اور اہل دوزخ سی کہینگی کہ دیکہو یہ موت ہی پہر حقتعالی حکم فرمائیگا کہ اوسکو ذبح کرین اور فرمائیگا کہ ای اہل
بہشت ہمیشہ بہشت مین رہوگی اور تمکو موت نہی ہی اور اہل جہنم ہمیشہ جہنم مین رہوگی
اور تمکو موت نہ آئیگی اور عقاب الاعمال مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ چار آدمی ہین کہ اہل جہنم باوجود
اون آزارونکی کہ رکہتی ہین حمیم انکی حلق مین ڈالتی ہین اور درمیان جہنم کی واویلا
کہتی ہین مگر عذاب سی چار آدمیون کی متاذی ہونگی اور ایک دوسری سی کہین گے
کہ کیا حال ہی ان چار آدمیون کا کہ باوجود ان ایذاؤن کی کہ ہمپر پہونچتی ہین ان
چارونکی عذاب سی ہمکو بہی ایذا زیادہ ہی پہلی وہ مرد ہی کہ لٹکا ہی ایک آگ کی صندوق مین

اور دوسری شخص اپنی آنتونکو کہینچتا ہی اور تیسرے شخص کی مونہہ سی خون اور
چرک جاری ہی اور چوتہا شخص گوشت اپنا کہاتا ہی پہر کہینگی صاحب صندوق
سی کہ کیا ہوا اس بدبخت کو کہ عذاب اسکا ہمکو ایذا دیتا ہی کہینگے یہہ مرد ہی کہ
ذمہ پر اسکی مال لوگونکا تہا اور کچہہ نرکہتا تہا کہ اونکی قرض کو ادا کرے اور دوسرا
شخص جو اپنی آنتونکو کہینچتا ہی یہہ شخص پروا نرکہتا تہا پیشاب سی کہ کہان پر
اوسکی بدنمین لگا اور تیسرا شخص کہ جسکی مونہہ سی پیپ اور خون جاری تہا تتبع اور
تفحص کرتا تہا لوگون کی بری باتون کو اور اونسی بیان کرتا تہا اور چوتہا شخص کہ
گوشت اپنا کہاتا تہا یہہ گوشت لوگون کا کہاتا تہا غیبت کرنی سی اور سخن چینی
کرتا تہا اور درمیان مین لوگون کی عداوت ڈالتا تہا اور حضرت صادق ع
روایت کرتی ہین کہ آگ کا فرونکی لئی عذاب ہی اور خازنان جہنم کی لئی رحمت ہے
یعنی اوس سی لذت پاتی ہین اور انکو نہین جلاتی اور ابن بابویہ نی حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جہنم مین ایک کوہ ہی کہ اوسکو اصعد کہتے
ہین اور اصعد مین ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتی ہین اور سقر مین ایک کنوان ہے
کہ اوسکو ہبہب کہتی ہین جسوقت پردہ اوس کنوین کی مونہہ پر سی ہٹا لیتی
ہین اہل جہنم اوسکی گرمی سی فریاد کرتی ہین اور وہ کنوان جبارون اور خلفای جور کا
ہی مطلب ستر ہوان اعراف کی بیان مین خدا نی فرمایا ہی وَبَیْنَهُمَا حِجَابٌ
یعنی درمیان بہشت و دوزخ کی ایک حجاب ہوگا کہتی ہین وہ اعراف ہی کہ ایک

بیان اعراف

مقصد ۱

حصار ہی درمیان بہشت و دوزخ کی پہر خدانی فرمایا وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ترجمہ ظاہری یہہ کہ اعراف پر چند مردہین پہچانتی ہین ہر ایک کو اوسکی علامت سی اور مفسرون نی اختلاف کیا ہی معنی اعراف مین اور اون لوگون کی باب مین کہ جو اوس جگہہ ہین اور مشہور یہہ ہی کہ اعراف ایک حصار ہی درمیان بہشت و جہنم کی اور بعضے کہتی ہین کہ اعراف کنگری اوس حصار کی اوپر کی ہین اور بعضے کہتی ہین صراط ہی اور پہلا قول بہت مشہور اور بہت ظاہر ہی اور اختلاف ہی اون لوگون مین کہ اعراف مین رہتی ہین بعضی کہتی ہین یہہ لوگ وہ گروہ ہین کہ حسنات و سیئات انکی برابر ہین حسنات انکی مانع اسکی کہ جہنم مین جائین اور گناہ انکی مانع ہوی ہین درمیان انکی اور بہشت کی پس انکو اس جگہہ رکہا ہی یہانتک کہ خدا حکم کری انکی حق مین جو کچہہ چاہی پہر انکو داخل بہشت کرتا ہی اور بعضی کہتی ہین ملائکہ ہین مردونکی صورت پر کہ اہل بہشت اور جہنم کو پہچانتی ہین اور خازنان بہشت و جہنم ہین یا حافظان اعمال ہین کہ گواہ ہین آخرت مین لوگون کی اور بعضے کہتی ہین کہ نیک اور بہترین مومنان ہین اور ثعلبی نی ابن عباس سے روایت کی ہی کہ اعراف ایک موضع بلند ہی صراط پر کہ علی علیہ السلام اور جعفر اور حمزہ اور عباس اوس جگہہ رہتی ہین اور اپنی دوستون کو پہچانتی ہین چہرونکی سفیدی سی اور اپنی دشمنون کو پہچانتی ہین چہرونکی سیاہی سی اور بہت

احادیث مین ائمہ اطہار علیہم السلام سی وارد ہوا ہی کہ ہم ہین اصحاب اعراف
کہ پہچانتی ہین ہر ایک شخص کو اوسکی علامت سی جو کہ ہمکو پہچانتا ہی اور ہم
اوسکو پہچانتی ہین اوسکو داخل بہشت کرتی ہین اور جو کہ شیعہ ہمارا نہین ہی
اور ہم اوسکو نہین پہچانتی ہین اوسکو ہم داخل جہنم کرتی ہین اور روایت مین
وارد ہوا ہی کہ اعراف مین ہوگی ایکجماعت مستضعفین سنی کی اور مُرجَون لِامرِ اللہ
یعنی جو کہ چھوڑ دی گئی ہین اور انتظار ہی ونکی باب مین حکم خدا کا اور فسّاق شیعہ
کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہین اور طریقہ جمع کا درمیان ان حدیثون مختلف
کی یہہ ہی کہ اصحاب اعراف کہ حاکم اعراف مین ہی رسولخدا اور ائمہ ہدی صلوات اللہ
علیہ وعلیہم ہونگی کہ مومنان حقیقی کو اول مرتبہ داخل بہشت کرتی ہین او رصراط سی
پار اوتار دیتی ہین اور اپنی دشمنون اور کافرون اور مخالفون اور متعصبون کو جہنم
مین بھیجتی ہین اور ایک جماعت فسّاق شیعہ سی اور مستضعفان اہل سنت سی کہ
اہل اعراف مین ٹھرائی جاتی ہین اعراف مین اور آخر یہہ سب شفاعت حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت حضرت رسول علیہم السلام سی داخل بہشت ہوتی ہین
یا بعضی انکی کہ قابل شفاعت ہین داخل بہشت ہوتی ہین اور بعضی ہمیشہ اعراف
مین رہینگی دونون باتون کا احتمال ہی **مؤلف** کہتا ہی کہ مراد یہان مستضعف
سنی سی وہ ہی کہ حق کو نہین پہچانتا اور نہ کسی مذہب سی عداوت رکھتا ہو اور نہ کسی
شخص سی دوستی رکھتا ہو ٭ تمت باب اول

بیان اعراف

باب دوسرا طہارت مین اس مین

مقدمہ اور چھہ فصلین ہین مقدمہ بیت الخلا کی آداب مین اور آداب واجبہ اوسکی دس ہین پہلا چہپانا عورتین کا تمیز رکہنی والی سی سوای اپنی زوجہ کی اور اپنی لونڈی غیر آزاد اور غیر شوہردار اور طفل غیرممیز کی دوسرا نہ بیٹہنا قبلہ کیطرف مونہہ کر کی تیسرا نہ بیٹہنا قبلہ کیطرف پشت کر کی چوتہا نہ بیٹہنا مکان محترم مثل مسجد وغیرہ مین پانچوان نہ بیٹہنا ملک غیر مین چہٹا دہونا مخرج بول کا پاک پانی سی ایک دفعہ اگرچہ تین دفعہ افضل ہی اور اگر بول تعدی فاحش کری تو آب قلیل سی دو دفعہ لازم ہی اور مخرج غایط کو اگر نجاست متعدی نہو بہتر اور لکڑی اور لتہ اور مثل اونہو نسی کہ پاک اور بنابر احوط تین عدد ہون پاک کرسکتا ہی اور اگر نجاست متعدی ہو تو پانی معین ہے ساتوان پاک نکرنا مخرج غایط کا سرگین سی اگرچہ حیوان حلال گوشت سی ہو اٹہوان پاک نکرنا اون چیزونسی کہ جو صاحب حرمت ہون مثل نان اور آب زمزم وغیرہ اور اسیطرح مال غیر سی بدون اذن کی نوان پاک نکرنا مخرج غایط کا ہڈیسی دسوان پاک نکرنا مخرج غایط کا اوس ہاتہہ سی کہ جسمین انگوٹہی ہو کہ اوسپر کلمات محترمہ نقش ہون اگر خوف نجس ہونیکا ہو اور جانکہ استبرا سنت ہی اور فائدہ استبرا کا یہہ ہی کہ اگر بعد استبرا کی رطوبت

بیان استبرا

دیکھی اور نجاانی کہ بول ہی یا دوسری چیز وہ رطوبت پاک ہی اور
اگر بعد وضو کی ظاہر ہو تو وضو اوسکا باطل نہین ہوتا اور پانی بول اور
غایط کی استنجا کا پاک ہی چند شرطونسی پہلی پانی کا مزا یا رنگ یا بو متغیر نہو
دوسری کسی دوسری نجاست سی مثل خون وغیرہ سی مخلوط نہو
تیسری متعارف سی تعدی نکری کہ استنجا صادق نہ آوی اور آب
استنجا اگرچہ بعد حاصل ہونی شرایط مذکورہ کی طاہر ہی لیکن وضو اور
غسل جائز نہین ہے علی الاحوط ہان ازالہ نجاست جائز ہی اور یعبہ نہین ہے
کہ پینا جائز ہو فصل پہلی وضو مین و اسمین چند چیزین واجب ہین پہلی
مباح ہونا اوس فضا کا کہ جسمین وضو کرنیوالی کی اعضای وضو ہی
ہین لیکن وضو کرنیوالی کی مکانکا غصبی ہونا مضایقہ نہین ہی ولیکن
احوط ترک ہی دوسری پانی سی وضو کرنا نہ مثل گلاب و عرق سی
اور پاک کرنیوالا ہونہ مثل آب استنجا کی علی الاحوط اور مباح ہونہ مال غیر
بدون اذن اور مشتبہ بمضاف و نجس اور غصبی بھی نہو اگر شبہہ محصورہ
ہی تیسری نزدیک مونہہ کی دہونی کی نیت قربت کی کرنا چوتھی دہونا
سر کی بالونکی اوگنی کی جگہہ سی ٹھڈی کی آخر تک طول مین اور عرض
مین جہانتک کہ بیچ کی اونگلی اور انگوٹہا گہیری بہ نسبت خلقت متعارف کی
دہونا اوس جلد کا کہ بہون اور ڈاڑہی کی نیچی چہپی ہو ضرور نہین ہے

بیان وضو

مسائل وضو

لیکن دہونا بہونکا اور ڈاڑہی کی بالونکا جہانتک حد مذکور مین داخل ہی لازم ہی پانچوین دہونا دونون ہاتہونکا ہی کہنیونسی انگلیون کی سری تک اور اگر کوئی مانع ہو مثلاً انگوٹہی پہنی ہو تو اوسکو حرکت دی اور میل کو ناخن کی زایل کرنا لازم نہین مگر جب کہ ناخن متعارف سی بڑا ہو اوسوقت دور کرنا میل کا چاہئی چہٹی مسح کرنا مقدم سر کا بقدر مسمی ہاتہہ کی رطوبت سی اور مسح دونون پانونکا انگلیونکی سری پانونکی قبہ تک اور بعضا مفصل تک طول مین اور عرض مین مسمی کافی ہی اور چاہئی کہ دونو مسح ہاتہہ کے باقی رطوبت سی ہون اور اگر ہاتہہ خشک ہوجای اعضای وضو سی جہانسے چاہی رطوبت لی بنابر اقوی ساتوین مسح کرنا ہتیلی سی یا اونگلیونکی باطن سی حالت اختیار مین اور اضطرار مین پشت دست سی جایز ہی اٹہوین موالات یعنی پی در پی دہونا ساتہہ اس معنی کہ ایسا دہوئے کہ قبل دہونی ایک عضو کی سب اعضای سابق خشک نہون نوین ترتیب کہ پہلی مونہہ کو دہووی پہر دہنی ہاتہہ کو پہر بائین ہاتہہ کو پہر مسح سر کا کری پہر مسح پانونکا اور پانونکی مسح مین بہی ترتیب ہی بنابر احوط دسوین وضو کرنیوالا خود وضو کی فعلونکو بجالاوی مگر یہہ کہ عاجز ہو اور عذر رکہتا ہو گیارہوین جاری کرنا وضو کی پانی کا اون اعضا پر کہ جنکو دہوتی ہین وضو مین بارہوین پانی مکان غصبی اور ظرف

غصبی اور ظرف طلا اور نقرہ مین نہو کہ اگر ہوا اور منحصر ہو وضو باطل
ہی اور اگر دو پانی ہوون ایک ظرف غصبی یا طلا مین اور دوسرا ظرف
بگلی مین مثلاً وضو صحیح ہی اگرچہ ظرف غصبے سی وضو کری تیرہوین
نیت وضو کو آخر عمل تک باقی رکھی چودہوین پاک ہونا عضو کا قبل
دہونی یا مسح کرنی اوس عضو کی پندرہوین نہونا مانع کا استعمال آب
مین مثل مرض اور ہونا سب اون چیزون کا کہ جو باعث تیمم ہین اور جان
کہ وضو واسطی تین چیزون کی واجب ہی پہلی واسطی نماز واجب کے
اور نماز میت کی لئی وضو لازم نہین ہی بلکہ جنب سی بہی صحیح ہی
دوسرے طواف حج اور عمرہ کا تیسرے واسطی چہونی حرف قرآن کے
اگر چہونا واجب ہو نذر یا عہد یا قسم سی یا واسطی یعنی قرآن کی کافر کی
ہاتہہ سی یا واسطی پاک کرنی کی نجاست سی یا واسطی جمع کرنی قرآن کے
کہ ہوا وغیرہ سی متفرق ہوکی پاؤن کی نیچی پڑا ہو اور جان کہ توڑنی
والی وضو کی اور باعث وضو کی دس چیزین ہین پہلی اور دوسری
خارج ہونا بول اور غائط کا تیسرے وہ خواب کہ دل اور کان اور آنکھہ
خواب مین جائی اور ذائقہ فرق درمیان شور اور شیرینی کی نکری اور
اور حواس معطل ہوئی ہوون چوتہی جو چیز کہ غالب عقل پر ہو مانند بیہوشی
اور مستی اور صرع اور خوف اور وحشت زیادہ کی پانچوین استحاضہ قلیلہ

بیان شرائط وضو

بیان نقض وضو

اور اسیطرح متوسطہ واسطی غیر نماز صبح کی اور استحاضۂ کثیرہ واسطی عصر اور عشا کی اور لیکن متوسطہ واسطی صبح کی اور کثیرہ واسطی ظہر اور مغرب اور صبح کی پس باعث ہی وضو اور غسل دونونکا چہٹی اور ساتوین اور آٹہوین مس میت اور حیض اور نفاس نوین تری مشتبہ ساتہہ بول کی اگر قبل استبرا کی خارج ہو دسوین جو باد کہ مخرج معتاد و متعارف سی خارج ہو اور جانئے اگر کوئی یقین رکہتا ہی طہارت کا اور شک کری حدث یا شک کری دہونی مین کسی عضو کی اعضای وضو سی بعد فارغ ہونی کی وضو سی تو اس شک کا اعتبار نہین ہی و اگر یقین رکہتا ہی ساتہہ حدث کی اور شک کری کہ بعد اوسکی وضو کیا یا نہین یا یقین دونونکا رکہتا ہی اور شک کری تقدم اور تاخر مین کہ نجاز کون پہلی ہی لازم ہی کہ وضو کری اور اگر شک دہونی مین کسی عضو کی یا مسح کرنی مین کری اور ہنوز وضو سی فارغ نہوا ہو لازم ہی کہ اوس عضو کو دہوئی یا مسح کری اور اوسکی مابعد کو بہی بجالاوے تا ترتیب ہاتہہ آوی فصل دوسری غسل مین اسمین چند مطالب مین

بیان اعداد غسل واجب

مطلب پہلا اعداد غسل مین جانئے کہ غسلہاے واجبی چہہ ہین پہلا غسل جنابت دوسرا حیض تیسرا استحاضہ کثیرہ اور متوسطہ چوتہا نفاس پانچوان مس میت چہٹا میت مطلب دوسرا غسل جنابت مین جانئے کہ جنابت دو چیزونسی

بیان غسل جنابت

حاصل ہوتی ہی پہلی جماع یعنی داخل ہونا ذکر کا بقدر حشفہ کی فرج مین
اگرچہ انزال نہوا اور اگر دخول کری دبر مین عورت یا مرد زندہ یا مردہ
کی اور انزال نہو غسل واجب ہوتا ہی بلکہ اگر دخول کری حیوان کی فرج
یا دبر مین غسل واجب ہے دوسری نکلنا منی کا ہی خواب مین ہو خواہ بیداری مین
مرد ہو خواہ عورت مخرج معتاد سی ہو خواہ غیر معتاد سی اور شبہہ اگر واقع
ہو کہ آیا منی ہی یا اور کوئی رطوبت ہی تو اس صورت مین پہچانا جاتا ہے
نکلنا منی کا شہوت اور جہندگی اور سستی بدن سی اور بیمار کی واسطی
شہوت اور سستی بدن کی علامت کافی ہین مطلب تیسرا غسل کی شرطون مین
جاننا کہ غسل مین چند شرطین ہین پہلی مباح ہونا مکان کا دوسری طاہر اور
مطہر اور مباح اور مطلق ہونا پانی کا تیسری طاہر ہونا ہر عضو کا قبل دہونے
اوس عضو کی چوتھی نیت اور نزدیک کرنا اوسکا غسل ترتیبی مین اسطرح
سی کہ نزدیک نیت کی پہلی سر اور گردن کو دہوی پہر دہنی جانب بدن
کو پہر بائین جانب کو اور نصف ناف اور عورتین کو دہنی طرف سی اور
نصف دوسری کو بائین طرف سی دہوی بلکہ تمام ناف اور عورتین کو
دونون طرف سی دہونا بہتر ہی اور غسل ارتماسی مین نیت کو نزدیک ڈوبانے
سب بدن کی کری پانچوین غسل کرنیوالا خود افعال غسل کو بجا لاوے
مگر یہہ کہ عاجز ہو چہٹی جاری کرنا پانی کا سب بدن پر ساتوین زایل کرنا

اوس چیز کا کہ جو مانع ہو پانی پہونچنی مین یا یہ کہ پانی اوسکی نیچی جلد پر
پہونچا دی آٹھوین باقی رہنا نیت کی حکم پر کہ قصد منافی یا ریا کا نکری
نوین پانی منحصر ظرف طلا اور نقرہ مین نہو جیسا کہ وضو مین بیان ہوا
دسوین ترتیب غسل ترتیبی مین جسطرح بیان کی گئی لیکن موالات غسل
ترتیبی مین شرط نہین ہی اور جانکہ غسل ارتماسی حاصل ہوتا ہی ڈوبنی
پانی مین اسطرحسی کہ پانی سب بدن کو گہیر لی اور لازم نہین ہی باہر ہونا
پانی سی بلکہ ہوسکتا ہی کہ درمیان پانی کی اور نیچی پانی کی غسل ارتماسی
بجا لاوی اور اپنی تئین حرکت دی مؤلف کہتا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ
پانی مین نیت غسل کی کری اور اپنی تئین حرکت دی بقصد غسل تو
غسل ارتماسی ہو جائیگا مگر احوط یہہ ہی کہ تمام بدن پانی سی باہر ہو
اور سوای غسل جنابت کی باقی غسلون مین وضو واجب ہی قبل غسل
کی وضو کری خواہ بعد غسل کی اور اگر غسلین واجبی جمع ہون تو
ایک غسل بہ نیت سبکی کافی ہی اور اسیطرح اگر غسلین سنتی جمع ہون تو
ایک غسل کفایت کرتا ہی اور اگر غسل واجب و سنت دونو جمع ہون اور نیت
سبکی کری تو کافی ہی اور اگر نیت واجبکی کری کفایت سنت سی
کرتا ہی اور اگر غسلین واجبی جمع ہون اور اونمین غسل جنابت بہی
ہو قصد غسل جنابت کا کفایت کرتا ہی اور بواسطہ غسل جنابت کی

دربیان غسل

وضو ساقط ہی اور صحیح نہین ہی غسل ارتماسی صایم اور محرم اور صاحب
جبیرہ سی اسواسطی کہ جبیرہ پر عوض دہونی کی چاہیئی مسح کری لیکن
احکام جنب پس آٹھہ چیزین جنب کو قبل غسل کرنیکی جائز نہین مین پہلی
نماز واجب و سنت دوسری طواف کعبہ تیسری چہونا کتابت قرانکا
حتی اعراب کا اور اسیطرح چہونا خدا اور چودہ معصومونکی نامونکا بنابر
احتیاط اگرچہ کوی دلیل واضح نہین ہی چوتھی داخل ہونا مسجد مکہ
معظمہ اور مسجد مدینہ منورہ مین پانچوین ٹہرنا سب مسجدونمین چہٹی پڑہنا
اون سورتونکا کہ جنمین سجدہ واجب ہی اور اگر پڑہی سجدہ واجب ہے
ساتوین روزہ رکہنا آٹھوین کوئی چیز مسجد مین رکہنا اور صاحب
حیض و نفاس پر بہی یہہ سب چیزین حرام ہین اور جاننا کہ اگر کسی شخص
سی درمیان مین غسل ترتیبی کرنی کی حدث اصغر صادر ہووے تو اقوی
صحت غسل جنابت کی ہی بدون وضو کی انشاء اللہ تعالی اور احوط
ہی کہ بعد تمام کرنی غسل کی وضو کری مطلب چہٹا تیمم مین جاننا کہ
تیمم واجب ہی اگر وضو اور غسل ممکن نہو چند صورتونمین پہلی نہونا پانی
کا دوسری نہ پہونچنا پانی تک بسبب خوف درندہ اور دزد کی اور
میسر نہونا پانی کہینچنی کی چیزونکا تیسری خوف ضرر استعمال مین پانی کی
پیدا ہونا مرض کا یا طول کہینچنا مرض کا یا چند شک رکہتا ہوا گر شک

بیان تیمم

شک اوسکا وسواس سی نہو چوتہی میسر نہونا پانی کی قیمت کا اگرچہ
بسبب اسکی ہو کہ مالک پانی کا قیمت اتنی زیادہ طلب کری کہ دینا
اسقدر قیمت کا موافق حال اوس شخص کی ضرر رکہتا ہو پانچوین
خوف تشنگی چہٹی استعمال مین پانی کی درد شدید پیدا ہو کہ موافق عادت
کی متحمل اوسکا نہو بسبب پانی کی گرمی یا سردی کی اور چارہ نہو اور
اسیطرح ہی اگر پانی کی استعمال سی جلد بات کی شق ہو یا سخت ہو کہ
دیکہنی والی کو برا معلوم ہو ساتوین پانیکا حاصل کرنا باعث ہو
ذلت کا کہ مناسب حال اوس شخص کی نہو آٹہوین وقت گنجایش رکہتا
ہو وضوا ور غسل کی لئے نوین بدن یا کپڑا نجس ہو ساتہہ اوس نجاست
کی کہ معفو نہین ہی اور پانی غسل یا وضوا ور ازالہ نجاست دونون
کی واسطی کافی نہو اوسوقت لازم ہی کہ نجاست کو دہوی اور
واسطی وضو یا غسل کی تیمم کری اور جانکہ تیمم مین چند چیزین واجب
ہین پہلی مباح ہونا مکان تیمم کا دوسری خاک ہونا یا جو چیز کہ حکم
مین اوسکی ہی مثل پتہر کی تیسری طاہر اور مباح اور خالص ہونا
خاک کا چوتہی طاہر ہونا اعضای تیمم کا قبل تیمم کی پانچوین نیت قربت
ساتہہ تعین بدلیت کی چہٹی دور کرنا اوس چیز کو کہ مانع ہو اعضای
تیمم مین مثل انگوٹہی کی ساتوین نزدیک سیت کی دو کف دست

کو خاک پر مارنا ایک دفعہ نہ ایسا کہ ایک کو پیچھی دوسری کی ماری آٹھوین مسح پیشانی کا سر کی بالون کی جمنی کی جگہہ سی ناک کی اوپر سر تک جو پیشانی سی ملا ہی اور ابتدا اعلی سی کری اور سید ہا اوپر سی نیچی ہاتہہ کہینچی نہ عرضاً جیسا کہ عوام مین متداول ہی اور مسح مین داخل کرنا دونو جبینین اور بہوئن کا احوط ہی نوین مسح دہنی پشت دست کا باطن سی بائین ہاتہہ کی اور مسح بائین پشت دست کا باطن سی دہنی ہاتہہ کی اسطرح سی کہ ممسوح ماسح واقع نہو اور تماسح نہونی پاوی اور ایک ضرب کافی ہی تیمم بدل وضو کی ہو خواہ بدل غسل کی اور اگر کوئی تیمم واسطی نماز حاضر کی تنگ وقت مین کری اوسی تیمم سی نماز دوسری اول وقت مین پڑہ سکہتا ہی پس اگر تنگ وقت مین تیمم نماز ظہر اور عصر کی کری اوسی تیمم سی اول وقت مین نماز مغرب پڑہ سکتا ہی اور جایز ہی کہ ایک تیمم کسی بہت نمازین پڑہی خواہ قضا ہو خواہ ادا اور جس صورت مین کہ امید زایل ہونی عذر کی نہو تو نماز اول وقت مین تیمم کر کی جایز ہی مطلب پانچوان پانی کی اقسام مین جان کہ پانی کی چار قسمین ہین پہلی آب جاری ہی اور وہ مراد ہی اوس پانی سی کہ زمین سی نکلی اور روان ہو اگرچہ بیچ زمین کی ہوا اور وہ نجس نہین ہوتا ملاقات نجاست سی اور نجس ہوتا ہی بسبب

دربیان تیمم

دربیان اقسام آب

تغیر کی لیکن بعد زوال تغیر کی پاک ہوتا ہی اور حکم جاری مین ہین چہوٹا
حوض حمام کی کہ متصل خزانہ سی ہون اور آب باران اور آب
چشمہ استادہ اگرچہ جاری نہو دوسری آب استادہ پس اگر بقدر کر
کی ہو نجس نہین ہوتا مگر بسبب تغیر کی اور اگر تغیر زایل ہو پاک نہین ہوتا
مگر یہہ کہ مطہر دوسرا مثل باران یا آب جاری یا دوسری کر کی وسکو
پاک کری اور مقدار کر موافق مساحت کی ساڑہی تین بالشت سی طول
اور عرض اور عمق مین کہ مجموع بیالیس بالشت متعارف اور سات
ثمن ہین تیسری آب چاہ وہ نجس نہین ہوتا بدون تغیر کی اور اگر تغیر
اوسکا زایل ہو بدون دوسری مطہر کی پاک ہوتا ہی اور اگر اسقدر
پانی کہینچین کہ تغیر زایل ہو پاک ہوتا ہی اور سنت ہی کہینچنا اوسکی
پانی کا اگر نجاست اوسمین پڑی اور پانی متغیر نہو بلکہ غیر نجاست ہی
پڑی کہ تفصیل اسکی اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہی چوتہی
آب مضاف کہ قلیل اور کثیر اوسکا اگرچہ بقدر ایک دریا کی ہو
ساتہہ ملاقات نجاست کی نجس ہوتا ہی مطلب چہٹا مطہرات
مین اور وہ سولہہ ہین پہلی پانی دوسری آفتاب کہ یہہ پاک کرتا ہے
زمین اور خاک زمین اور دیوار اور حصیر اور درخت اور گہانس اور
جمیع اشیای غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ اشیا تر ہون اگر عین نجاست

در بیان آب استادہ
در بیان آب چاہ

در بیان مطہرات

ہو اور کہین کہ آفتاب نی خشک کیا تیسری زمین کہ یہہ پاک کرتی
ہی پانؤن کی تلوی اور کفش کی تلوی کو اسطرحسی کہ عین نجاست
دفع ہو اور اگر نجاست بول کی ہو تو راہ چلنی سی اور ملنی سی زمین
پر اگر رطوبت باقی نرہی طہارت حاصل ہوتی ہی چوتہی استحالہ
کہ حقیقت نجس العین کے بدل جای ساتہہ حقیقت طاہر العین کے
مثال اسکی کہ نجس العین نمک زار مین پڑی اور نمک ہو جای پانچین
اسلام کہ یہہ پاک کرتا ہی کافر کو نجاست کفر سی چہٹی نقص کہ یہہ
کم ہونا دو حصہ آب انگور کا ہی بعد جوش ہونی اور قوام پکڑنی کی
ساتہہ کم ہونی دو ثلث کی طہارت باقی کی حاصل ہوتی ہی ساتوین
انتقال مثل اسکی کہ خون آدمیکا مچہر وغیرہ کی شکم مین جای اگر وہ
حیوان خون جہندہ نرکہتا ہی آٹہوین انقلاب مثل اسکی کہ شراب
سرکہ ہو جای نوین آلات استنجا مثل کلوخ اور پتہر وغیرہ کی مطہر
ہین مخرج غایط کی دسوین زوال عین نجاست کا بدن حیوان
اور باطن انسان سی مثل باطن مونہہ اور ناک کی گیارہوین تبعیت
مثل اسکی کہ کافر کا لڑکا اسیر ہو مسلمانکا اور ماں باپ اوسکی ہمراہ
نہون اگر کافر ہین والا تبعیت مشکل ہی اور مثل اسکی ہی تختہ کہ میت
کو اوسپر غسل دین اور وہ کپڑا کہ بدن میت پر ہہ بارہوین غایب ہونا

یہ مطہر

دربیان مطہرات

یہہ مطہر ہی بدن اور رخت مسلم کا اگر اوس مسلم کو نجاست کا علم ہو اور
احتمال ہو اوسکی طاہر کرنیکا تیرہوین[13] زائل ہونا اوس تغیر کا کہ جو نجاست
سی ہو اوس پانی سے کہ مادہ رکھتا ہو مثل کوین کی پانی سے اور پانی
چھوٹی حوض حمام کے کہ متصل ہی بڑے حوض سی چودہوین[14] ٹھہرا
کرنا بعد بول کے کہ مطہر ہے رطوبت مشتبہ کا کہ بعد بول کے نکلے
پندرہوین[15] استبرا اوس حیوان کا کہ نجاست خوار ہو کہ یہہ اوسکے
بول اور سرگین کو پاک کرتا ہی اور مراد اوس استبرا سے یہہ ہے کہ
اوس حیوان کو چیز طاہر کہلاوین مثل اسکی کہ شتر کو چالیس[۴۰] روز اور
گای کو بیس[۲۰] روز اور بکری کو دس روز اور مرغ خانگی کو تین روز
بند کرین نجاست کھانی سی سولہوین[16] غسل میت کہ مطہر مردہ کی بدن
کا ہی سوای نبی اور امام اور شہید کی کہ میت اونکی قبل از غسل پاک
ہی اور مطہر[17] ہونا تیمم[18] میت کا بدن میت کی واسطے جسوقت پانی نہ ملی
خالی وجہ سی نہین ہی بلکہ قوی ہے مثل غسل آب خالص سی جسوقت
سدر اور کافور نہو کہ یہہ غسل بھی مطہر ہی **مطلب ساتوان** اقسام

دربیان نجاسات

نجاسات مین اور وہ دس[۱۰] چیزین ہین پہلی اور دوسری[۲] بول اور
غائط حیوان حرام گوشت کا کہ خون جہندہ رکھتا ہو اور حلال گوشت
نجاست خوار کی [illegible] تیسری منی اوس حیوان کی کہ خون

جهندہ رکہتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو چوتہی خون اوس حیوان کا کہ
خون جہندہ رکہتا ہو حلال گوشت ہو خواہ حرام گوشت پانچوین اور چہٹی
کتا اور سور صحرائی ساتوین میتہ اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکہتا ہو
سوای نبی اور امام اور شہید کی اور معصوم غیر امام ہی امام کے حکم مین
ہی اور اجزای میتہ ہی اگر حیات نی اوسمین حلول کیا ہے نجس ہین
پس مثل بال اور ہڈی کے پاک ہے اور باریک اجزا کہال کی کہ
انسان کی بدن سی جدا ہوتی ہین اگرچہ جدا کرنیمین اونکی اذیت ہو طہر
طہارت اونکی ہی آٹھوین کافر حربی ہو خواہ غیر حربی نوین شراب اور
ہر چیز نشہ کرنیوالی کہ بالاصل روان ہوا اور آب انگور بنابر اظہر حکم
مین اوسکی ہے اگر جوش مین آوی اور قوام پکڑی دسوین فقاع کہ جو سے
بنتا ہی مطلب آٹہوان کیفیت تطہیر مین جان کہ اگر کسی ظرف مین
کتا پانی پی اور آب قلیل سی اوسکو طاہر کرین تو چاہیے کہ پہلی مرتبہ
اوسمین پاک خاک ڈالے یعنی سب جگہہ پہونچاوین یا ملین بلکہ بہتر
یہہ ہی کہ ایک مرتبہ اور خاک اور پانی ملا کے ملین بعد اوسکی دو مرتبہ
پانی سی دہووین اور بہتر ہے کہ اگر ظرف کو کتا چاٹے یا جہوٹا اوسکا
پڑی یا کوئی عضو اوسکا پہونچے اسیطرح پاک کرین اور نجس
ہونے مین ظرف کی سور اور شراب بلکہ ہر چیز مست کرنیوالی

در بیان نجاست

در بیان طہارت

ہ روانسی اور بڑی چوہی دشتی کی ظرف مین مٹی سی سات دفعہ
دہونا بہتر ہی لیکن آب کثیر مین ایکدفعہ دہونا کافی ہی لیکن تین دفعہ
بہتر ہی جس نجاست سی کہ نجس ہوا ور سوا اون نجاستونکی مذکور ہوئین
اگر کسی ظرف کو پاک کرین تو جائز ہی کہ تین دفعہ ظرف کو آب قلیل سے
بہردین اور پہیکدین بلکہ جائز ہی کہ تہوڑا پانی ڈالین اور حرکت دین
پانی کو کہ سب جگہہ پہونچے اور اوس پانی کو پہیکدین وہ ظرف پاک
ہوتا ہی اگر تین دفعہ یا دو دفعہ ایسا کرین اور بنا بر اقوی موںہہ بہی
ظرف کی حکم مین ہی کہ اگر کوئی چیز موںہہ مین نجس ہوی ہو اور پاک
پانی سی کلی کرین وہ چیز نجس پاک ہو جاتی ہے اگر نجاست باطن
مین اوسکی نہ پہونچی ہو ہان خود موںہہ اور آب دہن محض زوال
عین نجاست سے پاک ہوتا ہے اور تین دفعہ کلی کرنا بہتر ہی اور
اگر نجاست باطن ظرف مین پہونچی ہو ظاہر اوسکا پاک ہوتا ہے
اور نجاست باطن کی سرایت ظاہر مین نہین کرتی اور اگر چاہین
کہ باطن بہی پاک ہو تو چاہیئے کہ اوس ظرف کو خشک کرین اور آب
کر یا جاری مین اتنی دیر تک رکہین کہ پانی عمق مین ظرف کی جاے
اور اگر لباس بول طفل شیر خوار سے نجس ہو گرانا پانیکا کہ پہونچی
سب محل نجس مین کافی ہے اگر وہ لڑکا ہو نہ لڑکی اور کم دو برس سے

بیان ظروف

ہوا اور اکثر غذا اوسکی دودہ ہوا ور بول غیر طفل مین دو مرتبہ دہونا
اوسکا آبِ قلیل سی اور ہر مرتبہ نچوڑنا لازم ہے اور غیر بول مین ایک
مرتبہ دہونا اور نچوڑنا کافی ہی لیکن آبِ کر اور جاری اور باران مین
نجاست بول کی ہو خواہ غیر بول کی ایک مرتبہ ڈوبونا کفایت کرتا
ہی اور نچوڑنا لازم نہین ہی اور ازالۂ نجاست مین زوال عین نجاست
کا کافی ہی اگر رنگ یا بو باقی رہے مضائقہ نہین ہی اور کپڑا اگر رنگ
خام رکہتا ہے اور نجس ہو ڈوبونی سے آبِ کثیر مین پاک ہوتا ہی
اگر آبِ مطلق اوسمین پہونچے اور آبِ قلیل سے بہی پاک ہوتا ہے اگر پانی
ڈالنے کی حال مین اور پانی کی پہونچنے کی حال مین اور نچوڑنے کے
وقت وہ پانی مضاف نہو جائے اور استعمال کرنا اور رکہنا ظروف خالص
طلا اور نقرہ کا حرام ہے لیکن وہ چیز کہ ظرف ہونا اوسپر صادق
نہ آوی مثل چلم کے سرپوش کے مضائقہ نہین اور نقرہ کوب اور
طلا کوب مین عیب نہین ہے لیکن احوط یہہ ہے کہ لب کو مقام طلا
اور نقرہ پر نہ پہونچاوی **خاتمہ** یہہ باب طہارت سب نقل کیا
ہی زبدۃ الفتاوی سی چونکہ مبحث حیض و نفاس و استحاضہ و احکام
اموات اوسمین نہ تہی [illegible] عظیم
آباد [illegible]

بیان حیض

نقل کیا جاتا ہی اختصار الا کہین کچہہ فرق عبارت مین ہی اور کچہہ
مطالب کو کتاب نخبہ سی کہ جو فتاوی مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا
محمد حسن شیرازی مین زیادہ کیا ہی فصل تیسری بیان حیض مین
پہچان اسکی یہہ ہی کہ خون اکثر وقت سیاہ رنگ ور گہاڑا اور
گرم ہوتا ہی باہر آنیکی وقت زور اور سوزش سی نکلتا ہی پس اکثر
وقت کی قید کرنیکا باعث یہہ ہی کہ کبہی اوس خونکی آنمین یہہ صفتیں
نہین پائی جاتی ہین اور حقیقت مین وہ حیض ہی اور حیض کا یہہ
ضابطہ ہی کہ تین دن متوالی سی کمتر اور دس روز سی زیادہ
نہین ہوتا ہی اور اگر نو برس کی سن کی پہلی اور سن یاس کی بعد
خون نظر آوی تو وہ خون حیض کا نہین ہی اور بنا بر مذہب بعض علما
کی سن یاس بعد پچاس برس کی ہوتا ہی اور بعض علمائی دین نی
تصریح کی ہی کہ قرشیہ اور نبطیہ کو بعد ساٹہہ برس کی حیض منقطع ہوتا ہے
اور سوا ان دو قوم کی عورتونکی اورونکو پچاس برسکی بعد ایام یاس
ہودی ہین پہر خون حیض نہین آتا اور درمیان دو حیض کی دس
روز کا فاصلہ ہونا ضرور ہی کہ جسکو ایام طہر کہتی ہین وہ اور حیض
کا دیکہنا ایام حمل مین بہی ممکن ہی یا نہ یہہ مسئلہ اختلافی ہی غرض
جب تک خون کا آنا موقوف نہو اور غسل سی اپنی تئین طاہر نکری نماز

اور روزہ اور طواف یعنی خانہ کعبہ کی گرد نہ پہری اور جو جو چیزین جنب کو
حرام ہین وہ اسپر بہی حرام ہین اور ایام حیض مین جو نماز قضا ہوی ہو
قضا کا پڑہنا ضرور نہین ہی کسواسطی کہ جتنی دن تک حیض ہتاہی
اونہی ایام کی نماز معاف ہی مگر روزہ کی قضا البتہ ہی اور اگر درمیان
حیض کی غسل کری تو وہ غسل صحیح نہین ہی اور ایام حیض مین جماع
کرنا قصداً اور دانستہ حرام ہی اور اگر حالت جماع مین وہ حائض
ہوجاوی تو مرد کو لازم ہی کہ فوراً مباشرت سی اوسکی کنارہ کری اور
حالت حیض مین بسبب جماع کرنیکی شوہر اور آقا کی اوپر کفارہ کے
واجب ہونی مین خلاف ہی اور کفارہ دینا احوط ہی اور یہہ کفارہ
عورت پر دینا لازم نہین ہے ہر چند کہ اوسی حالت مین جماع کی
واسطے راضی بہی ہوگئی ہو مگر راضی ہونیکی سبب سے گنہگار البتہ ہی
اور یہہ کفارہ اوس فقیر کو دینا چاہیے کہ جو مستحق ہو زکوۃ کا اور
طلاق دینا بہی حیض کی ہنگام مین جائز نہین ہی بشرطیکہ عورت اور
شوہر ایک شہر مین ہون اگر دونون دو شہر مین ہون اور ایام حیض شوہر
کو معلوم نہون مضائقہ نہین ہی اگر نماز پڑہنے مین حیض آجاوی تو
وہین چہوڑ دیوی اور چاہیے کہ بعد فرصت قبل وقت نماز کی غسل
کری اور صورت غسل حیض بہی مثل غسل جنابت کی ہی مگر نیت مین

ایام حیض

در بیان نفاس

جنابت کی بدلی غسل حیض کی کری غسل جنابت مین وضو حرام ہے
اور اسمین واجب اور وضو بیشتر از غسل حیض کرنا بہتر ہے

فصل چوتھی غسل نفاس مین خون نفاس وہ خون ہی

کہ عورتون کو لڑکا جننے کی ساتھہ یا بعد اوسکی آتا ہی خواہ لڑکا تمام الخلقۃ
ہو یعنی تمام عضو اوسکی درست ہون یا نہ حتی کہ مضغہ گوشت بہی اگر پیٹ
سی ساقط ہوا اور اوسکی ساتہہ یا بعد خون آوی غسل نفاس اجماعًا
واجب ہی اور اگر علقہ نکلی اور معلوم ہو کہ یہہ مبدأ ولادت انسان
ہی تو غسل واجب ہی اور بعد ولادت یا بعد اسقاط اس دن کی اندر
جب خون دیکھی اور اوسی دس دن مین خون قطع ہو نفاس ٹہری گا
مگر جب دس دن مین قطع نہو تو ولادت سی اٹھارہ دن تک احتیاط
یہہ ہے کہ جمع کرے مابین احکام مستحاضہ و نفاس کی اور جو خون کہ
پہلی لڑکا پیدا ہونی سی نکلی اگرچہ ایک پل بہر ہی پہلی ہو تو وہ نفاس نہین ہے
غسل نفاس و احکام اوسکی لازم نہین ہین اور جبتک کہ خون نہ آوی نفاس
ہوگا اور محض ولادت کافی نہین ہی اجماعًا اور کمی نفاس کیواسطی حد بہی مقرر
نہین ہی بلکہ اگر ایک لحظہ بہی ہو تو غسل واجب ہوگا غرض جس عورت
کیواسطے ایام حیض کی عادت اور تعداد مقرر ہی کہ مثلًا اول یا نصف
یا آخر ماہ مین اوسکو حیض ہوتا ہی اور چہہ یا سات یا آٹہہ روز مثلًا رہتا ہے

اگر خون اوسکا دس روز سے نہ بڑہا تو نفاس ہی اور جو دس دن سی
بڑہا تو جتنی روز اوسکو حیض رہتا تہا اوسقدر نفاس ہی باقی استحاضہ
اور اگر اوسکو دس روز سے کم عادت تہی اور نفاس مین دس روز تک
خون آیا تو احوط ہی کہ جتنی دن ایام عادت سی زیادہ گذری اوسمین نفاس
اور استحاضہ دونون کا عمل بجا لاوے اور جناب شیخ مرتضی علیہ الرحمہ
نی حاشیہ نخبہ مین لکہا ہے کہ اگر دس دن آوی تو نفاس قرار دے اور اعمال
مستحاضہ ہی بجا لاوی اور جناب حجۃ الاسلام میرزا دام ظلہ نی لکہا ہے
کہ اولی جمع کرنا ہی یعنی اعمال نفاس استحاضہ مین اٹھارہ دن تک فقط
اور جو چیز کہ حیض مین حرام اور سنت اور مکروہ ہے اسمین بہی اور صورت
غسل کی بہی وہی ہے فقط حیض کی جگہہ پر نفاس کا قصد کرے

فصل پانچوین غسل استحاضہ مین صورت خون استحاضہ کی

یہہ ہی کہ اکثر وقت مین زرد اور سرد اور رقیق ہوتا ہی اور بعضی مجتہدون نے
کہا ہی کہ سستی کی ساتہہ نکلتا ہی اور کبہی ایسا ہی ہوتا ہی کہ بہہ سبب اوصاف
اوس خون مین ہین اور حقیقۃً وہ حیض ہی اور استحاضہ کا خون کئی طور پر ہوتا ہے
پس عورتنکو لازم ہی کہ امتیاز کری اگر روئی اسقدر خون آلودہ کہ جسقدر فرج کی
اندر تہی اوس سے باہر نہین نکلا تو استحاضہ قلیلہ ہی پس صاحب استحاضہ قلیلہ پر
لازم ہی کہ ہر نماز کیواسطی ظاہر فرج کو دہووی اور روئی کو تبدیل

(بیان احکام نفاس)

(بیان استحاضہ)

کر کی دوسری روئی رکہی اور ہر نماز کیواسطی وضو کری اور اگر روئی
سی پہونچکر دوسری طرف پہونچا ہو مگر بہنی کی نوبت نہ پہونچی ہو
تو وہ استحاضہ متوسطہ ہی اسوقت مین چاہی کہ جو قلیلہ مین واجب ہی
وہ سب کری اور جو لتہ بعد روئی کی ہی اوسکو بدلی احتیاطاً علاوہ اوسکی
ایک غسل نماز صبح کیواسطی کری اگر قبل نماز صبح خون بصفت متوسطہ
دیکہا ہو اور اگر بعد نماز صبح متوسطہ ہوئی تو بہی ایک غسل کری نماز
آیندہ کی واسطی احتیاطاً اور اگر دوسری طرف تر کرکی لتہ وغیرہ
تک پہونچی تو وہ استحاضہ کثیرہ ہی پس جس عورتکو استحاضہ کثیرہ ہو تو
واجب ہی کہ جو کچہہ استحاضہ قلیلہ مین کیا ہی وہی کری اور سوای اوسکی
ایک غسل نماز ظہر اور عصر کی واسطی اور ایک غسل نماز مغرب و عشا
کی لیئی اور ایک غسل نماز صبح کی واسطی واجب ہی اور لتہ کو بدلی
احتیاطاً اور اگر ان نمازون مین فرق کیا چاہی کہ ہر وقت کی
نماز علیحدہ پڑہے تو ہر وقت کی نماز کی واسطی ایک ایک غسل
اور ہر غسل کی ساتہہ وضو کری اور احوط ہی کہ وضو مین قربت کی
نیت کری اور وضو پیش از غسل کرنا احوط و بہتر ہی اور جب
خون مختلف ہو کبہی کثیرہ اور کبہی غیر کثیرہ تو اوسکی حکم مین علما مین
اختلاف ہی قول احوط یہ ہے کہ قبل نماز کی اگر ایک لحظہ بہی کثرت

پائی جاوی تو احکام کثرت کی رعایت واسطی اوس نماز کی کری اور
جب تحاضہ اعمال استحاضہ بجالاوی وہ پاک کی حکم مین ہی اور جو کچہ
پاک پر مباح ہی وہ اوسپر بہی مباح ہی اور اگر اس اعمال کی کرنی مین کسی
چیز مین بہی اوسنی خلل کیا تو اوسکی نماز صحیح نہین ہی اور جبکہ غسل مین
خلل ہوا تو اوسکا روزہ بہی بنا بر مشہور کی صحیح نہین ہوگا اور عورت
روزہ دار پر لازم ہی کہ اس غسل کو صبح کی قبل کری اور اوسی
غسل سی صبح کی نماز پڑہی اور جو غسل اور وضو مین خلل کری تو
اوسپر خط قرآنکا بہی مس کرنا جایز نہین ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اعمال
مقررہ کی قبل خصوص غسل کی پہلی مباشرت اوسکی ساتہہ کرنا جایز نہین ہی
اور یہہ احوط ہی اور اگر نماز پڑہی اور اعمال مقررہ مین خلل کیا تو
تو اوسکی قضا لازم ہی اور یہی روزہ کا بہی حال ہی جو اگر غسل مین
خلل کیا اور مسجد مین داخل نہونا اوسکو اس اعمال کی پہلی احوط
ہی اور لازم ہی غسل کی بعد اس بات مین کوشش کری کہ بدن اور
کپڑی تک اوسکی خون نہ پہونچی اور باوجود کوشش کی پہونچ جاوی
تو مضایقہ نہین رکہتا ہی فصل چہٹی بیان احکام اموات مین اور اوسمین

بیان احکام اموات

پانچ مقصد ہین مقصد پہلا احکام مرض و احتضار مین اکثر اس مقصد مین
حلیۃ المتقین و زاد المعاد سی نقل ہی چاہئی کہ جب بیمار پر آثار موت

کی ظاہر ہوں متوجہ ہو اپنی احوال پر اور گناہوں سی توبہ کری اور
کئی ہوئی سی پہلی کی نادم اور پشیمان ہو اور قصد کری کہ اگر زندہ رہی
پھر مرتکب معصیت کا نہو بعد اوسکی وصیت کری حقوق مین خالق
کی اور خلق کی اور جو کچھ کہ ذمہ مین اوسکی ہو ادا کری اور وارثونکو
نچھوڑی پس بقدر ثلث مال اپنی وصیت کری کہ خویشان پریشان
اوسکی اور فقرا و مساکین اور سوای اسکی جو کام نیک ہین تقسیم
و صرف کری پس چاہئی کہ ابرای ذمہ اپنا برادران مومن سی
طلب کری اور جسکی غیبت کی ہو یا کسیکو اذیت پہونچائی ہو اگر
وہ شخص حاضر ہی تو التماس عفو کا کری اوسی اور اگر غایب ہو تو
اون شخصونسی جو حاضر ہین التماس کری کہ اوسکو راضی کرین
اور اوسکی لئی آمرزش طلب کرین اور چاہئی کہ اطفال اور عیال
کی لئی بعد توکل کرنی جناب اقدس الہی پر ایک شخص امین چھوڑی
اور وصی واسطی اپنی اولاد کی مقرر کری اور کفن حاضر کری
اور شہادتین اور اقرار امامت کا ائمہ علیہم السلام کی اور جو دعائین
وارد ہوئی ہین تربت سی امام حسین علیہ السلام کی وسپر لکھین
اور سنت ہی مومن کیواسطی کفن ہمیشہ اپنی پاس رکھنا چاہئی کہ اوسوقت
امیدوار رحمت الہی اور شفاعت کا رسولخدا ؐ اور ائمہ ہدی علیہم السلام کا

ہیں اور چاہیئے ہر مسلمان پر کہ کاغذ اعتقاد کا اپنے درست
کرے اس قسم سے کہ مومنونکو حاضر کرے اور اپنے اعتقاد پر انسے
گواہی لیوے پس اسطور سے کہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ
وَرَسُوۡلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ الۡجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ
وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیۡبَ فِیۡهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبۡعَثُ مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ
پھر لکھے یہہ دعا کاغذ پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شَهِدَ الشُّهُوۡدُ الۡمُسَمَّوۡنَ
فِیۡ هٰذَا الۡکِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمۡ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بعد اسکے نام اپنا
لکھے اور نام باپ کا اپنے اَشۡهَدَهُمۡ وَاسۡتَوۡدَعَهُمۡ وَاَقَرَّ عِنۡدَهُمۡ
اَنَّهٗ یَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ وَاَنَّهٗ مُقِرٌّ بِجَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَآءِ
وَالرُّسُلِ عَلَیۡهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ وَاِمَامُهٗ وَالۡاَئِمَّةَ
مِنۡ وُلۡدِهٖ اَئِمَّةٌ وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ الۡحَسَنُ وَالۡحُسَیۡنُ وَعَلِیُّ ابۡنُ
الۡحُسَیۡنِ وَمُحَمَّدُ بۡنُ عَلِیٍّ وَجَعۡفَرُ بۡنُ مُحَمَّدٍ وَمُوۡسَى ابۡنُ
جَعۡفَرٍ وَعَلِیُّ ابۡنُ مُوۡسٰى وَمُحَمَّدُ بۡنُ عَلِیٍّ وَعَلِیُّ بۡنُ مُحَمَّدٍ
وَالۡحَسَنُ بۡنُ عَلِیٍّ وَالۡقَآئِمُ الۡحُجَّةُ عَلَیۡهِمُ السَّلَامُ
وَاَنَّ الۡجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِیَةٌ

دعای شہادت نامہ

الساعة اٰتیة لا ریب فیہا و ان اللّٰہ یبعث من فی القبور و ان
محمدا صلی اللّٰہ علیہ و اٰلہ رسولہ جاء بالحق و ان علیا ولی اللّٰہ
والخلیفة من بعد رسول اللّٰہ و مستخلفہ فی امتہ مودیا
لامر ربہ تبارک و تعالی و ان فاطمة بنت محمد و ابنیہما
الحسن والحسین ابنا رسول اللّٰہ و سبطاہ و اماما الہدی
وقائد الرحمة و ان علیا و محمدا و جعفرا و موسی و علیا و
محمدا و علیا و حسنا والحجة علیہم السلام ائمة و قادة
و دعاة الی اللّٰہ عز و جل و حجة علی عبادہ ٭ بعد اوسکی
اوس پارچہ کاغذ کو لپیٹی اور مہر کری اپنی اور اون سب
گواہونسی بہی کہی کہ مہر کرین اور یہہ کاغذ چاہئی کہ داہنی طرف
میت کی جریدہ کی ساتہہ رکہین اور جب آثار احتضار کی ظاہر
ہون واسطی آسان ہونی جان کندنکی یہہ دعا پڑہی اللّٰہم
اغفر لی الکثیر من معصیتک واقبل منی الیسیر
من طاعتک اور چاہئی کہ اولاد اور اقارب و برادران مومن
اوسکو اس حالت مین اکیلا چہوڑین اور نزدیک اوسکی سورہ یٰس
اور والصافات پڑہین اور ساری عقائد حقہ توحید خدا اور صفات
کمالیہ اوسکی اور رسالت جناب رسولخدا اور امامت ائمہ اثنا عشر

وصیت احتضار

تفصیل تمام اور اعتقاد قیامت کی ہونی کا اور حق ہونا بہشت و دوزخ اور سوال قبر کا اوسی بکر تلقین کرین اور یاد دلادین تا که وه پڑہی اور اگر خود نہ پڑہ سکی تو اوسکی سامنی پڑہین بلکہ دعاے عدیلہ کہ تمام عقائد حقہ پر مشتمل ہی اوسکی سامنی پڑہین اور اگر عربی نجانتا ہو تو معنی اوسکی سمجہاوین کہ وقت مفارقت روح کی شر شیطان سی محفوظ رہی اور دین حق سی گمراہ نہو دعای عدیلہ یہہ ہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا

مُلكه تامّا اذ لا مملكة ولا مال ولم يزل سبحانه على جميع الاحوال
وجوده قبل القبل في ازل الآزال وبقاؤه بعد البعد من غير
انتقال ولا زوال غني في الاول والآخر مستغن في الباطن والظاهر
لا جور في قضيته ولا ميل في مشيته ولا ظلم في تقديره
ولا مهرب من حكومته ولا ملجأ من سطواته ولا منجى من
نقماته سبقت رحمته غضبه ولا يفوته احد اذا طلبه
ازاح العلل في التكليف وسوى التوفيق بين الضعيف والشريف
مكن اداء المأمور وسهل سبيل اجتناب المحظور لم يكلف
الطاعة الا بقدر الوسع والطاقة سبحانه ما ابين كرمه
واعلى شانه سبحانه ما اجل نيله واعظم احسانه بعث
الانبياء ليبين عدله ونصب الاوصياء ليظهر طوله و
فضله وجعلنا من امة سيد الانبياء وخير الاولياء و
افضل الاصفياء واعلى الازكياء محمد المصطفى صلى الله
عليه وآله وسلم آمنا به وبما دعانا اليه وبالقرآن الذي
انزله اليه وبوصيه الذي نصبه يوم الغدير واشار بقوله
هذا علي اليه واشهد ان الائمة الابرار والخلفاء
الاخيار بعد الرسول المختار علي قامع الكفار ومن بعده

سَیِّدُ اَوْلَادِہِ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ ثُمَّ اَخُوْہُ السِّبْطُ التَّابِعُ
لِمَرْضَاتِ اللّٰہِ الْحُسَیْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِیٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ
ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْکَاظِمُ مُوْسٰی ثُمَّ الرِّضَا عَلِیٌّ
ثُمَّ التَّقِیُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِیُّ عَلِیٌّ ثُمَّ الزَّکِیُّ الْعَسْکَرِیُّ الْحَسَنُ
ثُمَّ الْحُجَّۃُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ الْمُرْجٰی الَّذِیْ بِبَقَائِہٖ
بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَبِیُمْنِہٖ رُزِقَ الْوَرٰی وَبِوُجُوْدِہٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَ
السَّمَآءُ وَبِہٖ یَمْلَاُ اللّٰہُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا
وَّجَوْرًا وَاَشْهَدُ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّۃٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِیْضَۃٌ وَ
طَاعَتَهُمْ مَفْرُوْضَۃٌ وَمَوَدَّتَهُمْ لَازِمَۃٌ مَقْضِیَّۃٌ وَالْاِقْتِدَآءَ
بِهِمْ مُنْجِیَۃٌ وَمُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِیَۃٌ وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّۃِ
اَجْمَعِیْنَ وَشُفَعَاءُ یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَئِمَّۃُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَی الْیَقِیْنِ
وَاَفْضَلُ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمَسْئَلَۃَ
الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ
وَسُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃَ حَقٌّ
وَالنَّارَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَۃَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا
وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُکَ رَجَائِیْ وَ
کَرَمُکَ وَرَحْمَتُکَ وَعَفْوُکَ اَمَلِیْ لَا عَمَلَ لِیْ اَسْتَحِقُّ بِہِ الْجَنَّۃَ

بیوہ عورت

بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِی اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّی
اعْتَقَدْتُ تَوْحِیْدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَیْتُ اِحْسَانَكَ وَ
فَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَیْكَ بِالنَّبِیِّ وَاٰلِهٖ وَاَوْصِیَائِهٖ مِنْ
اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِیْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَوْدَعْتُكَ
یَقِیْنِی هٰذَا وَثَبَاتَ دِیْنِی وَاَنْتَ خَیْرُ مُسْتَوْدَعٍ
بِهٖ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهٗ عَلَیَّ وَقْتَ
حُضُوْرِ مَوْتِیْ وَفِی الْقَبْرِ عِنْدَ مَسْئَلَةِ مُنْکَرٍ وَ
نَکِیْرٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٭ پس چاہیی اوسکو
کہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اوسوقت بہت کہی اور مکرر اوسکو
تعلیم کیا جاوی اسواسطی کہ حدیث مین ہی کہ جس شخص کا آخر کلام
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا داخل بہشت ہوگا اور واجب ہی وقت
احتضار پاؤنکو اوسکی طرف قبلہ کی پہیرین کہ ملائکہ رحمت کی
اوسپر نازل ہون اور چاہیی کہ شخص جنب یا حائض نزدیک اوسکی
نہ آوی کہ ملائکہ اونسی نفرت کرتی ہین اور جب نزدیک ہو
کہ روح اوسکی قالب سی پرواز کری ہاتہہ اوسپر رکہین حضرت

امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک صاحبزادہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام کا احتضار مین تھا اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام گوشہ خانہ مین بیٹھے تھے جو کوئی نزدیک
اوس صاحبزادی کے جاتا تھا حضرت منع کرتے تھے اور فرماتے
تھی کہ ہاتھہ اوسپر نہ رکھو کہ وہ اس حال مین نہایت ناتوانی مین
ہی اور جو ہاتھہ اوسپر رکھی ایسا ہی کہ گویا اوسکو قتل کیا اور اگر
ہاتھہ یا پاؤن کو حرکت ہو تو ہونی دے اور اگر جان کندن اوسپر
دشوار ہو تو لیجائین اوسکو اوس مقام مین جہان اکثر نماز پڑہتا
تھا اور مصلی پر اوسکو سلادین اور کلمات فرج اوسی تلقین کرین

کلمات فرج

اور کلمات فرج یہہ ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ
وَرَبِّ الْاَرَضِينَ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور سنت ہی کہ واسطی آسانی جان
کندن کی اس دعا کو تلقین کری یَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو
عَنِ الْكَثِيرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ
الرَّحِيمُ جب روح اوسکی مفارقت کری سنت ہی کہ موہنہ کو اور
آنکھونکو اوسکی بند کرین اور ہاتھونکو اوسکی پہلو مین دراز کرین اور اوسکو

چادرسی چہپادین اور قرآن اوسکی قریب پڑہین اورجلدی کرین اوٹھانیمین اوسکی اورمومنون کو خبردین کہ حاضرہون جنازہ پر اوسکی مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین لکہتی ہین کہ حدیث حسن مین

بیان تشییع جنازہ

جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب مومن کو قبر مین رکہتی مین اوسکی تئین ندا کرتی ہین کہ پہلی عطیہ جو تجہکو دیا وہ بہشت ہی اور پہلی عطیہ کہ جو ہمنی دیا ان لوگون کو جو کہ تیری جنازہ کی ہمراہ ہین آمرزش گناہون کی ہی پہر دوسری حدیث مین ہی کہ پہلی جو تحفہ کہ مومن کو بیچ قبر کی دیتی ہین وہ یہہ ہی کہ آمرزش ہوتی ہی اوسکو کہ جو ہمراہ جنازہ کی تہا پہر دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو ہمراہی کری جنازہ مومن کی جبتک اوسکو دفن کرین حقتعالی بروز قیامت ستر فرشتہ کو اوسپر معین فرماویگا کہ ہمراہی اوسکی کرین اور واسطی اوسکی استغفار کرین قبر سی موقف حساب تک پہر فرمایا کہ جو کوئی کہ ایک طرف جنازہ کا پکڑی پچیس گناہ کبیرہ اوسکی بخشی جائینگی اور بخشا جائیگا اور اگر چار طرف جنازہ کا پکڑی گناہون سی باہر آوی اور چاہئی کہ جنازہ کو چار آدمی اوٹہاوین اور جو کوئی کہ تشییع جنازہ کری بہتر ہی کہ پہلی داہنی ہاتہہ کو میت کی کہ بائین طرف جنازہ کی ہوتا ہی داہنی کاندہی پر اوٹہاوی بعد اسکی داہنی پاؤنکو اوسکی اپنی داہنی

کاندہی پر لی پہر پست جنازہ سی آوی اور بائیان پاون میت کا
کہ داہنی طرف جنازہ کی ہی بائین کاندہی پر اوٹہاوی پہر بایان
ہاتہہ اوسکا کہ داہنی جانب جنازہ کی ہی بائین کاندہی پر لیوی
اور پیچہی جنازہ کی جانا یا پہلومین بہتر ہی یعنی آگی جنازہ کی نہ چلی
اور جب چاہین کہ تبدیل کرین اوٹہانی والی جنازہ کی اگی سی
نہ آوین بلکہ جانب پشت سی جنازہ کی اور پہر اوسیطرح تربیع کو بجا لاوی
اور وقت اوٹہانی جنازہ کی یہہ دعا پڑہین بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اور مکروہ ہی آگی جنازہ کی جانا اور سوارہ جانا اور جنازہ کو
تیز لیجانا اور مجمر کا ہونا جنازہ کی ساتہہ اور نزدیک جنازہ کی
ہنسنا اور حرف باطل کہنا اور جو شخص کہ جنازہ کو دیکہی تو یہہ
پڑہی اَللّٰهُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ
اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ
وَقَهَرَ عِبَادَهٗ بِالْمَوْتِ **مقصد** دوسرا آداب غسل دینی
مین میت کی جب میت کو غسل دینی کی جگہہ پر لاوی بہتر ہی
کہ اوسکو تختہ پر سلاوی اور غسل دینی کی وقت پاونکو اوسکی
طرف قبلہ کی کری جسطرح احتضار کی وقت مین روبقبلہ کیا

آداب غسل

جاتا ہی اور بعض علما استقبال قبلہ کو واجب جانتی ہیں اور باقی اسطرح رو بقبلہ میت کو رکہین سب احوال مین سوای وقت نماز اور دفن کی اور چاہیی کپڑونکو بدنسی اوتاری اور غسل دینا تنہا پیراہن مین بہی درست ہی ہر گاہ کہ ستر عورتین اوسی ہو اور لنگ مین بہی تنہا بی پیراہن کی اور بہتر یہہ ہی کہ فقط عورتین مستور ہون اور جسم برہنہ ہو بہر حال ستر عورتین واجب ہی اور جب چاہین کہ پیراہن بدنسی اوسکی نکالین پاؤن کیطرفسی کہینچ لیوین اور اگر تنگ ہو تو اوسکی وارث سی اجازت لیکی پہاڑ دالین اور سنت ہی کہ ایک گڑہا برابر قبلہ کی کہودین کہ پانی غسل کا جمع ہووی اور مکان یا خیمہ کی اندر غسل دیوین کہ حایل ہو درمیان میت در آسمان کی اور آب گرم سی نہلانا مکروہ ہی اور لازم ہی پہلی تین غسل کی ازالہ نجاست کا بدنسی میت کی کرین اور چاہیئی کہ غسل دینی والی دو آدمی ہون کہ ایک پانی دیوی میت پر اور دوسرا پہیری اوسکو ایک پہلو سی دوسرے پہلو پر اور سنت ہی کہ اونگلیونکو میت کی آہستہ آہستہ نرم کرین اور اگر دشوار ہو اور خوف ٹوٹنی کا ہو تو ضرور نہین ہی اور واجب ہی کہ بعد ازالہ نجاست کی تین غسل دین اول آب سدر سی یعنی

بیری کی پتی کی پانی سی کہ تہوڑسی پتی پانی مین ڈالین بعد اوسکی اب
کافور سی بعد اوسکی آب خالص سی اور سنت ہی کہ پہلی ہاتونکو
میت کی نصف ذراع تک تین مرتبہ دہووین اور عورتین کو بہی
اوسکی تین مرتبہ کف سدر یا اشنان سی دہووی اور پانی بہت
اوسپر ڈالین کہ خوب پاک ہوا اور ہاتہہ پر کوئی کپڑا لپیٹی تا عورتین
سی مس نہو بعد اوسکی ہاتہہ پیٹ پر اوسکی باہستگی وہمواری اوسپر
سی نیچی کو کہینچین جو کچہہ کہ فضلہ ہو باہر آوی پس اگر کچہہ فضلہ نکلی تو
پہر مخرج کو دہووین اور اگر عورت حمل سی ہوا لڑکی گرنیکا خوف ہو
تو ہاتہہ نہ پہیرین اور چاہئی کہ سر اور ڈاڑہی اوسکی غسل کی پہلی کف
سدر سی دہووین اور احتیاط یہہ ہی کہ میت کو وضو دی بعد
اوسکی غسل شروع کری اور سنت ہی کہ غسل دینی والا داہنی
طرف میت کی کہڑا ہو اور نیت یون کری کہ غسل دیتا ہون اس
میت کو آب سدر سی واجب قربۃً الی اللہ اور زاد المعاد مین ہی
کہ احوط ہی کہ پانی ڈالنی والا اور میت کا حرکت دینی والا دو
شخص ہون تو یہہ بہتر ہی کہ دونو نیت کرین پس پہلی سر و گردن میت
کو آب سدر سی دہووی اور سنت ہی کہ تین مرتبہ دہووی پس
میت کو بائین پہلو سلادی اور داہنی طرف کو اوسکی دہووی

کیفیت غسل میت

جیسا کہ زبدۃ المعاد میں ہی یہی لکہا ہی

بیان غسل میت

اورسنت ہی کہ تین دفعہ دہووی اور جو لوٹا پانیکا اوسپر گراوی چاہئے
کہ موقوف نکرے جبتک کہ پاؤن تک نہ پہونچی اور وقت پانی گرانی کی ہاتہہ
پیٹ پر اوسکی پہیرے اور ہاتہہ میّت کا پہلو سی جدا کرے کہ پانی خوب
اوسکی نیچی پہونچے اور ضرور ہے کہ پانی لنگی کے نیچی سی اور عورتین
اور ران اور سب اعضا پر جاری ہو بعد اوسکی میت کو داہنی پہلو پر
سلاوی اور بائین طرف کو اوسکی اوسیطرح دہووے جیسا کہ داہنے
طرف کو دہویا ہے اور اوسیطرح سنت ہی کہ تین دفعہ دہووی
اور آب سدر مین مسمّی سدر کا ملانا کافی ہے نہ اسقدر پانی مین ملین
سدر کی دیوین کہ وہ پانی مضاف کہلاوے پس میّت کو چت سلاوئے
اور ظروف کو پانی کی دہووین کہ اثر سدر کا اوس سی دور ہو اور غسّال
بہی ہاتہون کو اپنے دہووی پس تہوڑا کافور چورا کر کے پانیمین ملاوین
اور ہاتون کو اور عورت کو میّت کی اوسیطرح پانی سے کافور کی تین
تین دفعہ دہووین اور آہستہ آہستہ ہاتہہ پیٹ پر کہینچین اور بہتر وہ
ہی کہ جسوقت ہاتہہ پیٹ پر میّت کے کہینچین سر کو اوسکی بلند کرین کہ
فضلات باہر آوین پہر نیّت کرین کہ غسل دیتا ہون مین اس میّت کو
کافور کے پانی سی اسلئی کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ اور اوسی طور سی
یعنی مثل غسل سدر کے غسل کافور کا دین پس سر میّت کو دہووین پہر

پہر داہنی جانب کو پہر بائین جانب کو آب کافور سے دہووین اور
سنت ہی کہ تین دفعہ دہووین جیسا غسل سدر مین بیان ہوا اور
بعد فراغ پہلی ہاتون کو اپنی دہووے اور برتنون کو پانی کے بہی
خوب دہووی کہ اثر کافور کا برطرف ہو جای اور اگر ظرف دوسرا پانی
خالص کی لیئے موجود ہووی تو بہتر ہے پہر ہاتہہ اور عورتین میّت
کی پانی خالص سی تین تین مرتبہ دہووین اور نیت کرین کہ غسل دیتا
ہون مین اس میّت کو آب خالص سی واجب قربۃً الی اللہ اور
غسل دی بعد اوسکی اوسی طور سی جو مذکور ہوا ہے پس اگر خوف
نکلنی کا نجاست کی مخرج سے ہو تو تہوڑی سی روئی مخرج پر رکہی
اور کپڑی سی بدن کو میّت کی خشک کرین اور غسل دینی والا بہی اگر
غسل کرے واسطی تکفین کی تو بہتر ہے اور سب احوال مین غسل کے
مکرر یہہ کہی رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

مقصد سوم کفن کرنیمین میّت کی ہی جب

غسل سی میّت کے فارغ ہو کفن کو میّت کے درست کرین اسطرح سے
کہ پہلی دوسرا تاسری کو زمین پاک پر بچہاوین بعد اوسکی پیراہن کو
اوسپر رکہین اسطرح کہ آدہا اوپر سے اولٹ دین اور بعد اوسکی
لنگ اور ران پیچ کو اپنی جگہہ پر بچہاوین اور میّت کو اوسپر رکہین

اور ایکطرف ران پیچ کو پہاڑکر کمر پر مردہ کی باندہین اور روئی دبر فرج
پر اوسکی رکہین اور دوسرا طرف ران پیچ کا نیچی سی نکالکر مثل لنگوٹ
کی باندہی اور دونون ران مردہ کے اوس سی لپیٹین اور جہان
تمام ہوئے سرا اوسکا اوسکی تہون مین چہپا دیوے اور واجب ہی
حنوط کرنا میّت کو کافور سے یعنی سات موضع سجدہ مین کافور ملے
پیشانی اور دونون ہتیلی اور دونون زانو اور دو انگوٹہے پاون
کی اور احوط ہے کہ ناک پر بہی اوسکی کافور ملی بعد اوسکی لنگ باندہے
اور پیراہن پہناوے اور سنت ہی کہ دو جریدہ یعنے لکڑی تر
درخت خرما اور اگر میسّر نہو تو بیر یا انار کی و الّا بید سادہ بقدر
ہاتہہ کی کفن مین رکہی ایک جانب راست میّت کی پیراہن مین
بدن سے اوسکی ملا کر اور دوسری جانب چپ اوسکے پیراہن
سی باہر اور سر تا سری کے اندر اور چاہیئے کہ سرا اون دونوکا
چنبر گردن تک میّت کی پہونچی جب لکڑی تر اون درختون کی
میسّر نہو تو ہر درخت سی لینا جائز ہے بشرطیکہ تر و تازہ ہو اور اگر
اوسپر روئی لپیٹین تو خوب ہے کہ تری اوسکی جلد برطرف نہووے
اور سنت ہی کہ خاک کربلا سے دونو جریدہ پر شہادتین لکہین
اور عورتون کے لئی سینہ بند زیادہ کرنا بہتر ہے کہ اوس سے

بیان کفن و معہ

بیان کفن سنت

وجہ بیت یمن

چھاتیان باندہی جاوین اور گرہ اوسکی پیٹھ پر دیوین بعد اسکی پیراہن پہناوین اور میت مرد کے لئی عمامہ سنت ہی اسطرحکا کہ تحت الحنک رکہتا ہو اور دونون سرے عمامہ کی ٹھڈہی کے نیچی سے نکالکر سینہ پر اوسکی رکہین اس طورسے کہ داہنی طرف سی لاکر بائین جانب سینہ پر رکہدیوین اور بائین طرف سے نکالکر داہنے جانب پر اور اگر عورت ہو تو بدلے عمامہ کے مقنعہ سی سر اوسکا چہپاوین بعد اسکی ایک سرتاسری مین لپیٹین پہر سرتاسری دوسری کو بہی اوپر سے دیوین اور کفن اصل مال میت سے لی سکتے اور حریر محض اور پوست اور پشم کا نہو بلکہ کفن سوت کا ہو اور سفید رنگ اور کپڑا اچہا اور قیمتی ہو

در بیان نماز میت

مقصد چہارم نماز مین میت کی جاننا چاہئے

کہ تمام احکام میت کی غسل سی دفن تک واجب کفائی ہین یعنی سب مسلمانون پر واجب ہی لکن جب ایک شخص اس عمل کو کری دوسرے سی وجوب ساقط ہوتا ہے اور واجب ہی نماز ہر شیعہ اثنا عشری پر کہ بالغ ہو اور وہ لڑکا شیعہ کا کہ چہہ برس عمر اوسکی کامل ہوئی ہو موافق مذہب مشہور کی اوسپر بہی نماز واجب ہی اور واجب ہے پیشنماز کو کہ رو بقبلہ کہڑا ہو اور سر جنازہ کا طرف راست اوسکی

ہو اور باقی آدمی سب پیچھے پیش نماز کی آمدی ہون اور پیش نماز کھڑا ہونا برابر کمر میت کی اگر مرد ہو اور اگر عورت ہو تو برابر سینہ بنابر مشہور کی اور واجب ہی کہ نیت کری نماز اس میت حاضر پر پڑھتا ہون واجب قربۃً الی اللہ اور پانچ تکبیر اس قسم سی کہی کہ پہلی تکبیر کی بعد یہہ دعا پڑھی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بعد اسکی دوسری تکبیر کہی اور یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پھر تیسری تکبیر کہی اور بعد اسکی یہہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاۤءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر چوتھی تکبیر کہی اور یہہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّ

نماز میت

انت اعلم بہ منا اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ و
ان کان مسیئا فتجاوز عنہ واغفر لہ اللھم اجعلہ
عندک فی اعلی علیین واخلف علی اھلہ فی الغابرین
وارحمہ برحمتک یا ارحم الراحمین پس تکبیر پانچوین کہی اور فارغ
ہو نماز سی اگر میت عورت ہو تو تکبیر چوتہی کی بعد یہہ کہی اللھم ان
ھذہ امتک وابنت عبدک وابنت امتک نزلت بک و
انت خیر منزول بہ اللھم انا لا نعلم منہا الا خیرا و
انت اعلم بہا منا اللھم ان کانت محسنۃ فزد فی احسانہا
وان کانت مسیئۃ فتجاوز عنہا واغفر لہا اللھم اجعلہا
عندک فی اعلی علیین واخلف علی اھلہا فی الغابرین
وارحمہا برحمتک یا ارحم الراحمین اور اگر میت لڑکا نابالغ ہو تو
بعد تکبیر چوتہی کی یہہ کہی اللھم اجعلہ لابویہ ولنا سلفا و
فرطا واجرا اور اگر میت منافق اور بدمذہب ہو اور بضرورت اتفاق نماز
پڑہنی کا اوسپر ہوئی تو چار تکبیرین بدستور کہی مگر یہہ بعد تکبیر چوتہی یہہ کہی
اللھم اخز عبدک فی عبادک اللھم اصلہ حر نارک
اللھم اذقہ اشد عذابک فانہ کان یوالی
اعدائک ویعادی اولیائک ویبغض اھلبیت

نماز میت

وَبَغّضُ اَهْلَبَیْتِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اور پانچوین تکبیر
نہ کہی اور اگر میت مستضعف و ضعیف العقل ہو کہ تمیز درمیان مذاہب
کی نہ رکہتا ہو اور بغض بہی شیعون سی اوسکو نہو اوسکی واسطی تکبیر چوتہی بعد
کہی اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِہِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ
اور سنت ہی کہ جبتک جنازہ نہ اوٹہاوین اپنی جگہہ پر کہڑا رہی خصوصاً پیشنماز

مقصد پانچوان آداب دفن میّت کی سنت ہی کہ جبتک

دفن میت (در بیان)

میّت کو قبر مین نہ رکہین نہ بیٹہین اور واجب کفائی ہے دفن کرنا میّت
کا اسطرح کہ میّت خاک مین چہپ جائی اور بوی بد باہر نہ نکلی اور بدن
میّت کا جانورون سے محفوظ رہی اور سنت ہی کہودنا قبر کا موافق
قد آدمی کی اور لحد بنائی اندر قبر کے بجانب قبلہ اسقدر کشادہ کہ آدمی اوسمین
بیٹہہ سکی اور جب جنازہ نزدیک قبر کے پہونچی قبر کی پائنتی اوسکو رکہین
اگر مرد ہو اور برابر قبلہ کے اگر عورت ہو اور مشہور درمیان علما کی یہ
ہی کہ ایک لحظہ قریب قبر رکہین پہر قریب نہ لیجائین اور رکہین اسطرح
چوتہی مرتبہ مین قبر مین لیجاوین اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو سر کو اوسکی
آگی کرین اور پائنتی سے قبر مین اوتارین اور عورت کو قبلہ کیطرف
عرض قبر سی رکہین اور جو شخص کہ قبر مین میّت کو اوتارتا ہی چاہیئے کہ
بند قبا کا اپنی کہولے اور ردا و چادر اگر اوڑہی ہو اوتاری اور ننگی سر

اور پاؤن قبر مین جاوی اور بہتر ہے کہ اقارب قبر مین میت مرد کو
داخل نکرین اور مکروہ ہے فرش کرنا قبر مین لکڑی و تختہ وغیرہ سی
یا میت کو تابوت سمیت قبر مین رکہنا مگر اوس حالت مین کہ زمین سی پانی
نکلتا ہو یا نمی بہت ہو اور سنت ہی کہ جب میت کو نزدیک قبر کی کہین
تو یہہ کہین اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ
بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اور جب میت کو قبر مین رکہین تو یہ کہین
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ
اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ
حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ
اور جب داخل قبر کرین بند کفن کی اور موبہہ اوسکا ہولین اور داہنی کلہ کو اوسکی
زمین پر پہونچاوین اور سر کی نیچے خاک سی تکیہ کی طور بلند کرین اور اینٹ
پیچہی پیٹہہ کی رکہین کہ چت نہو جاوی اور سجدہ گاہ خاک پاک کی امام حسین ع
کی نیچی کلہ رخسار کی یا سامنی رکہین بعد اسکی عقائد حقہ سی اوسی تلقین
کرین اور بہتر ہی کہ داہنی ہاتہہ سے داہنی شانہ کو میت کی اور بائین ہاتہہ
سی بائین شانہ کو حرکت دین اور یہہ کہین اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ
اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اگر میت عورت ہو تو یہہ کہین اِسْمَعِىْ
اِفْهَمِىْ اور نام میت کا اور باپ کا اوسکی لین هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ

الَّذِی فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِیْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهُ وَ
رَسُوْلُهُ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّا
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ
طَاعَتَهُ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ
الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنَ
جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ
وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ
اَجْمَعِیْنَ وَ اَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارٌ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (فُلَانَةَ بِنْتَ)
اِذَا جَاءَكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰی وَسَئَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِیِّكَ وَعَنْ دِیْنِكَ وَعَنْ
كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِیْ
جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِیْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِیْ
وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ بْنُ
عَلِیٍّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ نِ الشَّهِیْدُ بِكَرْبَلَا

بلقین شخص

برای زن فلانة بنت

زن لاتخافی و قولی

اِمَامِی وَعَلِیُّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِی وَمُحَمَّدُ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِی وَجَعْفَرُنِ الصَّادِقُ اِمَامِی وَمُوْسَی الْکَاظِمُ اِمَامِی وَعَلِیُّ الرِّضَا اِمَامِی وَمُحَمَّدُنِ الْجَوَادُ اِمَامِی وَعَلِیُّ الْهَادِی اِمَامِی وَالْحَسَنُ الْعَسْکَرِی اِمَامِی وَالْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِی هٰؤُلَآءِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِی وَسَادَتِی وَقَادَتِی وَشُفَعَآئِی بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّأُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اعْلَمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّۃُ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالُ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَتَطَایُرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ؕ پھر کہیں

اَفَهِمْتَ یَا فُلَانُ یعنی نام میت کا لیوے

حدیث مین ہی کہ میت قبر مین تلقین کی بعد کہتا ہی ہلی سمجہا مین بعد اسکی کہی ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَحْمَتِهِ پھر کہین اَللّٰهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِهِ إِلَيْكَ وَلَقِّهِ مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ اور اگر میت عورت کی ہو تو جگہہ مین ضمیرون مذکر کے ضمیرین مؤنث کی لانا چاہیئے اور مقام ابن بنت کہنا چاہیئے پھر لحد کو خشت خام یا تختہ سی بند کرین اور درزون پر اینٹ دوسری رکھین یا گیلی مٹی سی رخنونکو بند کرین تا خاک میت پر نگرے اور وقت رکھنی خشت کی یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ وَآنِسْ وَحْشَتَهُ وَآمِنْ رَوْعَتَهُ وَ اَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَإِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ بعد اسکی سنت ہی کہ جو لوگ حاضر ہین پشت دست سی تین مرتبہ خاک قبر مین گراوین اور اگر شکم دست سی بہی ہتیلی مین لیکر خاک دیوین تو جائز ہے اور مکروہ ہی قرابتی میت کو قبر مین خاک گرانا اور خاک گرانیکے وقت یہہ کہنا چاہی اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ

وَمَا زَادَنَا اِلَّا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ٭

چنانچہ حدیث مین ہی کہ جو تین مرتبہ مٹی ڈالی اور یہہ دعا پڑہی خداوند عالم
بعد دہر ذرۂ خاک کی حسنات اوسکی لئی لکھتا ہی اور سنت ہی کہ بقدر چار
انگشت بلند کرنا قبر کا اور چوکہونٹا رکہنا اوسکا اور بطور سنیون کی خر پشت
نکرین بعد اوسکی سنت ہی کہ پانی قبر پر ڈالنا چنانچہ حدیث مین ہی جبتک قبر
مین تری ہو میت کو عذاب نہین کرتی اور سنت ہی کوئی شخص قبلہ کیطرف
کہڑا ہوکر قبر پر پانی دیوی اسطرح کہ سرہانی سے شروع کری اور ایک طرف
سی قبر کی پانی دیتا ہوا پائنتی تک چلا جاوے اور بغیر اسکی کہ قطع کری دوسرے
جانب سی سرہانی تک دیتا ہوا آوی پہر دونون طرف کی بیچمین گرادیوی
غرض چاہیی کہ پانی برابر گرائی جاوے اور دہار نہ توڑی جبتک کہ دورا
سرہانی سی پائین تک اور پائین سی سرہانی تک تمام نہووی اور سنت ہی
کہ حاضران جنازہ بعد دینی پانی کے ہاتہہ قبر پر رکہین انگلیونکو کہول کے
اور زور کرین کہ نشان انگلیونکا قبر پر پڑے اور رو بقبلہ ہون اور یہہ دعا
پڑہین اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَاَصْعِدْ اِلَیْكَ رُوْحَهٗ وَلَقِّهٖ
مِنْكَ رِضْوَانًا وَاَسْكِنْ قَبْرَهٗ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تُغْنِیْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ
اور سات مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑہی اور سنت ہی کہ ولی میت کا یعنی
وہ شخص کہ اقرب اقربا اوسکا ہی بعد جانی لوگون کی سرہانی قبر کی بیٹہکر وہ

تلقین

تلقین کہ جو مذکور ہوا ہے پڑہی اور اگر دوسری کو اپنی جانب سی نائب
کریں تو بہی جائز ہی اور مکروہ ہی قبر پر عمارت کا کرنا اور قبر پر میت کی
بہت توقف کرنا اور گچ کاری کرنا سوای قبور انبیا اور ائمہ صلوات اللہ
علیہم کی بلکہ قبور علما اور صلحا کی لئی ہی مکروہ نہین جیسا بعض علمانی فرمایا
اور مکروہ ہی تازہ کرنا قبر کا بعد پرانے ہونیکی اور حالت اختیار مین دو
مردہ کو ایک قبر مین رکہنا اور میت کو ایک شہر سے دوسری شہر مین لیجانا
مگر قبور ائمہ علیہم السلام کی طرف بلکہ مدفن علما و صلحا مین لیجانا ہی بعض
علما فرماتی ہین کہ مکروہ نہین ہے بشرطیکہ خوف تغیر جسم میت کا نہو والا جائز
نہین اور مکروہ ہی قبر پر بیٹہنا اور راہ چلنا مگر واسطی زیارت قبر کی کہ ضرور
ہو اور جائز نہین ہی کہولنا قبر کا اور نقل کرنا مردہ کا بعد دفن کی اور نماز ہدیہ
میت پڑہنا شب اول دفن بہت ثواب عظیم رکہتا ہی چنانچہ سفینۃ النجاۃ
مین ہی کہ نماز ہدیہ میت شب اول دفن چاہیئے اور وہ دو رکعت ہی درمیان
مغرب و عشا اور روایت کی ہی حضرت پیغمبر سی کہ رحم اور مہربانی کرو موتات
پر ساتہہ صدقہ دینی کے اور اگر صدقہ نہ دی سکو تو دو رکعت نماز اسطرح
پڑہو رکعت اول مین بعد سورۂ فاتحہ کی اور آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور
دوسری رکعت مین بعد حمد کی سورۂ انا انزلناہ دس مرتبہ ور بنا بر بعض
روایات کی پہلی رکعت مین بعد حمد سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور رکعت

بیان نماز ہدیہ میت

دوئم یہ ہین بعد فاتحہ کی الہکم التکاثر دس مرتبہ اور بعد سلام کی یہ کہو اللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ ہَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ
اِلٰی قَبْرِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ جب تم ایسا کرو تو خدا اوسیوقت ہزار ملک کو
قبر پر میّت کی بہیجی اور ساتہہ ہر فرشتہ کی ایک حلہ ہووی بہشت کا اور فراخ
کری قبر کو اوسکی اوس وقت تک کہ قیامت قائم ہو اور نماز کرنیوالی کو بقدر
اون چیزون کی کہ جسپر آفتاب روشن ہوتا ہی ثواب دیگا اور سنت ہی
کہ تعزیہ مصیبت کا کرین یعنی صاحب عزا کو صبر اور شکیبائی دین قبل دفن
اور بعد دفن کی اور اقل مرتبہ تعزیہ کا یہ ہی کہ جائین اور صاحب مصیبت
اونہون کو دیکہین اور جائز ہی رونا اور نیکیان میّت کی شمار کرنا بشرطیکہ
جھوٹ نہو اور بدی اوسکی چھپاوین اور جائز نہین ہی گریبان چاک کرنا
اور کپڑے پہاڑنی مصیبت مین سوای باپ یا بہائی کی اور مصیبت مین
انکی مضائقہ نہین ہی اور جائز نہین ہی نوچنا مونہہ کا اور کاٹنا یا اوکہاڑنا
بالون کا اور سنت ہی کہ تین دن تک مومنین خصوصاً جو ہمسایہ ہون
کہانا صاحب ماتم کیواسطی بہیجین اور تین روز سی زیادہ غم والم کرنا نچاہئی
مگر عورت اپنی شوہر کی لئی چار مہینے دس دن تک سوگ لی کہ کپڑی رنگین
نہ پہنی اور زینت نکری اور سنت ہی کہ عصر کیوقت پنجشنبہ کو اور جمعہ کو
زیارت قبر کی مومنون کی کرے اور جب قبرستان مین داخل ہو تو یہہ کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنْ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ رَحِمَ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور جو شخص کہ نزدیک قبر کے مومن کی سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑہی تو ترس سی روز قیامت کے بی غم ہو اور خدا اوسکو اور صاحب قبر کو بخشی اور حدیث مین وارد ہی کہ چھہ چیز مومن کو پہونچتی ہین بعد مرگ کی اول وہ کہ فرزند اوسکا واسطی اوسکے استغفار کرے دویم مصحف یا کوئی کتاب کتب علم کی اوس سی رہی اور بعد اوسکی لوگ اوسکو پڑہین سیوم درخت کہ اوسنی بویا ہو اور آدمی اوس سی نفع اوٹھاوین چہارم نہر بناوین اور پانی کو جاری کری پنجم کنوا کھودے کہ آدمی منتفع ہون ششم کوئی چیز ایسی مقرر کی ہو وی کہ خلق کو اوس سے ارشاد و ہدایت حاصل ہو مثلا یا کوئی کتاب علم دین مین تصنیف کی ہو کہ اوس سے خلق کو نفع ہو

بیان زیارت قبور مومنین

بیان نفع مومن

باب تیسرا نماز مین اور اس باب مین دو مقام ہین

مقام اول بیان فضائل نماز و بعض مقدمات مستحبہ مین نماز کے مثل ذکر مساجد و اذان و اقامت کی اور بیان صورت نماز کی اول سے آخر تک مع ترجمہ سورۂ حمد و اذکار وغیرہ اور اس مقام اول مین چار فصلین ہین فصل پہلی ثواب اور فضائل کی بیان مین کتاب

در بیان صلوٰۃ

کتاب جمال الصالحین مین ہی کہ اہلبیت طاہرین سی ماثور ہی کہ بعد ایمان اور معرفت کی کوئی عمل اور کوئی عبادت بہتر نماز سے نہین اور جب مومن مشغول نماز ہوتا ہے خدا اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اطراف آسمان سی اطراف زمین تک رحمت اوسپر نازل ہوئی ہے اور اوسکی اطراف کو قدم سی آسمان تک ملائکہ گہیر لیتی ہین اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ ای بندۂ مومن کہ مشغول نماز ہوا ہے تو اگر جانی تو کہ کون شخص ہے کہ متوجہ تیری طرف ہوا ہے اور کس سی گفتگو کرتا ہے تو ہرگز اس جگہہ سی دوسری جگہہ نجائی اور ایک نماز بہتر ہزار حج سی ہی اور ایک حج بہتر تمام دنیا سی ہے اور جو کچہہ دنیا مین ہین نعمتین اور زینتین اور نماز عبادتون مین مانند ستون خیمہ کی ہے کہ اگر ستون خیمہ مضبوط اور جگہہ پر ہوتا ہی تو پردی اور میخین اور طنابین سب برقرار رہتی ہین اور خیمہ استادہ رہتا ہی اگرچہ وہ خیمہ کہنہ اور زبون ہو اور اگر ستون اپنی جگہہ پر نہو تو خیمہ گر پڑی اور قائم نہو اگرچہ وہ خیمہ پاکیزہ اور نیا ہو اور جو مومن کہ نماز فریضہ بجالاے موافق عدد مخالفان شیعہ کی فرشتے اوسکی پیچھی نماز پڑہین اور واسطی اوسکی دعا کرین یہانتک کہ نماز سی فارغ ہو اور خدا کا ایک فرشتہ ہی کہ ہر وقت نماز پر خدا سی ایک سند لیتا ہی واسطی نماز پڑہنے والون کی پس جب وقت صبح ہوتا ہی اور مومن اوٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز صبح پڑہتے ہین وہ فرشتہ خدا سی سند انکی لیتا ہی اور اوس سند

فضیلت نماز

مین

مین لکھاہی کہ مین ہون خدا ہمیشہ رہنی والا ای بندون میری تم میری
پناہ مین آؤ کہ تمکو اپنی حفظ وحمایت مین رکھون اور نہ ہوئی بدن تمہین
اور گناہ تمہاری بخشی گئی وقت ظہر تک اور جب وقت ظہر ہوتا ہی اور تم
اوٹھتی ہین اور وضو کرتی ہین اور نماز ظہر پڑہتی ہین وہ فرشتہ سند انکی
لیتا ہی اس مضمون کی کہ مین ہون خدای توانا ای بندو میری گناہ تمہارے
بخشی اور حسنات سی بدل دی ہین اور تمکو دار جلال مین جگہہ دی اور جب
وقت عصر پہونچتا ہے اور وضو کرتی ہین اور نماز عصر پڑہتی ہین وہ فرشتہ
سند انکی لئی اس مضمون کی لیتا ہی کہ مین ہون خدای بزرگوار ای بندو
مینی تمہاری جسد کو آگ پر حرام کیا اور تمکو نیکون کی مسکن مین ساکن کیا ہی
اور بدون کی شر کو تمسے دور کیا مینی اور جب وقت نماز شام کا پہونچتا ہی اور
وضو کرتے ہین اور نماز پڑہتے ہین وہ فرشتہ سند اسکی لئی اس مضمون کی
لیتا ہی کہ مین ہون خدای جبار بزرگ متعال ای بندو میرے فرشتی تمہارے
طرف سی راضی آئی حق ہے مجہپر کہ تمکو راضی کرون مین اور روز قیامت
آرزوئین تمہاری تمکو پہونچاؤن مین اور جب وقت عشا آتا ہی اور وضو کرتی
ہین اور نماز عشا پڑہتی ہین وہ فرشتہ سند انکی اس مضمون کی لیتا ہی کہ
مین ہون ایسا خدا کہ کوئی معبود سوا میرے نہین ہی اور کوئی پروردگار سوا
میری نہین ہے ای میری بندو اپنی گہرون مین وضو کیا تمنی اور میری

گہر مین ائی اور میری ذکر مین مشغول ہوئی اور حق میرا پہچانا متنی اور میری
فرائض بجالائی ای فرشتہ تو اور سب فرشتے گواہ رہو کہ مین اس سی راضی
ہوا اور جو مؤمن کہ نماز فریضہ کو بجالائی بعد اوسکی اوسکی دعا مستجاب ہوتی
ہی اور ہر وقت نماز مین ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ای لوگو اوٹہو بجہاؤ اون
آگون کو کہ گناہون سی اپنی دوش پر سلگائین ہین تمنے اور جب پانچوقت
نماز پڑہی گناہون سی پاک ہوا اور جو کوئی پانچون نمازونکو اونکی وقت پر
پڑہی اور محافظت اونکی شروط اور ارکان کی کرے اوس نماز کو روشن اور
نورانی طرف آسمان کی لیجائین وہ نماز اوسکو دعا دی اور کہے جسطرح کہ
میری تونی محافظت کی اور ضائع نکیا تونے خدا تیری محافظت کری اور
تجہکو ضائع نکرے اور اگر بیوقت نماز پڑہی اور محافظت نکرے وہ نماز
سیاہ اور ظلمانی پہرتی ہی اور کہتی ہے تجہکو ضائع کیا تونے اور خدا تجہکو
ضائع کرے اور جو کوئی استخفاف ساتہہ نماز کی کری اور حدود اور ارکان
اوسکی ضائع کری حوض کوثر سے بی نصیب اور شفاعت اہلبیت سی
محروم رہی اور حضرت پیغمبرؐ ایک روز مسجد مین تہی ایک مرد آیا اور نماز
جلد پڑہی اور رکوع و سجود بی ٹہرنے کے کی حضرت نی فرمایا یہہ مرد مانند
کوّی کی چونچ مارتا ہی اگر ایسی نماز مین مرجائیگا میرے دین پر نہوگا اور جو کوئی
نماز کو بی تاتی یعنی بی ٹہری جلد پڑہتا ہے خدا فرماتا ہی ملائکہ دیکہو کہ یہہ بندہ

دربیان عجلت بنماز

میرا گمان رکھتا ہے کہ حاجتین اوسکی کسی اور کی ہاتھہ مین ہین سوا میرے
کہ ایسی جلد عبادت میری کرتا ہے نہین جانتا کہ اسکی حاجت کو سوا میرے
کوئی نہین برلا سکتا اور جو کوئی عمدًا ترک نماز کری کافر ہوا اور ملت اسلام
اوس سی بیزار ہوا اور جامع الاخبار مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ سی منقول ہی کہ فرمایا اونحضرت نے کہ جو کوئی اعانت کری کسی تارک الصلوٰة
کی ایک لقمہ طعام سی یا ایک کپڑی سے تو اوسنے گویا کہ قتل کیا ستر نبیونکو
کہ اوّل اونکی آدم علی نبیّنا و علیہ السلام ہین اور آخر اونکی جناب محمد مصطفی ہین

فصل دوسری بیان فضائل مسجد مین کتاب جمال الصالحین

مین ہی کہ اہلبیت طاہرین سی روایت ہی کہ ایک نماز مسجد جامع مین
برابر ہے سو نمازون کی اور ایک نماز مسجد محلہ مین برابر ہے پچیس نمازونکی
اور ایک نماز مسجد بازار مین برابر ہے بارہ نمازون کی اور جو کوئی مسجد کو
جای جس موضع پر قدم رکھی وہ موضع ساتوین زمین تک واسطی اوسکی
تسبیح کری اور جو کوئی اپنے گھر مین طہارت کری اور مسجد مین جای گناہون سی
پاک ہو اور زیارت خدا کی ہو اور حق ہے اوس شخص پر کہ جسکی زیارت
کرتا ہی کہ وہ اکرام کرے اپنی زیارت کرنیوالیکا اور جو کوئی مسجد مین جائی خدا
ایک نعمت آٹھہ نعمتون مین سی اوسکو عطا فرمائی یا کسی برادر مومن سی ملاقات
ہو یا کوئی علم تازہ اوسی حاصل ہو یا کوئی آیہ محکمہ ملی یا کوئی ایسا کلمہ سنی کہ

راہ راست پر اوسی ہدایت کرے یا کوئی رحمت تازہ نازل ہو کہ پیشتر
نہ نازل ہوئی ہو یا ایسا کلمہ سنی کہ ہلاکت سی اوسکو نجات دی یا کوئی
گناہ ترک کری خوف خدا سے یا شرم و حیا سی اور بہتر سب مکانوں مین
مسجد ہی اور بہتر اہل مسجد مین وہ لوگ ہین کہ پیشتر سی آئین اور بعد
جائین اور مروی ہے کہ جو کوئی آواز آذان کی مسجد مین سنی اور بے نماز
پڑہی مسجد سی آئی منافق ہو مگر یہہ کہ ارادہ پہر مسجد مین آنیکا رکہتا ہو
اور بہترین مساجد واسطی عورتون کی گہر اونکی ہین اور کوٹہری مکان کے
عورتون کی واسطی افضل ہی واسطی نماز کی صحن مکان سی اور اصل
مکان افضل ہے ایوان مکان سی اور ایوان مکان افضل ہی صحن مکان سی
اور صحن مکان افضل ہی بام مکان سی اور جب متوجہ مسجد کیطرف ہو
اور گہر سی باہر نکلی کہی بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ وَ
الَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ
یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ
الدِّیْنِ رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ
صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِیْ
جب یہہ کہی خدا اوسکو ساتہہ ایمان اور حق کی ہدایت کری اور طعام ہائے
بہشت سی سیر کری اور کفارہ اونکی گناہون کا ہو اور خدا اوسکی موتکو

بیان آذان

بیان رفتن مسجد

مثل شہدا کی موت کی اور اوسکی حیات کو مثل سعدا کی حیات کی کری اور
اور جو گناہ کہ کئی ہون بخشی اگرچہ زیادہ کفِ دریا سی ہون اور حکمت اور
علم اوسکو عطا فرمائی او صلحا گذشتہ اور آیندہ سی اوسکو ملحق کری اور اوسکو
صادقین مین ثبت کرے اور منازل کریم جنت نعیم مین اوسکو عطا فرمائے
اور گناہ اوسکی مان باپ کی بخشی اور اس دعا کو نخبۃ الدعوات اور
عدۃ الداعی مین بہی اسی اسناد سی لکہا ہی پہر جمال الصالحین مین
ہی کہ جب چاہی کہ داخل مسجد ہو کفش کو دیکہی کہ کوئی نجاست اور کوئی
کثافت نرکہتی ہو اور دہنا پاؤن آگی رکہی اور کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَتَوْبَتِكَ وَاَغْلِقْ عَنِّيْ اَبْوَابَ مَعْصِيَتِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ
زُوَّارِكَ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِكَ وَمِمَّنْ يُّنَاجِيْكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنَ
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ
وَجُنُوْدَ اِبْلِيْسَ اَجْمَعِيْنَ اور جب داخل مسجد ہو کہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

آداب دخول مسجد

دربیان ادب مساجد

برابر ہی ساتہہ ایک حج مقبول کی اور اگر ارادہ بیٹھنی کا رکھتا ہو بی
طہارت مسجد مین نہ جائی اور مسجد مین شعر نچاہیئے پڑہنا کہ اگر کوی مسجد مین
شعر پڑہی روایت ہوئی کہ اوس سی کہین فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ یعنی خدا
تیری موںہہ کو توڑی اور مسجد مین تہوکنا ایک عذاب ہی اور کفارہ اوسکا
یہہ ہی کہ دفن کری اور اگر واسطی تعظیم مسجد کی کوئی آب دہن یا آب دماغ کو
نگلجائی خدا ایک حسنہ واسطی اوسکی لکہی اور ایک گناہ مٹائی اور قوت اوسکی
زیادہ کرے اور کوئی کوفت اور کوئی مرض نہو مگر یہہ کہ اوسکو زائل کری
اور روز قیامت خوشحال اور خندان مبعوث ہو اور نامہ عمل اوسکا اوسکی
داہنی ہاتہہ مین دین اور مسجد مین حرف باطل اور گفتگوی دنیا نکری کہ مسجد
جگہہ عبادت کی ہے اور کہوئی چیز کو مسجد مین نہ ڈہونڈہی مروی ہی کہ اوس
سی کہین لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ یعنی خدا کہوئی چیز کو تجہہ تک نہ پہونچائی
اور مسجد مین آواز بلند نکرے اور لڑکون اور دیوانون اور خرید و فروخت
کو مسجد سی دور کرین اور اگر کوئی مسجد مین تجارت کرے اوس سی کہین
لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ یعنی خدا تیری تجارت مین فائدہ ندی اور جو
کوئی ایک چراغ مسجد مین روشن کری جبتک روشنی اوسکی باقی رہی تمام
عرش اور ملائکہ واسطی اوسکی استغفار کرین اور جو کوئی مسجد مین جہاڑو دے
ایسا یہہ ثواب رکہتا ہی کہ ایک بندہ آزاد کیا اور اگر کوئی بقدر ایک ذرہ کے

که آنکهه مین پڑے کوئی کثافت مسجد سی نکالی خداوند فضل رحمت کی اوسکو دی اور اگر کوئی مسجد مین روز پنجشنبہ اور شب جمعہ کو جہاڑو دے اور بقدر سرمہ کے کہ آنکھہ مین لگاتی ہین کثافت مسجد سے باہر نکالی گناہ اوسکی بخشی جاوین اور جب چاہی کہ مسجد سی باہر آئی در مسجد پر استادہ ہو اور کہی اَللّٰهُمَّ دَعَوْتَنِیْ فَاَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّیْتُ مَكْتُوْبَتَكَ وَانْتَشَرْتُ فِیْ اَرْضِكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِكَ وَاجْتِنَابَ سَخَطِكَ وَالْكَفَافَ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِكَ اور باہر آنیکی وقت بایان پاؤن آگی رکھی اور بسم اللہ کہی اور صلوات پیغمبر اور اونکی اہلبیت پر بہیجے اور کہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اور مرشد المومنین مین ہی کہ مکروہ ہی نماز علی الاشہر حمام مین اور مقبرون مین اور اون گہرون مین کہ جنمین شراب ہو یا سامنی نماز پڑہنے والی کے آگ روشن ہو یا کوئی تصویر یا مصحف کہلا ہوا ہو اور اگر کسی حائل چیز کو روبرو اپنی رکہین اگرچہ عصا ہو بنا بر مشہور کی کراہت زائل ہوتی ہی فصل تیسری فضائل و آداب اذان و اقامت مین کتاب جمال الصالحین مین ہی کہ جب چاہی تو کہ شروع کری نماز واسطی نماز فریضہ کی آذان واقامت کہے اور اگر کوئی شخص اذان واقامت دونو کہی دو صفین ملائکہ کی پیچھی اوسکی نماز پڑہین اور اگر فقط اقامت کہی ایک

در بیان اذان

آداب مسجد

صف ملائکہ پڑہی کہ ہر ایک صف مشرق سی مغرب تک ہو اور جو موذن کہ واسطے
خدا کی اذان کہی نہ واسطی اجرت وریا کی روز قیامت بہشت مین اوپر ایک
مشک کی ٹیلی کی کھڑا ہو اور بیٹھنا درمیان اذان واقامت کی ثواب ایسی
شہید کا رکہتا ہی کہ راہ خدا مین اپنی خون مین لوٹتا ہو کسینی کہا یا رسول اللہ
لوگ آذان دینی مین پیشدستی کرتی ہین اور فرصت نہین دیتی ہین حضرت
نی فرمایا ایک زمانہ آتا ہے اذان کہنا از روی تکبر کی ضعیفون پر واگذا
ہوگا اور گوشت انکا آگ پر حرام کیا ہے اور جو کوئی کہ واسطی خدا کی اذان کہے
خدا ثواب چالیس ہزار شہیدون کا اوسکو عطا فرماوی اور چالیس ہزار گنا
گارون کو اوسکی شفاعت سی بہشت مین لیجائی اور جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ کہی ستر ہزار فرشتی واسطی اوسکی دعا واستغفار کرین اور روز
قیامت سایۂ عرش خدا مین رہی جبتک حساب لوگونکا تمام ہو اور جب کہے
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ چالیس ہزار فرشتی ثواب اوسکا لکھین
اور اگر ایک برس کسی شہر ہای اسلام کی شہر مین اذان کہی گناہ اوسکی
سب بخشی جائین اگرچہ مثل کوہ اُحد کی ہون اور بہشت اوسپر واجب ہو
اور چاہیے کہ آذان کو بتانی یعنی ٹہر ٹہر کی اور پکار کی کہی کہ آواز اوسکی
جس خشک وتر پر کہ پہونچی گی واسطی اوسکی گواہی دینگی اور جسقدر کہ بلند
ہوا اوسقدر گناہ اوسکی بخشی جائین اور جو کوئی اوسکی آذان سنکی نماز پڑہی

فضائل موذن
اذان

فضائل فصول اذان

وہ آذان دینی والا ساتہہ اوسکی ثواب مین شریک اور بعد دہر آدمی کی
کہ اوس موذن کی آواز سی نماز پڑہے واسطی اوسکی ایک ثواب لکہا
جائی اور خدا نی ایک ہوا کو آذان پر موکل کیا ہی کہ آواز آذان کی آسمان پر
لیجائی جب ملائکہ سنین کہین یہہ آواز امت محمدؐ کی ہی کہ توحید خدا کرتی ہین
پس واسطی انکی استغفار کرین یہانتک کہ نماز سی فارغ ہو اور اگر گہر مین
آذان پکار کی کہی شیطان کو دور کرے اور واسطی اطفال کی خوب ہو کہ صدا
آذان کی اور آواز ایمان ہمیشہ سنی اور بیماری اور پریشانی زائل کرے
راوی نی کہا مین اور اہلخانہ میری ہمیشہ علیل رہتی تہی اور کبہی ایسا ہوتا
تہا کہ کوئی باقی نرہتا تہا کہ خدمت کرے یہانتک کہ یہہ حدیث سنی مین
اور اوسپر عمل کیا بیماری اور کوفت میری گہر سی زائل ہوئی اور ایک شخص نے
بیماری اور بی فرزندی کی خدمت امام رضا علیہ السلام مین شکایت کی فرمایا
اپنی گہر مین آذان پکار کے کہہ اسیطرح کیا بیماری اوسکی زائل ہوئی اور اولاد
اوسکی بہت ہوئی اور اقامت کو آہستہ تر اور روان تر کہین اور جب نام
حضرت پیغمبرؐ کا آئی کہنی والا اور سننی والی صلوات بہجین اور آذان بیٹہکے
اور سوار ہو کی راہ مین اور بی طہارت اور بغیر قبلہ اگر شہادتین کہنی مین
رو بقبلہ ہو کہہ سکتا ہی لکن اقامت بشرائط و ہیئت نماز کہی اور اثنای آذان
اور اقامت مین بات کرنا جائز ہے لیکن ترک اوسکا افضل ہی تخصیص اثنای

اقامت مین اور جب قد قامت الصلوٰۃ کہی جاوی احادیث وارد ہوی
ہین کہ بات کرنا حرام ہوتا ہی موذن اور سب جماعت پر مگر اسقدر جائز ہی کہ
واسطی امامت کی کسیکو کہین کہ آگی استادہ ہو اور بعضی علما تجویز بات کرنی کی
واسطی سب امور کی کہ متعلق نماز سی ہون کرتی ہین اور اگر بات کری اقامت کا
اعادہ کری بیان اذان واقامت مع ترجمہ آخوند ملا محمد باقر مجلسی
علیہ الرحمہ نی رسالہ ترجمۃ الصلوٰۃ مین لکھا ہی کہ آذان مین چار مرتبہ اللہ اکبر کو
کہی یعنی خدا اس سی بزرگ تر ہے کہ عقلین اوس تک پہونچ سکین اور دو مرتبہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین
ہی لائق پرستش کی سوای اوس معبود یکتای بحق کی کہ موصوف ہی ساتہہ جمیع
صفات کمال کی اور دو مرتبہ اشہد ان محمدا رسول اللہ یعنی گواہی
دیتا ہون مین کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا ہے اور دو مرتبہ حی علی الصلوٰۃ
یعنی دوڑو طرف نماز کی اور دو مرتبہ حی علی الفلاح یعنی دوڑو طرف
اوس چیز کی کہ موجب رستگاری آخرت کی ہے اور دو مرتبہ حی علی
خیر العمل یعنی دوڑو طرف اوس عمل کی کہ بہترین عملون کا ہے کہ وہ نماز
ہی اور دو مرتبہ اللہ اکبر اور دو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور اگر بعد
شہادتین کی ایکمرتبہ یا دو مرتبہ اشہد ان علیا ولی اللہ کہی بقصد
تبرک نہ اس قصد سی کہ داخل اور جزء آذان ہے بد نہین یعنی گواہی دیتا ہون

بیان اقامت

مین کہ علی ولی خدا ہے اور صاحب اختیار امور خلائق ہے اور مرشد
المومنین مین ہی کہ اقامۃ بہی مثل اذان کی ہے مگر اللہ اکبر اول مین
دو مرتبہ ہی اور بعد حی علی خیر العمل کے قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ
کہی مولف کہتا ہی کہ قد قامت الصلوٰۃ کے معنی یہہ مین کہ تحقیق
برپا ہوی نماز پہر مرشد المومنین مین ہی قد قامت الصلوٰۃ کی بعد
لا الہ الا اللہ آخر مین ایک مرتبہ چاہیے کہنا پس اقامت سترہ کلمہ ہوے
اور ترتیب فصلوئین شرط ہے اور علی الاشہر اذان و اقامت مستحب ہے
واسطی فرائض یومیہ و نماز جمعہ کے اور احوط یہہ ہی کہ واسطی نماز صبح اور نماز
مغرب کی اقامت کو ترک نکرے بلکہ اذان کو بہی ترک نکرے اور قبل داخل ہونے
وقت نماز کے اذان صحیح نہین ہی لیکن قبل صبح کی اذان واسطی آگاہ کرنیکو
جائز ہے اور بعد داخل ہونی وقت کی پہر اعادہ اذان کا مستحب ہی اور واسطے
نماز ہای قضا کی ایک مرتبہ اذان اور واسطی ہر نماز کی اقامۃ کافی ہی اور
مستحب ہی کہ اذان کو باآواز بلند ٹہر ٹہر کے کہی اور اقامت بہت ٹہر ٹہر کی نکہی
لیکن اسقدر تعجیل نکری کہ وصل ساتہہ سکون کی لازم آئی اور عورتین اذان
واقامۃ کو آہستہ کہین اور اگر چاہین اکتفا تکبیر اور شہادتین پر کر سکتی
ہین اور مکروہ ہے موذن کو مونہہ پہیرنا طرف دہنی اور بائین کی اور اثنا ے
اذان کی کلام اجنبی کرنا کراہت رکہتا ہے اور اشہد ان علیا ولی اللہ

جزء ایمان ہی لیکن داخل آذان نہین اور ترجمۃ الصّلوٰۃ مین ہے
کہ درمیان آذان واقامت کی اس دعا کو پڑہنا سنت ہی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ
بَارًّا وَعَیْشِیْ قَارًّا وَرِزْقِیْ دَارًّا وَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ
مُحَمَّدٍ مُسْتَقَرًّا وَقَرَارًا یعنی خداوندا کر دل میرا نیکی کرنیوالا اور زندگی
میری خوشی اور شادمانی مین اور روزی میری بہت آنی والی اور کر واسطی
میری نزدیک قبر محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی محل قرار حیات مین او بعد
مرنیکی اور رجال الصّالحین مین ہی کہ درمیان آذان واقامت کے
ایک لمحہ فاصلہ کرے کم سے کم یہہ کہ ایک سانس کی یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ
کہی یا بیٹہی یا سجدہ کری اگر بیٹہی تو کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا الخ کہ گذرا
ہوا اور اگر سجدہ کری کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدْتُ لَكَ خَاضِعًا
خَاشِعًا ذَلِیْلًا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ تو خدا تعالی سب گناہ اوسکی
بخشی اور اگر درمیان آذان واقامت شام کی بیٹہی اسطرح ہی کہ راہ خدا
مین اپنی خون مین لوٹتا ہو **فصل چوتہی بیان کیفیت نماز مین**
مع ادعیہ واذکار مستحبّہ اور ترجمہ سورہ حمد وسورہ قدر وسورہ توحید
وترجمہ اذکار ترجمۃ الصّلوٰۃ مین ہی کہ مرد کو سنّت ہی کہ جب واسطی
نماز کی استادہ ہو اپنی پاوٗن بقدر ایک بالشت کی ایک دوسری سی دور

رکہی

رکہی اور چار انگشت کشادہ تک بہی خوب ہی اور چاہی کہ برابر ایکدوسرے کی ہون اور انگلیان پاؤن کی روبقبلہ ہون اور منحرف قبلہ سی نہون اور ہاتونکو لٹکائی اور زانو پر رکہے برابر گہٹنون کی اور انگلیان کہلی ہوئی نہون آپسمین ملی ہوئی ہون پس سات مرتبہ اَللهُ اَکْبَرُ کہی چہہ کو بقصد سنت بجالائی یا یہ کہ پہلی تین مرتبہ کہی اَللهُ اَکْبَرُ اور ہر تکبیر مین دونو ہاتون کو اوٹھائی کان کی لوتک اور ہتیلیان ہاتون کی روبقبلہ ہون اور بعد اوسکی یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی خداوندا تو ہی پادشاہ ثابت اور دائم نہین ہی کوئی معبود سوای تیرے پاک جانتا ہون مین اور منزہ سمجہتا ہون مین تجہکو اون چیزدن سے کہ لائق جلال ذات اور کمال صفات تیری کی نہین ہے اور تیرا حمد اور شکر کرتا ہون مین بدکیا ہے مینی اور ستم اپنی نفس پر کیا ہی مینی پس بخش میری لئی گناہ میری بہ تحقیق کہ نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے کوئی پہر دو مرتبہ کہی اَللهُ اَکْبَرُ اور کہی لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ ذَلِيْلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى وَلَا مَفَرَّ وَلَا

مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ ؕ

یعنی استادہ ہونا ہون مین تیری خدمت مین استادہ ہونا بعد استادہ ہونیکے یعنی ہمیشہ تیری خدمت مین استادہ ہون یا یہہ کہ جو مجھکو واسطے نماز کی طلب کیا ہی تونی اب اجابت تیری کی ہی مینے اور لبیک کہتا ہون تیری خدمت مین استادہ ہون مین اور یاری کرتا ہون مین تیری یاری کرنا بعد یاری کرنیکے یعنی ہمیشہ فرمان بردار تیرا ہون مین اور نیکیان دنیا وآخرت کی سب تیری دست قدرت مین ہین اور بدی تجھسے نہین ہی اور تیری طرف راہ نہین رکہتی اور ہدایت یافتہ وہ شخص ہی کہ جسکو تونی ہدایت کی ہی بندہ تیرا ہون مین اور کنیز زادہ اور غلام زادہ تیرا ہون مین کہ تیری خدمت مین استادہ ہون تجھسے ہی ابتدای وجود اور تجھسے ہی بقا اور پاوری میری اور واسطی تیری ہین کام میری اور طرف تیری ہی بازگشت میری نہین ہی کوئی پناہ اور کوئی امیدگاہ اور کوئی بہاگنی کی جگہہ تجھسے مگر طرف تیری پاک اور منزہ جانتا ہون مین میدان کبریائی کو تیری غبار سی اوس چیز کے کہ تجھکو سزاوار نہین اور نچاہیے اور حالانکہ سوال کرتا ہون مین تجھسی رحمت اور مہربانی کا ہمیشہ مبدا سب برکتون کا تو ہے دنیا اور عقبی مین اور بلند تر ہی تو ادراک اور عقلون اور وہمونسی پاک اور منز

ہی تو ای پروردگار خانہ کعبہ یعنی معبود اور مقصود میرا تو ہی ہے نہ کعبہ
اور روبقبلہ ہوا ہو نمین تیرے فرمانی سی پہر تکبیر اکبر تبہ کہی نیت کری کہ
نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا پڑہتا ہون مین واسطی اسکی کہ واجب ہے
قربۃً الی اللہ اور یہی کہ اوسکی دلمین ہو نیت ہی پس کہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ بقصد
تکبیرۃ الاحرام کے اور یہ دعا پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؁
یعنی متوجہ اپنے دل کو پہیرا مینی واسطی اوس شخص کے کہ جسنی بیاد اور
مدت کی ساتہہ نہایت کمال اور قدرت کی پیدا کیا آسمانون اور زمینونکو
ایسی حالت مین کہ ملت یگانہ پرستی حضرت ابراہیمؑ پر اور دین حق محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور طریق مستقیم علی علیہ السّلام پر اصول اور فروع دین
مین ثابت اور راسخ ہون مین اور مائل ہو نمین شرک اور باطل دین چہوڑ کر
طرف تیری توحید کی اور دین حق رسولخدا اور ائمہ ہدی علیہم السّلام کی اور
مطیع ہون مین تمام انکی امرون اور نہیون کا اور نہین ہون مین شرک کرنیوالونمین

سی نہ شرک جلی مانند بت پرستی کے نہ شرک خفی مانند ریا اور متابعت اور محبت غیر ائمہ ہدیٰ کے بہ تحقیق کہ نماز میری اور نسک میرا یعنی قربانی میری یا حج میرا یا تمام عبادتین میری اور زندگی میری اور مرنا میرا یا جو کچھ کرتا ہون مین زندگی مین اور جو کچھ مجھپر پہونچتا ہے بعد میری مرنیکی خالص ہی واسطے اوس خدا کی کہ پروردگار جہانون کا ہے نہین اوسکا کوئی شریک پیدا یش عالم مین اور معبودیت مین اور عبادتون کی استحقاق مین یعنی عبادتو نمین کسیکو ساتھہ اوسکی شریک نہین کرتا ہون مین اور اسیکا حکم ہوا ہے مجھی خدا کیطرف سی کہ اوسکو ساتھہ یگانگی کی پرستش کرون مین اور مطیعون اور فرمانبردارون مین سی ہون اور اوسی کتاب مین ہے کہ بعد تکبیرۃ الاحرام اور دعای توجہ کی کہے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ یا کہی اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ یعنی پناہ لیجاتا ہون مین اور التجا کرتا ہون مین ساتھہ معبود حق اور خداوند مطلق کی کہ سننی والا ہی جمیع باتین خلائق کی اور جاننے والا ہی جمیع معلومات کا خصوصًا اعمال اور نیتین بندون کی شر سے اور وسوسہ سی دیو فریب دینی والی سرکش کے یا جو دور رحمت حق سی ہے اور رجیم ہی یعنی سنگ باران کیا ہی اوسکو ملائکہ نی جب آسمان سی دور کیا یا ساتھہ تیر شہاب کی یا ساتھہ لعنت خدا اور لعنت خلق کی مرجوم ہے اور چونکہ پڑھنا سورۂ حمد کا نماز مین واجب ہے

اور بعد حمد سورہ حمد کے بہترین سورہ ہا اکثر نمازون مین سورہ قل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ ہے ترجمہ ان سورون کا مجمل مناسب ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی استعانت ڈھونڈتا ہون مین ساتھہ نام ایسی خدا کی کہ سزاوار پرستش ہے اور جامع سب کمال کی صفتونکا ہی اور رحمان ہے تمام خلق کی لئی ساتھہ نعمتہای عام کر اور رحیم ہی مومنون کی لئی دنیا اور آخرت مین ساتھہ رحمتہای خاص کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ یعنے تمام ستائشین مخصوص اوس خدا کی لئی ہین کہ پیدا کرنیوالا اور تربیت کرنیوالا تمام عالمونکا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تاکید ہے اوس معنی کی کہ جو بسم اللہ مین مذکور ہین یا یہ کہ بسم اللہ مین ان لفظون سی مراد رحمانیت اور رحیمیت دنیا ہے اور اس جگہہ مراد رحمانیت اور رحیمیت آخرت ہی کہ دوبارہ انکو زندہ کرتا ہے اور مومنونکو بخشتا ہی اور داخل بہشت کرتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنے جزا دینی والا روز جزا کا یا متصرف امور روز جزا کا اور قاریون کی ایک جماعت نی مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑہا ہے بغیر الف کی اور زبر میم پر اور زیر لام پر یعنی بادشاہ روز جزا اور دونون طرح جائز ہے اور اکثر روایات دلالت رکھتی ہین مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر شاید اختیار کرنا اسیکا اولی ہو اور جو سبب استعاذہ کی شیطان رجیم سی اور بہ سبب عاقبت

طلب کرینگے خداوند رحیم سی اور بسبب فکر کرنے صفات کمالیہ رب العالمین
کی اور بسبب اقرار قیامت کی نماز پڑہنے والی کو بعد نہایت دوری کے
فی الجملہ ایک نزدیکی حاصل ہوتی ہے اور بعد نہایت جدائی کے تہوڑا
وصل ہم پہونچتا ہے اور مقام غیبت یعنی مقام دور سے گویا مجلس انس
اور حضوری مین پہونچکی مخاطب ہوکی عرض کرتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ
یعنی عبادت کرتا ہون مین تیری اسمقام مین اورون کو بہی ملایا کہ شاید
برکت سی اونکی عبادت اسکی بہی قبول کرے اور جو یہہ کلام یہہ وہم کرتا
تہا کہ یہہ کہنی والا فخر اپنی عبادت مین کرتا ہے اور اپنی تئین مستقل آئین
جانتا ہی اسلئی خداوند علم نے فرمایا کہ بعد اسکی کہی وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
یعنی تجہسی اعانت طلب کرتا ہون مین نہ تیری غیر سے سب امور مین خصوصاً
عبادت مین اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یعنے ہدایت اور رہنمائی
کر مجہکو طرف راہ راست یعنی راہ حق کے اسواسطی کہ راہ حق سیدہی جاتی
ہی طرف بہشت صوری اور معنوی کی اور بہشت صوری بہشت آخرت ہی
اور بہشت معنوی تقرب خدا ہے اور اس راہ راست مین افراط اور تفریط
اور غلو اور تقصیر نہین ہوئی اسواسطی کہ جس امر مین جو کوئی غلو کرتا ہے دہنی
طرف سی گمراہ ہوتا ہے اور جو کوئی تقصیر کرتا ہی بائین طرف سی گمراہ ہوتا ہے
چنانچہ فرمایا ہی کہ راہ راست دہپ گمراہ کرنیوالی ہے اور حق راہ درمیان

تفسیر سورۃ

کی ہے مثل اسکی کہ ایک جماعت نی حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام کے باب مین غلو کیا ہے اور اونکی خدائی کے قائل ہوئی ہین اور اونکو بہتر پیغمبر سی جانتی ہین اور گمراہ ہوئی ہین اور بعضی اونحضرت کی امامت کی بلا فاصلہ قائل نہین ہوئی ہین اور کافر ہوئی ہین اور راہ درمیان کی راہ اوس جماعت کی ہے کہ جنہون نی اعتقاد جناب امیرؑ کی امامت کا بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی فاصلہ کیا اور اونحضرت کی گیارہ فرزندونکو بترتیب بعد جناب امیرؑ امام اپنا سمجھے اور متابعت انکی گفتار اور کردار مین اپنی اوپر واجب جانے یہہ وہ لوگ ہین کہ جسطرح دنیا مین صراط مستقیم پر ہین آخرت مین بہی باسانی صراط پرسے گذرتے ہین چنانچہ حدیثمین وارد ہوا ہے کہ صراط دو صراط ہین ایک صراط دنیا کہ ولایت اور متابعت اہلبیت رسالتؐ کی ہی کہ راہ دین حق ہی اور دوسری صراط آخرت ہی کہ راہ بہشت کی ہے واسطی مومنونکی روی جہنم پر مثل پل کی جو مومن کہ دنیا مین صراط دین حق پر ثابت رہی ہین اوس صراط پرسی گذر کے داخل بہشت ہونگی اور احادیث مستفیضہ سنی اور شیعہ مین وارد ہوا ہے کہ صراط مستقیم علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین یعنی ولایت اور متابعت اونحضرت کی اور اونحضرت کی گیارہ فرزندون کی یعنی جو کوئی ایمان پر ثابت رکہہ اور کمال مرتبہ یقین پر پہونچا اور جو کمال ایمان ساتہہ محبت اور ولایت

اور متابعت انبیا اور اوصیا کی ہے تو اس مقام مین خداوند عالم نی فرمایا
کہ بندہ کہی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ یعنی صراط مستقیم راہ اوس گروہ
کی ہی کہ انعام کی ہی تونی انپر اور مراد اس سی نعمت دنیا نہین ہی اسواسطے
کہ نعمت دنیا مومنون اور کافرون اور صالحون اور فاسقون کو عطا کی ہی
بلکہ کافرون اور فاسقون کو زیادہ دی ہے پس مراد نعمت سی نعمت دین
اور محبت اور معرفت اور قرب خدا ہی چنانچہ خداوند عالم نی دوسری آیہ
مین شان شیعیان اہلبیتؑ مین فرمایا ہے کہ جو کہ اطاعت خدا اور رسولؐ
خدا کی کری ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ولایت باقی ائمہ علیہم السلام مین
پس یہہ بہشت مین ساتہہ ایسی گروہ کے ہین کہ انعام کیا ہی خدا نے
اونپر پیغمبرونسی اور صدیقون سی اور شہیدون سی اور صالحون سی اور اچھی
رفیق ہین یہ لوگ اور احادیث مین وارد ہوا ہے کہ مراد پیغمبرونسی حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مراد صدیقون سی حضرت امیرالمومنین
علیہ السلام ہین اور مراد شہیدون سی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
علیہما السلام ہین اور مراد صالحون سی اور سب ائمہ ہین پس مراد صراط
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ سی یہہ ہے کہ راہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور راہ اونکی اہلبیتؑ کی مجہکو دکہا اور مجہکو تابع انکا کر اور جب اس آیہ مین
اشارہ ایک رکن کا فرمایا کہ عمدۂ ایمان ہی کہ وہ ولایت اور متابعت دوستان

خدا کی ہے اور بیزاری دشمنان خدا سی بہی ارکان ایمان مین سی ہے
اور اسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ دانستہ واسطی دنیا کی راہ حق سی پہر جاتی
ہین دوسری یہہ کہ نادانی سے متابعت ان لوگون کی کرتی ہین مثل اکثر
عوام کی پس خدا نے اشارہ قسم اوّل کا کیا اور فرمایا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَیْھِمْ یعنی نہ راہ اوس گروہ کی کہ غضب کیا ہی تو نے جسپر کہ دانستہ
مخالفت اہلبیت رسالت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی کرتے ہین پہر خدا نے
اشارہ دوسری قسم کا کیا اور فرمایا وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنی اور نہ راہ اوس
جماعت کی کہ نادانی سے گمراہ ہوی ہی اور اکثر احادیث سی اسیطرح ظاہر
ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ یہودی ہین اور ضَآلِّیْن
نصاریٰ ہین اور بعضی کہتی ہین کہ مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وہ لوگ ہین کہ
اصول دین مین گمراہ ہوے ہین اور ضَآلِّیْنَ وہ لوگ ہین کہ فروع
دین مین گمراہ ہوئی ہین اور ترجمہ سورۂ قدر کا یہ ہے
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ
یعنی بہ تحقیق کہ بہیجا ہمنی قرآن مجید کو شب قدر مین کہ اونیسوین (۱۹) یا اکیسوین (۲۱)
یا تئیسوین (۲۳) شب ماہ مبارک رمضان کی ہے اور حدیثین تیئسوین شب کی
بیشتر ہین یعنی وہ شب قدر کہ حق تعالیٰ امور سال کو اوسمین مقدر کرتا ہی
اور اختلاف ہی اس بات مین کہ نازل ہونا قرآن مجید کا شب قدر مین

ترجمہ سورۂ قدر

کیا معنی رکہتا ہے بعضی کہتی ہین ابتدا نازل ہونیکی شب قدر مین ہوئی ور
بعضی کہتی ہین خاتمہ نازل ہونیکا شب قدر مین ہوا اور بعضی کہتی ہین کہ تمام
قرآن شب قدر مین لوح محفوظ سی بیت المعمور مین نازل ہوا اور تیئیس برس
مین آیہ آیہ اور سورہ سورہ کرکے موافق مصلحت کی نازل ہوا وَمَا اَدْرٰىكَ
مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کہان سی جانا تو نے کہ شب قدر کیا ہے اور کیا
فضیلت رکہتی ہی جبتک نہ کہین ہم لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنے
شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سی اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہے
کہ عبادت شب قدر کی بہتر ہی اون ہزار مہینون کی عبادت سی کہ جنمین
شب قدر نہوا اور بعضی حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی خواب مین دیکہا کہ بنی امیہ مانند بندر کے میری منبر پر چاتے
ہین اور لوگ پچہلی قدم پہرے ہین حضرت اس خواب سی ملول ہوئے کہ
جبرئیلؑ اس سورہ کو واسطی اونحضرت کی تسلّی کی لائے کہ شب قدر واسطے
تیری اہلبیت اور شیعیان اہلبیت کی قربتون اور کرامتون مین کہ انکو اوس
شب حاصل ہوتی ہین بہتر ہی بادشاہی بنی امیہ کی ہزار مہینون سی کہ
جن مہینون مین شب قدر نہین تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ یعنی ہمیشہ روز قیامت تک و تری ہین فرشتے

تفسیر سورۃ القدر

اور

اور روح کہ اعظم ہی فرشتون سی اوس شب مین امام زمان پر ساتھہ
حکم انکی پروردگار کے واسطی اگاہ کرنے ہرایک امر کی کہ مقدر ہوا ہی واسطے
ہر شخص کی اوس شب مین یا واسطی ہرایک امر کے مصالح دین و دنیای مردم
سی سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنے باعث سلامتی ہی یہ شب واسطے
دوستان خدا کی طلوع صبح تک یا ملائکہ اور روح صبح تک خدمت امام علیہ السلام
مین آتی ہین اور سلام کرتے ہین یا یہ کہ زمین مین سلام کرتے ہین خدا کی
طرف سی ہرایک مؤمن پر کہ نماز مین یا رکوع مین یا سجود مین یا دعا مین ہو
طلوع صبح تک اور تفسیر سورہ توحید کی یہہ ہے روایت کرتے
ہین حضرت امام صادق علیہ السلام سی کہ یہودی خدمت حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور کہا وصف اپنی پروردگار کا ہم سے بیان کرو
اوسوقت یہہ سورہ نازل ہوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنے کہہ ای محمد کہ جس خدا کا تمنی سوال کیا وہ ایسا خدا
ہی کہ مستحق عبادت کا ہے اور پیدا کرنیوالا تمام ممکنات کا ہی اور جامع
سب کمال کی صفتونکا ہی اور عقلین اوسکی ذات و صفات مین حیران ہین
ایسا خدا واحد ہی یعنے بسیط حقیقی کثرت اوسکی ذات و صفات مین نہین ہے
اور مرکب اعضا اور اجزا سی نہین اور بسیط مطلق ہی اور اجزای خارجیہ
اور ذہنیہ اور عقلیہ و وہمیہ نہین رکہتا اور صفت موجود زائد اپنی ذات پر

نہین رکہتا اور خدائی مین کوئی شریک نہین رکہتا اَللّٰہُ الصَّمَدُ یعنی خداوند
اور معبود برحق صمد ہے یعنی تمام خلق سب امور مین اوسکی محتاج ہی اور وہ محتاج
اپنی غیر کا نہین اور تمام چیزین بسبب اوسکی قائم ہین اور وہ قائم کسی چیز سے
نہین کامل فعل ہین سب جہتون سے ہی اور محل حوادث و انفعالات
نہین لَمْ یَلِدْ کوئی اوس سی پیدا نہین ہوا جسطرحسی کفار مکہ کہتی ہین کہ
ملائکہ لڑکیان خدا کی ہین اور جسطرح ترساؤن نی کہا کہ عیسیٰ بیٹی خدا کی
ہین اور جسطرح بعضے یہودیون نی کہا کہ عزیر بیٹی خدا کی ہین اور یہہ باتین سچ
ہوتین تو چاہیئے تہا کہ خدا کا جسم ہو مثل اونکی اور اونہین کی قسم مین سی ہو
اور مرکب ہو انواع ترکیبات سی اور محتاج اور ممکن ہو اور محتاج کسی خالق کا
ہو کہ اوسکو ایجاد کرے اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ
تتمہ تفسیر لفظ صمد کا ہی یعنی خدا سی کوئی کثیف چیز پیدا نہین ہوتی مانند
فرزند اور بول اور غائط اور منی اور سب کثافتین کہ مخلوقین سی نکلتی ہین اور
نہ کوئی لطیف چیز مانند سانس اور کلام اور آواز کی اوس سی پیدا ہوتے
ہی اور خدا محل حوادث نہین مانند اونگہنی اور سونی اور خطورات دل اور
غم اور اندوہ اور خوشی اور ہنسی اور رونی اور وحشت اور امید اور رغبت
اور خوف اور ماندگی اور بھوک اور سیر ہونی کے وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی پیدا
نہین ہوا ہی اور اوسکی باپ اور مان نہین اور یہہ رد ہی نصاریٰ کہ عیسیٰ

جب تفسیر سورہ

پیدا ہوئی ہین مریم سی اونکو خدا جانتی ہین اور خدا موجود اپنی ذات سی
ہی اور ہونا اوسکا مستند کسی علت اور کسی سبب کا نہین اور سید الشہدا
نی فرمایا یعنی خدا کسی چیز سی پیدا نہین ہوا اور کسی چیز سے باہر نہین نکلا
ہی وہ نہ جسطرح سے کہ اشیاء کثیفہ اپنی عناصر سی نکلتی ہین مانند حیوان کی کہ
اور حیوان سی پیدا ہوا اور مانند گہانس کے کہ زمین سی اوگتی ہی اور مانند
پانیکی کہ چشمی سی نکلتا ہے اور خدا مانند چیزہای لطیف کی نہین کہ اپنی جای
قرار سی نکلتی ہین مانند بینائی کی کہ آنکہہ سی نکلتی ہی اور سننا کہ کان سے ہم پہونچتا ہی اور
سونگہنا کہ ناک سی ہوتا ہی اور چکہنا کہ مونہہ سے ہوتا اور دانائی اور تمیز کہ دلسی پیدا
ہوتی ہے اور آگ کہ پتھر سے نکلتی ہی بلکہ وہ ہی خداوند صمد یعنی کسی علت
اور کسی سبب سے بہم نہین پہونچا اور نہ کسی چیز مین ہے کہ مکان رکہتا ہو
مانند جسم کی کہ محتاج مکان کا ہی اور خدا مانند عرض کی نہین کہ محتاج جگہہ کا
ہی مانند سیاہی اور سفیدی کی اور نہ خدا کسی چیز پر ہے مانند کسی پادشاہ کی
کہ تخت پر بیٹہا ہو اور خدا نی تمام ممکنات کو نیست سی ہست کیا ہی اپنے اور
اپنی قدرت کاملہ سی سبکو خلعت ہستی پہنایا ہی اور فانی کرتا ہی جسکو چاہتا
کہ زائل کرے اور باقی رکہتا ہی جسکی بقا مین مصلحت چاہتا ہی وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ یعنے کوئی ممکنات مین سی کفو اور مثل اور شبیہ اور
نظیر اوسکا نہین پس نہ جسم ہی کہ مانند جسمونکی ہو اور نہ جوہر ہی کہ جواہر سے

تفسیر سورۂ توحید

شبیہ ہو اور نہ عرض ہی کہ مانند عرضون کی محتاج جگہہ کا ہو اور خدا
خداوندی مین کوئی عدیل اور کوئی شبیہ نہین رکہتا اور حضرت امیرالمومنین ع
علیہ السلام سی پوچہی تفسیر اس سورہ کی فرمایا کہ خدا احد ہی بی اسکی کہ تعدد
اوسکی ذات اور صفات مین ہو اور صمد ہے بی اسکی کہ اعضا اور اجزا رکہتا
ہو اور فرزند نہین رکہتا کہ وارث اوسکی بادشاہی کا ہو اسواسطی جو کہ فرزند
رکہی جسم ہی اور فانی ہے اور اوس سی بادشاہی دوسریکو پہونچتی ہی اور
خدا کسی سی پیدا نہین ہوا ہے اسلئی کہ اگر کسی سی پیدا ہوتا تو وہ شخص خدا ہونیکا
سزاوار تر ہوتا اور کم سی کم شریک اس خدا کا ہوتا اور تفسیر مین اس سورہ
کی اگر کتابین لکہی جائین تو بہی عشر عشیر اسکا نہوسکی سنت ہی کہ جب
اس سورہ سی فارغ ہو خواہ نماز مین خواہ غیر نماز مین تین مرتبہ کہے
کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیْ یعنی ایسا ہی ہی وہ خدا کہ پروردگار میرا ہی اور
بہترین سورونمین کہ نماز مین پڑہی جائین یہہ دو سورے ہین اور حدیث
مین وارد ہوا ہے کہ عجب رکہتا ہون مین اوس شخص سی کہ ان دو سورونکو
نماز مین نہ پڑہی کیونکر نماز اوسکی مقبول ہوتی ہے اور بعضی روایات مین
وارد ہوا ہے کہ رکعت اول مین سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ پڑہی کہ یہہ سورہ
حضرت رسول صلعم اور اونکی اہلبیت کا ہی اور انکو شفیع اپنا گردانی درگاہ
خدا مین اور انسی متوسل ہو اور دوسری رکعت مین سورہ توحید پڑہی

کہ بعد اسکی دعا مستجاب ہی یا یہہ کہ جو دعا کہ قنوت مین پڑہے مستجاب ہوتی ہی اور ہا وسی کتاب مین ہے کہ جب سورہ تمام ہو تہوڑا توقف کرے بعد اوسکی ہاتہہ اوٹہائی اور کہی اَللّٰہُ اَکبَرُ واسطی رکوع مین جانی کی اور واجب ہی جہکنا رکوع مین اسقدر کہ ہاتہہ زانو تک پہونچین اور بہتر یہہ ہی کہ تین مرتبہ کہی سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ یعنی پاک اور پاکیزہ اور مقدس اور منزہ جانتا ہون مین اپنی پروردگار بزرگ کو اون چیزون سی کہ لائق اوسکی عظمت و جلال کی نہون اور اوسکی کبریائی اور جبروت کی سزاوار نہون اور حالانکہ شکر و ثنا کرتا ہونمین اوسکی اسلئی کہ مجہکو توفیق اپنی پاک جاننی کی دی ہی اور اوسی کتاب مین ہے کہ رکوع سی سیدہا ہونیکی بعد کہی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ یعنی خدا نی سنا اور قبول کیا اور جزای خیر دی اوس شخص کو کہ جسنی تعریف اوسکی کی سب ثنائین اور تعریفین واسطی اوس خدا کی ہین کہ پروردگار عالمون کا ہی اور فقط سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہنی سی بہی مستحب پر عمل ہو جاتا ہے پس اَللّٰہُ اَکبَرُ کہی ہاتہہ اوٹہانیکی وقت اور جب کہہ چکی تکبیر تو سجدہ مین جای اور جب درست قرار پکڑے ذکر کری بہتر یہہ ہی کہ تین مرتبہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی وَبِحَمدِہٖ یا پانچمرتبہ یا سات مرتبہ کہی اور ایکمرتبہ بہی کافی ہی اور ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ منزہ اور مقدس جانتا ہون مین اپنی پروردگار کو سب چیزون ~~سی~~

بیان رکوع مع ترجمہ

بیان سجدہ مع ترجمہ

کہ بلندی اور رفعت اوسکی کو سزاوار نہین حالانکہ مشغول ہو مین اوسکی ستایش
وثنا مین اسلئی کہ توفیق دی ہے مجھکو کہ پاک جانون اوسی اور بعد سجدۂ اول
کی سیدہا بیٹھی آور پشت دہنی پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پر رکھی پہر ہاتھہ
اوٹہائی اور کہی اَللهُ اَكْبَرُ پہر کہی اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
یعنی طلب آمرزش کرتا ہون مین اپنی پروردگار سے اور پہرتا ہون مین
طرف اوسکی بعد اسکی کہی اَللهُ اَكْبَرُ اور ہاتہہ اوٹہائی پہر دوسرا سجدہ کری
مثل سجدۂ اول کی بعد اسکی درست بیٹھی اور اَللهُ اَكْبَرُ کہے اور جب چاہیکہ
اوٹھی واسطی دوسری رکعت کی پہلی گہٹنونکو زمین سی اوٹہائی پہر ہاتہونکو
اور وقت اوٹہنی کی کہے بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ یعنے
ساتہہ یاری خداوند عالم کی اور ساتہہ اوسکی قدرت اور توانائی کے اوٹہتا
ہون مین اور بیٹہتا ہون مین اور جب دوسری رکعت کی لئی استادہ ہو سورۂ
حمد پڑہی بہ نیت واجب اور دوسرا سورہ پڑہی بہ نیت قربت اور بہتر
یہہ ہی کہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ پڑہی پہر اَللهُ اَكْبَرُ کہے ہاتہہ اوٹہاکے
واسطی قنوت کی پہر ہاتہون کو سامنی مونہہ کی رکہی اور ہتیلیان ہاتہونکی
طرف آسمان کی رہین اور قنوت پڑہی احتیاطا بقصد قربت اور بہتر یہہ ہے
کہ کلمات فرج کو پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ یعنی نہین ہے
کوئی معبود سوای خدای یکتا کی کہ جامع جمیع صفات کمال ہی کہ بردبار

دعای فرج

وبخشنی والاہی لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ العَلِیُّ العَظِیمُ یعنی نہین ہی کوئی معبود
سوای معبود بحق کی سزاوار پرستش کا کہ بلند مرتبہ ہی اور بزرگوار ہی سُبحانَ
اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰاتِ السَّبعِ وَرَبِّ الاَرَضِینَ السَّبعِ وَمَا
فِیھِنَّ وَمَا بَینَھُنَّ وَرَبِّ العَرشِ العَظِیمِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ
یعنی پاک اور منزہ اور مقدس ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتون آسمانو
اور ساتون زمینون کا ہے اور پروردگار اون چیزونکا ہی کہ جو اِن
آسمانون اور زمینون مین ہی اور جو چیزین درمیان ان چیزون کی
ہین اور پروردگار عرش عظیم کا ہے یعنی وہ تخت کہ خدا نی اوپر آسمانون
کی اور کرسی کی اور پردون کی اور سراپردون کے پیدا کیا ہی اور سب
جسمون سی بزرگتر ہی وہ تخت اور بعضی حدیثون مین تفسیر عرش کی علم
حقتعالی ہے اور سب تعریفین اور آفرین خاص واسی خدا کی لئی ہین کہ
پروردگار جہانون کا ہے اور اس دعا کو کہ کلمات فرج کہتی ہین بہترین
دعا ہی اور نمازون کی قنوت مین مستحب ہی خصوصًا نماز جمعہ اور نماز
وتر اور تلقین میت مین اور وقت جان کندن کی واسطی آسانی قبض
روح کی پس بہتر ہے کہ بعد ان کلمات فرج کی کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہ بہترین دعا ہے اور دعا بی صلوات بہیجنی کے
محمد اور آل محمد پر مستجاب نہین ہوتی یعنی خداوندا رحمت اور درود اور

دعای قنوت

ثنا اور تحیۃ بہیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر کہ حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور گیارہ فرزند امام انکی فرزندون مین سی ہین پہر کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی خداوندا بخش گناہ میرے اور رحم کر مجہپر اور عافیت دی مجہکو دردون اور بیماریون اور فتنون سی اور عفو کر مجہسی خطائین میری سرای دنیا اور آخرت مین بہ تحقیق کہ تو سب چیزون پر قادر و توانا ہی تو اور جسقدر دعا زیادہ پڑہی قنوت مین بہتر ہے اور حدیث مین وارد ہوا ہے جس کسیکا قنوت طولانی تر ہے راحت اوسکی آخرت مین بیشتر ہی اور فقط کلمات فرج یا فقط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا پڑہی آخر تک یا فقط صلوات پڑہ اور کم سی کم دعا پر قنوت مین اکتفا کرسکتا ہی اگرچہ ایکمرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ہی ہو اور بعد قنوت کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور رکوع مین جای مثل رکعت اوّل کی اور جب سر دوسری سجدہ سی اوٹہائی بائین ران پر بیٹہی اور دونون پاؤن کو دہنی طرف باہر نکالی اور پشت دہنی پاؤن کی بائین پاؤن کی تلکم پر رکہی اور ہاتہون کو رانون پر رکہی اور انگلیون کو آپسمین ملالین اور نظر اپنی دامن پر کرے اور تشہد پڑہی اور عورت کو وقت تشہد اور بیٹہنی کی جگہہ نماز مین اسطرح بیٹہنا سنت ہی کہ رانون کو ایک دوسری سی ملائی اور گہٹنون کو زمین سی اوٹہائی اور اگر دو بیٹہی اور اگر گہٹنونکو زمین سی

بیان تشہد معہ ترجمہ

نہ اوٹھائی تو اسطرح بیٹھی کہ اعضا اور رانین اسمین چسپیدہ رہین اور جب درست قرار پکڑے تشہد پڑہی اسطرح کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ یعنے گواہی دیتا ہومین اسبات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اوس خدا کے کہ جامع سب کمالون کا ہی اور مستحق سب عبادتونکا ہی ایسی حال مین کہ یکتا اور فرد ہے خدائیمین اور اوسکا کوئی شریک نہین استحقاق عبادت مین وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی گواہی دیتا ہومین اسبات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور پیغمبر بہیجا ہوا اوسکا ہے اور بہتر یہہ ہے کہ بعد رسولہ کے یہہ کہے اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ++

یعنی بہیجا ہی اوسکو ساتہہ راستی اور درستی کی بیشک وہی تہہ ایسی حالت مین کہ بشارت دینی والا ہے رحمت اور فضل خدا کی اوس شخص کو کہ دین حق کا اقرار کری اور ڈرانے والا ہی عقوبت و عدل خدا سی اوس شخص کو کہ دین حق سی نکلجائی یا اصرار گناہان کبیرہ پر کرے اور پیش رہی قیامت مبعوث ہوا ہی یعنی نزدیک قیامت اور کوئی اور پیغمبر بعد اوسکے

مبعوث نہوگا اور گواہی دیتا ہوںمین کہ پروردگار میرا اچھا پروردگار ہی
اور یہہ بہی گواہی دیتا ہون مین کہ محمدؐ اچھا رسول ہے اور بہ تحقیق کہ
قیامت آنیوالی ہے اور اوسمین شک و شبہہ نہین اور بہ تحقیق کہ خدا
اوٹہاتا ہی اور زندہ کرتا ہے اون لوگون کو کہ قبرون مین دفن ہین ثنا او
ستایش خاص اوس خدا کی لئی ہے کہ جسنی اپنی فضل سی راہ دکہلائی ہمکو
ان اعتقادات کی اور نہ تہی ہم ایسی کہ اپنی قوت سی راہ پا سکتی ان اعتقادات
کی اگر خدا ہمکو راہ نہ دکہلاتا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ یعنی
خداوندا درود بہیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر یعنی تعظیم کر اونکی ساتہہ اونکی بلندی
دین اور اظہار دعوت اور عظمت ذکر اور بقاء شریعت کی اور آخرت مین
ساتہہ قبول کرنے شفاعت اونکی کی حقمین اونکی امت کی اور ساتہہ مضاعف
کرنے اونکی ثواب کی اور ساتہہ ظاہر کرنے اونکی فضیلت کی اولین اور
آخرین پر اور تقدیم اونکی تمام انبیا اور مرسلین پر اور مذکور ہوا کہ مراد
آل محمدؐ سے بارہ امام اور حضرت فاطمہ علیہم السلام ہین وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ
فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ یعنے قبول کر شفاعت اونحضرت کیواسطی
انکی امت کی اور بلند کر درجی اونکی بہشت مین پس سنت ہی کہ بعد اسکی
دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پس اگر نماز دو رکعتی
ہو تو سلام کہی اور اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہو تو تشہد پڑہ کی او اوٹہے

اور کہی بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد اور اختیار رکہتا ہی دو
رکعت آخر یا ایک رکعت آخرین سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑہنی کا اور
بعد تشہد آخر نماز مین چاہیے کہ سلام کہی بقصد قربت اور بہتر یہہ ہی کہ
اسطرح کہی السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سلام پہلا سنت ہی اور داخل تشہد ہی اور آخر
کی دو سلامومین سی جس کسیکو پیشتر کہی اوسکی کہنی سے نماز سی باہر
آتا ہی یعنی سلام تجہپر ہوای پیغمبر خدا اور رحمتین خدا کی اور برکتین اوسکی
اور سلام ہمپر ہو اور بندگان شایستہ خدا پر اور سلام تمپر ہو اور رحمت
خدا کی اور برکتین اوسکی یعنی زیادتی اوسکی نیکیون کی اور چاہیے کہ بندگان
شایستہ سی انبیا اور ائمہ کا قصد کرے اور سلام آخرین دو فرشتی کہ
اوسکی ساتہہ ہین اونکا اور سب ملائکہ اور مومنین اور مومنات کا قصد
کری اور اگر پیشنماز ہو ماموین کو داخل کری قصد مین اور اگر ماموم ہو
پیشنماز اور سب ماموین کا بہی قصد کرے

مقام ثانی

مسائل نماز اور تفصیل نماز ہائی واجبے وسنتی مین

اور اِس مقام مین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین اور یہہ مسائل رسالہ
زبدۃ الفتاوی سی نقل کی گئی ہین کہ سب فتاوی جناب شیخ زین العابدین

دام ظلہ کے ہین اسواسطی کہ تقلید مجتہد حی کی واجب ہی اور یہہ رسالہ
ترجمہ کیا ہوا ہے جناب سیّد ولایت علی صاحب غازیپوری کا رسالہ زینۃ العباد
مین جناب شیخ سی مقدمہ مقدمات نماز مین اور اوسمین چند مقاصد ہین

در اعداد نمازہای واجب

مقصد پہلا اعداد نماز واجب مین جانکہ نمازین واجب چہہ ہین
پہلی نماز یومیہ دوسرے جمعہ تیسری عیدین چوتھی آیات
پانچوین طواف چھٹی وہ نماز کہ واجب ہو بسبب امر خارج کے مثل نذر
اور عہد اور قسم اور اجارہ یعنی اور نماز باپ کی اور جان کہ نماز یومیہ کے
سترہ رکعتین ہین حضر مین ظہر اور عصر اور عشا ہر ایک چار رکعتین ہین
اور مغرب کی تین رکعتین اور صبح کی دو رکعتین اور سفر مین ہر چہار
رکعتی نماز سی دو رکعتین آخر کی کم ہوجاتی ہین

در بیان اوقات نماز

مقصد دوسرا اوقات نماز یومیہ مین جان کہ ابتدای وقت
نماز ظہر کا بعد زوال آفتاب کی ہے جب تک کہ باقی رہی مغرب مین بقدر
ادا کرنے نماز عصر کی اور بعد اوسکے کہ ابتدای وقت مین نماز ظہر کو بجا
لاوی ابتدای وقت نماز عصر کا ہی اور غروب آفتاب تک منتہی ہوتا ہے
پس اول وقت ظہر سے تا بقدر ادا کرنے ظہر کی موافق حال مصلی کے
مختص ساتہہ ظہر کے ہی اسطرح آخر وقت مین بقدر ادا کرنی نماز عصر کے
موافق حال مصلی کی مختص ساتہہ عصر کی ہی اور باقی اوقات مشترک ہین

درمیان ظہر اور عصر کی پس اگر آخر وقت مین باقی نرہی نسبت شخص حاضر کی مگر بقدر
نماز عصر کی یعنی چار رکعت کا وقت فقط باقی ہو تو نماز عصر کو ادا کریگا اور نماز ظہر قضا
ہی ہان اگر نسبت شخص حاضر کی آخر وقت سی بقدر ادا کرنے پانچ رکعتونکی باقی ہی تو دونو نماز ونکو
بقصد ادا کی بجالاوی اور شخص مسافر ہی اگر بقدر تین رکعتون کی آخر وقت
سی پاوی تو دونون نمازین بقصد ادا کی بجالاوی اور وقت نماز مغرب کا
بعد غروب آفتاب کی ہے اور غروب آفتاب بعد گذرنی حمرت مشرقیہ کے
ہی اوپر سی سر کے اور آخر وقت اوسکا یہ ہی کہ باقی رہی نصف شب مین بمقدار
بجالانی نماز عشا کی اور وقت عشا کا بعد مقدار ادا کرنے نماز مغرب سے
داخل ہوتا ہے اور باقی رہتا ہی نصف شب تک اور وقت نماز صبح کا
وقت ظاہر ہوئے سفیدی کی ہے عرض کنارۂ آسمان مین پورب کے
طرف اور انتہا اوسکی طلوع آفتاب تک ہی اور مظنہ وقت کی داخل ہونی
مین کافی نہین ہی اگرچہ ایک عادل کی گواہی اور اذان معتمد سی ہو مگر روز
ابر اور شب مہتاب اور مثل مین انکی یعنے جس جگہہ ممکن نہو تحصیل کرنا
ایسی مقام مین کافی ہے

مقصد تیسرا قبلہ مین جان کہ واجب ہی استقبال کعبہ کا
واسطی اونکی کہ جو دیکھتی ہین خانہ کعبہ کو اور جو لوگ کہ نہین دیکھتی ہین قبلہ
اونکا جہت کعبہ کی ہے یعنی وہ جانب کہ خانہ کعبہ اوسمین ہی لیکن

نماز جنجہ

نہین وہ سب جانب بلکہ وہ مقدار اوس جانب سی ہی کہ اگر ایک خط نماز پڑہنے والی سی کہینچین کعبہ کی کسی جز تک پہونچی اور وہ پہچانے جاتی ہی ستارون سی اور مسلمانون کی قبرون اور مسجدون اور علم ہیئت سی اور اگر ممکن نہو علم کفایت کرتا ہے اوسمین مظنہ اگرچہ حاصل ہو قول کافر اور فاسق سی اور اگر بعد نماز کی ظاہر ہو کہ قبلہ کیطرف پشت تہی اعادہ کرے اگر وقت نماز باقی ہو اور قضا غیر وقت مین لازم نہین ہے لیکن احوط ہی اور اگر معلوم ہو کہ انحراف قبلہ سی عین دہنی اور بائین طرف تہا تو اعادہ لازم ہے اور قضا نہین ہی اور اگر قبلہ درمیان دہنی اور بائین کی واقع ہو حاجت اعادہ اور قضا کی نہین ہے

مقصد چوتھا مکان مصلی مین اسمین دو امر واجب ہین پہلا مکان کا مباح ہونا ہے کہ غصبی نہو پس اذن مالک کا لازم ہے اور کافی ہی اوسمین اذن فحوی مثل اسکی کہ کوئی کہی کہ راضی ہو مین کہ میرے مکان کو تو بیچ ڈالی پس نماز پڑہنی کو بطریق اولی اذن دیا ہی اور کافی ہی شاہد حال مثل مہمان کی کہ اگر چاہے نماز پڑہی اذن صریح لازم نہین ہی اور مثل صحرا اور کاروان سرای اور مثل انکی مین نماز جائز ہی دوسرا خالی ہونا مکان کا ہی اوس نجاست سی کہ لباس اور بدن مصلی کو نجس کری بشرطیکہ وہ نجاست معاف نہو لیکن مقام سجدہ پیشانی کا طاہر ہونا

در بیان مکان مصلی

لازم ہے اور جائز ہے نماز کشتی مین اگر مضطر ہو اور باہر آنا اوسی ممکن
نہو بلکہ اختیاراً بھی جائز ہے ولیکن احوط ترک ہے لیکن واجب ہی
جمیع اقوال ورافعال مین استقبال قبلہ کا اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہو جمیع
اقوال ورافعال مین تو استقبال کری تکبیرۃ الاحرام مین اور جسقدر مین
ممکن ہو

در بیان لباس مصلی

مقصد پانچوان لباس مصلّی مین اور اسمین پانچ امور ہین واجب
پہلا لباس غصبی نہو جیساکہ مکان مصلّی مین مذکور ہوا دوسرا محض ریشم
نہو واسطی مرد کی حالت اختیار مین لیکن حالت ضرورت مثل سرمای
شدید مین جائز ہے تیسرا طلا نہو کہ نماز مرد کی اوسمین باطل ہی اور
حرام نہین ہی پاس رکہنا طلای مسکوک اور غیر مسکوک کا چوتھا لباس کا
طاہر ہونا مگر ہونا اون نجاستون کا کہ عفو مین مضائقہ نہین ہی پس جانکہ
عفو ہی خون زخم اور دمّل کا جبتک اچہا ہو اور عفو ہی وہ نجاست کہ ازالہ
مین اوسکی مشقت شدید اور عسر وحرج ہو اور عفو ہی نجاست اوس لباس
کی کہ دور کرنا اوس لباس کا باعث اذیت شدید کا سردی وغیرہ سی ہو اور عفو
ہی بول اوس شخص کا کہ جو عارضہ سلس البول کا رکہتا ہو اگر ہر روز ایکمرتبہ
طاہر کری اور عفو ہی نجاست لباس کی اوس عورت کی کہ جو بچّی کو پرورش
کری لڑکا ہو خواہ لڑکی بول ہو خواہ غائط اگر ہر روز ایکمرتبہ طاہر کری اور

دوسرا لباس نہ رکھتی ہو اور عفو ہی خون کمتر درہم سے کہ مقدار اوسکی بقدر
ہتیلی کے گڑہی کے ہی بنا بر اقوی اور عفو ہی نجاست اوس لباس
کی جس سی عورتین نہ ہپی پانچوان پوست اور سب اجزا حیوان حرام
گوشت کی نہون یعنی بال یا کہال سی حرام جانور کے نماز درست نہین اور
جانور حلال گوشت کی کہال مین نماز درست ہے بشرطیکہ میتہ نہو اور بال مین اوسکی
نماز جائز ہے اور جائز ہی نماز پوست خز اور سنجاب ور اجزا انسان کی
ضرر نہین رکہتی اگر طاہر ہون مثل بال ور ہڈی اور پسینہ اور دود کی
اور موم شہد اور شہد اور خون مچہر کا اور مثل اوسکی بعض حشرات الارض
ہی قباحت نہین رکہتی **فصل پہلی** واجبات نماز مین اور وہ
آٹہہ ہین پہلا قیام مین جان کہ واجب ہی کہڑا ہونا نماز واجب مین حالت
تکبیرة الاحرام مین اور حمد اور سورہ کی پڑہنی کے حال مین اور بعد رکوع
کی اور قیام حالت تکبیرة الاحرام اور قیام متصل بر کوع رکن ہی اور مراد
رکن نماز سی یہہ ہی کہ عمداً اور سہواً ترک کرنا اوسکا نماز کو باطل کرتا ہی
اور واجب غیر رکن کی عمداً ترک کرنے سی نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہواً
ترک کری مضائقہ نہین ہی اور واجب ہین قیام مین چہہ چیزین پہلی
استقلال یعنی تکیہ کسی چیز پر نکرے اسطرح سے کہ اگر وہ چیز جدا ہو مصلی
گر پڑے اور بعضی کے لئے تکیہ کرنا بیٹہنے پر اور بے تکیہ کر کی بیٹہنا تکیہ کر کی

بین واجبات نماز

اور یہہ

اور سیدہا بیٹھنا ختم ہوسے پر مقدم ہی اگر مطلق بیٹھنی سی عاجز ہو سونا ورکر
پہلو بائین پہلو پر اور بائین پہلو چت ہوسے پر مقدم ہے دوسری
سیدہا کھڑا ہونا تیسرے دونون پاؤن سی بطور متعارف کھڑا ہونا نہ
پنجون سی یا ایڑیون سی اور مثل اونکی چوتھی پاؤن کو بہت دور نہ رکہنا
کہ متعارف کھڑا ہونا ہے پانچوین استقرار کہ راہ نہ چلی چھٹی طمانینت کہ
حرکت نکری دوسرا واجب نیت ہی اور نیت ارادہ کرنا کسی فعل کا ہی
اور لازم ہی اوسمین تعین کرنا فعل کا اگر مشترک ہو اور ضرور ہے قصد قربت
اور نیت شرط خارج ہے نہ جزو داخل اور اسیقدر کافی ہے کہ مثلاً قصد کری
کہ نماز صبح پڑہتا ہون مین قربۃً الی اللہ اور قصد وجوب ورا داحوط ہے
تیسرا واجب تکبیرۃ الاحرام ہے یہہ واجب و رکن ہی اور سات چیزین
اسمین واجب ہین پہلی عربی مین کہنا دوسری بعد نیت کے فوراً کہنا
تیسرے کہنا لفظ اللہ اکبر کا ساتہہ ترتیب ور موالات کی درمیان حرفونکی
اور فاصلہ قرار ندینا چوتھی ہمزۂ اکبر کو وصل نکرنا اور اسیطرح ہمزۂ اللہ کو چہپانا
پانچوین سنوانا اگرچہ خود سنی چھٹی حرفون کو مخرجون سی ادا کرنا ساتوین
خصوص اللہ اکبر کہنا اور عوض اوسکی مثلاً اللہ اعظم نہ کہنا چوتھا واجب قرأت
ہی واجب ہی پڑہنا حمد اور سورہ کا ساتہہ بسم اللہ کے نماز صبح مین اور
پہلی دو رکعتون مین نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی اور ایک رکعت آخر مغرب

واجبات نماز

اور آخر دو رکعتو مین نماز چہار رکعتی کی اختیار ہی کہ حمد پڑہی یا تسبیحات اربعہ
لیکن پڑہنا تسبیحات اربعہ کا افضل ہے اور تسبیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑہنا
واجب ہے اور علاوہ اسکی دو مرتبہ مستحب ہی اور صورت تسبیحات اربعہ کی
یہہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور قرات
مین چند چیزین واجب ہین پہلی ادا کرنا حرفون کا مخرجون سی اسطرحسی کہ
تمیز درمیان حرفون کے عرف عرب مین حاصل ہو اور زیادہ اس سی لازم
نہین ہی دوسری صحیح پڑہنا لفظونکا اور اعراب تیسرے عربی مین پڑہنا
چوتھے ترتیب درمیان حمد اور سورہ اور انکی آیتون اور کلمون کے
پانچوین موالات عرفی الفاظ اور آیات مین اسطرحسی کہ فاصلہ زیادہ درمیان
حرفون اور کلمات اور آیات کی نہو کہ سلسلہ نظم قرات کا ٹوٹ بجائی چھٹی
تعیین کرنا سورہ کا قبل شروع کرنے بسم اللہ کی اور عادت بمنزلہ تعیین کے
کی ہے بلکہ بیچ لازم ہونے تعیین سورہ کی تامل ہی لیکن احوط تعیین ہے
ساتوین مردون کے لئے جہر نماز صبح اور دو رکعت اول نماز مغرب اور عشا مین
اور اخفات اسکی سوا مین اور جہر اور اخفات حمد و سورہ مین ہے اور باقی مین
لازم نہین ہی ہان بسم اللہ مین جہر مستحب ہی اگرچہ نماز اخفاتی مین ہو اور
عورت کو مقام جہر مین اختیار ہے درمیان جہر اور اخفات کی اگر آواز اوسکی
نامحرم نہ سنی اور جائز ہے ایک سورہ کو چہوڑ کے دوسری سورہ کو پڑہنا

قبل نصف پڑہنی کے لیکن سورۂ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون
نہو کہ شروع کرکی چھوڑنا انکا نماز فریضۂ یومیہ مین جائز نہین ہی پانچوان
واجب رکوع ہی یہہ رکن ہی ایکدفعہ ہر رکعت مین اور چند چیزین اسمین
واجب ہین پہلی خم ہونا اسطرح سے کہ ممکن ہو پہونچنا کسیقدر انگلیون کے
باطن کا زانو پر اور ہاتہہ زانو پر رکہنا واجب نہین دوسرے ذکر یعنی کہنا ایک
مرتبہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَبِحَمدِهِ یا تین مرتبہ سُبحَانَ اللهِ
تیسرے صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اوسکی حرفونکا مخرجونسی چوتہی ٹہرنا وقت
شروع کرنے ذکر سی جب تک کہ ذکر تمام کرے پانچوین سر اوٹھانا چھٹی
ٹہرنا بعد سر اوٹہانیکی چھٹا واجب سجودہی اور واجب ہین دو سجدی ہر رکعت مین
اور دونون ملکی ایک رکن ہے اور چند چیزین اسمین واجب ہین پہلی سات
اعضا کو زمین پر رکہنا اور وہ پیشانی اور دو کف دست اور دو زانو اور دو
انگوٹہی پاؤن کی ہین بقدر مسمّی اور جو طرف انگوٹہونکا زمین پر رکہی کافی ہے
دوسرے بوجھا بدن کا سب اعضا پر ڈالنا تیسرے پیشانی رکہنی کی جگہہ
کا کہڑی ہونیکی جگہہ سی زیادہ چار انگل سی پست اور بلند نہونا او بلندی
اور پستی دوسری پانچ اعضا کی مضائقہ نہین ہے چوتہی ذکر کرنا یعنی
ایک مرتبہ کہنا سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی وَبِحَمدِهِ یا تین مرتبہ سُبحَانَ اللهِ
پانچوین ٹہرنا وقت شروع کرنے ذکر سی جبتک کہ ذکر تمام کری چھٹی

رکہنا پیشانیکا خاک پر یا اوس چیز پر کہ خاک سی اوگی ہو لیکن کھانی اور پہننی کی چیز نہو ساتوین سر اوٹھانا اور ٹہرنا بیٹھنے مین درمیان دو سجدونکے آٹھوین صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اوسکی حرفونکا مخرجون سی ساتوان واجب تشہد ہے یہہ واجب ہی نماز دو رکعتی مین ایکمرتبہ اور ۳ رکعتی اور چہار رکعتی مین دو مرتبہ اور چند چیزین تشہد مین واجب ہین پہلی شہادتین کو اسطرح پڑہنا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ دوسری پڑہنا تشہد کا بیٹھنے کے حال مین تیسرے طمانینت اور قرار دینا بدن کو پڑہنی کی حال مین چوتھی صحیح پڑہنا اور ادا کرنا حرفونکا مخرجونسی پانچوین پڑہنا ساتہہ موالات اور ترتیب مذکور کے آٹھوان واجب سلام ہی یہہ جزء نماز ہی اور یہہ کہنا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ کاہی یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور دونومین جسکو پہلی کہی نماز سی خارج ہوتا ہی اور کہنا ورحمة اللہ وبرکاتہ کا احتیاط ہی اور واجبات سلام کی مثل واجبات تشہد کی ہین **خاتمہ** ادعیہ تعقیبات نماز پنجگانہ اور سجدۂ شکر کی بیان مین اس باب مین آٹہہ فصلین ہین فصل پہلی بیانمین ادعیۂ تعقیب نماز پنجگانہ کے کتاب خلاصة الاعمار مین لکھا ہی کہ جناب باری نی کلام مجید مین فرمایا ہی فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ

واجبات نماز

بیان تعقیبات

وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا
خلاصہ معنی اس آیہ کی کہ جب نماز سی فارغ ہو تو تعقیب و دعا مین مشغول
ہو اور حاجات اپنی حق تعالی سی طلب کر اور امید اپنی قطع نکر اور منقول
ہی وس جناب سی کہ فرمایا حق سبحانہ تعالی نی واجب کئین ہین نمازین بہتر
ساعات مین پس چاہئی تمکو کہ دعا کرو بعد ہر نماز کی اور حضرت امیر المومنین علیہ
السلام سی منقول ہی کہ تعقیب بعد نماز صبح کی اور بعد نماز عصر روزیکو زیادہ کرتی
ہی از انجملہ کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول
ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ نی مکہ کو فتح کیا نماز ظہر کو نزدیک
حجر الاسود کی سات اپنی اصحاب کے ادا کیا اور جب سلام کہا تین مرتبہ دست
مبارک کو اوٹہایا اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرمایا پس یہہ دعا پڑہی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ
وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ * پس متوجہ طرف اپنی صحابہ
کی کیا اور فرمایا کہ ترک نکرو ان تین تکبیرون کو اور اس دعا کو بعد ہر نماز واجب کے
جو کہ بعد سلام نماز کی اسکو پڑہی بتحقیق کہ ادا کرتا ہی جو کچہہ کہ اوس پر واجب ہی شکر
حق تعالی سی اوپر تقویت اسلام و اہل اسلام کی اور مقباس المصابیح و جمال الصالحین

سجدۂ شکر اور تعقیبات نماز

بیان تعقیب زبیر بعد تسبیح فاطمہ

اور مصباح کفعمی مین بہی اس دعا کو ذکر کیا ہے از انجملہ تسبیح جناب
فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا ہی اور حدیثین اسکی بی انتہا ہین چنانچہ
مقباس المصابیح مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حکم
کرتے ہین ہم اپنی اطفال کو ساتہہ تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کی جیساکہ
حکم کرتی ہین ہم انکو واسطی نماز کے پس اسکو ترک نکرو کہ جو مداومت کری
اوسپر بدبخت اور شقی نہین ہوتا ہے اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہے
کہ ذکر کثیر کہ خدا قرآن مجید مین طرف اوسکی حکم فرماتا ہے تسبیح حضرت فاطمہ
زہرا ہے اور جو کہ بعد ہر نماز کے اوسپر مداومت کری خدا کو بہت یاد کیا اور
آیہ کریمہ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا پر عمل کیا اور بسند معتبر حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کہی اور
اور بعد اوسکی استغفار کرے خدا اوسکو بخشی اور وہ زبان سی سو ہی اور
ترازوی عمل مین ہزار ہے اور خدا کو خوش کرتی ہے اور شیطان کو دور
کرتی ہی اور بسند ہائی صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کہ
تسبیح اون حضرت کی بعد ہر نماز کے کہی پہلی اوس سی کہ پاؤن کو ہیئات
نماز سی پہیری بخشا جاتا ہے اور بہشت اوسپر واجب ہوتا ہی اور حدیث
معتبر مین فرمایا کہ تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کو بعد ہر نماز کی پڑہنا بہتر ہی اوس سے
کہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑہی اور روایت معتبر مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے

مروی ہی کہ عبادت الہی نہین کی گئی ہے ساتھہ کسی چیز کی تمجید اور تعظیم سی
کہ بہتر تسبیح حضرت فاطمہ سی ہوئی ہوا ور اگر اوس سی کوئی چیز بہتر ہوتی حضرت
رسول صلعم اوسکو حضرت فاطمہ علیہا السلام کو عطا کرتی اور حدیثین فضیلت
مین اوسکی بہت وارد ہین کہ یہہ کتاب گنجائش اونکی ذکر کی نہین رکہتی
اور کیفیت مین اوس تسبیح کی اختلاف حدیثون مین ہی اور اشہر یہہ ہے
کہ چونتیس مرتبہ اللّٰہُ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمدُ لِلّٰہِ پہر تینتیس مرتبہ سُبحان اللّٰہ
کہی اور بعض روایات مین سُبحانَ اللّٰہِ پہلی الحمد للہ کے وارد ہوا اور
بعضی علمانی جمع اسطرح کیا ہے کہ بعد نماز کی بطریق اول پڑہی اور وقت
سونی کے بطریق ثانی پڑہی اور بطریق اول کہ مشہور ہی مطلقا اولی
اور سنت ہی بعد تمام کرنے تسبیح فاطمہ علیہا السلام کی ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ کہی چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ جو کہ بعد نماز
فریضہ کی تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو کہی اور بعد اوسکی ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کہی خدا اوسکو بخشی اور بہتر یہہ ہی کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر حساب
اوسکا نگاہ رکہی اور یہہ امر سب اذکار مین سنت ہی اور ہمیشہ تسبیح تربت حضرت
امام حسین علیہ السلام کو ہمراہ رکہنا مستحب ہی اور حرز ہی واسطی بلاؤن کے
اور باعث ثواب بی انتہا ہی اور منقول ہی کہ ابتدا مین حضرت فاطمہ علیہا السلام
نی ڈورا بالون کا بٹا تہا اور اوسمین گرہین دی تہین اور اوسیپر تسبیح کہتی تہین

تعداد تسبیح فاطمہ علیہا السلام

تعداد تسبیح حساب

یہانتک کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب شہید ہوی پس حضرت فاطمہ علیہا السلام
نی تربت قبر سے اون شہید بزرگوار کی خاک لی اور تسبیح بنائی اوسپر تسبیح پڑہتی
ہتین اور آدمیون نی بہی ایسا ہی کیا اور جب سید الشہدا حسین بن علیؑ
شہید ہوے سنت ہوا کہ تربت سی اون امام مظلوم علیہ السلام کی تسبیح
بنائین اوسپر ذکر کہین اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام سی روایت ہے
جو کہ تسبیح تربت امام حسینؑ کو ہاتہہ مین رکہتا ہو اور ذکر کو بہول جائی ثواب
ذکر واسطی اوسکی لکہا جاتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہے
کہ تسبیح آنحضرت کی تربت کی ذکر کہتی ہے اور تسبیح کہتی ہی بی اوسکی کہ آدمی
ذکر کری اور فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار کہ اوسپر کہا جاتا ہی برابر ہی ستر
ذکر کی کہ اور چیزپر کی کہا جائی اور اگر بی ذکر کی پہراوی اوپر ہر دانی کے
سات تسبیحین واسطی اوسکی لکہی جاتی ہین اور دوسری روایتین ہی اگر
ساتہہ ذکر کی پہرائی اوپر ہر دانی کی چالیس حسنہ واسطی اوسکی لکہی جاتین
اور اگر ذکر بہول جائی اور پہرائی اوپر ہر دانی کے بیس حسنہ واسطی اوسکی
لکہی جائین اور روایت ہی کہ حورین بہشت کی جب کسی فرشتی کو دیکہتی
ہین کہ اوپر زمین کی جاتا ہے اوس سی التماس کرتی ہین کہ تسبیح تربت
حضرت امام حسین علیہ السلام واسطی ہماری لانا اور حدیث صحیح مین حضرت
امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ مومن چاہئی کہ خالی نہو پانچ

تسبیح تربت امام حسینؑ

بیان تسبیح تربت امام حسینؑ

پہنیرون ہی مسواک اور کنگہی اور جانماز اور تسبیح کہ جو تیتیس دانہ ہون اوسمین اور انگوٹہی عقیق کی اور ظاہر ہی کہ تسبیح کچی اور پکی دونون خوب ہین اور کچی تسبیح بہتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو اوپر تسبیح تربت حسین علیہ السلام کی ایک تسبیح کہی حق تعالی واسطی اوسکی چارسو حسنہ لکہی اور چارسو گناہ اوسکی مٹائی اور چارسو حاجتین اوسکی برلاوی اور چارسو درجہ واسطی اوسکی بہشت مین بلند کری اور مروی ہی کہ مستحب ہی کہ ڈورا اوسکا نیلا ہو برنگ آسمان از انجملہ تسبیحات اربعہ ہی چنانچہ بسند صحیح عین الحیوۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے اصحاب سی فرمایا کہ جو کچہہ کہ رکہتی ہو تم لباس و ظروف سے اگر جمع کرو زبر و بالا تو وہ آسمان تک پہونچین گی یا نہ سب نے کہا یا رسول اللہ نہین فرمایا کہ چاہتی ہی کہ تمکو دلالت کرون مین اوپر اوس عمل کی کہ جڑ اوسکی بیچ زمین کی ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین کہا ارشاد کیجئی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہر ایک تم مین سی جب نماز سی فارغ ہو تیتیس ۳۰ مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبحانَ اللّٰہِ وَالحمدُ لِلّٰہِ وَلا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اکبرُ پڑہی بدرستیکہ جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین اور دور کرتی ہے آدمی کو جلنی سی اور ڈوبنی سی اور مکان کی تلی دبنے سے

بیان تسبیح و بیان تسبیحات اربعہ

آور کنوین مین گرنی سی اور مرگ بدسی اور یہہ ہین باقیات الصالحات اور
کتاب مقباس المصابیح اور جنۃ الواقیۃ اور تہذیب الاحکام
مین بہی اسی ذکر کیا ہے اور بسند معتبر تفسیر سید علی صاحب مرحوم مین
حضرت ابی جعفر ع سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ
جو کوئی تسبیحات اربعہ کہی حقتعالی بعوض ہر تسبیح کی دو درخت بہشت مین
لگاتا ہی کہ جمیع انواع کی میوہ پہلتی ہین اور یہہ بہی اوسی تفسیر مذکور مین
پیغمبر سی روایت ہی کہ شب معراج کو دیکہا مینی فرشتون کو کہ زمین بہشت
پر عمارت بناتی ہین کہ ایک خشت طلا کی اور ایک نقرہ کی ہے اور بعض
ہنگام مین توقف اوسکی بنا مین کرتی ہین تہی اولسنی باعث اسکا پوچہا کہا اوہون
نی جسوقت خرچ ہمکو ملتا ہی بنا نیمین اسکی مشغول ہوتی ہین مینی استفسار
کیا کہ خرچ کیا ہی عرض کی اوہون نی کہ پڑہنا تسبیحات اربعہ کا ہی جسوقت
بندۂ خدا پڑہتی ہین اسکی مشغول ہوتا ہی ہم عمارت بنانیمین مشغول ہوتی ہین
والا ترک کرتی ہین ناہی اور کتاب عدۃ الداعی مین بہی یہی مضمون لکہا
ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہے کہ کلینی بسند معتبر
حضرت باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کہ بعد نماز فریضہ کی پہلی
اوس سی کہ اپنی پاؤن کو پہیری تین مرتبہ اس دعا کو پڑہی خدا اوسکی گناہونکو
بخشتی اگرچہ مانند کف دریا کی ہون زیادتی مین استغفر اللہ الذی

لا اِلٰہَ اِلّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ ذُو الجَلالِ وَالاِکرامِ وَاَتُوبُ اِلَیہِ اور دوسری روایتین وارد ہوا ہے کہ جو کہ اس استغفار کو ہر روز پڑہی حقتعالی چالیس گناہ کبیرہ اوسکی بخشی اور مصباح کفعمی اور جمال الصالحین اور جنۃ الواقیہ اور عین الحیوۃ مین بہی اس استغفار کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین برقی بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کہ بعد فارغ ہونے نماز کی پہلی اوس سی کہ زانوؤنکو اپنی جگہہ سی حرکت دی دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی حق تعالی چالیس ہزار گناہ اوسکی محو کرتا ہی اور چالیس ہزار ہزار یعنی چار کرور حسنہ واسطی اوسکی لکہتا ہی اور ایسا ہو کہ بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا ہو اور فرمایا کہ مین سو مرتبہ پڑہتا ہون اور تمکو دس مرتبہ کافی ہے اور تہلیل یہہ ہے اَشھَدُ اَن لا اِلٰہَ اِلّا اللہُ وَحدَہُ لا شَرِیکَ لَہُ اِلٰھًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَم یَتَّخِذ صَاحِبَۃً وَّلا وَلَدًا اور فضیلت اس تہلیل کی بہت وارد ہوئی ہی خصوصًا بیچ تعقیب نماز صبح اور شام کی اور وقت طلوع و غروب آفتاب کی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ اور شیخ طبرسی رحمۃ اللہ اور کفعمی رحمۃ اللہ اور اور علما بسندہای معتبر حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کرتی ہین کہ منجملہ حقوق واجب شیعو نپر

تعقیب بعد نماز تہلیل

ہماری وہ یہہ ہی کہ پاؤن اپنے نہ پہیرین بعد نماز فریضہ کی جب تک یہہ دعا نہ پڑہی اَللّٰهُمَّ بِبِرِّكَ الْقَدِيمِ وَرَأْفَتِكَ بِبِرِّ بِبِّكَ اللَّطِيفَةِ وَشَفَقَتِكَ بِصَنْعَتِكَ الْمُحْكَمَةِ وَقُدْرَتِكَ بِسِتْرِكَ الْجَمِيلِ وَعِلْمِكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَحْيِ قُلُوبَنَا بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْ ذُنُوبَنَا مَغْفُورَةً وَعُيُوبَنَا مَسْتُورَةً وَفَرَائِضَنَا مَشْكُورَةً وَنَوَافِلَنَا مَبْرُورَةً وَقُلُوبَنَا بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً وَنُفُوسَنَا بِطَاعَتِكَ مَسْرُورَةً وَعُقُولَنَا عَلٰى تَوْحِيدِكَ مَجْبُورَةً وَاَرْوَاحَنَا عَلٰى دِينِكَ مَفْطُورَةً وَجَوَارِحَنَا عَلٰى خِدْمَتِكَ مَقْهُورَةً وَاَسْمَاءَنَا فِي خَوَاصِّكَ مَشْهُورَةً وَحَوَائِجَنَا لَدَيْكَ مَيْسُورَةً وَاَرْزَاقَنَا مِنْ خَزَائِنِكَ مَدْرُورَةً اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَقَدْ فَازَ مَنْ وَالَاكَ وَسَعِدَ مَنْ نَاجَاكَ وَعَزَّ مَنْ نَادَاكَ وَظَفِرَ مَنْ رَجَاكَ وَغَنِمَ مَنْ قَصَدَكَ وَرَبِحَ مَنْ تَاجَرَكَ ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ سنت ہی جب نماز سی فارغ ہو کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَجِرْنِي مِنَ النَّارِ وَاَرْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي الْحُورَ الْعِينَ * چنانچہ حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام

دعا بعد نماز ج…

بعد نماز ج…

امیر المومنین علیہ السّلام سی منقول ہے کہ چاہیئے کہ بندہ
نماز سے فارغ نہو مگر یہہ کہ حق تعالی سے سوال کری بہشت کا
اور پناہ لیجائی طرف خدا کی آتش جہنم سی اور سوال کری اکہ تزویج کری
اوس سی حور العین کو اور یہہ بہی فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ حقتعالی نے
سنا سخن خلائق کا انکو عطا کیا ہی حضرت رسول صلّی اللہ علیہ و آلہ اور
بہشت اور دوزخ اور حور العین پس جسوقت فارغ ہو بندہ نماز سے
چاہیئے کہ صلوات بہیجی حضرت رسالت پناہ پر اور سوال کری خدا سے
بہشت کا اور پناہ لیجائی طرف اوسکی آتش جہنم سی اور سوال کری خدا سے
کہ تزویج کری اوسکو حور العین سی اسواسطی کہ جو کہ صلوات بہیجی اونحضرت
پر دعا اوسکی مستجاب ہوتی ہے اور جو کہ بہشت کو خدا سی مانگی بہشت
کہتا ہی پروردگارا اپنی بندی کو عطا کر جو کچہہ کہ سوال کیا اور جو کہ امان
چاہی خدا سی جہنم سی جہنم کہتا ہی پروردگارا اپنی بندی کو امان دی
اوس چیز سی کہ امان طلب کی اوس سی اور جو کہ خدا سی حور العین کا
سوال کری حورین کہتی ہین پروردگارا عطا کر اپنی بندی کو جو کچہہ کہ تجہسے
طلب کیا اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السّلام سی قریب اس مضمون کی
روایت ہوئی ہی اور آخر اوسکی مذکور ہی کہ جو بندہ جای نماز سی اوٹہی
اور خدا سی بہشت اور حور العین اور خلاصی جہنم کا سوال نکری حورین

فضیلت دعا کی بعد نماز کی

حورین بہشت کی کہتی ہین کہ یہہ بندہ ہمکو نہین چاہتا اور بہشت کہتا ہی
کہ یہہ بندہ طرف میرے رغبت نہین رکہتا اور جہنم کہتا ہی کہ یہہ ہنوز مجہی نہین
پہچانتا اور میری شدت عذاب کو نہین جانتا اور فرمایا کہ جو بندہ کہ صلوات
یا سلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہیجی البتہ انحضرت تک پہونچتی
ہی اور حضرت سنتی ہین اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول
ہی کہ فراموش نکرو دو چیزون کو کہ اوپر تمہاری واجب ہوئی ہین پہلی یہہ کہ
مانگو بہشت کو دوسری یہہ کہ سوال کرو خلاصی جہنم سی اور بسند معتبر حضرت
صادق سی منقول ہی کہ اگر ایک حور بہشت کی اوپر اہل دنیا کی نظر کری
اور ایک گیسو اپنا انکو دکہائی ہر آینہ سب اہل دنیا مفتون اور عاشق
اوسکی ہون اور جو کوئی نماز سے فارغ ہوا ور حور العین کو خدا سی نطلب
کری یہ کہتی ہی یہہ بندہ کسقدر بی رغبت ہی طرف ہماری اور تفسیر حضرت
امام حسن عسکری علیہ السلام مین مذکور ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ شب معراج قصر ہای بہشت مجہکو دکہلائی دیکھا مینی کہ سونی اور
چاندی کی خشت سی بنائی ہین اور بجای گل مشک اور عنبر کام مین لائی ہین
ولیکن بعضی کنگرہ بلند رکہتا ہی اور بعضی نہین رکہتا ہی اور جب جبرئیل سی
سوال کیا مینی سبب اوسکا کہا جو قصر کہ کنگرہ نہین رکہتی ہین قصر اون جماعت
کی کہ یہہ تمام کی اوپر تمہاری اور اوپر تمہاری آل کی صلوات نہین بہیجنی تو

نماز سی بہتر و بہتر تین

ظاہر ہو کہ یہہ قصر اون جماعت کی ہین کہ صلوات نہین بہیجتی از انجملہ
کتاب مقباس المصابیح کہ کلینی اور ابن بابویہ اور اورون نی بسند
معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیبہ ہذیلی خدمت
مین حضرت رسالت پناہ کی آیا اور کہا کہ یا رسول اللہؐ مین پیر ہوا ہون
اور قوت میری وفا نہین کرتی ہی اوپر اون اعمال کی کہ قبل ازین اوسکی
عادت کی تہی ہنی نماز اور روزہ اور حج اور جہاد کی پس تعلیم کرو مجہکو ایسا کلام
کہ خدا بسبب اوسکی نفع بخشی اور مجہپر سبک اور آسان ہو حضرت نی فرمایا کہ پہر
کہہ اوسنی تین مرتبہ اس سخن کو بیان کیا پس حضرت نے فرمایا کہ نہ ہا گرد تیری
کوئی درخت اور کوئی ڈہیلا مگر یہہ کہ رویا واسطی ترحم کی اوپر تیری جسوقت

بیان تعقیب

نماز صبح سی فارغ ہو دس مرتبہ کہہ مؤلف نے اوس دعا کو یہان ترک کیا
انشاء اللہ تعقیب صبح مین بیان ہوگی پہر فرمایا حضرت نی کہ خدا تجہکو عافیت
دیگا ساتہہ برکت اس دعا کی کوری اور دیوانگی اور خورہ اور پیسی اور پریشانی
اور خرفت ہونی سی شیبہ نی کہا یا رسول اللہؐ یہہ واسطی میری دنیا کی
ہی واسطی میری آخرت کی کوئی چیز فرمائی فرمایا کہ کہہ تو بعد ہر نماز کی اَللّٰهُمَّ
اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ
مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ پس حضرت نی فرمایا کہ جو
اس دعا کو بعد ہر نماز کی پڑہی اور عمداً ترک نکری مرنیکے وقت تک جب

صحرائی محشر مین آئیگا آٹھون دروازی بہشت کی واسطے اوسکی کہولے
جائینگی اور تہذیب الاحکام اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی
مین بھی یہہ دعا لکھی ہی از آنجملہ کتاب مقباس المصابیح مین
ہی کہ شیخ مفید رحمہ اللہ کتاب مجالس مین محمد بن حنفیہ رض سے روایت
کرتی ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین گرد کعبہ کے طواف کرتی تہی ناگاہ
ایک مرد کو دیکہا کہ ہاتہہ سی پردہ کعبہ کو تھامی ہوئی یہہ دعا پڑہتا ہی
پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی کہا یہہ ہی دعا تیری کہا ہان مگر
سنی آپنی حضرت نی فرمایا ہان سنی مینی کہا پس کہہ اس دعا کو بعد ہر نماز کے
خدا کی قسم کہ جو مومن اس دعا کو پڑہی بعد ہر نماز کی البتہ حق تعالی بخشتا ہے
اوسکی گناہون کو ہر چند بعد دستارہ ہائے آسمان اور قطرہ ہائی باران
اور ریگ زمین اور ذرہ ہائی خاک کی ہون پس حضرت امیر المومنین ع
نی فرمایا کہ جانتا ہوں مین اسکو اور حقتعالی واسع العطا اور کریم ہے
اوس شخص نے کہا سچ فرمایا آپنی یا امیر المومنین علیہ السلام ہر دانا سی دانا تر
ہین آپ اور وہ مرد حضرت خضر علیہ السلام تہی اور کفعمی بہی اس دعا کو کتاب
بلد الامین مین روایت کرتی ہین اور دعا یہہ ہی یَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ
سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَا مَنْ لَا يُغَلِّطُهُ السَّائِلُونَ يَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ
إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ أَذِقْنِي بَرْدَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَحَلَاوَةَ

دعائی درازی عمر

رحمتک آزانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ سید ابن طاؤس رض بسند معتبر جمیل بن درّاج سی روایت کرتے ہین کہ ایکمرد خدمت حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام مین آیا اور کہا ای مولا میری سن میرا زیادہ ہوا ہے اور عزیز میری مرگئی ہین اور کوئی مونس نہین رکھتا ہون مین اور ڈرتا ہون مین کہ مجھکو بھی موت آئی حضرت نی فرمایا کہ برادران مؤمن صالح واسطی انس کی بہتر ہین اقارب سی اگر درازی اپنی عمر اور عزیزون اور دوستون اپنی کی چاہتا ہے اسدعا کو بعد نماز کی پڑہ اور مصباح کفعمی مین بھی اس دعا کو لکھا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ اِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ كَتَرَدُّدِیْ فِیْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَآئَتَهٗ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ لِوَلِیِّكَ الْفَرَجَ وَالْعَافِیَةَ وَالنَّصْرَ وَلَا تَسُؤْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَلَا فِیْ اَحَدٍ مِّنْ اَحِبَّتِیْ اور اگر چاہی ایک ایک کا اپنی دوستو مین سی نام لی وَلَا فِیْ فُلَانٍ وَّلَا فِیْ فُلَانٍ راوی نی کہا جب اس دعا پر مداومت کی مین اسقدر عمر پائی مین کہ زندگی سی ملول ہوا مین اور یہہ دعا بہت معتبر ہی اور اکثر دعا کی کتابون مین نقل ہوئی

دعا تکمیل ایمان کی

از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ شیخ طوسی بسند معتبر محمد بن سلیمان دیلمی سی روایت کرتے ہین کہ خدمت حضرت صادق علیہ السلام مین عرض کی مینی کہ شیعہ آپکی کہتی ہین کہ ایمان اوپر دو قسم کر ہی ایک وہ کہ مستقر و ثابت ہی اور دوسری یہہ کہ امانت سونپا گیا ہی اور زائل ہوتا ہی پس سکھائی مجھکو ایسی دعا کہ جسوقت پڑہوں مین ایمان میرا کامل ہو اور زائل نہو فرمایا کہ کہہ بعد ہر نماز واجب کے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِعَلِیٍّ وَّلِیًّا وَّاِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّالْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَئِمَّۃً اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِہِمْ اَئِمَّۃً فَارْضَنِیْ لَہُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور تہذیب الاحکام مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ کفعمی روایت کرتی ہین کہ رسالت پناہ نی شب معراج ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ہزار ہزار سر رکھتا تھا اور ہر ایک سر مین ہزار ہزار چہرہ رکھتا تھا اور ہر ایک چہرہ مین ہزار ہزار مونہہ رکھتا تھا اور ہر ایک مونہہ

مین ہزار ہزار زبان رکہتا تہا اور ہر ایک زبان مین ہزار ہزار لغت رکہتا تہا ایک روز خدا سی سوال کیا کہ آیا تیرا کوئی بندہ ہی کہ عبادت اوسکی مانند میری عبادت کی ہو حقتعالی نی وحی کی اوسکو کہ میرا زمین پر ایک بندہ ہی کہ عبادت اوسکی تجہسے زیادہ تر اور تسبیح اوسکی تجہسی بیشتر ہی پس فرشتہ نی حقتعالی سی رخصت طلب کے کہ واسطی اوسکی زیارت کے جاوی جب رخصت پائی تو زمین پر آیا دیکہی عبادت اوسکی مگر یہہ بعد ہر نماز یہہ تسبیح پڑہتا تہا سُبْحَانَ اللّٰهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُسَبَّحَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اَنْ يُحْمَدَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُهَلَّلَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُكَبَّرَ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَكَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى عَدَدِ كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ بِهَا عَلَيَّ وَعَلٰى كُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِمَّنْ كَانَ اَوْ يَكُونُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اَرْجُوْا وَمِنْ خَيْرِ مَا لَا اَرْجُوْا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَا اَحْذَرُ ✣ تمت

بیان تسبیح

اور کتاب مصباح کفعمی اور جنة الواقیة اور اور کتب مین بہی اس
دعاکو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی
بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو کہ بعد
ہر نماز فریضہ کی تین مرتبہ یَامَنْ یَفْعَلُ مَایَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَایَشَآءُ
اَحَدٌ غَیْرُہٗ پڑہی جو حاجت کہ سوال کری روا ہوتی ہی اور جنة الواقیہ
مین بہی اس دعا کو لکہا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین بسند
موثق حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب حقتعالی نی حکم
کیا کہ ان آیات کو زمین پر لائین متعلق ہوئین عرش الہی سی اور کہا کہ
ای پروردگار ہمکو طرف اہل خطا اور گنہگارون کی بہیجتا ہی تو پس حق
تعالی نی وحی کی طرف انکی کہ جاؤ طرف زمین کی قسم اپنی عزت وجلال کی
کہاتا ہون مین کہ تلاوت نکریگا تمکو کوئی آل محمد اور انکی شیعون سی مگر
مگر یہہ کہ نظر رحمت کرونگا مین طرف اونکی اپنی رحمت ہائی پوشیدہ سی
ہر روز سنتر نظرین اور ہر ایک نظر مین سنتر حاجتین اونکی برلاؤنگا مین
اور توبہ اونکی قبول کرونگا مین ہرچند معصیت بہت کی ہو اور اور
روایت مین ہی کہ جو کہ ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑہی اوسکو ساکن
کرونگا مین خطیرہ قدس مین ساتہہ جس گناہ کی کہ رکہتا ہو اور اگر یہہ نکرونگا
مین تو نظر کرونگا طرف اوسکی ساتہہ نظر رحمت خاص اپنی کی ہر ایک روز

سنتر

دعا ہائی سی سیتر س بیان مین

ارشی بعد نماز کی پہین تلاوت آیت

ستر نظر اور اگر نکرونگا مین یہہ تو ہر روز ستر حاجتین بر لاؤنگا مین کہمتر
اون حاجتون مین سی بخشنا گناہونگا ہوا اور اگر یہہ نکرونگا مین تو پناہ دونگا
اوسکو شر سی ہر ایک دشمن کی اور یاری دونا وسکو اوپر انکی اور مانع نہو
اوسکو داخل ہونی سی بہشت کی سوا موت کی اور وہ آیتین یہہ ہین سورة
الفاتحة الخ اور آیة الکرسی تا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اور اگر هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
تک پڑہے بہتر ہی اور آیة الکرسی یہہ ہے اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ
ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَلَا يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ
الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اللّٰهُ
وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور آیة شهادت شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

آیة الکرسی کا بیان

آیة شہادت

اور کتاب مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیۃ اور اور کتب مین بہی اس
دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ کلینی
بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو کہ بعد
ہر نماز فریضہ کی تین مرتبہ یَا مَنْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ
اَحَدٌ غَیْرُہٗ پڑہی جو حاجت کہ سوال کری روا ہوتی ہی اور جنۃ الواقیہ
مین بہی اس دعا کو لکہا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین بسند
موثق حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب حقتعالی نی حکم
کیا کہ ان آیات کو زمین پر لائین متعلق ہوئین عرش الہی سی اور کہا کہ
ای پروردگار ہمکو طرف اہل خطا اور گنہگارون کی بہیجتا ہی تو پس حق
تعالی نی وحی کی طرف انکی کہ جاؤ طرف زمین کی قسم اپنی عزت و جلال کی
کہاتا ہون مین کہ تلاوت نکریگا تمکو کوئی آل محمد اور انکی شیعون سی مگر
مگر یہہ کہ نظر رحمت کرونگا مین طرف اونکی اپنی رحمت ہائی پوشیدہ سی
ہر روز ستر نظرین اور ہر ایک نظر مین ستر حاجتین اونکی بر لاؤنگا مین
اور توبہ اونکی قبول کرونگا مین ہر چند معصیت بہت کی ہو اور اور
روایت مین ہی کہ جو کہ ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑہی اوسکو ساکن
کرونگا مین حظیرہ قدس مین ساتہہ جس گناہ کی کہ رکہتا ہو اور اگر یہہ نکرونگا
مین تو نظر کرونگا طرف اوسکی ساتہہ نظر رحمت خاص اپنی کی ہر ایک روز

بیان مین دعائی کہ بعد ہر نماز کی پڑہی
بیان مین تلاوت آیات بعد ہر نماز فریضہ کی

ستر

ستر نظر اور اگر نکر وگا مین یہہ تو ہر روز ستر حاجتین بر لاؤنگا مین کہ کمتر
اون حاجتون مین سی بخشنا گناہ ہوگا ہو اور اگر یہہ نکروگا مین تو بناہ دونگا
اوسکو شر سی ہر ایک دشمن کی اور یاری دون وسکو اوپر انکی اور مانع نہو
اوسکو دخل ہونی سی بہشت کی سوا موت کی اور وہ آیتین یہہ ہین سورۃ
الفاتحہ آلخ اور آیۃ الکرسی تا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اور اگر ھُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
تک پڑہے بہتر ہی اور آیۃ الکرسی یہہ ہے اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ
ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَلَا يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ
الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اَللّٰهُ
وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور آیۃ شہادت شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا

مِن بَعدِ ما جاءَهُمُ العِلمُ بَغياً بَينَهُم وَمَن يَكفُر بِآياتِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ سَرِيعُ الحِسابِ اور آیۂ ملک قُلِ اللّٰهُمَّ مالِكَ المُلكِ تُؤتِي المُلكَ مَن تَشاءُ وَتَنزِعُ المُلكَ مِمَّن تَشاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشاءُ بِيَدِكَ الخَيرُ إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيلَ فِي النَّهارِ وَتُولِجُ النَّهارَ فِي اللَّيلِ وَتُخرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ وَتُخرِجُ المَيِّتَ مِنَ الحَيِّ وَتَرزُقُ مَن تَشاءُ بِغَيرِ حِسابٍ ۞

اور بسند معتبر حضرت موسی بن جعفر علیہما السّلام سی منقول ہی کہ جو کہ آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز فریضہ کی پڑہے اوسکو کوئی گزند ضرر نہین پہونچتا اور حدیث معتبر مین فرمایا کہ رسولخدا نے فرمایا کہ اوپر تمہاری ہی تلاوت آیۃ الکرسی کی بعد ہر نماز فریضہ کی تحقیق کہ محافظت نہین کرتا ہی واسیر مگر کوئی پیغمبر یا کوئی صدیق یا کوئی شہید اور حضرت رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو کہ آیۃ الکرسی بعد ہر نماز کی پڑہی نماز اوسکی مقبول ہوا ور امان خدا مین رہی اور خدا اوسکو بلاؤن اور گناہوں سے نگاہ رکہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ کفعمی حضرت رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کرتے ہین کہ ایکمردنی انحضرت سی شکایت کی بیماری اور تنگدستی کی فرمایا کہ بعد ہر نماز فریضہ کی کہہ توکلت عَلَى الحَيِّ الَّذِي لا يَمُوتُ وَالحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَم يَتَّخِذ صاحِبَةً وَلا وَلَداً

دعا دفع مرض و فقر بعد نماز

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ
تَكْبِيرًا ۱۲ اور روایت مین ہی کہ حضرت نی فرمایا کوئی شدت مجہپر وارد
نہین ہوئی مگر یہہ کہ جبرئیل واسطی میری متمثل ہوئی اور کہا یہہ دعا پڑہو اور بہت
احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ واسطی وسواس سینہ اور قرض اور پریشانی
اور بیماری کی مکرر اس دعا کو پڑہنا چاہیئے اور بعضے روایات مین پہلی اس
دعا کی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہی ہی از انجملہ کتاب مقباس
المصابیح مین لکہا ہی کہ شیخ طوسی اور کلینی بسند معتبر حضرت صادق ؑ سے
روایت کرتی ہین کہ وہ حضرت بعد ہر نماز فریضہ کے چار مرد اور چار عورتون
پر لعنت کرتی تھے اور انکی نام لیتی تہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا
وَفُلَانًا وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً مؤلف کہتا ہی کہ نام
اون مردون اور عورتون کی مثل شیطان کی مشہور ہین احتیاج تصریح
کی نہین اور شیخ طوسی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی
ہین کہ جای نماز سے نہ اوٹہو یہانتک کہ لعنت کرو بنی امیہ پر پس چاہیئے
کہ کہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي اُمَيَّةَ از انجملہ کتاب مقباس المصابیح
مین ہی شیخ طوسی اور کفعمی اور علامۂ حلی اور سوا انکی رحمہم اللہ علیہم ادعیہ
سر مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ
حق تعالی نی وحی کی اونحضرت پر کہ اے محمدؐ جو چاہی تیری امت مین سی کہ

بیان تعقیبات مختص بعد نماز صبح

کہ قبول کردن بین نماز ہای فریضہ اور نافلہ اوسکی پس کہی بعد ہر نماز فریضہ و نافلہ کی یا شَارِعًا لِلْمَلَائِکَةِ الدِّیْنَ الْقَیِّمَ دِیْنًا رَاضِیًا بِهِ مِنْهُمْ لِنَفْسِهِ وَیَا خَالِقَ مَنْ سِوَی الْخَلِیْقَةِ وَیَا خَالِقَ مَنْ سِوَی الْمَلَائِکَةِ مِنْ خَلْقِهِ لِلْابْتِلَاءِ بِدِیْنِهِ وَیَا مُسْتَخِصًّا مِنْ خَلْقِهِ لِدِیْنِهِ رُسُلًا اِلٰی مَنْ دُوْنَهُمْ وَیَا مُجَازِیَ اَهْلِ الدِّیْنِ بِمَا عَمِلُوْا فِی الدِّیْنِ اجْعَلْنِی بِحَقِّ اِسْمِكَ الَّذِیْ کُلُّ شَیْءٍ مِنَ الْخَیْرَاتِ مَنْسُوْبٌ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِ دِیْنِكَ الْمُؤْثِرِیْنَ بِهِ بِاِلْزَامِكَهُمْ حَقَّهُ وَتَفْرِیْغِكَ قُلُوْبَهُمْ لِلرَّغْبَةِ فِی اَدَاءِ حَقِّكَ فِیْهِ اِلَیْكَ لَا تَجْعَلْ بِحَقِّ اِسْمِكَ الَّذِیْ فِیْهِ تَفْصِیْلُ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا شَیْئًا سِوٰی دِیْنِكَ عِنْدِیْ اَبْیَنَ فَضْلًا وَلَا اِلَیَّ اَشَدَّ تَحَبُّبًا وَلَا بِیْ لَاصِقًا وَلَا اَنَا اِلَیْهِ مُنْقَطِعًا وَاَغْلِبْ بَالِیْ وَهَوَایَ وَسَرِیْرَتِیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَاَشْفِعْ بِنَائِیْ صِفَتِیْ اِلٰی کُلِّ مَا تَرَاهُ لَكَ مِنِّیْ رِضًا مِنْ طَاعَتِكَ فِی الدِّیْنِ اور مصباح کفعمی مین بھی اس دعا کو لکھا ہے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی اور کفعمی ورسوا انکی حضرت امیر المومنین سی روایت کرتے ہین کہ جو چاہی کہ ثواب دیا جاوی موافق اوس پیمانی کی کہ وافی ترین پیمانوں کا ہی پس کہی بعد تعقیب نماز کی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

دعا قبول شدن دین

سیمانہ یمانہ

اور شیخ طوسی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ تین مرتبہ ان آیات کو پڑہی اور اور
روایت ہین وارد ہوا ہے کہ آخر مین ہر مجلس کی ان آیات کو پڑہی کہ
کفارہ اوس مجلس کا ہی اور کتاب مصباح کفعمی مین بہی ان آیات کو لکہا

فصل دوسری مین بیان ادعیۂ تعقیب نماز ظہر کا ہے

از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ ابن ادریس بسند صحیح
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ صلوات محمد و آل
محمد پر درمیان نماز ظہر و عصر کی ثواب اوسکا برابر ہی ساتہہ ثواب ستر رکعت
نماز کی اور کفعمی اونحضرت سی روایت کرتی ہین کہ جو کہ بعد نماز صبح کی و بعد
نماز ظہر کی کہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ نمرےگا
تا اینکہ قائم آل محمد کی زیارت کری از انجملہ کتاب عدۃ الداعی مین ہے
کہ روایت کرتا ہی عمرو بن شعیب اپنی باپ سی اور باپ اوسکا روایت کرتا ہے
اوسکی جد سے اور جد اوسکا روایت کرتا ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ
سی کہ جبرئیل آئی نزدیک اونحضرت کی اور لائی اس دعا کو آسمان سی شاد
خورم اور ہنستی ہوئی اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اونحضرت نی کہا
وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ای جبرئیل جبرئیل نی کہا کہ حقتعالی نی بہیجا ہی طرف
تمہاری ایک ہدیہ اونحضرت نی فرمایا کہ کیا چیز ہے وہ ہدیہ کہا کہ چند کلمہ ہین
خزانہ ہای عرش سی کہ اکرام کیا حقتعالی نی تمکو ساتہہ ان کلمونکی اونحضرت

فرمایا کہ وہ کلمہ کونسی ہین جبرئیل نی کہا کہ کہو یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ
الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ
يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ
كُلِّ نَجْوَى وَمُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا
بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا
اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
پس آنحضرت نی کہا جبرئیل سی کہ کیا ہی ثواب ان کلمات کا جبرئیل نی
کہا ہیہات ہیہات اگر جمع ہون فرشتے ساتون آسمانون اور ساتون
زمینون کی اور اتفاق کرین اسپر کہ وصف کرین ثواب ان کلمون کا روز
قیامت تک وصف نکرسکین گی ہزار حصہ مین سی ایک حصہ کا پس جسوقت بندہ
کہی یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ چہپاتا ہی حقتعالی گناہ اوسکی اور
رحم کرتا ہی اوسپر دنیا مین اور نیک کرتا ہی حال اوسکا آخرت مین اور
چہپاتا ہی اوسکی ہزار پردہ دنیا اور آخرت مین اور جسوقت کہتا ہے
يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ حقتعالی اوسکی حساب
سی درگذر کرتا ہے روز قیامت مین اور نہین فاش کرتا ہی پردہ اوسکا
اوس روز کہ فاش ہوتی ہین پردی اور جسوقت کہی يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ
بخشی حقتعالی گناہ اوسکی اگرچہ مثل کف دریا ہون اور جسوقت کہے

فضیلت کلمات

یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ درگذری حقتعالی اوسکی جمیع اعمال بد سی یہانتک کہ چوری اور شراب پیا ہو اور سوا اون کی گناہان کبیرہ سی اور جسوقت کہی یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ کہولی حقتعالی واسطی اوسکی ستر در رحمت کی اور غرق ہو وہ رحمت حقتعالی مین یہانتک کہ جائی دنیا سی اور جسوقت کہی یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ مبسوط کری حق تعالی اپنی دست قدرت کو اوسپر ساتھہ رحمت کی اور جسوقت کہی یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی وَ مُنْتَھٰی کُلِّ شَکْوٰی عطا کری حق تعالی اوسکو اجر اور مزدوری اور ثواب دنیا مین ہر مصیبت زدہ کا اور ثواب اوسکا جو کہ سالم ہو اور ثواب ہر بیمار کا اور ثواب ہر نابینا کا اور ثواب ہر مسکین اور ہر فقیر اور صاحب مصیبت کا روز قیامت اور جسوقت کہی یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ کرامت کری حقتعالی اوسکو وہ کرامت کہ پیغمبرونین ہو اور جسوقت کہی یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ دی حق تعالی اوسکو روز قیامت مین اوسکی آرزو اور آرزوئی جمیع خلائق کو اور جسوقت کہی یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِھَا عطا کری حق تعالی اوسکو ثواب بعدد اون لوگون کی کہ شکر کرتی ہین نعمتہای حقتعالی کا اور جسوقت کہی یَا رَبَّنَا وَ سَیِّدَنَا کہی حق تعالی کہ گواہ ہوای فرشتو کہ بخشا مینی اوسکو اور دیا مینی اوسکو ثواب بعدد اون آدمیون کی کہ پیدا کیا ہی مینی انکو اور بہشت و دوزخ اور سات آسمان اور سات زمین اور آفتاب اور

بتعقیبات نماز

ماہتاب اور ستاری اور قطرہ ہائی باران اور طرح طرحکی چیزین کہ پیدا
کی ہین مینی اور پہاڑون اور خاک اور پتھرون اور سوا اسکی اور عرش
اور کرسی کی اور جسوقت کہی یَا مَوْلیٰنَا پر کری حقتعالی اوسکی دل کو
ایمان سی اور جسوقت کہی یَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا عطا کری حق تعالی اوسکو
قیامت مین جو کچھہ کہ رغبت رکہتا ہے مثل رغبت خلائق کی اور جسوقت
کہی اَسْاَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِی بِالنَّارِ
کہی خدای جبار جلّ جلالہ کہ ازادی طلب کی میری بندی نی دوزخ سی
گواہ ہوای فرشتو کہ ازاد کیا مینے اوسکو اور باپ اور مان اور بہائیون
اور بہنون اور اہلبیت اور فرزندون اور ہمسایون کو اوسکی آتش دوزخ
سی اور اجازت شفاعت دی مینی اوسکو کہ شفاعت کری ہزار ادمیون
کی ایسی آدمی کہ واجب ہوا ہو خاص انپر دوزخ اور بری کیا مینی اوسکو
آتش دوزخ سی پس کہا جبرئیل نی کہ یا محمدؐ تعلیم کرو ان کلمونکو متقین کو
اور تعلیم نکرو منافقون کو بہ تحقیق کہ یہہ کلمہ دعای مستجاب ہین اوسکی لیے جو
ان کلمون کو کہی انشاء اللہ تعالی اور یہہ دعای اہل بیت المعمور ہی مؤلف
کہتا ہی کہ اس کتاب سی اختصاص اس دعا کا تعقیب ظہر مین ظاہر نہین
ہوتا اور مقباس المصابیح مین بہی یہہ دعا مع چہاردہ معصوم علیہم السلام
کی نامون کی لکہی ہی چونکہ عبارت بڑہی ہوئی تہی لہذا دوبارہ یہہ دعا

لکھی جاتی ہی چنانچہ لکھا ہی کہ کفعمی اور اور علما تعقیب ظہر مین اس دعا کو ایراد کرتی ہین یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ حَاجَةٍ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا مُفَرِّجَ كُلِّ كُرْبَةٍ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا غَايَةَ رَغْبَتَاهُ اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ يَا اللهُ يَا اللهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهُ *

اور شیخ کفعمی اور شیخ ابن فہد حلی ایک روایت واسطے اس دعا کی ذکر کرتے ہین کہ مشتمل ہی بہت فضیلت اور ثواب پر لیکن روایت سی اختصاص ساتھ تعقیب ظہر کی ظاہر نہین ہوتا اور شیخ طوسی تعقیب نوافل اس دعا کو ذکر کرتی ہین اور مصباح کفعمی اور مفتاح النجاح عباسی اور اور کتب معتبرہ مین بھی تعقیب نماز ظہر مین اس دعا کو ذکر کیا ہے

فصل تیسری بیان ادعیہ تعقیب نماز عصر کا

تعقیبات نماز عصر

از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ شیخ طوسی اور راور علما بسند
معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کیے ہین کہ ایکمرد نزدیک
حضرت رسول صلعم کی آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو تعلیم کیجئے ایسا عمل کہ جو بجا لاوون
مین اور درمیان میرے اور بہشت کی کوئی حائل نہو فرمایا اوپر اس شرط کی
کہ غضبناک نہو کسی پر اور آدمیون مین سی کسی چیز کا سوال نکر اور واسطی
آدمیونکی پسند کر جو کچھہ کہ واسطی اپنی پسند کرتا ہے تو کہا یا رسول اللہ زیادہ
فرمائیے فرمایا کہ جب نماز عصر کو ادا کری تو ستہتر مرتبہ استغفار کر تو گناہ تیری
ستہتر سال کی بخشی جائین کہا ستہتر برس نہین رکہتا ہین فرمایا کہ واسطی اپنے
باپ و ماں اور عزیزون کی قرار دی اور ابن بابویہ بسند معتبر حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کہ بعد نماز عصر کی ستر مرتبہ
استغفار کری حقتعالی اوس روز کی سات سو گناہ اوسکی بخشی اور اگر
سات سو گناہ نہ رکہتا ہو گناہ اوسکی باپ کی بخشی اور اگر باپ کی گناہ اتنی
نہون اوسکی ماں کی گناہ بخشی اور اگر اوسکی ماں کی گناہ اتنی نہون اوسکی
بہائیکی گناہ بخشی اور اگر بہائیکی گناہ اتنی نہون اوسکی بہن کی گناہ بخشی
اور اگر بہن کی گناہ اتنی نہون اوسکی عزیزون کی گناہ بخشی اور روایت کی
ہی کہ جو بعد عصر کی ستر مرتبہ استغفار کری گناہ اوسکی ستر برس کی بخشی جاوینگی
اور اور روایت مین ہی کہ گناہ پچاس برس کی اوسکی بخشی جائین مجملاً

حدیثین

حدیثین استغفار کی فضیلت مین بعد عصر کی کثرت سی منقول ہین اور
چاہئی کہ ستر مرتبہ یا ستہتر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے
اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بہی کافی ہی اور مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیہ اور
عین الحیوٰۃ وغیرہ مین بہی ستر مرتبہ استغفار کو بعد نماز عصر کی لکہا ہی از انجملہ
بسند معتبر عین الحیوٰۃ مین حضرت رسول سی منقول ہی کہ جو کہ ہر روز
بعد نماز عصر کی ایک مرتبہ کہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یَتُوْبَ عَلٰی
تَوْبَۃَ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ خَاضِعٍ فَقِیْرٍ بَائِسٍ مِسْکِیْنٍ مُسْتَکِیْنٍ
مُسْتَجِیْرٍ لَا یَمْلِكُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا
حقتعالی حکم فرماتا ہی کہ اوسکی صحیفہ گناہان کو چاک کرین اور جنۃ الواقیہ
اور مصباح کفعمی مین بہی یہہ دعا ہی مگر لفظ مستکین نہین ہی اور
مقباس المصابیح مین بہی یہہ دعا ہی مگر قیوم کی بعد الرحمن الرحیم
نہین ہی از انجملہ مصباح کفعمی اور مفاتیح النجات عباسی مین حضرت
امام محمد تقی علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کہ پڑہی سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ
کو دس مرتبہ بعد نماز عصر کی عطا کری اوسکو خدا ثواب مثل اعمال خلائق
کی اسدن اور کتاب مقباس المصابیح اور جنۃ الواقیہ مین بہی یسی ذکر کیا ہے
فصل چوتہی مین بیان اون دعاؤنکا ہی کہ جو مشترک مین

تعقیب نماز مغرب اور نماز صبح کی لئی از انجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ
مین حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہے کہ جب نماز شام سی
فارغ ہو تو اپنی جگہہ سی حرکت نکری اور کسی سی بات نکری اور سو مرتبہ
کہی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ اور یوہین سو مرتبہ کہی بعد نماز صبح کی تحقیق کہ جو ان دونو وقت
اس دعا کو پڑہی حق تعالی اوس سی دور کری سو طرح کی بلاؤن کو کہ کمتر اون
بلاؤن مین سی خدام اور کوڑہ اور شر شیطان اور شر بادشاہ ہونیکا ہو اور ساتہہ
کتنی سند معتبر کی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کہ ان کلمات
کو بعد نماز صبح اور شام کی سات مرتبہ پڑہی حقتعالی اوس سی ستر
طرح کی بلاؤن کو دور کری کہ کمتر اون بلاؤن مین سی قولنج اور کوڑہ اور
دیوانگی اور جذام ہو اور اگر نام اوسکا نامۂ اشقیا مین ہو مٹا ڈالیں اور نامۂ
سعدا مین لکہین اور ایک روایت مین تین مرتبہ واقع ہوا ہے ساتہہ
اسی ثواب کی کتاب مقباس المصابیح مین کلینی اور شیخ طوسی
اور اور علما سے بسند صحیح روایت کرتے ہین کہ ایک مرد نے خدمت
حضرت صادق علیہ السلام مین عرض کی کہ درد چشم بہت اوٹہاتا ہون
مین حضرت نے فرمایا کہ چاہتا ہے تو ایسی دعا تعلیم کرون مین کہ نافع
ہو واسطی تیرے دنیا اور آخرت کی اور آزار چشم سی امان پاوی

تو کہا ہان فرمایا کہ بعد نماز صبح کی اور مغرب کی کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَۃَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَۃَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ

اور مصباح کفعمی وغیرہ مین بہی اس دعا کو لکہا ہے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ سید ابن طاؤس اور ابن بابویہ رضی اللہ عنہما بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کہ بعد نماز صبح اور نماز شام پہلی اوس سی کہ پاؤن کو پہیری یا کسی سی بات کری اس صلوات کو ایک مرتبہ پڑہی حقتعالی سو حاجتین اوسکی برلاوی ستر حاجتین آخرت کی اور تیس حاجتین دنیا کی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی ذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ اور موافق روایت ابن بابویہ کی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّذُرِّیَّتِہٖ ہی اور مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیہ مین بہی اسی ذکر کیا ہی از انجملہ مقباس المصابیح مین ہی کہ کلینی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو کہ بعد نماز صبح اور نماز مغرب کی پہلی اوس سی کہ اپنی زانوؤن حرکت دیے

دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی خدا کی ملاقات نکریگا کوئی ساتہہ ایسی عمل کے
کہ بہتر اوسکی عمل سے ہو مگر وہ شخص کہ جو یہہ عمل مین لاتا ہی وہ بہی بجالائی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ
یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اس تہلیل کا
ادعیہ صبح و شام مین بہی ذکر ہو گا آزانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہے
کہ سید ابن طاوس بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی
ہین کہ جو کہ بعد نماز مغرب اور نماز صبح کی کہی سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا جَمِیْعًا فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا جَمِیْعًا
اِلَّا اَنْتَ حقتعالی ملائکہ کو وحی کرتا ہی کہ لکہین واسطی میرے بندی کو امرزش
اوسکی گناہون کی واسطی اسکی کہ جانتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ گناہونکو کوئی
سوا میری نہین بخشتا ہی اور مصباح کفعمی در جنۃ الواقیہ مین بہی اس دعا کو لکہا ہے

فصل پانچوین مین بیان ادعیہ تعقیب نماز عشا کا ہے

تعقیب نماز عشا

ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ سید ابن طاوس رضی اللہ
عنہ عبید بن زرارہ رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہین کہ ایکم د خدمت حضرت
صادق علیہ السلام مین آیا اور تنگدستی کی شکایت کی اور کہا ہر چند واسطی
طلب روزی کی شہرون مین پہرتا ہون مین تنگی معیشت میری زیادہ
ہوتی ہی حضرت نے فرمایا کہ جب نماز عشا سی فارغ ہو تو یہہ دعا پڑہ راوی

کہا کہ بعد تھوڑی مدت کی حال اوس مرد کا نیک ہوا اور اوس نے ... جو پوچھا

دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ وَاِنَّمَا اَطْلُبُهُ بِخَطَرَاتٍ

تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِيْ فَاَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ فَاَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ

لَا اَدْرِيْ اَفِيْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَاءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ

بَحْرٍ وَعَلٰى يَدَيْ مَنْ وَمِنْ قِبَلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهُ عِنْدَكَ وَاَسْبَابَهُ

بِيَدِكَ وَاَنْتَ الَّذِيْ تَقْسِمُهُ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهُ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ

فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا وَمَطْلَبَهُ

سَهْلًا وَمَاْخَذَهُ قَرِيْبًا وَلَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا

فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَاَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَجُدْ

عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی

اور فلاح السائل اور مفتاح الفلاح اور مفاتیح النجات میں بھی اس دعا کو تعقیب نماز عشا میں

لکھا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح میں کلینی نے بسند معتبر اہلبیت سے روایت کی ہی کہ بعد

نماز عشا کی چاہیے پڑھنا اور بعض علما اس دعا کو بعد نماز مغرب کے ذکر کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ بِيَدِكَ

مَقَادِيْرُ اللَّيْلِ وَمَقَادِيْرُ النَّهَارِ وَمَقَادِيْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَقَادِيْرُ الْمَوْتِ

وَالْحَيٰوةِ وَمَقَادِيْرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيْرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ وَمَقَادِيْرُ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَفِيْ جَسَدِيْ وَاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ ادْرَاْ عَنِّيْ فَسَقَةَ

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِيْ اِلٰى خَيْرٍ دَائِمٍ وَنَعِيْمٍ لَا يَزُوْلُ

اور اسد عا کو تہذیب الاحکام مین لکہا ہی اور کتاب طب الائمہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہی روایت کرتی ہین جو کہ بعد نماز عشا اسد عا کو پڑہی اوس رات اور اوسکے جورو نکو ضرر سی امن ہوگا اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الَّذِیْ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَعُوْذُ بِكَرَمِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَشَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَكُلِّ مُغْتَالٍ وَسَارِقٍ وَعَارِضٍ وَمِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِیْرَةٍ اَوْ كَبِیْرَةٍ بِلَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَفُجَّارِهِمْ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّیْ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

از انجملہ بسند معتبر عین الحیوٰة مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کہ بعد نماز عشا سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ کو پڑہی ضمانت الٰہی مین رہتا ہے صبح تک اور مصباح کفعمی اور جنة الواقیہ اور مقباس المصابیح مین اسی لکہا ہے از انجملہ کتاب طب الائمہ مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ محافظت کرو اپنی عورتون اور فرزندون اور مال کی پڑہنے اس دعا کی بعد نماز عشا کے اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَدِیْنِیْ وَاَهْلَ بَیْتِیْ وَمَالِیْ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ

اَلتَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ جعفر بن احمد قمی نے کتاب مسلسلات مین حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سی روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی کو مجھی عطا کیا ہے ایک خزانہ سی نیچی عرش کی اور کسی پیغمبر کو پہلی مجھسی دی نہین پس حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مین ہر شب تین مرتبہ اس آیہ شریفہ کو پڑہتا ہون اوّل بعد نماز عشا کی پہلی نماز وتیرہ سے دوسری وقت سونی کی تیسرے پہلی نماز صبح کی سحر کو پس حضرت نی فرمایا جب سے کہ حضرت رسول سی اس حدیث کو سنا مین کسی شب پڑہنا اس آیہ بزرگ کا ترک نہین کرتا ہونمین

فصل چھٹی مین بیان ادعیہ تعقیب نماز صبح اور ادعیہ صباح کا

اور وہ زیادہ سب تعقیبات سی ہین اور حدیثین فضیلت مین خصوص اس تعقیب کی بہت ہین چنانچہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہے کہ بہت روایتونمین وارد ہوا ہے کہ درمیان طلوع صبح کی طلوع آفتاب تک رزق فرزندان آدم کو تقسیم کرتے ہین جو کہ اسوقت مشغول عبادت اور دعا اور تلاوت ہو روزی اوسکی زیادہ ہوتی ہے اور جو کہ اسوقت سوتا ہو زیادتی روزی سی محروم ہوتا ہی اور سونا اسوقت کا شوم ہی اور روزیکو دور کرتا ہی اور رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہی اور منہہ کو

تعقیب نماز صبح

قبیح کرتا ہے حذر کرو ایسی سونی سی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سی منقول ہی کہ جو دن کہ فرزند آدم پر وارد ہوتا ہے کہتا ہی اوس سی کہ مین
نیا دن ہون تجہپر گواہی دونگا پس مجہہ مین کار نیک کرا ور سخن نیک کہہ تو
گواہی دون مین تیری واسطی قیامت مین کہ بعد اسکی مجہکو ندیکہیگا تو اور
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہے کہ ذکر خدا بعد نماز صبح کے
طلوع آفتاب تک بہتر ہی اوس روزی کی تحصیل کرنی سی کہ سفر کری خشکی کا
اور حضرت رسول صلعم سی منقول ہی کہ جو کہ طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک
اپنی جای نماز پر بیٹہی اور تعقیب مین مشغول ہو خدا اوسکو آتش جہنم سی محفوظ
رکہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہے کہ شیطان لشکر دنکا
طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک پہیلاتا ہے اور لشکر رات کا غروب آفتاب سے
دور ہونے سرخی مغرب تک پس خدا کو ان دونون ساعتون مین بہت
یاد کرو کہ ان دونون ساعتومین شیطان آدمی کو عبادت خدا تعالی سی
غافل کرتا ہے اور بسند صحیح معتبر منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
خراسان مین جب نماز صبح پڑہتی تہی طلوع آفتاب تک اپنی مصلّی پر بیٹہے
تہی پس ایک تہیلی واسطی اونحضرت کی لاتی تہی کہ مسواکین اوسمین تہین ایک
ایک اونمین سی مسواک کرتی تہے پس تہوڑا کندر چباتی تہے پس قران کو لیتی
تہی اور تلاوت کرتی تہے اور حضرت رسول سی منقول ہی کہ جو کہ طلوع صبح سے

فضیلت تعقیب

طلوع آفتاب تک مشغول تعقیب ہو تو ثواب حج کا واسطی اوسکی لکھا جائی اور
حدیث قدسی مین وارد ہوا ہے کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ ای فرزند آدم یاد کر مجھکو
بعد صبح کی ایک ساعت اور بعد عصر کی ایک ساعت تا کفایت کرونمین تیری جمیع
مہمات کو اور کتاب تحفۃ الابرار مین لکھا ہی کہ تہذیب مین مروی ہی
امام حسن علیہ السلام سی کہ اونحضرت نی روایت فرمائی اپنے والد بزرگوار جناب
امیرالمومنین علیہ السلام سی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی فرمایا کہ جو مسلمان کہ بیٹھی اوس جگہہ کہ نماز صبح کو اوسجگہہ ادا کیا ہے
اور مشغول ہو ذکر خداوند عالم جل شانہ مین طلوع آفتاب تک اجر اوسکا مثل
اوس شخص کی ہی کہ زیارت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو اور
ثواب تعقیب نماز صبح کی بیشمار ہین اور دعائین بہی تعقیب نماز صبح کی
بہت ہین از انجملہ جو دعائین کہ اس باب کی چوتہی فصل مین کہ تعقیب
نماز مغرب مین بیان ہوئین وہ دعائین مشترک ہین تعقیب نماز مغرب اور نماز
صبح مین تو وہ دعائین بہی نماز صبح کی بعد پڑہنی چاہئی اور مخصوص تعقیب نماز
صبح کی بہی بہت دعائین ہین از انجملہ کتاب عدۃ الداعی مین ہے
کہ روایت کی ہے حماد بن عثمان نی امام حضرت جعفر الصادق علیہ السلام سی کہ کہا
جو کوئی کہ بعد ہر نماز صبح کی پہلی اوس سی کہ کوئی بات کری کہی رَبِّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ نگاہ رکہی حق تعالی اوسکی مونہہ کو آتش دوزخ سی

تعقیب نماز صبح

تعقیب نماز صبح

ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین ہی کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو کہ بعد نماز صبح کی ستر مرتبہ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہی خدا اوسکو بخشتی ہر چند اوس روز
ستر ہزار گناہ کری اور دوسری روایت مین ہی کہ اگر سات سو گناہ کری
ازانجملہ کتاب تحفۃ الابرار مین ہے کہ شیخ صدوق نی کتاب ثواب
الاعمال مین اور کتاب خصال مین کاشف علوم الاوائل والاواخر
جناب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی ایک حدیث کہ حاصل
مضمون اوسکا یہہ ہے کہ ایک شخص واسطے اکتساب سعادت کی خدمت
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مشرف ہوا اور عرض کی کہ مین
سن پیری تک پہونچا اور قوت میری ضعیف ہوئی ہے اور نہین بجالا سکتا
ہون جو کچھہ کہ پیشتر میری عادت تہی نماز اور روزہ اور حج اور جہاد پس تعلیم
فرمائی مجھکو ایسی دعا کہ خداوند عالم جل شانہ مجھکو سبب اوسکی پڑہنی کے
نفع بخشی جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا بعد اوسکی کہ نماز صبح سی فارغ ہو تو
دس مرتبہ کہہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یہہ باعث اسکی ہوتا ہے کہ محفوظ رہی تو کور ہونی
اور دیوانہ ہونے اور جذام اور فقر اور ضعف پیری سی باقی روایت موٴلف
نی ترک کی اور مفتاح الفلاح مین ہی ایسی لکہا ہی ازانجملہ کتاب

تعقیبات صبح

تعقیبات صبح

تحفۃ الابرار مین ہی کہ اصول کافی کی باب الدعا تعقیب صلوٰۃ مین
ماثور ہے کہ جسوقت کوئی پڑہی بعد نماز صبح کی اس دعا کو جو حاجت خدا سے
چاہی بر آوردہ ہوتی ہے اور کفایت کرتا ہے خداوند عالم اوسکی امور مہم کو

بسم اللہ وصلی اللہ علی محمد وآل محمد وافوض امری الی اللہ
ان اللہ بصیر بالعباد فوقیہ اللہ سیئات ما مکروا لا الہ
الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المؤمنین حسبنا اللہ ونعم الوکیل
فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم سوء ما شاء اللہ لا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ ما لا شاء
الناس ما شاء اللہ وان کرہ الناس حسبی الرب من المربوبین
حسبی الخالق من المخلوقین حسبی الرازق من المرزوقین حسبی
الذی لم یزل حسبی منذ قط حسبی اللہ الذی لا الہ الا ہو علیہ
توکلت وہو رب العرش العظیم اور مصباح کفعمی اور مفتاح الفلاح
اور جنۃ الواقیہ اور مقباس المصابیح مین اس دعا کو لکھا ہے از انجملہ کتاب

تحفۃ الابرار مین ہی کہ عیاشی سے نقل ہوئی ہے کہ وہ کاشف اسرار
ودقائق جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ واسطے
طلب وسعت معاش اور ادا ہونے قرض کی اس دعا کو بعد نماز صبح کی

وباللہ وآلہ

بعد نماز صبح

برای ادای قرض

پڑہی توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ
ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل
وکبرہ تکبیرا اللھم انی اعوذبک من البوس والفقر ومن
غلبۃ الدین والسقم واسئلک ان تعیننی علی اداء حقک واداء
حق الناس الی الناس اور مقباس المصابیح مین ہی یہہ دعا ہی مگر
علی اداء حقک کی بعد الیک والی الناس ہی پہر دعا کو تمام کیا ہی
اور بروایت شیخ طوسی وغیرہ اسطرح ہے ومن غلبۃ الدین فصل
علی محمد والہ واعنی علی اداء حقک الیک والی الناس انتہیٰ
مقباس المصابیح مین لکہا ہی اور جناب ممتاز العلما رحمہ اللہ رسالہ
تحفۃ الدعوات مین لکہتے ہین کہ شیخ کلینی وغیرہ روایت کرتی ہین کہ ایک
مرد نی خدمت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام مین شکایت کی کہ جمیع
فوائد میرے مسدود ہو گئی ہین اور جس کام کیطرف متوجہ ہوتا ہون فائدہ
نہین ہوتا اور جو حاجت کہ طلب کرتا ہون بر آوردہ نہین ہوتی حضرت
نی فرمایا بعد نماز صبح کی دس مرتبہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ
استغفر اللہ واسئلہ من فضلہ راوی نی کہا تہوڑی زمانہ تک
اسپر مداومت کی تہی ایک جماعت میرے پاس آئی اور مجہکو خبر کی کہ ایک مرد میرے
قوم سی مر گیا ہے اور سوا میری کوئی وارث نہین رکہتا پس بہت مال میرے

ہاتھہ آیا اور اینگ محتاج نہین ہون مین اور مکارم الاخلاق مین
روایت کی کہ اونحضرت سے عرض کی بینے کہ ایسی دعا کو مجھکو تعلیم کیجیٔ
کہ جامع ہو واسطی دنیا اور آخرت کی اور آسان ہو حضرت نی یہہ دعا
اوسکو سکہائے اور حال اوسکا نیک ہوا ازانجملہ مقباس المصابیح مین قطب
راوندی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ
وآلہ وسلّم نماز صبح سے جب فارغ ہوتی تو یہہ دعا پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِی
بِسَمْعِی وَبَصَرِی وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَیْنِ مِنِّی وَاَرِنِی ثَارِی فِی عَدُوِّی
ازانجملہ کتاب مذکور مین ہے کہ سید ابن باقی سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ سی روایت کرتے ہین کہ کہا حمائل شمشیر حضرت امیر المومنین علیہ السلام
پر لکہا دیکہا مینی پوچہا یا امیر المومنین یہہ کیا لکہا ہی فرمایا کہ گیارہ کلمہ
ہین کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مجھکو تعلیم کیٔ ہین چاہتا
ہی تو کہ تجھکو سکہاؤن کہ بسبب اوسکی سفر اور حضر مین اور رات اور دنکو
جان اور مال اور فرزند تیرے بلاؤن سی محفوظ رہین کہا مینی ہان فرمایا
کہ جب نماز سی فارغ ہو یہہ دعا پڑہ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ یَا عَالِمًا
بِکُلِّ خَفِیَّۃٍ یَا مَنِ السَّمَاءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ یَا مَنِ الْاَرْضُ
بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ یَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ مُضِیْئَۃٌ
یَا مَنِ الْبِحَارُ بِقُدْرَتِہٖ مُجْرِیَّۃٌ یَا مُنْجِیَ یُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِیَّۃِ

یَا مَنْ یَصْرِفُ کُلَّ نِقْمَۃٍ وَبَلِیَّۃٍ یَا مَنْ حَوَآئِجُ السَّآئِلِیْنَ عِنْدَہٗ مَقْضِیَّۃٌ
یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُغْشٰی وَلَا وَزِیْرٌ یُرْشٰی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْنِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَحَضَرِیْ وَلَیْلِیْ وَنَہَارِیْ وَیَقْظَتِیْ
وَمَنَامِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ

از انجملہ عین الحیوۃ میں بسند صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول
ہی کہ جو کہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کو بعد نماز صبح کے گیارہ مرتبہ پڑہی اوس
روز کوئی گناہ اوسپر لازم نہو ہر چند ناک شیطان کی خاک پر مل جائے

از انجملہ وہ دعائیں ہیں کہ جو دعاہای صبح او شام میں بیان ہونگی
پڑہنا چاہیے اور ادعیہ صباح بہت ہیں واسطی طول کی ترک کی گئیں

از انجملہ کتاب بحار الانوار کی تیرہوین جلد مین لکہا ہے کہ علی بن
طاؤس کتاب مصباح الزائرین مین جناب جعفر بن محمد صادق علیہ السلام
سی روایت کرتے ہین کہ اون حضرت نی فرمایا کہ جو کہ چالیس صباح تہ
اس عہدنامہ کے درگاہ الٰہی مین دعا کرے خدا اوسکو وقت ظہور کی
اوسکی قبر سے باہر لاتا ہی اور عوض مین اوسکی ہر کلمہ کی ہزار حسنہ اوسکو
عطا فرماتا ہی اور ہزار گناہ اوسکی نامہ عمل سی مٹاتا ہی اور وہ عہدنامہ
یہ ہی اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَالْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ
الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ

عین الحیوۃ

عہدنامہ

وَالْبَحْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ
الْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ بِنُوْرِ
وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ
اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ
حَيٍّ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى مُمِيْتَ الْاَحْيَاۤءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَاۤئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوٰتُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَاۤئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا عَنِّيْ وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ
الصَّلَوٰتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَاَحَاطَ بِهِ
كِتَابُهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهُ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ
عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهُ فِيْ عُنُقِيْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهِ وَاَعْوَانِهِ وَالذَّاۤبِّيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ
قَضَاۤءِ حَوَاۤئِجِهِ وَالْمُحَامِيْنَ عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰى اِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ
بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ
حَتْمًا فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ شَاهِرًا سَيْفِيْ مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ
مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِيْ فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ
وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ بَصَرِيْ بِنَظْرَةٍ مِّنِّيْ اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ

دعای عہد نامہ

وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَاَنْفِذْ اَمْرَهُ
وَاشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ فَاِنَّكَ قُلْتَ
وَقَوْلُكَ حَقٌّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ
فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ
حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ
وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا
غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ
اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاجْعَلْهُ مِمَّنْ
حَصَّنْتَهُ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلٰى دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ
اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهِ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهُ اِنَّهُمْ
يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا وَنَرٰهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس تین مرتبہ ہاتھ
ران پر مارے اور ہر مرتبہ کہی اَلْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اور کتاب
مفاتیح النجاۃ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی جو کہ اس دعا کو بعد
نماز صبح کی پڑہی واسطی ہر ایک حاجت کی حاجتہای دنیا اور آخرت سی وہ مقرون
باجابت ہوگی اور اگرچہ تمام عالم برخلاف ہوگا کچھ ضرر اوسکو نہ پہونچیگا اور پڑہنی والا
اس دعا کا آنکھوں میں دوستونکی معزز اور مکرم ہوگا اور کوئی دشمن اوس پر غالب نہ آویگا اور

جو کوئی قصد اوسکی بدیکا کریگا تو وہ بدی پہر کی اوسی طرف عاید ہوگی اور خدا تعالی
لکھیگا اس دعا کی پڑھنی والی کیواسطی دس لاکھ حسنہ اور محو کریگا دس لاکھ گناہ اور سلامت
رکھیگا وبا اور طاعون اور مرگ مفاجات سی اور پہونچیگا اوسی رزق اوس جگہہ سی کہ
گمان نرکھتا ہوگا اور جائیگا دنیا سی باایمان اور جسوقت کہ قبر سی باہر نکلیگا تو آئیگا ایک
فرشتہ اور اوسکی سامنی آکی کہڑا ہوگا ایک براق لیکر اور سوار کریگا اوس براق پر اور پہونچیگا
طرف بہشت کی اور جو کہ باعتقاد صحیح اس دعا کو پڑہی ذلیل وحقیر ہو دنیا و آخرت مین اور
بزرگان زمانہ پڑہنی پر اس دعا کی مداومت کرتی آئی ہین اور کہتی ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے
اس دعا کا نام کہا ہی مفتاح الفتوح اور رمز الکنوز اور ایک سید بزرگ نی کہا دیکہا مینی ایک
سفینہ مین لکھی ہوئی یہہ دعا خط جناب امیر المومنین علیہ السلام سی بسم اللہ الرحمان الرحیم

دعای صباح

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهِ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّيْلِ
الْمُظْلِمِ بِغَيَاهِبِ تَلَجْلُجِهِ وَاَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِي مَقَادِيرِ
تَبَرُّجِهِ وَشَعْشَعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِنُورِ تَاَجُّجِهِ يَا مَنْ دَلَّ عَلٰى ذَاتِهِ
بِذَاتِهِ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوقَاتِهِ وَجَلَّ عَنْ مُلَائَمَةِ كَيْفِيَّاتِهِ
يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُونِ وَبَعُدَ عَنْ مُلَاحَظَةِ الْعُيُونِ
وَعَلِمَ بِمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يَكُونَ يَا مَنْ اَرْقَدَنِي فِي مِهَادِ اَمْنِهِ وَاَمَانِهِ
وَاَيْقَظَنِي اِلٰى مَا مَنَحَنِي بِهِ مِنْ مِنَنِهِ وَاِحْسَانِهِ وَكَفَّ اَكُفَّ السُّوءِ
عَنِّي بِيَدِهِ وَسُلْطَانِهِ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى الدَّلِيلِ اِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ الْاَلْيَلِ

والماسك من اسبابك بحبل الشرف الاطول والناصع الحسب
فى ذروة الكاهل الاعبل والثابت القدم على زحاليفها فى الزمن
الاول وعلى اله الطيبين الاخيار والائمة المصطفين الابرار
وافتح اللهم لنا مصاريع الصباح بمفاتيح الرحمة والفلاح والبسنى
اللهم من افضل خلع الهداية والصلاح واغرس اللهم لعظمتك فى
شرب جنانى ينابيع الخشوع واجر اللهم لهيبتك من اماقى ذرفات
الدموع وادب اللهم نزق الخرق منى بازمة القنوع الهى ان لم
تبتدئنى الرحمة منك بحسن التوفيق فمن السالك بى اليك فى اوضح
الطريق وان اسلمتنى اناتك لقائد الامل والمنى فمن المقيل عثراتى
من كبوات الهوى وان خذلنى نصرك عند محاربة النفس والشيطان
فقد وكلنى خذلانك الى حيث النصب والحرمان الهى اترانى ما اتيتك
الا من حيث الامال ام علقت باطراف حبالك الا حين باعدتنى ذنوبى
عن دار الوصال فبئس المطية التى امتطت نفسى من هواها فواها لها
لما سولت لها ظنونها ومناها وتبا لها لجرأتها على سيدها ومولاها الهى
قرعت باب رحمتك بيد رجائى وهربت اليك لاجئا من فرط اهوائى و
علقت باطراف حبالك انامل ولائى فاصفح اللهم عما كان اجرمته من زللى
وخطائى واقلنى اللهم من صرعة ردائى فانك سيدى ومولاى و

دعاے صباح

وَمُعْتَمَدِی وَرَجَائِی وَغَایَةُ مُنَایَ فِی مُنْقَلَبِی وَمَثْوَایَ اِلٰهِی کَیْفَ
تَطْرُدُ مِسْکِیْنًا اِلْتَجَأَ اِلَیْکَ مِنَ الذُّنُوْبِ هَارِبًا اَمْ کَیْفَ تُخَیِّبُ مُسْتَرْشِدًا
قَصَدَ اِلٰی جَنَابِکَ سَاعِیًا اَمْ کَیْفَ تَرُدُّ ظَمْاٰنًا وَرَدَ اِلٰی حِیَاضِکَ شَارِبًا
کَلَّا وَحِیَاضُکَ مُتْرَعَةٌ فِیْ ضَنْکِ الْمُحُوْلِ وَبَابُکَ مَفْتُوْحٌ لِلطَّلَبِ وَ
الْوُغُوْلِ وَاَنْتَ غَایَةُ السُّؤْلِ وَنِهَایَةُ الْمَاْمُوْلِ اِلٰهِی هٰذِهٖ اَزِمَّةُ
نَفْسِی عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِیَّتِکَ وَهٰذِهٖ اَعْبَاءُ ذُنُوْبِی دَرَأْتُهَا
بِرَأْفَتِکَ وَعَفْوِکَ وَرَحْمَتِکَ وَهٰذِهٖ اَهْوَائِی الْمُضِلَّةُ وَکَلْتُهَا
اِلٰی جَنَابِ لُطْفِکَ وَکَرَمِکَ وَرَأْفَتِکَ وَعَفْوِکَ وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ
صَبَاحِی هٰذَا نَازِلًا عَلَیَّ بِضِیَاءِ الْهُدٰی وَالسَّلَامَةِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
وَمَسَائِی جُنَّةً مِنْ کَیْدِ الْعِدٰی وَوِقَایَةً مِنْ مُرْدِیَاتِ الْهَوٰی اِنَّکَ قَادِرٌ
عَلٰی مَا تَشَاءُ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ
مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ
تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ مَنْ ذَا یَعْرِفُ قُدْرَتَکَ
فَلَا یَخَافُکَ وَمَنْ ذَا یَعْلَمُ مَا اَنْتَ فَلَا یَهَابُکَ اَلَّفْتَ بِقُدْرَتِکَ
الْفِرَقَ وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِکَ الْفَلَقَ وَاَنَرْتَ بِکَرَمِکَ دَیَاجِیَ الْغَسَقِ

دعای صبح

وانهرت المياه من الصم الصياخيد عذبا واجاجا
وانزلت من المعصرات ماء ثجاجا وجعلت الشمس والقمر
للبرية سراجا وهاجا من غير ان تمارس فيما ابتدأت به
لغوبا ولا علاجا فيا من توحد بالعز والبقاء وقهر عباده
بالموت والفناء صل على محمد وآله الاتقياء واستمع ندائي
واستجب دعائي واهلك اعدائي وحقق بفضلك املي ورجائي
يا خير من دعي اليه لكشف الضر والمامول لكل عسر و
يسر بك انزلت حاجتي فلا تردني يا سيدي من سني مواهبك
خائبا يا كريم يا كريم يا كريم برحمتك يا ارحم الراحمين
وصلى الله على محمد وآله وذرياته اجمعين * پس سجده کرو
کہو الهي قلبي محجوب وعقلي مغلوب ونفسي معيوب و
هواي غالب وطاعتي قليل ومعصيتي كثير ولساني مقر
بالذنوب فكيف حيلتي يا علام الغيوب فاغفر لي ذنوبي
يا غفار الذنوب و يا ستار العيوب يا شديد العقاب يا غفور
يا حليم اقض حاجتي بحق القرآن العظيم وصلى الله على محمد
وآله الطاهرين * فصل ساتوين بيان مين ادعيه صبح وشام کی بسند
معتبر عين الحيوة مين حضرت صادق عليه السلم سے منقول ہے جو کہ پہلے طلوع

دعای صباح

ادعیه صبح وشام

افتاب

آفتاب سی اور پہلی غروب آفتاب سی دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ * کفارہ اوسکی گناہونکا ہوا اوس روز کی اور دوسری روایت مین ہی خدا کی ملاقات نہین کرتا ہی بندہ ساتہہ کسی بہتر عمل کی اوسکی عمل سی مگر وہ شخص کہ مثل اوسکی عمل کرتا ہوا اور کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ کلینی اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی اور علمانی بہی ایسی لکہا ہے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ سنت لازم کہ اس تہلیل مذکور کو دس مرتبہ پڑہی اور دس مرتبہ کہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ * اور فرمایا کہ اگر ان دونو ذکر کو ان دونو وقت مین فراموش کری تو قضا کری جسطرح نماز کی قضا کرتا ہی اور کتاب عین الحیوٰۃ مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہی کہ جو کہ وقت طلوع دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی جو مذکور ہوی اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہی اور پینتیس ۳۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور پینتیس ۳۵ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور پینتیس ۳۵ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہی اوسکو اوس صبح غافلون مین نہ لکہین گے اور اگر یہی ذکر شام کو کہی اوسکو اوس رات غافلون مین سی نہ لکہین گی الخ انجملہ

ابراہیم بن ہاشم

کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ ابن بابویہ ادراور علما بسندہای
بسیار معتبر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت صادق علیہ السلام
سی روایت کرتی ہین کہ جو کہ شام کو سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی ایسا ہو کہ سو بندہ
آزاد کئی ہون اور بسند صحیح مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول
ہی کہ جو کہ سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی پہلی طلوع ہونی آفتاب سی اور پہلی غروب
ہونی آفتاب کی حقتعالی ثواب سو بندہ آزاد کرنیکا اوسکی نامۂ اعمال مین لکہتا
ہی اور کتاب عین الحیوۃ مین بہی اسی لکہا ہی اور بسند معتبر کتاب عین الحیوۃ
مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کہ صبح کو چار مرتبہ یہہ کہی
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بہ تحقیق کہ شکر اوس دنکا کیا ہی اور اگر شام اور حضرت امام رضا
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا جو کہ قدرت نرکہتا ہو کسی چیز پر کہ کفارہ دی اپنی
گناہونکا صلوات بہت بہیجی محمد و آل محمد پر فرمایا گناہون سی پاک ہوگا مانند اوس
دنکی کہ ماںکی پیٹ سی پیدا ہوا تہا اور عین الحیوۃ مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی
منقول ہی کہ جو کہ صبح اور شام کو تین مرتبہ کہی رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا
وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ بَلَاغًا وَّبِعَلِیٍّ
اِمَامًا وَّبِالْاَوْصِیَاءِ مِنْ وُّلْدِہٖ اَئِمَّۃً عَلَیْہِمُ السَّلَامُ
البتہ حقتعالی پر لازم ہی کہ روز قیامت مین اوسکو راضی کری اور
کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی

صبح و شام

کہ جو چار مرتبہ کہی شکر اوس رات کا ادا کیا

منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک شخص پر گذری کہ
اپنی باغ مین درخت بوتا تہا حضرت کہڑے ہوی اور فرمایا کہ چاہتا ہی
تو تجہکو دلالت کرون مین اوس درخت بونے پر کہ جڑ اوسکی ثابت تر
اور میوہ اوسکا جلد تر پہونچنے والا اور نیک تر او رباقی تر ہو کہا ہان فرمایا
ہر صبح اور شام کو کہہ سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ
اکبر سو کہ حق تعالی بعد دہر تسبیح کی دس درخت بہشت مین تجہکو کرامت
فرمائیگا طرح طرحکی میوؤن کی از انجملہ کتاب بلد الامین مین حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ پوچہا مینے
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی تفسیر مقالید یعنی کلید ہائی
حاجات اور سعادات کو فرمایا کہ دس مرتبہ صبح کو اور دس مرتبہ شام کو یہہ دعا
پڑہے کہ جو کہ پڑہے خدا چہہ خصلتین اوسکو عطا کرے اول یہہ کہ شیطان
کو اور اوسکی لشکر کو اوس شخص پر دست رس نہو دوسرے یہہ کہ ایک
قنطار ثواب اوسکو عطا کرین کہ اوسکی ترازوی عمل مین کوہ احد سی سنگین تر
ہو تیسری یہہ کہ اوسکو ایک درجہ دین کہ سوا نیکوکارون کے کوئی اوس
درجہ پر نہ پہونچی چوتہی خدا حورون کو اوس سے تزویج کری پانچوین
بارہ فرشتی وقت پڑہنے دعا کی حاضر ہون اور نامہ مین لکہین اور روز
قیامت کو واسطی اوسکی گواہی دین چہٹی ایسا ہو کہ توریت اور انجیل اور

تسبیحات

قرآن کی تلاوت کی ہو اور ایسا ہو کہ حج اور عمرہ مقبول کیا ہو اور اگر اوس
رات یا اوس دن مرے اوسکو زمرۂ شہدا مین لکھین یہہ دعا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اس دعا کو جنۃ الواقیہ اور مقباس
المصابیح اور مصباح کفعمی مین بہی لکہا ہے از انجملہ کتاب جنۃ الواقیہ
مین وارد ہی کہ ایک شخص جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت
مین آیا شکایت کی فقر اور بیماری کی فرمایا کہ ہر صبح اور شام یہہ دعا پڑہ
اوسنے تین دن یہہ دعا پڑہی دور ہوا اوس سے فقر اور بیماری لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا از انجملہ وہ دعا
صحیفہ کاملہ کی صبح و شام پڑہنا چاہیے کہ جو انشاء اللہ تعالے آیندہ لکہی جائیگی

فصل آٹہوین مین بیان سجدۂ شکر اور ادعیہ سجدۂ شکر کا

اور ثواب سجدۂ شکر کا سجدہ بہی انتہا ہے چنانچہ مقباس المصابیح
مین لکہا ہے کہ اجماع علماء شیعہ ہی کہ سجدۂ شکر سنت ہی وقت حاصل

ہوئی کسی نعمت کی اور دور ہونے کسی بلا کی اور بہترین اقسام سجدہ بعد
نماز کی ہے واسطی شکر توفیق ادای نماز کے اور بسند صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو مومن خدا کو سجدہ کرے واسطی شکر
کسی نعمت کی سوا نماز کی حقتعالی واسطی اوسکی دس حسنہ لکھی اور دس گناہ
مٹالی اور دس درجہ بہشت مین بلند کرے اور بہت سند ہای معتبر مین
اونحضرت علیہ السلام سی منقول ہے کہ نزدیک ترین احوال بندہ کا خدا سے
وہ حالت ہی کہ سجدہ مین ہو اور روتا ہو اور حدیث صحیح مین فرمایا کہ
سجدہ شکر واجب ہی ہر مسلمان پر تمام کرتے ہو تم سجدہ شکر سے اپنی نماز کو
اور خوش کرتے ہو تم ساتھہ اوسکی اپنی پروردگار کو اور خوش کرتے ہو تم
ملائکہ کو اپنی سے اور تعجب مین لاتے ہو تم تحقیق کہ جسوقت بندہ نماز پڑھتا
ہی اور بعد اوسکی سجدہ شکر کرتا ہے پروردگار عالمیان حجاب کو درمیان سی
بندہ اور ملائکہ کی کہولتا ہے پس فرماتا ہے ای ملائکہ میری نظر کرو میرے
بندی کیطرف کہ ادا کیا فرض میرا اور تمام کیا عہد میرا پس سجدہ کیا مجھی
واسطی اون شکر نعمتون کی کہ جو مینے اوسکو دین ای ملائکہ میرے اوسکو
کیا چاہیئے دینا ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا رحمت تیری پس حقتعالے
فرماتا ہی کہ اور کیا چاہیئے دینا فرشتے عرض کرتے ہین پروردگارا بہشت
تیرا پہر فرماتا ہے کہ اور کیا چاہیئے دینا عرض کرتے ہین پروردگارا کفایت

کفایت اوسکی مہمات کی اور برلانا حاجتین اوسکی پس حقتعالی مکرر سوال کرتا
ہی اور ملائکہ جواب دیتی ہین یہانتک کہ ملائکہ کہتے ہین پروردگارا اور ہم
کچھہ نہین جانتی اوسوقت خداوندکریم فرماتا ہے کہ مین اوسکا شکر کرون
جسطرحسے اوسنی میرا شکر کیا ہی اور توجہ کرون مین طرف اوسکی ساتھہ اپنے
فضل کی اور رحمت عظیم اپنی قیامت مین اوسکو دکھاؤن مین اور بسند
موثق حضرت امام رضا علیہ السّلام سی منقول ہے کہ سجدہ بعد نماز واجبکے
شکر خدا ہے واسطے اسکی کہ ادا کیا فرض اوسکا اور کمتر جو کچھہ کہ اس سجدی
مین کہین یہہ ہے کہ تین مرتبہ کہین شُکْراً لِلّٰہِ راوی نی پوچھا کہ کیا
معنی رکہتا ہے شکراً اللہ حضرت نی فرمایا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ یہہ سجدہ
مجھسے شکر خدا کا ہی اوپر اسکی کہ مجھکو توفیق دی کہ خدمت مین اوسکی قیام
کیا اور فرض اوسکا ادا کیا مینے اور شکر خدا موجب مزید نعمت اور توفیق اطاعت
ہی اور اگر نماز مین کوئی تقصیر رہگئی ہو کہ نافلون مین تمام نہوئی ہو اس سجدہ
مین تمام ہوتی ہے اور کیفیت اس سجدہ کی جسطرح کہ واقع ہو عمل مین آتی ہی
اور احوط یہہ ہے کہ اگر زمین پر ہو اور ہوسکی مثل سجدہ نماز کی سات عضو پر
سجدہ کرے اور پیشانی کو اوس چیز پہ رکھے کہ نماز مین اوسپر رکھتا ہے
اور افضل یہہ ہے کہ برخلاف سجدہ نماز کی ہاتھونکو زمین پر لگاوی اور سینہ
اور شکم کو زمین پر پہونچاوے اور سنت ہی کہ پہلی پیشانی اوپر زمین کے

بیان سجدہ شکر

رکھی

رکھی پھر دہنی رخسار کو پھر بائین رخسار کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھے
اور اس سبب سی دو سجدۂ شکر کہتے ہین اور ظاہرا بدون ذکر یہی عمل مین
آتا ہے اور سنت ہی کہ کوئی ذکر کرے اور بہتر ہی کہ کوئی ذکر اور دعا ہو ذکا
اور ادعیہ مین سی کہ مذکور ہونگی اور مستحب ہی کہ سجدی کو طول دے چنانچہ
منقول ہی کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السّلام بعد طلوع صبح کی سجدہ کرتی تھے
وقت زوال تک اور بعد عصر کے شام تک اور بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت
امام رضا علیہ السّلام اسقدر سجدہ مین رہتی تھے کہ سنگریزی مسجد کی پسینے
سی اونحضرت کی تر ہو جاتی تھے اور روی مبارک اپنی کو دو طرف زمین
مسجد سی ملاتی تھے اور افضل یہہ ہی کہ سجدۂ شکر بعد سب تعقیبات کی ہو اور
پہلی نوافل کے اور نماز مغرب مین اکثر کہتے ہین کہ بعد نوافل کی عمل مین لائی
اور بعضے پہلی نوافل کی کہتے ہین اور ظاہرا دونون خوب ہین اور پہلی
نوافل سی بجالانا افضل ہے اور دعائین اس سجدہ کی بہت ہین از انجملہ
تحفۃ الدّعوات مین جناب ممتاز العلما اعلی اللہ مقامہٗ نی لکھا ہی کہ بسند
معتبر حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر چاہی تو سو مرتبہ
شکراً شکراً کہے اور چاہے سو مرتبہ عفواً عفواً از انجملہ رسالہ
مذکور مین ہی کہ سید ابن طاؤس علیہ الرّحمہ روایت کرتے ہین کہ جو کہ سجدۂ
شکر مین اس دعا کو پڑہی پہلی اس سے کہ سر اوٹھائی حاجت اوسکی برائی جاتی

بیان سجدہ

اللهم لك تصدقت واليك اعتمدت وارادت وبك وثقت وعليك توكلت وانت عالم بما اردت از انجمله مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ بہت روایات معتبرہ مین منقول ہے کہ حضرت صادق ع اور حضرت موسی کاظم صلوات اللہ علیہما سجدۂ شکر مین بہت فرماتی تھے اسئلك الراحة عند الموت والعفو عند الحساب اور بعضی روایتون مین والامن عند الحساب ہی اور رسالہ نخبة الدعوات مین بہی اسی لکھا ہی از انجملہ رسالہ مذکور مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی مروی ہے کہ بہترین سخن نزدیک حقتعالی کی یہہ ہے کہ بندہ سجدہ مین تین مرتبہ کہی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی از انجملہ مقباس المصابیح مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہے کہ سجدی مین کہتے ہے سجد وجهی اللئیم لوجه ربی الکریم از انجملہ کتاب مذکور مین لکھا ہے کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت بندہ سجدی مین تین مرتبہ کہی یا اللہ یا رباہ یا سیداہ خداوند کریم اوسکو جواب دیتا ہے لبیک ای بندہ میری اور مکارم الاخلاق مین روایت کی ہے کہ جسوقت بندہ سجدی مین یا ربّاہ یا سیداہ اسقدر کہی کہ ایک سانس تمام ہو حق تعالے فرماتا ہی کہ اپنی حاجت طلب کر از انجملہ مقباس المصابیح مین لکھا ہے

کہ کلینی اور اور علما بسند معتبر حضرت صادق علیہ السّلام سی روایت کرتے
ہین کہ جسوقت کوئی درد اور بیماری اور آزار رکہتا ہو تو بعد نماز کے ہاتہہ پہیر
سجدگاہ خاک پر اور یہہ دعا پڑہ پہر ہاتہہ اوپر موضع درد کے پہیر اور سات
مرتبہ اسی طرح کرے دعا یہہ ہے یَا مَنْ کَبَسَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَآءِ وَسَدَّ الْهَوَآءَ
بِالسَّمَآءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ اَحْسَنَ الْاَسْمَآءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ سُقْمٍ وَّدَآءٍ وَّاقْضِ حَوَائِجِیْ کُلَّهَا پس اپنی حاجتین طلب کرے

فصل دوسرے مبطلات نماز مین زبدۃ الفتاوی سی جان کہ جایز نہین
ہی توڑنا نماز واجب کا حالت اختیار مین بدون سبب کی اور باطل کرنے
والی نماز کی چند چیزین ہین پہلی جو چیز کہ باطل کرتی ہے وضو کو اور غسل
اور تیمم کو عمد سے ہو خواہ سہو سے اختیار سی خواہ اضطرار سے دوسرے
وہ چیز کہ صورت نماز کی اوس سی باقی نرہی مثل اسکی کہ اسقدر سکوت کرے
کہ اہل اسلام اگر مطلع ہون اوسکی حال سے کہین کہ نماز نہین پڑہتا ہی
تیسرے قہقہہ مارنا عمدًا اگرچہ بی اختیار ہو چوتھے دو حرفون سے
کلام کرنا ساتہہ کلام آدمی کے اگرچہ بے معنی ہو عمدًا یا ایک حرف معنی دار
ہو پانچوین رونا امور دنیا یا میت کی لئے عمدًا لیکن رونا خوف آخرت
سی اور واسطے اہلبیت طاہرین علیہم السّلام کی مضائقہ نہین ہی چہٹے
بدون تقیہ کی آمین کہنا بعد حمد پڑہنے کے ساتوین بدون تقیہ ہاتہہ

باندھکی نماز پڑھنا آٹھوین ترک یا زیادہ کرنا کسی واجب کو واجبات نماز سے عمداً نوین زیادہ یا کم کرنا کسی رکن کو ارکان نماز سے عمداً ہو خواہ سہواً ہو دسوین منحرف ہونا قبلہ سے عمداً اور اگر کوئی مصلے پر درمیان نماز مین سلام کہی تو واجب ہی جواب مثل اوسکی سلام کی بعینہ کہنا

فصل تیسرے زبدۃ الفتاوی سی بیانمین اون خللون کے جنکی سبب سی دو سجدے واجب ہوتی ہین پہلا فراموش کرنا ایک سجدہ کا دوسرا فراموش کرنا تشہد کا اور اجزاء تشہد حتی درود کا تیسرا شک درمیان چار اور پانچ رکعتون کی بعد دونون سجدونکی چوتھا سلام کہنا غیر محل مین پانچوان کلام بیجا بغیر ذکر دعا اور قرآن کی مثل اسکی کہ سہواً نماز مین بات کرے اور علاوہ ان پانچ صورتونکے مثلاً اگر کہڑا ہو بیٹھنے کی جگہہ یا بیٹھے کہڑی ہونیکی جگہہ اور واسطے ہر زیادتی اور کمی کی کہ سہواً واقع ہو دو سجدی سہو کی احوط ہین اور واجب ہی اسمین نیت اور ذکر اسطرح کہ ہر سجدی مین کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور چاہیئے کہ تشہد خفیف پڑہے اسطرحسی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پہر دونون سلامون سے ایک کو کہی اور معتبر ہی ان دو سجدونمین استقبال قبلہ اور طہارت اور سب وہ چیزین کہ جو

واسطے مبطلات نماز

[illegible] یا جابجا [illegible]

نماز یومیہ معتبر مین احتیاطاً اور لازم ہے کہ بعد نماز کی فوراً بجا لاوے اور اگر فراموش
کرے جسوقت کہ یاد آوے بجا لاوے اور اگر دیر کرے احوط ترک نکرنا ہے
اور چاہیے کہ جو چیز کہ فراموش ہوئی ہو اوسکو ادا کرے بعد اوسکے دو سجدے سہو کے کرے

فصل چوتھی رکعتون کے شک کے بیان مین جان کہ شک

نماز دو رکعتی اور تین رکعتی مین مبطل نماز ہے اور اسیطرح نماز باطل ہے
اگر نہ جانے کہ کتنی رکعتین پڑھی ہین اگرچہ نماز چہار رکعتی ہو اور اسیطرح
اگر شک کرے درمیان ایک رکعت اور زیادہ کی نماز باطل ہے لیکن شک
درمیان دو اور زیادہ کے حکم اوسکا ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی اور شک
ہونیکے ساتھہ ہی نماز فریضہ مین حکم ساتھہ باطل ہونیکے نہین ہوتا بلکہ
بعد استقرار شک کی بات اقوی نہ لازم ہونا تروی کا ہے اگرچہ تروی
احوط ہی ہو آنکہ کہتا ہے کہ تروی کی نیت نکرنا [illegible] شک [illegible]
یاد آوے اور نماز چہار رکعتی مین شک کی چند قسمین ہین پہلی شک نماز
چہار رکعتی مین درمیان دو اور تین رکعتون کی اگر قبل اکمال دونون
سجدون کی ہے نماز باطل ہے اگر بعد اکمال دونون سجدون کی ہے
بنا تین رکعت پر رکھے نماز کو تمام کرے بعد اوسکی ایک رکعت احتیاط کی
کھڑی ہوکی خواہ دو رکعت بیٹھکی پڑہے اور اکمال دو سجدہ کا متحقق
ہوتا ہی ساتھہ سر اوٹھانے کے دوسری سجدے سے دوسرے شک درمیان

تین اور چار کی قبل دونون سجدون کی ہو خواہ بعد بنا چار رکعت پر کرے
نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کہڑی ہوکے خواہ دو رکعت
بیٹھہ کی پڑہے تیسرے شک درمیان دو اور چار کے قبل اکمال دونو
سجدون کی نماز باطل ہے اور بعد اکمال دونو سجدون کے صحیح ہی بنا
چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعتین نماز احتیاط کی کہڑی ہوکے
پڑہی چوتھے شک درمیان دو اور تین اور چار کے قبل اکمال دو سجدونکی
نماز باطل ہی اور بعد اکمال دو سجدون کی صحیح ہی بنا چار پر کرکے نماز کو
تمام کری اور دو رکعت نماز احتیاط کی پہلی کہڑی ہوکی بعد اوسکی دو رکعت
بیٹھہ کی پڑہے پانچوین شک درمیان چار اور پانچ کی اگر بعد سر اوٹھانیکی
دوسرے سجدی سے ہو بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو سجدی
سہو کی کری اور شک اگر قبل رکوع کی ہو بیٹھے اور بنا چار پر کرکی نماز کو
تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کہڑی ہوکے یا دو رکعت بیٹھہ کی
پڑہی اور علاوہ ان دو قسمون کے نماز باطل ہے چھٹی شک درمیان تین اور
پانچ کی کہڑی ہونیکی حال مین پس بیٹھہ جائی اور یہہ شک رجوع کرتا ہے بسوی دو
اور چار کیطرف اور حکم اوسکا بیان ہوا ساتوین شک درمیان تین
چار اور پانچ کے کہڑی ہونیکی حال مین پس بیٹھہ جائی اور یہہ شک رجوع
کرتا ہی طرف دو اور تین اور چار کی اور حکم اوسکا مذکور ہوا آٹھوین شک

درمیان پانچ اور چھہ کی کہڑے ہونیکے حال مین پس بیٹھہ جای اور یہہ
شک رجوع کرتاہے چار اور پانچ کیطرف اور حکم اوسکا گذرا کہ بعد فارغ ہونے
دونو سجدون سے بناچار پر کرے اور دو سجدی سہو کی کری اور واجب ہے
نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکی کہ کوئی مبطل نماز عمل مین لاوی بجالاوی
اور اس نماز مین حمد کا پڑہنا مقرر ہی مخیر نہین ہی درمیان حمد اور تسبیحات
اربعہ کی اور سورہ ساقط ہے اور اخفات سی پڑہنا احوط اور اولی ہے
اور اگر شک کری نماز احتیاط کی رکعت مین بنا اکثر پر رکہے مگر یہہ کہ اکثر فاسد
ہو اور نماز احتیاط مین سب وہ شرطین کہ جو نماز مین واجب مین ہین معتبر
ہین اور واجب ہی اسمین تشہد اور سلام اور ذکر رکوع اور سجود اور سب
ارکان اور افعال اور اگر منافی نماز قبل نماز احتیاط کی واقع ہو یا تاخیر
نماز احتیاط کی پڑہنے مین اسقدر ہو کہ عرف مین فوریت باقی نرہی تو احتیاط
یہہ ہی کہ نماز احتیاط کو بجالاوے اور اعادہ اصل نماز کا کرے اور جو کچھہ کہ
لازم ہی وہ اعادہ اصل نماز کا ہی اگر جمع ہون سجدہ سہو اور اجزا فراموش
شدہ اور نماز احتیاط پس مقدم کری نماز احتیاط کو اجزا فراموش شدہ
پر اور سجدہ سہو کو سکی آخر مین بجالاوی پس اگر اول نماز مین سہواً بات
کی اور تشہد اول کو فراموش کیا اور شک کیا درمیان تین اور چار رکعتونکی
مثلاً تو پہلی نماز احتیاط کی پڑہے بعد اوسکی تشہد کو قضا کری بعد اوسکے

بیان مسائل

سہو کی سجدی کرے واسطی کلام بیجا کی

فصل پانچوین مسائل متفرقہ مین جو بطریق تتمہ زبدۃ الفتاوی

مین مذکور ہین مسئلہ حالت اختیار مین ترک کرنا سورہ کا نماز سنتی
مین جائز ہے اور اسیطرح بیٹھکے نماز پڑہنا مسئلہ بعد فرض عجز اور قصور
کی درست کرنی تجوید سے ہر چند ساتہہ سفر کرنے بدون جرح کی ہو نماز
صحیح ہی خصوصا اوسوقت کہ نماز جماعت ہی اوسکی واسطی ممکن نہو لیکن مدار
اوپر اخراج حروف کی مخارج مقررہ سی نہین ہے بلکہ مدار اوپر حاصل ہونے
تمیز کے ہی نزدیک اہل خبرہ کی کیا خود رجوع کرے طرف اہل خبرہ اور اہل
لسان کی عرب فصیح کی یا دو شاہد عادل خبر دین مسئلہ اگر کسی پیشنماز کو
دیکہی کہ پیچہی اوسکی بہت مومنین نماز پڑہتے ہین اگر سبب وثوق اور
اطمینان عدالت کا ہو تو پیچہی اوسکی نماز جائز ہے مسئلہ مضطر کو بعد
نصف شب کی پڑہنا نماز عشا کا بقصد قربت بدون تعرض ادا اور قضا
کی ولی ہے مسئلہ عورت کو نماز مین چہپانا باطن قدم اور پشت دست
اور کف دست کا لازم نہین ہی مسئلہ زیور نجس اگر عورت کی بدن
مین ہو نماز صحیح ہی مسئلہ رومال ریشم کا اور جو چیز ریشم کی کہ لباس
اوسکو نہ کہہ سکین نماز مین جائز ہی بلکہ پاس رکہنا لباس حریر کا بہی نماز
مین جائز ہے مسئلہ سنجاف حریر جسقدر کہ عرف مین سنجاف

بیان مسائل متفرقہ

بیان مسائل متفرقہ

کپڑے نماز اور غیر نماز مین مردون کو جائز ہے مسئلہ یا سوم کو پڑھنا قضای نماز صبح کا امام کی ظہر کے ساتھہ اور قضای عصر کو امام کی مغرب کی ساتھہ یا نماز مغرب کو ساتھہ امام کی عشا کی یا برعکس صحیح ہی سوای اون نمازون کی کہ جنکی نیت مین اختلاف ہو مثل نماز صبح کی ساتھہ نماز آیات کے یہہ مشکل ہے مسئلہ معنی سلام السلام علیک مین بعضی نسبت کی رحمت خدا اور رسول کی سلامتی ہے مسئلہ جو شخص کہ مشغول الذمہ ہو ساتھہ دوسرے واجبات مثل حج اور زکوۃ اور نماز یومیہ وغیرہ کی نماز یومیہ حاضر کو وقت مین پڑہ سکتا ہے مسئلہ لباس بال کا کہ کافر کی ہاتھہ سے ملی اور مجہول ہو کہ نہین جانتا ہے کہ کس حیوان سی ہے طاہر ہی لیکن نماز اوس مین جائز نہین ہی اگر شک عقلائی ہو کہ حیوان حلال گوشت سی ہی یا نہین لیکن مثل نبات مین کہ قول لوگونکا اور اکثر عقلا کا یہہ ہی کہ وہ حیوان حلال گوشت سی ہی نماز جائز ہے مسئلہ ایسا جوراب کہ پنڈلیونکو نہ چہپاوے پہننا اوسکا نماز مین جائز ہی مسئلہ ادغام بقاعدہ یرملون لازم نہین مسئلہ وقف ساتھہ حرکت کی جائز ہے اور وصل ساتھہ سکون کی بنا بر اقوی جائز ہے اگر بعد اوسکی ہمزہ وصل نہو اور اگر ہو اور فی الجملہ فصل کرے صحیح ہی مسئلہ ادغام صغیر کہ ایک لفظ مین ہوتا ہی مثل جدّ لازم ہی اور ادغام کبیر کہ دو لفظون مین ہوتا ہے مثل جاءت تلک سنت ہی مسئلہ

مد حروف مقطعات مثل الٓمٓ اور مد متصل کہ لفظ واحد مین ہوتا ہے مثل جاء
واجب ہی اور مد منفصل کہ دو لفظون مین ہوتا ہے مستحب ہی مثل لا الہ الا اللہ مسئلہ
وقف مین سکوت بقدر ایک نفس کہینچنے کی ثابت نہین سکوت فاصل کافی ہی
مسئلہ مد بقدر چار الف کی یا کم ثابت نہین ہی مد عرفی کفایت کرتا ہے
مسئلہ نماز پڑہنی عورت کی مرد کی پہلو مین یا اوسکی آگے بدون دس ہاتھ
کی فاصلہ کی یا بدون حائل کے جائز ہے مسئلہ حکم جہر اور اخفات کا
فرائض یومیہ کیواسطی ہے اور دوسری نمازونمین اختیار ہے درمیان جہر اور
اخفات کی مسئلہ سنگ غیر معدنی پر باوجود ہونے زمین کی سجدہ نماز کا
جائز ہے اور سجدہ کرنا گچ پر کہ سوختہ نہو جائز ہی اور گچ سوختہ پر بہی اور تسبیح
اور خشت پختہ پر جائز ہونا سجدہ کا خالی قوت سی نہین ہی مسئلہ جو شخص
کہ ذمہ اوسکی نماز واجب قضا ہو نماز مستحب اوس سی صحیح ہی مسئلہ اگر کاغذ
کہانی اور پہننی کی چیز سے بنا ہو سجدہ اوس پر صحیح ہی اس شرط سی کہ ایسی چیز
سی لکہا نہو کہ سجدہ اوس پر صحیح نہین ہی والا لازم ہے رکہنا پیشانی کا اوس
مقام پر کہ خالی ہو مانع سی مسئلہ اگر کوئی شخص کم آٹھ فرسخ سی اور زیادہ
چار فرسخ سی جاوے یا چار فرسخ ایک روز مین جائی اور دوسری روز
قبل رہنی دس روز کی پہری قصر اقوی اور احوط جمع ہی مسئلہ جس جگہ نماز
قصر ہی روزہ بہی ساقط ہی اور جس جگہ روزہ ساقط ہی نماز قصر ہی مگر بعض

بیان مسائل متفرقہ

مواضع مین مسئلہ کافی ہی حاصل ہونی مین وطن کی کہ شخص قصد کرے
کہ اس بلد مین مثلاً رہی اور اخذ کری اوس بلد کو مکان اپنے رہنی کا
اور ملک ضرور نہین ہی اور چہہ مہینی رہنا ہی شرط نہین ہی مسئلہ
دس روز اقل اقامہ ہے مسئلہ حد ترخص مین پوشیدہ ہونا دیوار کا
یا نہ سُنا جانا اذان کا ایک دونون مین واسطے قصر نماز کی کافی ہے
جانی مین ہو خواہ پہرنے مین مسئلہ مسافری کسی مقام مین جب ساتہہ
قصد دس روز رہنی کی ایک نماز تمام پڑہی جبتک کہ وہان ہی حکم مقیم مین
ہی روزہ رکہیگا اور نماز تمام پڑہیگا عازم سفر کا ہو خواہ متردّد ہو جبتک
کہ اوس بلد سے بقصد سفر کی باہر نہ جاوی مسئلہ اگر سہو کیا رکوع کو
اور قبل سجدی کی یاد کیا سیدہا کہڑا ہو اور رکوع کرے مسئلہ اگر طمانیت
اور ذکر رکوع کو فراموش کری اور قبل سجدی کے یاد آوی ساقط ہی
بجہت اسکی کہ محل اوسکا گذر گیا اور عود اوسکی طرف باعث زیادتی رکن کا
ہی مسئلہ اگر قیام بعد رکوع کو یا اوس مین درنگ کرنی کو فراموش کری
اور قبل سجدی کی یاد آوے چاہیئے سیدہا ہو اور درنگ کری اور بعد سجدے
کی یاد آوی تو ضرور نہین رکہتا مسئلہ اگر سہو کری ایک سجدی کو اور قبل
رکوع کی یاد آوی سجدہ کرنا واجب ہی اور مراعات ترتیب کی اقوال اور افعال
مین لازم ہی مسئلہ اگر شک کری دونون سجدون یا ایک سجدی مین تشہد

پڑھنی کی حال مین اعتبار نہین ہے مسئلہ الحاق مقدمات کا ساتھہ افعال
کی مشکوک مین قوی ہے مسئلہ اگر شک کرے قیام متصل برکوع مین حمد
ختم ہونیکے اور قبل پہونچنی حد رکوع مین اعتبار نہین ہی بنا بر اقوی مسئلہ
اگر شک کرے قبل سجدی کی قیام بعد رکوع مین یا اوسمین درنگ کرنے کو
اعتبار نہین ہی اگر ختم ہوا ہی مسئلہ درمیان دو سجدہ سہو کے بیٹھنا اور
درنگ کرنا واجب ہی مطابق فتوی ایک جماعت کی لیکن بقصد قربت
بجالانا بہتر ہے مسئلہ شک افعال نماز دو رکعتی اور دو رکعت اول نماز سہ
رکعتی اور چہار رکعتی مین مبطل نماز نہین ہی مسئلہ نماز احتیاط مین بسم اللہ
کو حمد کی جہر سے پڑہنا مستحب ہی بنا بر اقوی مسئلہ قضای سجدہ اور
تشہد اور صلوٰة فراموش شدہ مین طہارت اور جمیع شرائط نماز کی معتبر ہین
مسئلہ اگر فراموش کرے سجدہ یا تشہد یا دو دو اور یاد کری بعد محل کے
اگر بعد سلام کی حدث صادر ہوا ہے احتیاط ہی کہ قبل طہارت اور بعد
طہارت کی اوسکو بجالاوی اور اعادہ اصل نماز کا کری

فصل چھٹی نماز جمعہ اور عیدین مین یہہ بحث مطابق تحقیق کی ہے
جو مع حواشی کی کتاب فتوای سرکار حضرت میرزا محمد حسن شیرازی دام
ظلہ العالی مین درج ہی بیان نماز جمعہ کا نماز جمعہ کی وجوب مین غیبت
مین امام علیہ السلام کے درمیان علما کی خلاف ہی اور مذہب اکثر

بیان نماز جمعہ

کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہے یعنی انسان کو اختیار ہے نماز جمعہ اور ظہر مین اور احوط جمع کرنا ہے مابین نماز جمعہ اور ظہر کے بہ نیت قربت اور جسوقت مین کہ پانچ آدمی ایک جگہہ مین ہون نماز جمعہ کی پڑہ سکتی ہین کہ ایک شخص اسمین سے پیشنماز اور خطیب ہو اور باقی چار ماموم اور جماعت اس نماز مین شرط ہے اور بدون جماعت نہین ہو سکتی مگر پیشنماز کیواسطے عادل ہونا ضرور ہے اور وقت نماز جمعہ کا وقت زوال آفتاب سی ہی اوسوقت تک کہ سایہ برابر شاخص کی ہو اور نماز جمعہ دو رکعت ہے مثل نماز صبح کی اور خاص سورونکا ذکر نخبہ مین نہین ہی مگر کتب دیگر مین مذکور ہے کہ پیشنماز کو چاہیئے کہ رکعت اول مین سورۂ جمعہ پڑہے بعد حمد کے اور رکعت دوسری مین سورۂ منافقین اور سنت ہی کہ اس نماز مین بنابر

بیان سنن جمعہ

مشہور کی دو قنوت ایک رکعت اول مین قبل رکوع کی اور دوسرا رکعت دوم مین بعد رکوع کے اور یہی واجب ہی کہ قبل نماز جمعہ کی دو خطبہ پڑہنا اور احوط یہہ ہی کہ مشتمل ہون اوپر حمد و ثنای خدا تعالی اور صلوۃ اوپر پیغمبر اور آل اوسکی کی اور وعظ پر اور ایک سورۂ کوتاہ پر اور اگر دو جماعت نماز جمعہ کی دو جگہہ پڑہین واجب ہی کہ درمیان مین اونکی فاصلہ ایک فرسخ کا ہو یا زیادہ ایک فرسخ سی اور اگر کم ہو اور دونون برابر شروع کرین نماز کو تو نماز دونون کی باطل ہوگی اور جو کوئی کہ اسمین پہلی پڑہیگا تو

اوسکی صحیح ہے اور ساقط ہی نماز جمعہ آٹھہ آدمی سے اول عورت دوئم بندہ سیئوم مسافر چہارم نابینا پنجم پیر عاجز ششم بیمار عاجز ہفتم اوس شخص سی جو راہ چلنی سی عاجز ہو اور نماز جمعہ مین آنا باعث حرج ہو ہشتم اوس پر جو مسجد جامع سی زیادہ دو فرسخ پر رہتا ہو اور سوای نماز جمعہ کے بیس رکعت نماز نافلہ جمعہ کی مستحب ہی جسوقت چاہی بجالاوے لیکن افضل یہہ ہی کہ چہہ رکعت صبح کو اور چہہ رکعت وقت بلند ہونی آفتاب کی اور چہہ رکعت وقت زوال کی اور دو رکعت نزدیک زوال کی پڑہے

بیان نماز عیدین حضور مین امام کی واجب ہی اور غیبت مین امام کی سنت ہی پس نماز عید کو افضل ہی کہ جماعت کی ساتہہ بجالاوین اور تنہا ہی پڑہنا مستحب ہی اور یہہ نماز دو رکعت ہی رکعت اول مین بعد قرات حمد و سورہ کی پانچ تکبیر کہے اور ہر تکبیر کی بعد ایک دفعہ دعاء قنوت پڑہی اور رکعت دوسری مین چار تکبیر اور چار قنوت ہین اور جو قنوت کہ نماز یومیہ مین پڑہتے ہین اوسیکو پڑہین لیکن قنوت مخصوص نماز عیدین کیواسطی یہہ ہے اور پڑہنا اسکا بہتر ہی اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَمَزِيْدًا

بیان نماز عیدین

دعای قنوت

اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِمَّآ اَسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ **بیان نماز آیات کا** یعنی نماز کسوف وخسوف وزلزلہ وغیرہ کی جان تو کہ جب کسوف ہو یعنی سورج کو گہن لگی یا خسوف ہو یعنی چاند کو گہن لگی خواہ تمام مین ہو خواہ بعض مین یا زلزلہ ہو یعنی زمین کو حرکت ہو چاہی باعث خوف ہو یا نہو نماز واجب ہی اور اسیطرح جب آندہی سیاہ یا سرخ چلی یا رعد گرجے یا برق چمکی اس شدت کی کہ خلاف متعارف ہو تو نماز واجب ہے بشرطیکہ یہہ چیزین موجب خوف اکثر خلق کی ہون اور کیفیت اس نماز کی یہہ ہے کہ دو رکعتین ہین ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدی اور قنوت ہر دوسری رکوع کی قبل سنت ہی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ پہلی نیت کرے کہ دو رکعت نماز کسوف یا خسوف کی یا زلزلہ کی مثلاً پڑہتا ہون واجب قربۃً الی اللہ بعد اوسکی تکبیر کہی اور حمد وسورہ کو پڑہے اور رکوع مین جاوی جب رکوع سی سر اوٹہاوے پہر تکبیر کہی بعد اوسکی حمد وسورہ کو قرارت کرے اور قنوت پڑہی اور پہر رکوع مین جاوی اور پہر کہڑا ہو اسیطرح پانچ مرتبہ قرارت ورکوع کرے

بیان نماز آیات

نماز آیات پنجگانہ

غرض جب پانچوین رکوع سی سراوٹھاوی تو کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ بعد اوسکی دو سجدونکو بجالاوے اور دوسری رکعت بہی بدستور رکعت اوّل پڑہی اور یہہ بہی ہوسکتا ہے کہ اول مرتبہ سورۂ حمد پڑہ کی سورہ تمام نہ پڑہے بلکہ ایک آیت یا چند آیت سورہ کی پڑہ کی رکوع کرے اسیطرح پانچ رکوع پر تقسیم کرے تاکہ ایک سورہ پانچ رکوع مین تمام ہو جائی اور سورۂ حمد اس صورت مین دوبارہ پڑہنے کی ضرورت نہین ہے مثلاً پہلی رکعت مین الحمد پڑہ کی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی اور رکوع مین جای پہر رکوع سی اوٹہکی سیدہا ہو اور پڑہی قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پہر رکوع کری پہر اوٹہہ کے کہی اَللّٰہُ الصَّمَدُ پہر رکوع مین جای پہر اوٹہی اور کہی لَم یَلِد وَلَم یُولَد پہر رکوع کرے پہر اوٹہی اور کہی وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ پہر رکوع کری بعد اوسکی سجدتین بجالائی پہر اوٹہکر دوسری رکعت مثل رکعت اول بجالاے اور واجب ہی قضا اس نماز کی اگر گہن تمام آفتاب یا تمام ماہتاب مین لگا ہو چاہی عمداً ترک کی ہو نماز چاہیئے سہواً خواہ اوسوقت اطلاع گہن کی ہوئی ہو یا بعد خبر ہوئی ہو اور اگر تمام قرص مین گہن نہ ہو بلکہ بعض مین ہو اس صورت مین اگر اطلاع نہ ہوئی تہی گہن کی اس سبب سی نماز نہ پڑہی تو قضا واجب نہین ہی اور اگر اوسوقت معلوم تہا کہ گہن لگا ہے تو قضا واجب ہی خواہ عمداً نماز نہ پڑہی ہو خواہ سہواً لیکن باقی آیات مثل زلزلہ وغیرہ

بہ پنجاب مین

کی پس اگر بروقت علم تہا تو قضا چاہیئے اور احتیاط یہہ ہے کہ اگر علم نہو
تو احتیاطاً قضا کرے اور کسوف اور خسوف کی کل صورتون مین اگر نماز
نہ پڑہی ہو تو قضا کری مگر نماز زلزلہ ظاہراً تمام عمر ادا ہے اور احتیاط یہہ ہے
کہ نماز زلزلہ کی اگر بعد وقت زلزلہ کی پڑہے تو قصد ادا و قضا کچہہ نکری
اور بعید نہین کہ نماز زلزلہ واجب فوری ہو پس وقت امکان سستی
نکرنا چاہیئے

فصل ساتوین نمازہای مستحب کی بیانمین اس فصل مین چند مطلب ہین

مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ یعنی جو نوافل ہر روز ساتہہ فرائض
کی مقرر ہوئی ہین جان تو کہ ثواب ان نوافل کا بہت عظیم ہی ورحدیثون
مین تاکید بہت وارد ہے خصوصاً نماز شب اور نافلہ مغرب کی اور احادیث
اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ اگر فرائض مین کوئی سہو اور کوئی نقصان
ہو تو خدا اوسکو ساتہہ نوافل کے تمام کری اور ترک کرنا نوافل کا بی ضرورت
وبی عذر نچاہیئے جسطرحسی ترک کرنا فریضہ کا کفر ہے اور اگر نافلہ فوت
ہو جاوی قضا اوسکی چاہیئے کرنا جیسا کہ حدیث مین ہے کہ خداوند عالم
مباہات کرتا ہے اوسپر جو نماز شب کی قضا دن کو کرے اور کہتا ہے
ای ملائکہ دیکہو میرا بندہ ایسی عبادت کو کہ مینے اوسپر فرض نہین کی ہے قضا
کرتا ہے گواہ رہو کہ گناہ اوسکی بخشی مینی اور فضائل نماز شب کی بخصوص

مطلب سوم مین بیان ہونگی انشاء اللہ

مطلب دوسرا نافلہ نماز پنجگانہ کی بیان مین نجات العباد
وغیرہ مین ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سی ہے یہانتک کہ سایہ
شاخص کا دو قدم تک پہونچے یعنی شاخص کی سات حصونمین سی دو حصہ
تک سایہ پہونچی اس وقت مین نافلہ و نماز ظہر ہو جانا چاہیئے اور اسطرح
نافلہ عصر مع نماز عصر اوسوقت تک پڑہ سکتا ہے کہ سایہ چار قدم شاخص کا
ہو جاوے یعنی چار حصہ تک پہونچی سات حصہ سی اور وقت نافلہ مغرب کا
سرخی جانب مغرب سی زائل ہونے تک ہی اور وقت نافلہ عشا کا آدہی
رات تک باقی رہتا ہے اور وقت نافلہ صبح کا طلوع صبح کاذب سی ہی
جبتک کہ ظاہر ہو نہین سرخی افق کی مقدار نماز صبح کی باقی رہے
اور جاننا چاہیئے کہ ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ نافلہ مثل ہدیہ کے
ہی جسوقت بجالائی قبول ہوتا ہے اور موید اس روایت کی اور چند روایتین
بہی ہین پس جسوقت کوئی نوافل کی بجالانی مین اوقات معین پر تقصیر
کری چاہئی کہ بہ نیت قضا بجالائے بنابر مشہور علما نوافل یومیہ
چونتیس رکعتین ہین نافلہ صبح قبل فریضہ کی دو رکعتین اور نافلہ ظہر قبل
نماز ظہر کے آٹہہ رکعتین ہین دو دو رکعتین مثل نماز صبح کی اور نافلہ عصر
قبل نماز عصر کی آٹہہ رکعتین ہین دو دو رکعتین مثل نماز صبح کی اور نافلہ

وقت نماز نوافل

عدد رکعات نماز نافلہ

مغرب بعد نماز مغرب کی چار رکعتین ہین دو دو رکعتین کرکے مثل نماز
صبح کی اور نافلہ عشا بعد نماز عشا کی دو دو رکعتین بیٹھہ کی بجالائی کہ شمار
ایک رکعت محسوب ہوتی ہے اور سفر مین نافلہ ظہرین اور نافلہ عشا ساقط
ہوتی ہے اور نوافل مین بلاضرورت بھی اکتفا سورۂ فاتحہ پر کرسکتی ہو

مطلب تیسرا فضائل اور ثواب نماز شب کی بیانمین

ثواب نماز شب کی حد سی زیادہ ہین عین الحیوٰۃ مین جناب حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ نماز شب مونہہ کو روشن
کرتی ہے اور آدمی کو خوشبو کرتی ہی اور روزی کو زیادہ کرتی ہی
اور باعث ادای قرض ہوتی ہے اور رنج و غم کو دور کرتی ہے اور چشم کو
جلا دیتی ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جن گہرونمین کہ نماز شب
پڑہتی ہین اور تلاوت قرآن کی نماز مین کرتے ہین وہ اہل آسمان کو
روشنی دیتی ہین جیسی کہ ستاری اہل زمین کو روشن کرتے ہین اور کتاب
مذکور مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی منقول ہی کہ
جس کسیکو خدا تعالی نماز شب روزی فرماتا ہے یعنی توفیق دیتا ہے
مردون کو یا عورتون کو اور اوٹہتی ہین خالص واسطے خدا کی اور وضو
کامل کرتی ہین اور واسطی خدا کی پڑہتے بہ نیت صادق کی اور ایسی
دل کی کہ سالم ہو بد چیزون سی اور ساتہہ بدن خشوع کنندہ کی اور چشم

گریان کی حقتعالی ہیجی اوسکی نوصفین ملائکہ کی مقرر فرماتا ہے عدد ہر
صف ملائکہ کی سوا خدا کے کوئی نہین گن سکتا ہی اور ایک سرا ہر صف کا
مشرق مین ہوتا ہے اور دوسرا سرا مغرب مین پس جب فارغ ہوتا ہی
نماز سے بعد داون ملائکہ کی واسطی اوسکی درجات لکہی جاتی ہین اور
بسند صحیح اوسی کتاب مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہے
کہ کبہی ہوتا ہے کہ بندہ اوٹہتا ہی رات کو اور نیند اوسپر غالب ہوتی ہی اور
اس سبب سی داہنی اور بائین طرف جہکتا ہے اور ذقن اوسکا سینی پر
ملتا ہے یعنی اونگتا ہی پس حقتعالی حکم فرماتا ہے کہ دربای آسمان کہولین
اور ملائکہ سی فرماتا ہی کہ نظر کرو میرے بندی پر کہ کیسی زحمت اپنی اوپر پہونچاتا
ہی واسطی تقرب اوس چیز مین کہ اوسپر واجب نہین کی مینے اور مجہسی امید
ایک تین چیزون مین سی رکہتا ہے کہ یا گناہ اوسکی بخشو نمین یا توبہ اوسکی
تازہ کرون یا روزی اوسکی زیادہ کرون ای ملائکہ تمکو گواہ کرتا ہون مین نے
کہ تینون باتین اوسکو عطا کی مینے تہذیب الاحکام مین لکہا ہے کہ
روایت کی ہے بعض اصحاب ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ فرمایا نماز شب
بہ تحقیق کہ وہ سنت تمہاری نبی کی ہے اور رواب اون صالحون کا ہے کہ
پہلی ہتسی تہی اور باعث دور ہونی تمہاری آزارونکا ہی تمہاری بدنونسی
اور پہر کتاب مذکور مین روایت کی ہے ابو بصیر سی کہ ابو عبد اللہ ع نی

فرمایا کہ کہا مجھسے میری پدر بزرگوار نے اور اونسے اونکی پدر نے اور اونسے علی بن ابیطالب علیہ السّلام نے کہڑا ہونا رات کو واسطے نماز کی چاق کرنیوالا بدنکا ہے اور باعث رضای پروردگار ہے اور پیروی کرنا پیغمبرونکی اخلاق کی ہے اور متعرض ہونا ہی ساتہہ رحمت حقتعالی کے

مطلب چوتھا بیچ ترکیب اور کیفیت اجمالی نماز شب کی

نماز شب

جان تو کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہے تا طلوع صبح صادق اور نماز شب آٹہہ رکعت ہے اور وہ آٹہہ رکعت دو دو رکعت کرکے مثل نماز صبح کی پڑہی جاتی ہے پس پہلی آٹہہ رکعت جس سورہ سی کہ چاہے پڑہی اور بعد آٹہہ رکعت بجالانی کے دو رکعت نماز شفع کی بجالاوی جس سورہ سی کہ چاہے اور نماز شفع مین قنوت نہین ہے اور بعد اوسکی ایک رکعت وتر کی پڑہی کہ اوسکا بعد شفع کی پڑہنا چاہیئے اور اس ایک رکعت مین قنوت بہی بجالاوے پس مجموع گیارہ رکعتین ہوئین آٹہہ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبہی مجموع ان گیارہ رکعتونکو نماز شب نام رکہتی ہین اور نماز وتر کے قنوت مین دعای مغفرت مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ چالیس مومن کی لیئے نام بنام دعای مغفرت کی کری اور مناسب یہہ ہی کہ ہر ایک دو رکعت کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سی طلب کری

کہ دعا اوسوقت کی مقرون باجابت ہے پس یہہ ہی ترکیب مختصر اور مایکفی نماز شب کی اور لاکن بادعیہ اور مسنونات اس نماز کا بجالانا بہتر ہی اور ثواب وسمین بیشتر ہی اسواسطی مطلب آئندہ مین بتفصیل کو رہی مگر جب وقت تنگ ہو یا نفس راغب نہو طول دینی مین تو مختصر پڑہے اور ترک نکرے اصل نماز شب کو

مطلب پانچوان بیچ مقدمات اور کیفیت تفصیلی نماز شب کے

جانو کہ بعد فراغ ضروریات کے وضو کرے اور دعائین اور آداب وضو کی مشہور ہین پس جبکہ وضو سی فارغ ہووی تو عطر اپنے کپڑون مین اور بدن مین ملی اسواسطی کہ اکثر حدیثون مین ثواب اور تعریف عطر لگانیکی بہت سی مذکور ہین چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز اوس شخص کے کہ جو عطر لگا کی بجالاوے بہتر ہی ستر رکعتون سی کہ جو بی عطر کی پڑہی ہون پس مستحب ہی کہ رو بقبلہ بیٹھے اور اس دعا کو پڑہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام رات کو اس دعا کو پڑہا کرتے تہی الٰهی غارت نجوم سمائك ونامت عيون انامك وهدات اصوات عبادك وانعامك وغلقت الملوك عليها ابوابها وطاف عليها حراسها واحتجبوا عمن يسالهم حاجة وينتجع منهم فائدة وانت الٰهي حي قيوم لا تاخذك سنة ولا نوم ولا يشغلك

شئ عن شئ ابواب سمائك لمن دعاك مفتحات وخزائنك غير مغلقات وابواب رحمتك غير محجوبات وفوائدك لمن سالك غير محظورات بل هي مبذولات الهي انت الكريم الذي لا ترد سائلا من المؤمنين سالك ولا تحتجب عن احد منهم اراداك لا وعزتك وجلالك ولا تختزل حوائجهم ولا يقضيها احد غيرك اللهم وقد ترانى وقوفي وذل مقامي بين يديك تعلم سريرتي وتطلع على ما في قلبي وما يصلح به امر آخرتي ودنياي اللهم ان ذكر الموت واهوال المطلع والوقوف بين يديك نغصني مطعمي ومشربي واغصني بريقي واقلقني عن وسادي ومنعني رقادي كيف ينام من يخاف ملك الموت في طوارق الليل وطوارق النهار بل كيف ينام العاقل وملك الموت لا ينام لا بالليل ولا بالنهار ويطلب روحه بالبيات وفي آناء الساعات اور جب وہ جناب اس دعا سے فارغ ہوتے تھے تو سجدہ کرتے تھے اور اپنی رخساروں کو خاک پر رکھکر فرماتے تھے اسئلك الروح والراحة عند الموت والعفو حين القاك پس جاننا چاہیے کہ مناسب ہی یہہ کہ جب نماز شب کو شروع کری تو پہلی اس دعا کو پڑہے

دعائی بعد از سجدہ

دعا

اللّٰهُمَّ اِنِّی اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَاٰلِهٖ وَاُقَدِّمُهُمْ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِهِمْ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِهِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِهِمْ وَاهْدِنِیْ بِهِمْ وَلَا تُضِلَّنِیْ بِهِمْ وَارْزُقْنِیْ بِهِمْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بِهِمْ وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ بعد دعای مذکورہ کے نماز شب کو شروع کرے اسطرحسی کہ پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعد اسکی دو تکبیرین کہے اور اس دعا کو پڑہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَیْكَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَاِلَیْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ بعد اسکی ایک تکبیر اور کہے نیت کرے اسطرحسی کہ نماز شب کو بجا لاتا ہون سنت قربۃً الی اللہ اور متصل نیت تکبیرۃ الاحرام کہے اور اس دعا کو پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَیْبِ

دعای نماز شب

والشہادۃ علی ملۃ ابراہیم ودین محمد ومنہاج علی حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین جب اس دعاکو پڑہ چکی تو سورہ حمد اور جونسا سورہ چاہی پڑہے لیکن مستحب یہہ ہی کہ پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد کے تیس ۳۰ مرتبہ سورہ توحید پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد کی سورہ جحد یعنی قل یا ایہا الکافرون پڑہے اور باقی چہہ رکعتوں میں سورہ ہای بزرگ مثل سورہ انعام اور کہف اور سورہ یسین اور حوامیم اور امثال اسکی اور اگر یاد نہون تو قرآن مین سے دیکہہ کی پڑہ سکتا ہی اور اگر دشوار ہو تو مختصر سورہ پڑہے پس تکبیر کہکی رکوع وسجود مثل نماز صبح کی بجالاوی اور سنت ہے کہ رکوع مین اس دعاکو پڑہے اللہم لک رکعت ولک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت وانت ربی خشع لک سمعی وبصری وشعری وبشری ولحمی ودمی ومخی وعصبی وعظامی وما اقلتہ قدمای غیر مستنکف ولا مستکبر ولا مستحسر بعد اس دعا کی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہے اور سجدہ مین اس دعاکو پڑہی اللہم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت وعلیک

توکّلت وانت ربّی سجد وجہی للّذی خلقہ وشقّ سمعہ وبصرہ
الحمد للّٰہ ربّ العالمین تبارک اللّٰہ احسن الخالقین بعد اسکے
تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سبحان ربّی الاعلی وبحمدہ کہی اور جسوقت
کہ دونون سجدون سے فارغ ہووی واسطی دوسری رکعت کی اوٹھہ
کہڑا ہووی اور سورہ حمد اور دوسرا سورہ جونسا چاہی پڑہے اور قنوت
پڑہی کہ مستحب ہے اور دعا قنوت کی مشہور ہے اور اگر اس دعا کو قنوت مین
پڑہی تو افضل ہے کہ قنوت مین طول دینا بہتر ہے بجہت اسکی کہ وقت
بہت وسیع ہے اور حضرت رسول صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے
کہ جسکا تم مین سی دنیا مین قنوت زیادہ اور طولانی ہے قیامت کی دن
اوسکو راحت زیادہ ہے اور ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ مین حضرات سی
اکثر منقول ہین اور یہہ قنوت کہ اون مین سی مختصر ہی اور حضرت امام
جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے پس اگر اسکو بجای
اللّٰہمّ اغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف عنّا فی الدّنیا
والاخرۃ انّک علی کلّ شیئ قدیر کی پڑہی تو بہتر ہے الٰہی کیف
ادعوک وقد عصیتک وکیف لا ادعوک وقد عرفت حبّک
فی قلبی وان کنت عاصیًا مددت الیک یدًا بالذّنوب مملوّۃ
وعینًا بالرّجاء ممدودۃ مولای انت عظیم العظماء وانا

قنوت نماز شب

اسیر الاسراء انا الاسیر بذنبی المرتھن بجرمی الٰہی لئن طالبتنی بذنبی لاطالبنک بکرمک ولئن طالبتنی بجرمی لاطالبنک بعفوک ولئن امرت بی الی النار لاخبرن اھلہا انی کنت اقول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم ان الطاعۃ تسرک والمعصیۃ لا تضرک فھب لی ما یسرک واغفرلی ما لا یضرک یا ارحم الراحمین پس جسوقت کہ قنوت سے فارغ ہووی تو رکوع اور سجود کو بطریق مذکور بجالاوی اور تشہد کہ مشہور ہے پڑہے اور مستحب ہی کہ تشہد بہ نشست تورک پڑہی چونکہ تشہد طولانی پڑہنا بہتر ہے اور سنت ہی اگر اس تشہد کو پڑہے تو منا سب ہی بسم اللہ وباللہ وخیر الاسماء کلھا للہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ واشھد ان ربی نعم الرب وان محمدا نعم الرسول اللھم صل علی محمد وال محمد وتقبل شفاعتہ فی امتہ وارفع درجتہ پس سلام پڑہی اسطرحسی کہ کہی السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب سلام پھیر چکی دو رکعت

تشہد طولانی

نماز تمام ہوئی پس سنت ہی کہ بعد فراغ ہر ایک دو رکعت کی تسبیح حضرت فاطمہ زہراؑ کی پڑھے اور اگر اس دعا کو بھی بعد ہر ایک دو رکعت کی پڑھے تو سنت اور بہتر ہے اور وہ دعا یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَلَمْ يُسْئَلْ مِثْلُكَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَةِ السَّائِلِيْنَ وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ اَدْعُوْكَ وَلَمْ يُدْعَ مِثْلُكَ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ وَلَمْ يُرْغَبْ اِلٰى مِثْلِكَ وَاَنْتَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِهَا وَاَعْظَمِهَا يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيْمُ وَبِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَنِعَمِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى وَبِاَكْرَمِ اَسْمَائِكَ عَلَيْكَ وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَاَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِيْلَةً وَاَشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَاَجْزَلِهَا لَدَيْكَ ثَوَابًا وَاَسْرَعِهَا فِي الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ تُحِبُّهُ وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰى بِهِ عَمَّنْ دَعَاكَ وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّ سَائِلَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَبِكُلِّ اسْمٍ دَعَاكَ بِهِ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰۤئِكَتُكَ وَاَنْبِيَائُكَ وَرُسُلُكَ وَاَهْلُ طَاعَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِيِّكَ

وَابْنِ وَلِيِّكَ وَتُعَجِّلَ خِزْيَ اَعْدَائِهٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا
اور بجای کذا اور کذا کی اپنی حاجت کو ذکر کرے بعد دعا مانگنے کی دو
سجدہ شکر بجالاوے اور اگر ایک مین ان دونون سجدون مین اس دعا کو
پڑہی تو بہتر ہے اسواسطی کہ یہہ دعا منسوب ہی طرف حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کی اور مشتمل ہے اوپر مضامین عالیہ اور تضرع اور زاری کے
اور وہ دعا یہہ ہے اِلٰهِيْ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَعَظَمَتِكَ لَوْ اَنِّيْ
مُنْذُ بَدَعْتَ فِطْرَتِيْ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ عَبَدْتُكَ دَوَامَ
خُلُوْدِ رُبُوْبِيَّتِكَ بِكُلِّ شَعْرٍ فِيْ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ سَرْمَدَ الْاَبَدِ
بِحَمْدِ الْخَلَائِقِ وَشُكْرِهِمْ اَجْمَعِيْنَ لَكُنْتُ مُقَصِّرًا فِيْ بُلُوْغِ اَدَاءِ
شُكْرِ خَفِيِّ نِعْمَةٍ مِنْ نِعَمِكَ عَلَيَّ وَلَوْ اَنِّيْ كَرَبْتُ مَعَادِنَ حَدِيْدِ
الدُّنْيَا بِاَنْيَابِيْ وَحَرَثْتُ اَرْضَهَا بِاَشْفَارِ عَيْنَيَّ وَبَكَيْتُ مِنْ
خَشْيَتِكَ مِثْلَ بُحُوْرِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ دَمًا وَصَدِيْدًا
لَكَانَ ذٰلِكَ قَلِيْلًا مِنْ كَثِيْرِ مَا يَجِبُ مِنْ حَقِّكَ عَلَيَّ وَلَوْ
اَنَّكَ اِلٰهِيْ عَذَّبْتَنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِعَذَابِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ
وَعَظَّمْتَ لِلنَّارِ خَلْقِيْ وَجِسْمِيْ وَمَلَأْتَ طَبَقَاتِ جَهَنَّمَ مِنِّيْ
حَتّٰى لَا يَكُوْنَ فِي النَّارِ مُعَذَّبٌ غَيْرِيْ وَلَا يَكُوْنَ لِجَهَنَّمَ
حَطَبٌ سِوَايَ لَكَانَ ذٰلِكَ بِعَدْلِكَ عَلَيَّ قَلِيْلًا مِنْ كَثِيْرِ

دعاء سجدہ

مَا اَستوجِبُہ مِن عُقُوبَتِكَ پس اسیطرحسے دو دو رکعت کرکے
آٹھون رکعتونکو باآداب و شرائط مذکورہ بجالاوے یہانتک کہ آٹھون
رکعتونسے فارغ ہووے جب آٹھون رکعتین پڑہ چکے تو اوسکے بعد اس
دعاکو پڑہے یَا اللہُ یَا اللہُ دس مرتبہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَارحَمنِی وَثَبِّتنِی عَلٰی دِینِكَ وَدِینِ نَبِیِّكَ وَلَا تُزِغ قَلبِی
بَعدَ اِذ ھَدَیتَنِی وَھَب لِی مِن لَّدُنكَ رَحمَۃً اِنَّكَ اَنتَ الوَھَّابُ
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد آٹھون رکعت کی اس دعاکو پڑہتے
تہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُكَ بِحُرمَۃِ مَن عَاذَبِكَ وَلَجَا اِلٰی عِزِّكَ
وَاستَظَلَّ بِفَیئِكَ وَاعتَصَمَ بِحَبلِكَ وَلَم یَثِق اِلَّا بِكَ یَا جَزِیلَ
العَطَایَا یَا مُطلِقَ الاُسَارٰی یَا مَن سَمّٰی نَفسَہُ مِن جُودِہٖ
وَھَّابًا اَدعُوكَ رَاغِبًا وَّرَاھِبًا وَّخَوفًا وَّطَمَعًا وَّاِلحَاحًا
وَّاِلحَافًا وَّتَضَرُّعًا وَّتَمَلُّقًا وَّقَآئِمًا وَّقَاعِدًا وَّرَاكِعًا وَّسَاجِدًا
وَّرَاكِبًا وَّمَاشِیًا وَّذَاھِبًا وَّجَائِیًا وَّفِی كُلِّ حَالَاتِی اَسئَلُكَ
اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَن تَفعَلَ بِی كَذَا وَكَذَا اور بجاے
کذا اور کذا کی مطلب اپنی کو ذکر کرے اور دعا مانگے کہ مقرون باجابت
ہی یہہ بھی ترکیب نماز شب کی باادعیہ وقنوت مختصرہ ہے اور بہت سی
دعائین اس نماز کی بیچ کتب ادعیہ کی جا بجا مذکور ہین اس رسالہ مین فقط

حاشیہ: دعا بعد آٹھ رکعت نماز شب

نماز شفع و وتر

ادعیہ مختصرہ ذکر کی گئین **تتمہ** بیچ کیفیت نماز شفع اور وتر کی معلوم ہو کہ جسوقت آٹھون رکعت نماز شب سی فارغ ہووے تو چاہیئے کہ متوجہ ہووے طرف دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کے اور بہترین اوقات شفع و وتر کا درمیان صبح صادق اور کاذب کی ہے یعنی جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہووے اوسوقت سی تا طلوع صبح صادق وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہے اور اگر بعد آٹھ رکعت نماز شب کی بجالائے تو بہی کچہہ مضائقہ نہین ہے پس جب نماز شفع شروع کرے تو چاہیئے کہ دونون رکعتونمین بعد سورۂ حمد کی سورۂ توحید پڑہے اور اگر چاہے بعد سورہ حمد کی قُلْ اعوذ برب الفلق پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین قُلْ اعوذ برب الناس پڑہے اور قنوت نماز شفع مین نہین ہے پس جسوقت کہ

دعا بعد نماز شفع

دونون رکعتون شفع سے فارغ ہووے تو سنت ہی کہ اس دعا کو پڑہی اِلٰهِي تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُونَ وَقَصَدَكَ فِيهِ الْقَاصِدُونَ وَأَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ الطَّالِبُونَ وَلَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا أَنَا ذَا عَبْدُكَ الْفَقِيرُ إِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ

ومعروفك فانكنت يا مولاى تفضلت فى هذه الليلة على
احد من خلقك وعدت عليه بعائدة من عطفك فصل على
محمد واله الطيبين الطاهرين الخيرين الفاضلين وجد على
بطولك ومعروفك يا رب العالمين وصلى الله على محمد
خاتم النبيين واله الطاهرين الذين اذهب الله عنهم
الرجس وطهرهم تطهيرا ان الله حميد مجيد اللهم انى
ادعوك كما امرت فاستجب لى كما وعدت انك لا تخلف
الميعاد بعد اوسکی مشغول ہووے ایک رکعت نماز وتر مین پس سنت ہے

بیان نماز وتر

کہ پہلی وہ تینون دعائین کہ جو قبل نماز کی مستحب ہین بجالاوے ساتہہ
تکبیرات ہفت گانہ کے کہ ایک اونمین سے تکبیرۃ الاحرام ہے اور بعد نیت
اور تکبیرۃ الاحرام کی سورہ حمد ایک مرتبہ اور تین دفعہ قل ہو اللہ احد
اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑہے
کہ یہہ سنت ہے والا نہ اختیار ہی جونسا سورہ چاہی پڑہے بعد اسکی
مستحب ہی کہ ہاتہون کو واسطے قنوت کی برابر موہنہ کی اوٹہاوے وغمگین ہووے
اور بگریہ وزاری اس دعا کو پڑہے سیدی سیدی هذه يداى
قد مددتهما اليك بالذنوب مملوة وعيناى بالرجاء ممدودة
وحق لمن دعاك بالندم تذللا ان تجيبه بالكرم تفضلا

سَیِّدِی اَمِنْ اَھْلِ الشَّقَاءِ خَلَقْتَنِی فَاُطِیْلَ بُکَائِی اَمْ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ
خَلَقْتَنِی فَاُبَشِّرَ رَجَائِی سَیِّدِی اَلِضَّرْبِ الْمَقَامِعِ خَلَقْتَ اَعْضَائِی
اَمْ لِشُرْبِ الْحَمِیْمِ خَلَقْتَ اَمْعَائِی سَیِّدِی لَوْاَنَّ عَبْدًا اِسْتَطَاعَ الْھَرَبَ مِنْ
مَوْلَاہُ لَکُنْتُ اَوَّلَ الْھَارِبِیْنَ مِنْکَ لٰکِنِّی اَعْلَمُ اَنِّی لَا اَفُوْتُکَ سَیِّدِی
لَوْاَنَّ عَذَابِی مِمَّا یَزِیْدُ فِی مُلْکِکَ لَسَاَلْتُکَ الصَّبْرَ عَلَیْہِ لٰکِنِّی
اَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یَزِیْدُ فِی مُلْکِکَ طَاعَۃُ الْمُطِیْعِیْنَ وَلَا یَنْقُصُ
مِنْہُ مَعْصِیَۃُ الْعَاصِیْنَ سَیِّدِی مَا اَنَا وَمَا خَطَرِی ھَبْ
لِی بِفَضْلِکَ وَجَلِّلْنِی بِسِتْرِکَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِیْخِی بِکَرَمِ وَجْھِکَ
اِلٰھِی وَسَیِّدِی اِرْحَمْنِی مَصْرُوْعًا عَلَی الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِی
اَیْدِی اَحِبَّتِی وَارْحَمْنِی مَطْرُوْحًا عَلَی الْمُغْتَسَلِ یُغَسِّلُنِی صَالِحُ
جِیْرَتِی وَارْحَمْنِی مَحْمُوْلًا قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاءُ اَطْرَافَ جِنَازَتِی
وَارْحَمْ فِی ذٰلِکَ الْبَیْتِ الْمُظْلِمِ وَحْشَتِی وَغُرْبَتِی وَوَحْدَتِی بعد
اس دعا کی ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہی اور سنت ہی کہ
طلب مغفرت چالیس برادران مومن کی سلئے کری اسطرحسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ نام ہرایک کا ذکر کرے بعد اس قنوت کی رکوع اور سجود
اور تشہد اور سلام بطریق سابق کی بجالاوی جب نماز سی فارغ ہووے
تو تسبیح حضرت فاطمہ زہراؑ کی پڑہے اور اگر اس مناجات کو بعد تسبیح کے

دعا مناجات

دعا برای مومنین

دعا برای مغفرت

بجا لاوے تو بہتر ہے اُناجیک یا موجوداً فی کلِّ مکانٍ لعلّک
تسمع ندائی فقد عظم جرمی وقلّ حیائی مولای مولای ایّ
الاھوال اتذکّر وایّھا انسٰی ولو لم یکن الّا الموت لکفٰی کیف
وما بعد الموت اعظم وادھٰی مولای مولای حتّٰی متٰی والٰی
متٰی اقول لک العتبٰی مرّۃً بعد اُخرٰی ثمّ لا تجد عندی
صدقاً ولا وفاءً فیا غوثاہ ثمّ واغوثاہ بک یا اللہ من ھوًی
قد غلبنی ومن عدوٍّ قد استکلب علیّ ومن دنیا قد تزیّنت
لی ومن نفسٍ امّارۃٍ بالسّوء الّا ما رحم ربّی مولای مولای
ان کنت رحمت مثلی فارحمنی وان کنت قبلت مثلی فاقبلنی
یا قابل السّحرۃ اقبلنی یا من لم ازل اتعرّف منہ الحسنٰی یا
من یغذّینی بالنّعم صباحاً ومساءً ارحمنی یوم اٰتیک
فرداً شاخصاً الیک بصری مقلّداً عملی قد تبرّأ جمیع الخلائق
منّی نعم وابی وامّی ومن کان لہ کدّی وسعیی فان لم
ترحمنی فمن یرحم ومن یؤنس فی القبر وحشتی ومن ینطق
لسانی اذا خلوت بعملی وسألتنی عمّا انت اعلم بہ منّی فان
قلت نعم فاین المھرب من عدلک وان قلت لم افعل
قلت الم اکن الشّاھد علیک فعفوک عفوک یا مولای

دعائے مناجات

قَبْلَ سَرَابِيلُ الْقَطِرَانِ عَفْوُكَ عَفْوُكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ اَنْ تُغَلَّ الْاَيْدِيْ اِلَى الْاَعْنَاقِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَخَيْرَ الْغَافِرِيْنَ
بعد اسکی سجدۂ شکر کری اور سجدہ مین کم سے کم تین مرتبہ ورنہ سو مرتبہ شُکْرًا لِلّٰهِ کہی اور اسدعا کو اگر سجدہ مین پڑہی تو خوب ہے يَا خَيْرَ مَنْ رُفِعَتْ اِلَيْهِ اَعْنَاقُ الرَّاغِبِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِ الطَّيِّبِيْنَ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ فِيْ شَانِيْ كُلِّهٖ پس جو چاہی خدا سے دعا مانگے کہ دعا آخر شب کی مقبول اور مقرون باجابت ہے **فائدہ** جان تو کہ نماز ہای سنتی کی تئین بلا عذر بیمار وطاقت وغیرہ کی بیٹھہ کی پڑہنا درست ہے پس نماز شب کی تئین کہڑے ہو کی اور بیٹھہ کی دونون طرح پڑہ سکتا ہے مگر بلا عذر کی کہڑی ہو کر پڑہنا بہتر ہے اور اگر وقت تنگ ہووے اور رات کم رہگئی ہو تو فقط سورۂ حمد اور سورۂ توحید ہر رکعت مین پڑہنا کافی ہے بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہووے تو ہر رکعت مین خالی سورۂ حمد پڑہ سکتا ہی اور رکوع اور سجود کو مخفف بذکر واحد کرکے نماز کو جلد تمام کرے اور اگر صبح طالع ہو جاوی تو پہر نماز صبح کو مقدم کریگا اور نافلہ شب کی قضا کریگا اور مخفی نرہی کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کیواسطے بعض علمانی اجازت دی ہے کہ نماز شب قبل نصف شب کی پڑہ سکتا ہی اور بعض علمانے

قضا کو افضل جانا ہے قبل وقت کی پڑھنی سے

مطلب چھٹا بیچ بیان نماز حضرت رسول خداؐ کے

زاد المعاد مین ہی کہ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ نی بسند معتبر حضرت امام
رضا علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ اونحضرت سی سوال کیا کیفیت
نماز جعفر طیار سے حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا کہ کیون غافل ہو
تم نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شاید پیغمبر خدا نے نماز جعفر طیار
نہ پڑہی ہو اور شاید جعفر نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجالاتی
ہون راوی نے عرض کی پس آپ مجھی نماز رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ ۴
تعلیم فرماوین حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر
رکعت مین بعد حمد کی پندرہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ کے تئین پڑہے
بعد اوسکی رکوع کرے اور پندرہ دفعہ رکوع مین اوسی سورہ کو پڑہے
پس رکوع سی سر اوٹہاوے اور سیدہا کہڑا ہو کے پہر اوسی سورہ کو
پندرہ مرتبہ پڑہے اور سجدے مین جاوی پس سجدۂ اول مین پندرہ دفعہ
اوسی سورہ کو پڑہے پس سجدی سے سر کو اوٹہاوی اور درست بیٹہکر
پندرہ دفعہ انا انزلناہ پڑہ کے دوسرا سجدہ کرے اور دوسری سجدی
مین بطریق سابق پندرہ دفعہ پڑہ کے سر کو سجدی سی اوٹہاوی اور

درست

درست بیٹھے اور پھر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ کو پڑھ کے دوسری رکعت
کیواسطے اوٹھہ کھڑا ہووے پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول
کی بجالاوی اور جب دوسری رکعت کی سجدہ ثانیہ سی فارغ ہوکر درست
بیٹھی پندرہ دفعہ انا انزلناہ کی تیئں پڑہ کی تشہد اور سلام بجالاوے
حضرت فرماتی ہین کہ جب فارغ ہوگا تو نماز سے تو درمیان تیری اور
خدا کی کوئی گناہ باقی نرہیگا مگر یہہ کہ بخشا جاویگا اور جو دعا کہ طلب کری
وہ روا ہے اور بعد نماز کی اس دعا کو پڑہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا
وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ
وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ
فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَیَّامُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ
الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ
لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ
وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا

وسیلۂ نجات

أَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

مطلب ستاتوان بیچ بیان نماز جناب امیر علیہ السّلام کے

زاد المعاد مین بسند ہای صحیح و حسن و معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز بدو سلام بجالاوی یعنی دو دو رکعت کر کے باین طریق کہ ہر رکعت مین بعد سورہ حمد کی پچاس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کے تئین پڑہی جب نماز سے فارغ ہوگا تو درمیان اوس شخص کی اور حقتعالی کی کوئی گناہ باقی نہین رہتا کہ جو بخشا نہ جاوے اور سید مرتضی علم الہدی اور شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سی روایت کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین علیہ السّلام بجالاوی اپنی گناہوں سے اسطرح باہر آتا ہی کہ جسطرح لڑکا روز ولادت اپنی مانکی شکم سے پاک و پاکیزہ گناہون سے متولد ہوتا ہے اور حوائج اوس شخص کے برآتی ہین ہر رکعت مین بعد سورہ حمد کے پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہی جب چارون رکعتون سے فارغ ہووی تو اس دعا کو پڑھے کہ یہہ تسبیح اوس جناب کی ہے سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِیْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ

من

مَن لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ
مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ
لَا يُشَارِكُ اَحَدًا فِي اَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ پس یہ دعا پڑھی
يَا مَنْ عَفَى عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا اِرْحَمْ عَبْدَكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ
نَفْسِي نَفْسِي اَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ اَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ
بِكَ اِلٰهِي بِكَيْنُونَتِكَ يَا اَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ يَا غِيَاثَاهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ
لَا حِيلَةَ لَهُ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ يَا مُجْرِيَ الدَّمِ فِي عُرُوقِ عَبْدِكَ يَا
سَيِّدَاهُ يَا مَالِكَاهُ اَيَا هُوَ اَيَا هُوَ اَيَا هُوَ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ عَبْدُكَ
عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لِي وَلَا غِنٰى بِي عَنْ نَفْسِي وَلَا اَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا
نَفْعًا وَلَا اَجِدُ مَنْ اُصَانِعُهُ تَقَطَّعَتْ اَسْبَابُ الْخَدَائِعِ عَنِّي وَاضْمَحَلَّ
كُلُّ مَظْنُونٍ عَنِّي اَفْرَدَنِي الدَّهْرُ اِلَيْكَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا
الْمَقَامَ يَا اِلٰهِي بِعِلْمِكَ هٰذَا كَانَ كُلُّهُ فَكَيْفَ اَنْتَ صَانِعٌ بِي
وَلَيْتَ شِعْرِي كَيْفَ تَقُولُ لِدُعَائِي اَتَقُولُ نَعَمْ اَمْ تَقُولُ
لَا فَاِنْ قُلْتَ لَا فَيَا وَيْلِي يَا وَيْلِي يَا وَيْلِي يَا عَوْلِي يَا عَوْلِي يَا عَوْلِي
يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي يَا ذُلِّي يَا ذُلِّي يَا ذُلِّي اِلٰى مَنْ
وَمِمَّنْ اَوْ عِنْدَ مَنْ اَوْ كَيْفَ اَوْ مَاذَا اَوْ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ اَلْجَاُ
وَمَنْ اَرْجُو وَمَنْ يَجُودُ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ حِينَ تَرْفُضُنِي يَا وَاسِعَ

الْمَغْفِرَةِ وَاِنْ قُلْتَ نَعَمْ كَمَا هُوَ الظَّنُّ بِكَ وَالرَّجَاءُ لَكَ فَطُوْبٰى
لِيْ اَنَا السَّعِيْدُ وَاَنَا الْمَسْعُوْدُ فَطُوْبٰى لِيْ وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ يَا مُتَرَحِّمُ
يَا مُتَرَئِّفُ يَا مُتَعَطِّفُ يَا مُتَجَبِّرُ يَا مُتَمَلِّكُ يَا مُقْسِطُ لَا عَمَلَ
لِيْ مَعَ نَجَاحِ حَاجَتِيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ فِيْ مَكْنُوْنِ
غَيْبِكَ وَاسْتَقَرَّ عِنْدَكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ اِلٰى شَيْءٍ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ
بِهٖ وَبِكَ وَبِكَ اَجَلُّ وَاَشْرَفُ اَسْمَائِكَ لَا شَيْءَ لِيْ غَيْرُ هٰذَا وَلَا
اَحَدٌ اَعْوَدُ عَلَيَّ مِنْكَ يَا كَيْنُوْنُ يَا مُكَوِّنُ يَا مَنْ عَرَّفَنِيْ نَفْسَهُ
يَا مَنْ اَمَرَنِيْ بِطَاعَتِهٖ يَا مَنْ نَهَانِيْ عَنْ مَعْصِيَتِهٖ وَيَا مَدْعُوُّ وَيَا
مَسْئُوْلُ يَا مَطْلُوْبًا اِلَيْهِ رَفَضْتُ وَصِيَّتَكَ الَّتِيْ اَوْصَيْتَنِيْ بِهَا وَلَمْ
اُطِعْكَ وَلَوْ اَطَعْتُكَ فِيْمَا اَمَرْتَنِيْ لَكَفَيْتَنِيْ مَا قُمْتُ اِلَيْكَ فِيْهِ
وَاَنَا مَعَ مَعْصِيَتِيْ لَكَ رَاجٍ فَلَا تَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَا رَجَوْتُ يَا
مُتَرَحِّمًا لِيْ اَعِذْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ
تَحْتِيْ وَمِنْ كُلِّ جِهَاتِ الْاِحَاطَةِ لِيْ اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِيْ
وَبِعَلِيٍّ وَلِيِّيْ وَبِالْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اجْعَلْ
عَلَيْنَا الْوَافِيَةَ صَلَوَاتِكَ وَرَاْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَاَوْسِعْ
عَلَيْنَا مِنْ رِزْقِكَ وَاقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَجَمِيْعَ حَوَائِجِنَا يَا اَللّٰهُ يَا
اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ❖

مطلب آٹھوان بیچ بیان نماز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

زاد المعاد مین سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ فرمایا مان میری حضرت فاطمہ علیہا السلام دو رکعت نماز پڑہتی تہین کہ جبرئیل نے اونہین سکہائی تہی پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد کی سو مرتبہ سورۂ قدر دوسری رکعت مین سو مرتبہ سورۂ توحید پڑہتی تہین اور جب سلام کہتی تہین یہہ دعا پڑہتی تہین سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِیمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّی بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَرَی أَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَرَی وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَیْرُهُ سید کہتی ہین کہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ بعد اس نماز کی تسبیح مشہور حضرت فاطمہ علیہا السلام کہ بعد ہر نماز کے پڑہی جاتی ہے پڑہی اور بعد اسکی صلوات سو مرتبہ محمد اور آل محمد پہ بہیجے اور شیخ رحمہ اللہ مصباح مین اس نماز کو روایت کرتے ہین اور کہتی ہین کہ جب سلام کہی تو تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو پڑہ اور اس دعا کو پڑہ یعنی جو دعا کہ پہلی گذری پہر کہتے ہین کہ سزاوار ہے واسطے اوس شخص کی کہ اس نماز کو پڑہے اور دعای مذکور سے فارغ ہو تو اپنی گہٹنون کو

اور اپنے ہاتون کو کہنیون تک برہنہ کرے اور سجدہ مین جاوے اور
ساتون عضو سجدی کے خاک پر پہونچاوے کہ کپڑا درمیان مین مانع نہو اور
دعا کرے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے یَا مَنْ لَیْسَ غَیْرُہٗ رَبٌّ
یُدْعٰی یَا مَنْ لَیْسَ فَوْقَہٗ اِلٰہٌ یُخْشٰی یَا مَنْ لَیْسَ دُوْنَہٗ مَلِکٌ
یُتَّقٰی یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ وَزِیْرٌ یُؤْتٰی یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُرْشٰی
یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ بَوَّابٌ یُغْشٰی یَا مَنْ لَا یَزْدَادُ عَلٰی کَثْرَۃِ السُّؤَالِ اِلَّا
کَرَمًا وَّجُوْدًا وَّعَلٰی کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ اِلَّا عَفْوًا وَّصَفْحًا صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِیْ کَذَا یس وافعل بی کذا کی جگہ اپنی
حاجتون کو بیان کرے

مطلب نوان بیچ بیان نماز حضرت جعفر طیار ؑ کے

وبیان نماز جعفر طیار کے

زاد المعاد مین ہے نماز حضرت جعفر طیار از جملہ متواترات ہی اور علمای
شیعہ و سنّی نی بسند ہای بسیار روایت کی ہے اور مخالفین مذہب بہی
اس نماز کو سنت جانتے ہین مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب عداوت باطنی
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے رکہتے ہین اس نماز کو منسوب طرف
عبّاس کہ چچا پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ کی تہے کرتے ہین بہر تقدیر سوا
نوافل شبانہ روزی کی اور کوئی نماز بحسب صحت سند اور کثرت ثواب
اس نماز کو نہین پہونچتی ہے اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدین ؑ

علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب جعفر طیار برادر حیدر کرار نے ہجرت
حبشہ سی مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تہا کہ اوسی روز جناب امیر المومنین
علیہ السلام نی فتح خیبر کی تہی پس جعفر طیار آئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم بقدر مسافت ایک تیر کے بسرعت تمام واسطی استقبال جعفر رضی اللہ
عنہ کی تشریف لیگیے جب جعفر طیار کی نظر اوپر جمال عدیم المثال اوس جناب
کی پڑی مشتاقانہ پیغمبر خدا کیطرف دوڑے پیغمبر خدا نی اونکو اپنی سینہ سے
لگایا اور اپنی ہاتہہ جعفر کی گردن مین ڈالکر ایک ساعت باتین کین بعد
اوسکی وہ جناب ناقہ غضبا پر سوار ہوے اور جعفر کو حضرت نی اپنی پیچہی
بٹہالیا جب وہ ناقہ چلنے لگا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا
کہ ای جعفر ای برادر تو چاہتا ہے کہ مین بخشی بخشش عظیمہ اور عطیہ گران بہا اور
بیش قیمت دون حضرت کی اس کلام سے لوگون نے گمان کیا کہ آج
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جعفر کے تئین بہت سا مال کہ جو غنیمت
خیبر سی حضرت کی ہاتہہ لگا ہے عنایت کرینگے جعفر نے عرض کی کہ ہان
اور ماں باپ میرے آپ پر فدا ہون عنایت فرمائیے پس حضرت نی صلوٰۃ التسبیح
جعفر کو تعلیم کی اور دوسری روایت معتبر مین منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ اگر ہر روز تو اس نماز کو بجالاوے تو بہتر ہے واسطی تیری تمام دنیا
اور مافیہا سے اور اگر دوسری دن یعنی ایک روز درمیان اس نماز کو بجالاوے

لاوی تو جو گناه که درمیان دونمازون کی کئے ہون وه سب بخشی جاینگی
اوراگر ہرجمعہ کو پڑہے یا ہر مہینہ مین ایکمرتبہ بجالاوی یا سال مین ایک
دفعہ تو جو گناه که دو نمازون کے درمیان مین کئے ہون حقتعالی اپنی
فضل سے بخشدیگا اور دوسری روایت معتبره مین منقول ہی که اگر بقدر
کف دریاہا و بعدد ریگ بیابان گناه تجہپر ہون توسب کو خداوند رحیم بخش
دیگا اور اگر لڑائی سے بہاگ گیا ہو که یہہ سب سی زیاده اور بدتر گناه ہی
الله اسکو بہی بخشتا ہی اور دوسری روایت مین منقول ہے که اگر ہوسکی تو
ہرروز اس نماز کو بجالاتو اور اگر ہرروز نہوسکی تو ہفته مین ایکدفعه اور
اگر یہہ بہی نہوسکی تو ہر مہینه مین ایک دفعه اور اگر یہہ بہی نہوسکی تو سال
مین ایک دفعه اور اگر یہہ بہی نہوسکی تو اپنی تمام عمر مین ایکدفعه اس نماز کو
پڑہ تا خداوند کریم گناہان کبیره و صغیره تازه اور کہنه عمد و خطاکی تیئین که
جو تجہسے واقع ہوئی ہین سب کی سب بخشیگا پس حضرت صادق سے
منقول ہی که صفت اور ترکیب اوس نماز کی یہہ ہی که وه چار رکعت ہے
ساتہه دو تشہد اور دو سلام کی پہلی رکعت مین بعد سوره حمد کی سوره
اذا زلزلت الارض پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کی سوره
والعادیات اور تیسری رکعت مین بعد حمد کے سوره اذا جاء نصر الله اور
چوتہی رکعت مین بعد حمد کی قل ہو الله احد پڑہے اور ہر رکعت مین بعد از

قرائت

(حاشیہ: بیان نماز جمعہ)

قرات سورہ پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور رکوع مین اور بعد رکوع کی اور سجدۂ اوّل مین اور بعد سجدۂ اوّل کی اور سجدۂ ثانیہ مین اور بعد سجدۂ ثانیہ کے ان سب مین دس دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجالاوے اسطرحسی کہ پہلی رکعت مین بعد حمد کی سورۂ اذا زلزلت الارض پڑہے اور بعد اوسکی پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور رکوع مین جاوی پس رکوع مین دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو کہی پس رکوع سی سر اوٹہاوی اور سیدہا ہوکے پہر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ کہے پس سجدہ مین جاوی اور حالت سجدہ مین دس مرتبہ کہے پس سر سجدہ سی اوٹہاوے اور درست بیٹہے اور پہر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ کہی پس دوسرا سجدہ کری اور دوسری سجدہ مین پہر اسیطرح کہی پس سر سجدۂ ثانیہ سے اوٹہاکر درست بیٹہے اور دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑہ کے دوسری رکعت کیواسطے اوٹہہ کہڑا ہووے اور حمد اور والعادیات پڑہے اور بعد والعادیات کی موافق دستور رکعت اوّل پندرہ دفعہ اور رکوع وسجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اوّل دس دس مرتبہ کہکی نماز کو تمام کرے بعد اسکی پہر نیت کرکے دو رکعت اور اسی صورت سی بجالاوی مگر ان دو رکعتونکی پہلی رکعت مین بعد حمد کے

سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسری رکعت مین بعد حمد کے سورۂ قل
ہو اللہ احد کی تین پڑہے اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول
کی بجالا کی نماز کو تمام کرے پس چارون رکعتونکو بترتیب و ترکیب مذکورہ
بدو تشہد و دو سلام دو دو رکعت کرکے بجالاوی کہ چارون رکعتون
مین مجموع تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑہنا ہوتا ہے یہہ ہے اصل ترکیب و مایکفی نماز جعفر
طیار رضی اللہ عنہ کی ہے لکن وہ دعائین کہ جو اُس نماز مین مستحب ہین
پس کلینی نی بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت
کی ہے کہ سنت ہی کہ چوتہی رکعت کی دوسری سجدہ مین یعنی سجدۂ آخر مین
جب تسبیحات اربعہ پڑہ چکی تو حالت سجدہ مین اس دعا کو پڑہے سُبْحَانَ
مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ
سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ
شَيْءٍ عِلْمُهٗ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ
مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِي تَمَّتْ
صِدْقًا وَعَدْلًا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ پس حاجتون کو اپنی
ذکر کری مخفی نرہی کہ شیخ نی کتاب مصباح مین اس دعا کو بعد لفظ الاکرام

نماز جعفر طیار

ساتھہ اس زیادتی کے نقل کیا ہے سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ
سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْقُوَّةِ وَالطَّوْلِ اور شیخ
ابو جعفر طوسی و سید مرتضی نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ مفضل
کہتے ہین کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑھتے
دیکھا مینے پس بعد نماز کے حضرت نے اس دعا کو پڑھا یَا رَبِّ یَا رَبِّ بقدر
ایک نفس یعنی جسقدر کہ ایک سانس مین کہا جاوی یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ بقدر
ایک نفس رَبِّ رَبِّ بقدر ایک نفس یَا اَللهُ یَا اَللهُ بقدر ایک نفس یَا رَحِیْمُ
یَا رَحِیْمُ بقدر ایک نفس یَا رَحْمَانُ یَا رَحْمَانُ سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
سات مرتبہ بعد اسکی اس دعا کو اوس جناب نے پڑھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ
الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ
لِمَدْحِكَ وَاُثْنِیْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ
وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَیَّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا
بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ
سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ
جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جب حضرت نماز سے فارغ ہولی تو مجھسے فرمایا
کہ ای مفضل جسوقت کہ تجھکو کوئی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر طیار پڑھکر

بجالا اور اسد عا کو پڑھ اور اپنے حوائج حق تعالی سی طلب کر کہ انشاء اللہ
حوائج تیرے بر آوینگے فقط اور شیخ ابو جعفر طوسی اور سید مرتضی علم
الہدیٰ نے ایک اور بھی دعا بعد نماز جعفر طیار کی روایت کی ہی اور
وہ یہہ ہی سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَرَدّٰی بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ
تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ اِلَّا لَهٗ
جَلَّ جَلَالُهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَخَلَقَهٗ بِقُدْرَتِهٖ
سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ
كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِيْ تَمَّتْ
صِدْقًا وَعَدْلًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ وَاَنْ تَجْمَعَ لِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بَعْدَ عُمْرٍ طَوِيْلٍ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْمُبْدِئُ
الْبَدِيْعُ لَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْجُوْدُ وَلَكَ
الْاَمْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى
وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ
يَا شَكُوْرُ اَنْتَ اَبَرُّ بِيْ مِنْ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَاَرْحَمُ بِيْ مِنْ نَفْسِيْ وَمِنَ النَّا

دعای بعد نماز جعفر

اَجْمَعِيْنَ يَا كَرِيْمُ يَا جَوَادُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَبْتِغَاءَ
مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَائِزَتِكَ
وَعَظِيْمِ عَفْوِكَ وَرِضْوَانِكَ وَقَدِيْمِ غُفْرَانِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْفَعْهَا فِىْ عِلِّيِّيْنَ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّىْ وَاجْعَلْ
نَائِلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ وَرَجَاءَ مَا اَرْجُوْ مِنْكَ فَكَاكَ رَقَبَتِىْ
مِنَ النَّارِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَمَا جَمَعْتَ مِنْ اَنْوَاعِ النَّعِيْمِ وَمِنْ
حُسْنِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَاجْعَلْ جَائِزَتِىْ مِنْكَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ وَ
غُفْرَانَ ذُنُوْبِىْ وَذُنُوْبِ وَالِدَىَّ وَمَا وَلَدَا وَجَمِيْعِ اِخْوَانِىْ
وَاَخَوَاتِىْ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاَنْ تَسْتَجِيْبَ دُعَائِىْ وَتَرْحَمَ صَرْخَتِىْ
وَنِدَائِىْ وَلَا تَرُدَّنِىْ خَائِبًا خَاسِرًا وَّاقْلِبْنِىْ مُنْجِحًا مُّفْلِحًا مَّرْحُوْمًا
مُسْتَجَابًا دُعَائِىْ مَغْفُوْرًا لِّىْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا عَظِيْمُ يَا
عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ قَدْ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ
مِنْكَ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ
بِالرَّحْمَةِ يَا نَفَّاحًا بِالْخَيْرَاتِ يَا مُعْطِىَ الْمَسْئُوْلَاتِ يَا فَكَّاكَ
الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّفُكَّ رَقَبَتِىْ مِنَ النَّارِ
وَاَعْطِنِىْ سُؤْلِىْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِىْ وَارْحَمْ صَرْخَتِىْ وَتَضَرُّعِىْ

وَنِدَآئِیْ وَاقْضِ لِیْ حَوَآئِجِیْ كُلَّهَا الدُّنْيَاوِيَّ وَالْاٰخِرِيَّ وَدِيْنِيْ
مَا ذَكَرْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَذْكُرْ وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْخِيَرَةَ وَلَا
تَرُدَّنِیْ خَآئِبًا خَاسِرًا وَاَقْلِبْنِیْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ دُعَآئِیْ
مَغْفُوْرًا لِیْ مَرْحُوْمًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا عَبْدُكُمَا وَمَوْلَاكُمَا
غَيْرُ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ بَلْ خَاضِعٌ ذَلِيْلٌ
عَبْدٌ مُقِرٌّ مُتَمَسِّكٌ بِحَبْلِكُمَا مُعْتَصِمٌ مِنْ ذُنُوْبِیْ
بِوَلَايَتِكُمَا اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی بِكُمَا
وَاَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ بِكُمَا وَاُقَدِّمُكُمَا
بَيْنَ يَدَیْ حَوَآئِجِیْ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ
وَعَزَّ فَاشْفَعَا لِیْ فِیْ فَكَاكِ رَقَبَتِیْ
مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِیْ
وَاِجَابَةِ دُعَآئِیْ اَللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَتَقَبَّلْ دُعَآئِیْ
وَاغْفِرْ لِیْ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

باب چوتھا روزہ مین اور اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی

فصلین ہین اور سب فصلین منقول ہین زبدۃ الفتاوی کلہو فتاوی جناب

شیخ زین العابدین مدظلہ العالی کے ہین مقدمہ نجاۃ العباد وغیرہ

مین احادیث ائمہ علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ روزہ افضل عبادات

ہی اور باعث قرب ہی درگاہ خدا مین اور ثواب اوسکا علم خدا مین

مخزون ہے اس سی مراد شاید یہہ ہو کہ اسکی ثواب کو کاتبان عمل نہین

جان سکتی اور روزہ بدن کیواسطے زکوٰۃ ہے اور روزہ سپر ہے

آتش دوزخ سے اور فقر اور بلا اور خواہش ہای نفسانی کو دور کرتا ہے

اور بلغم اور فراموشی کو زائل کرتا ہے اور عقل و فکر کی جلا کرتا ہے اور

باعث دخول جنت ہی اور دوری ہے شیطان سی بلکہ روزہ دار سے

شیطان بعید ہوتا ہے مانند بعد مشرق و مغرب کی اور سونا روزہ دار کا

عبادت ہی اور سانس لینا اور چپ رہنا ثواب تسبیح خدا رکھتا ہے

اور روزہ دار کیواسطی فرشتہ دعا اور استغفار کرتی ہین اور عمل روزہ دار کا

مقبول ہوتا ہے اور دعا اوسکی مقبول درگاہ خدا ہوتی ہے اور روح

روزہ دار کی باغ جنت کی سیر کرتی ہے اور جبتک روزہ دار روزہ فطار

نکری کاتبان اعمال قلم اوس سی اوٹھا لیتے ہین اور بوئی دہن روزہ دار

بہتر ہے خدا کی نزدیک بوی مشک سی اور ملائکہ موتہہ کو روزہ دار کے
مسح کرتے ہین اور بشارت بہشت کی دیتی ہین جان تو کہ یہہ فضیلت
مطلق صوم کی ہے اور جو خاص روزہ سنت موکد ہین مثل رجب و شعبان
اور عید ہای مخصوصہ کی اونکی فضیلت زیادہ تر ہے اور فضیلت صوم
ماہِ رمضان کی بعید وانتہا ہے جیسا کہ زاد المعاد وغیرہ مین مرقوم ہے
اور جان تو کہ افطار صوم ماہ رمضان کا گناہ کبیرہ ہے کتاب کافی وغیرہ
مین ہی کہ بنای اسلام پانچ چیز پر ہے نماز و زکوٰۃ و حج و صوم و ولایت
اہلبیت علیہم السلام پس ترک صوم بنای اسلام کا ترک کرنا ہی اور کتاب
من لایحضر مین ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی جو شخص کہ
افطار کری ایک دن ماہِ رمضان کا روح ایمان اوس شخص سی نکلجاتی
ہی اور احادیث سی ثابت ہوتا ہے کہ جو تین مرتبہ افطار صوم ماہ رمضان
کری اور تین مرتبہ اسکی عقوبت مین حاکم شرع کی سامنے گرفتار ہو چکا ہو
تو تیسرے مرتبہ واجب القتل ہوگا

فصل پہلی روزیکی قسمونمین ہی جان کہ روزیکی چار قسمین ہین یہہ
واجب اور حرام اور سنت اور مکروہ روزہ واجب کی کئی قسمین ہین روزہ
رمضان مبارک اور کفارہ اور قضا اور بدل قربانی حج اور نذر اور عہد
اور قسم اور روز سیوم اعتکاف اور جو روزہ کہ اجارہ لینی سے لازم ہوتا ہے

یا وہ روزہ کہ باپ کا بڑے بیٹے پر اوسکی واجب ہو جاتا ہے

فصل دوسری چاند کی ثابت ہونے کی بیان مین

جان کہ ثابت ہوتی ہے پہلی تاریخ رمضان اور مہینی کی چند چیزونسی پہلی دیکھنے سی ہلال کے اگر یقین حاصل ہو دیکھنی والی کو دوسرے شیاع سی تیسری گواہی سے دو مرد عادل کی چوتھے گذرنی سی تیس دنون کی پانچوین حکم حاکم شرع سی اگر یقین اوسکی خطا کا نہو اور اگر روزہ رکھی روز شک مین بہ نیت رمضان کی یا اس نیت سی کہ اگر رمضان ہی تو رمضانی مین اور شعبان مین ہی تو روزہ سنتی شعبان مین محسوب ہو روزہ باطل ہے اور اگر بقصد آخر شعبان بہ نیت سنت یا بقصد واجب مثل قضای رمضان کی روزہ رکھی اور بعد غروب کی معلوم کہ پہلی تاریخ رمضان کی تھی تو وہ روزہ اسی رمضان مین حساب ہوگا اور جانکہ حقیقت روزہ کی مراد ہے باز رکھنی سے مکلف کی اپنی نفس کو وقت مخصوص مین مخصوص چیزون سے کہ انشاء اللہ تعالی بہ تفصیل بیان ہونگی اور ابتدا وقت روزی کا طلوع صبح صادق سی ہی اور آخر اوسکا غائب ہونا مشرق یعنی پورب کی سرخی کا ہی اور وقت نیت کا روزہ غیر معین مین مثل قضای رمضان اور نذر مطلق کی اول شب سی قبل زوال آفتاب تک ہی اور روزہ رمضان اور نذر معین کی لیئے نیت کا وقت

اوّل شب سی صبح صادق تک ہی حالتِ اختیار مین آور اگر بہول گیا
ہو یا مسافر حاضر ہو جاوے یا مریض صحیح ہو جاوی تو فوراً لازم ہی
کہ قبل از ظہر کے نیت کرلے اور ہو سکتا ہی نیت کرے شب اول ماہ رمضان
مین کہ تمام ماہ رمضان کی روزے رکہتا ہون مین واجب واسطی خوشی
خدا کی اور بہتر یہہ ہی کہ ہر شب رمضان ہی تجدید نیت کرے کہ کل روزہ
رکہونگا مین رمضان کا واجب واسطی خوشے خدا کے

فصل تیسری بیان مین اون چیزون کی جنسی روزہ ٹوٹ جاتا ہے

کہ بعضی انمین بنا بر فتوی اور بعض بنا بر احوط موجب قضا اور کفارہ کے
ہین اور وہ دس چیزین ہین پہلی اور دوسری کہانا اور پینا اون چیزونکا
کہ جنکو عادت مین کہائی اور پیتے ہون مثل روٹی اور پانیکی یا عادت مین
نہ کہائی اور نہ پیتی ہون مثل ریگ اور شیرہ درخت کی اور جو خلط کہ دماغ
یا سینہ سی موہنہ مین آوی مثل بلغم کے اوسکی نگلنی سی پرہیز کری علی الاحوط
ہان اگر بلغم فضای دہن سے باہر نکلے اور کوئی پہر اوسی موہنہ مین
لیجا کی بلع کر جاوے تو قضا اور کفارہ لازم ہے بلکہ احوط اس صورتمین
کفارہ جمع ہی تیسرے اپنی تئین جنب کرنا عمداً اور اختیاراً اور دنکو سوتی
مین احتلام ہو تو روزہ باطل نہین ہوتا چوتھے بنا بر احوط عمداً دروغ
کہنا خدا اور رسولؐ اور ائمہؑ اور انبیاؑ اور جناب فاطمہ زہراؑ پر پانچوین

صوم میں مفطرات

بنا بر احوط کے ارتماس ہے یعنی تمام سر کا پانی مین ڈبونا اور اگر بقصد
غسل کی عمداً ارتماس کرے تو روزہ اور غسل دونون باطل ہین بشرطیکہ
اوسدن کی روزیکا اتمام اوس شخص پر واجب ہو چھٹے پہلی دفعہ سونا
جنب کا بعد اسکی کہ مطلع ہو جنابت سی بقصد نکرنے غسل کی صبح تک اور
صبح تک بیدار نہو پس یہہ سونا حرام اور باعث قضا اور کفارہ کا ہے
اور اگر بقصد غسل کی بعد اطلاع جنابت کی ساتھہ احتمال بیدار ہونیکے
سوئی اور صبح تک بیدار نہو تو سونا جائز ہے اور صوم صحیح ہی اور اگر
سوئی لیکن نہ قصد غسل کرنیکا ہوا اور نہ قصد غسل نکرنیکا یعنی بی قصد
محض ہوا اور صبح تک بیدار نہو تو سونا جائز اور روزہ صحیح ہی مگر قضا بلکہ
کفارہ بہی احوط ہے یہہ سب حکم پہلی دفعہ سونیکی ہین اور دوسری دفعہ
سونا یعنی بعد اسکی کہ مطلع ہوا جنابت پر سویا اور بیدار ہوا بعد اسکی
دوسری دفعہ سویا اور ممکن ہے بیدار ہونا اور ترک غسل کا عزم نہین ہے
اس صورت مین سونا جائز اور قضا لازم اور کفارہ احوط ہی بلکہ دوبارہ
سونا بہی خلاف احتیاط ہے اور تیسرے دفعہ سونا خلاف احتیاط شدید ہے ولیکن
اگر باوجود احتمال بیدار ہونے کی سو رہا ہو تو کلام جناب شیخ سی مفہوم
ہوتا ہے کہ حرام نہین ہی ولیکن مبطل روزہ اور باعث قضا بلکہ بنا بر
احوط کی موجب کفارہ بہی ہے ساتوین باقی رہنا جنابت پر طلوع

در بیان مفطرات صوم

صبح تک روزہ رمضان اور واجب معین مین روزہ کو باطل کرتا ہی
اور روزہ قضای رمضان بھی اس سی باطل ہوتا ہے اگرچہ عمداً انھو آٹھوین
پہونچانا غبار کا حلق مین نوین بنا بر احوط کے حقنہ کرنا مائعات سی یعنی لون
چیزون سی جو روان ہو مثل پانی اور عرق کے دسوین قی کرنا عمداً اور ختیاراً اور
بی اختیار قی اگر آجاوے تو روزہ باطل نہین ہوتا اور جان کہ سہواً اور
بدون قصد ان مفطرات کی عمل مین لانی سے روزہ صحیح ہی لیکن اگر
غسل جنابت یا غسل حیض یا نفاس کو سہو کری ماہ رمضان مین یہانتک
کہ روزی گذر جائین تو قضا روزی کی بجالاوے بنا بر احوط اور جاننا چاہئے
کہ نمازونکو جو بی غسل کی ہین پھر سے پڑہی اور جس جگہہ حکم تیمم کا ہی چاہئے
کہ بعد تیمم کی صبح تک بیدار رہی ساتھہ امکان اور اختیار کی پس اگر بی
اختیار سو جاوی تو ضرر نہین ہی اور جائز ہے روزہ دارونکو میت
کی تئین غسل دینا اگر غسل مس میت یا تیمم نکرے کہ صبح ہو جائی تو روزہ
صحیح ہی یعنی حدث مس میت پر باقی رہنے سی روزہ باطل نہین ہوتا
اور غسل حیض و نفاس کو بھی بعد بند ہونے خون کی قبل صبح کی بجالاوے
نہین تو قضا لازم اور کفارہ احوط ہے اور وقت تنگ ہو یعنی غسل جنابت
یا حیض یا نفاس نکر سکے تو تیمم کرنا چاہئے اور اگر باعتقاد وسعت
وقت غسل کری اور اثنای غسل مین صبح ہو جائی تو روزہ صحیح ہی اور

مسائل متفرقہ

مستحاضہ اون غسلون کو کہ جو واسطی نماز صبح اور ظہر اور عصر کے اوسپر واجب
ہین ترک کری تو روزہ اوسکا صحیح نہین ہے قضا لازم اور کفارہ ثابت
نہین ہے اور جو شخص کہ اوسکی لئی ممکن نہین ہے کہ غسل یا تیمم کری تکلیف
طہارت کی اوس سے ساقط ہی اور روزہ اوسکا صحیح ہے اور کفارہ ایک
روزہ رمضان کا کہ ایک بندہ آزاد کرنا ہے یا ساٹھ روزہ رکہنا کہ اکتیس روز
روزہ بلا فاصلہ ہو یا کھانا پیٹ بھر کے کھلانا ساٹھ مسکینون کو اور کفارہ
روزہ قضای رمضان کا اگر بعد ظہر کی روزی کو توڑے دس مسکین کا کہانا
کھلانا ہے اگر اس سی عاجز ہو تین روزے پے در پے رکھے *

فصل چوتھی بیان مین اون چیزون کی کہ جو صرف باعث

قضا ہین بدون کفارہ کے پہلی مفطر روزہ کو ماہ رمضان مین عمل
مین لانا قبل اسکی کہ رعایت کرے کہ صبح ہوئی ہے یا نہین یعنی قبل
اسکی کہ ملاحظہ کرے حال افق آسمان کو باوجود اسکی قدرت رکھتا ہی رعایت
کرنیکی اور معلوم ہو جائی کہ اوسوقت صبح تہی دوسری مفطر روزے
کو عمل مین لانا باوجود قدرت اس امر کے کہ خود صبح معلوم کرسکتا ہی دوسر
شخص کے قول پر اعتماد کرکی کہ وہ شخص خبر دی کہ صبح نہین ہوئی ہے
اور حالانکہ صبح ہوئی تھی تیسری مفطر روزہ کو عمل مین لانا اوس صورت
مین کہ کوئی خبر دی کہ صبح ہوئی اور اعتماد اوسکی قول پر نکری گمان کری کہ

وہ شخص شوخی کرتا ہے اور واقع مین صبح ہتی اور شخص بہی کی چوتہے
افطار کرنا غیر کے قول پر اگر وہ شخص کہی کہ مغرب ہوئی اور حالانکہ مغرب نہو
بشرطیکہ اعتماد کرنا اوس غیر کے قول پر شرعاً جائز ہو اسکی حق مین مثل اسکی کہ
مخبر عادل ہو یا یہہ کہ افطار کنندہ اندہا ہو مثلاً غیر کے قول پر افطار کرکی
والا قضا کی ساتہہ کفارہ بہی لازم ہے پانچوین افطار کری بسبب تاریکی
کی یعنی یقین کرے بسبب اوس تاریکی کے مغرب کا اور اگر باوجود شک یا
مظنّی کے افطار کیا ہو تو کفارہ بہی لازم ہوتا ہے اور اگر تاریکی بسبب
ابر کے ہو اور اسوجہ سے گمان کری کہ مغرب ہوئی ہے اور افطار کری
تو نہ قضا ہی اور نہ کفارہ روزہ رمضان ہو یا غیر رمضان چہٹے
داخل کرنا پانی کا موہنہ مین واسطی سرد ہونی کے یا بدون کسی غرض صحیح
کی پس اگر بی اختیار پانی حلق مین جائی قضا واجب ہے + +

فصل پانچوین احکام مسافر اور مریض مین جان کہ مشروط ہی
صحیح ہونا روزہ واجب کا ساتہہ خالی ہونی کے سفر شرعی اور اگر مسافر
قبل ظہر کی وطن یا مقام اقامہ مین یعنی جہان دس دن کامل رہنی کا عزم
جزم رکہتا ہو پہونچی پس اگر قبل از حد ترخص کے پہونچنی کی افطار کر چکا ہو
تو واجب نہین ہے اوسپر روزہ اوس دن کا اور نہ صحیح ہی اور اگر افطار
نہ کیا ہو واجب ہی نیّت روزہ کی کرکی تمام کرنا روزہ کا اور روزہ صحیح

احکام مسافر و مریض

اور اگر سفر کرے قبل ظہر کی واجب ہی افطار کرے بعد گذر جانی کی حد
ترخص سی نیت روزہ کی شبکو کی ہو یا نہ کی ہو اور اگر سفر کرے بعد ظہر کی تمام
کری روزی کو اور وہ روزہ صحیح ہی اور مسافر جبتک کہ وطن سی یا محل
اقامہ سی حد ترخص پر نہ پہونچے افطار نکرے نہین تو قضا اور کفارہ لازم
ہی اور مشروط ہی صحیح ہونا روزہ کا ساتہہ سلامتی کے مرض سی پس صحیح
نہین ہی روزہ اوس شخص کا کہ جانتا ہے کہ روزی سے ضرر قابل
اعتنا ہوگا اگرچہ ابہی بیمار نہو یا بسبب روزی کی خوف بیماری کی پیدا
ہونیکا یا بیماری کی طول کہینچنے کا ہو اور اگر طبیب کہے کہ روزہ ضرر کریگا
یا کہی کہ ضرر نکریگا تو اپنے مظنّہ پر شخص عمل کریگا یعنی جبتک مظنّہ حاصل
نہو تو قول طبیب حجّت نہین ہی اور صورت شک ضرر مین بہی روزہ
نرکہنا چاہیئے اور اگر رکہہ لیا روزہ تو قضا کرنا چاہیئے اور اگر برطرف
ہو مرض قبل ظہر کی اور افطار کر چکا ہو قبل ظہر کی واجب نہین ہی روزہ
اور نہ صحیح ہے اور اگر افطار نکیا ہو واجب ہی اوسپر تمام کرنا روزی کا
اور اگر حاصل ہو عذر درمیان روزی کے پس مریض افطار کری قبل
ظہر کی ہو یا بعد ظہر کے اگر اوس روزی کا تمام کرنا بہی مضر ہو اور اگر
مرض طول کہینچی متصل اس رمضان سی رمضان آیندہ تک اور اسی
سبب سی روزہ نرکہہ سکی تو قضا ساقط ہی اور ہر روزی کی عوض ایک مد

کفارہ احوط ہے **تتمہ** مسائل متفرقہ مین مسئلہ چاہیے افطار کرین حائض اور نفسا جسوقت کہ حاصل ہو حیض اور نفاس روزہ مین اگرچہ غروب آفتاب مین کم وقت باقی رہے یا منقطع ہو خون ایک لمحہ بعد طلوع صبح کی توبھی اوسدن روزہ نرکہے مسئلہ پیر مرد اور زن پیر اور ذو العطاش یعنی وہ شخص کہ بسبب مرض تشنگی کی تاب نہ لاسکی پیاس کی اگر بالمرہ عاجز ہون روزہ نہ رکہین اور فدیہ بہی اوپر لازم نہین ہے اور اگر اونکو بڑی محنت اور مشقت ہو روزہ رکھنے مین توبہی روزہ نرکہین اور قضا انپر واجب ہے اگر اثنای سال مین قضا رکہہ سکین لیکن ہر روزہ کی واسطی ایک مد فدیہ وجب ہی مسئلہ اگر حاملہ کو جننا نزدیک ہوا اور خوف ضرر روزہ رکہنی سے ہو روزہ نہ رکہی اور بعد زوال عذر کی قضا بجالاوی مسئلہ عورت دودہ پلانی والی کا اگر دودہ کم ہوا اور خوف ہوا اپنے یا بچی کی ضرر کا روزہ نہ رکہین اور بعد زوال عذر کی قضا بجالاوی اور ہر روزہ کیواسطی ایک مد کفارہ دی اپنی مال سی مسئلہ قضای روزۂ رمضان مین اگرچہ چند سال کی ہون قصد ترتیب واجب نہین ہی لیکن سنت ہی مسئلہ روزہ مستحب صحیح ہونا اوس شخص سی کہ جسکی ذمہ روزہ واجب ہی محل خلاف ہی بعض علما منع کرتی ہین اگرچہ صحت خالی قوت سی نہین ہی لیکن احتیاط یہہ ہے کہ جسپر روزہ واجب ہو وہ روزہ مستحب نہ رکہی اور اگر روزہ فوا ہیگا تو توقع یہی کہ خداوند عالم ثواب زیادہ سنت سی مرحمت فرمایگا تمام ہوئے بحث صوم

باب پانچون

باب پانچوان زکوٰۃ مین اس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین
اور مسائل اسکی نخبہ سی جسپر حواشی حجۃ الاسلام جناب میرزا محمد حسن شیرازی
دام ظلہ العالی کی ہین نقل کئی تا مطابق اونکی فتوی سی ہو مقدمہ
بیان عقاب ترک زکوٰۃ مین حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ
وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ
یعنی جو لوگ جمع کرتے ہین طلا و نقرہ کو اور حقوق الٰہی کو نہین دیتی اور راہ
خدا مین صرف نہین کرتے پس بشارت دو اونکو عذاب دردناک سی اوس
روز کے کہ گرم کرین اس طلا و نقرہ کو آتش جہنم مین اور داغ کرین اوس سے
پیشانی کو اور پہلو کو اور پشت انکی اور کہین گی اونسی یہہ وہی مال
ہی کہ جمع کیا تہا تم لوگون نی اپنے واسطی چکہو عذاب اوس مال کا کہ جمع
کیا تہا زاد المعاد مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ جو
نہ دی ایک قیراط زکوٰۃ سے کہ بیسوان حصہ دینار کا ہوتا ہے وہ نہ ہے
مؤمن اور نہ مسلمان اور وقت مرنیکی فریاد و استغاثہ کریگا کہ مجھکو دنیا مین
پہر لیجاؤ تا زکوٰۃ کو دون آخر حدیث تک اور حضرت سید المرسلین و ائمہ طاہرین

عقاب تارک زکوٰۃ

صلوات اللہ علیہم اجمعین سی بطریق صحیحہ منقول ہے کہ جو شخص کہ طلا و نقرہ رکہتا ہو اور زکوٰة اوسکی نہ دی حقتعالی اوسکو روز قیامت مین حشر کریگا اوس زمین پر کہ لغزندہ ہو اور پاؤن نہ ٹھرینگی اوسپر اور مسلط کریگا اوسپر ایک سانپ کو کہ زہر اوسکا اور سانپون سی زیادہ ہو اور عقب اوسکے دوڑیگا اور وہ اوسکی آواز سے بہاگیگا اور جب سانپ اوس تک پہونچیگا اور وہ جانی کہ اس سی جان بری نہوگی تو اپنی ہاتہہ کو اوسکی مونہہ مین دیگا پس دندان اوسکی اسطرح اوسمین فرو ہونگی کہ جیسے شیر نر کسی چیز مین اپنی دانتون کو فرو کرے اور وہ سانپ ایک طوق ہوجائیگا اوسکی گردن مین

فصل پہلی ون جنسونکی بیانمین جسمین زکوٰة واجب ہوتی ہی

وہ نو چیزین ہین پہلی طلا یعنی سونا سکہ دار جب کہ بقدر بیس دینار شرعی ہو تو چالیسوان حصہ زکوٰة دینا چاہئی اور دینار بظاہر موافق تحقیق جناب غفران مآب آقا سید دلدار علی اعلی اللہ مقامہ کی تین ماشہ اور تین رتی ہی پس بیس دینار ساڑہی پانچ تولہ اور ڈیڑہ ماشہ ہوتی ہی اگر یہ مقدار سال بھر رہ جائی بجنسہ تو زکوٰة واجب ہی اور احتیاط یہ ہی کہ پانچ تولہ اور پانچ ماشہ مین بہی زکوٰة دی پھر جب سونا سکہ دار بقدر چار دینار کی کہ بقدر ایک تولہ ڈیڑہ ماشہ

ہوتا ہی زیادہ ہو تو اس زیادتی کی زکوٰۃ پھر دینا ہوگا چالیسوان
حصہ اسیطرح جب چار چار دینار بڑہتی جائین زکوٰۃ دینا چاہیئی
اور چار سی کم اگر زیادتی ہو تو اوسمین زکوٰۃ نہین اور احتیاط یہ ہی
کہ ایک تولہ ایک ماشہ جب بڑہی تو زکوٰۃ چالیسوان حصہ دی
دوسرا نقرہ یعنی چاندی جب بقدر دوسو درہم شرعی کی ہو اور سال
بھر رہی تو چالیسوان حصہ یعنی پانچ درہم زکوٰۃ دی اور ایک درہم
بقدر دو ماشہ اور تین رتی کچھہ کم ہوتا ہی پس دوسو درہم ظاہرا
برابر اکتالیس روپیہ چہرہ دار انگریزی اور ایک ماشہ کی ہی اسکا
چالیسوان حصہ دی اور احتیاط ہی کہ پوری اکتالیس کی زکوٰۃ
دی بعد اسکے دوسرا نصاب چالیس درہم شرعی ہین جب چالیس
درہم اور رہون علاوہ مقدار سابق کی تو اسی حساب سے ہر
چالیس درہم مین ایک درہم دیا کری اور چالیس درہم بقدر آٹھہ روپیہ
چہرہ دار اور اڑہائی ماشہ کی ہوتی ہین یعنی جب آٹھہ روپیہ چہرہ دار
اور اڑہائی ماشہ اضافہ ہون تو زکوٰۃ دی اس سی کم اضافہ ہون
تو زکوٰۃ واجب نہین سوم شتر اوسکی نصابین بارہ ہین پانچ
نصابین پانچ پانچ کی ہین پس جب پانچ ہووین عوض مین اوسکے
ایک گوسفند سال بھر کامل کا یا ایک بز دو برس کامل کا کہ

دربیان نصاب نقرہ

تیسری سال مین داخل ہو چاہیے دینا اور یہہ بھی لازم ہی کہ گوسفند یا بز جو دیوی تو وہ بیماری اور کوئی عیب نرکہتا ہو اور تازہ جنی نہو اور زکوۃ جب واجب ہوگی کہ چرتی ہون دانہ اور گہانس اونکو نہ ملتا ہو اور ایک سال گذر جاہی اور بوجہہ اوٹھانیوالے نہون اور پانچ اونٹ سی زیادہ مین زکوۃ نہین ہی جب تک دس نہوئین جب دس ہوئین تو دو گوسفند یا دو بز دیوی اور ہرگاہ پندرہ ہون تو تین گوسفند یا تین بز اور جب بیس[۲۰] ہون تو چار گوسفند یا چار بز اور جسوقت پچیس[۲۵] ہون تو پانچ گوسفند یا پانچ بز دیوی بنابر مشہور کی چھٹی[۶] نصاب چھبیس[۲۶] مین بنابر مشہور کی اور جب چھبیس[۲۶] ہون ایک شتر مادہ کہ ایک برس تمام کرکے دوسری برس مین داخل ہوئی ہو اور اگر شتر مادہ نرکہتا ہو اوس حالت مین ایک شتر نر دو برس کا کہ تیسرا اوسی سال شروع ہوا ہو چاہیئے دینا اور ساتوین چھتیس[۳۶] ہی جب چھتیس ہون تو زکوۃ اوسکی ایک شتر مادہ ہی کہ تیسری برسمین داخل ہوئی ہو اور آٹھوین[۸] چھیالیس[۴۶] ہی زکوۃ اوسکی ایک شتر مادہ ہی کہ چوتھی[۴] برسمین داخل ہوئی ہو اور نوین[۹] اکسٹھ ہی جب اکسٹھ[۶۱] ہون اوسکا زکوۃ اوسکی ایک شتر مادہ کہ پانچوین برسمین داخل ہوئی ہو اور دسوین[۱۰]

چھٹا نصاب درمیان بیست و شش

چہتر ہی جب چہتر ہوں زکوٰۃ اوسکی دو شتر مادہ ہی کہ تیسرے
برس مین داخل ہوئی ہون گیارہویں اکانوی ہی بنابر مشہور کی
زکوٰۃ اوسکی دو شتر مادہ ہین کہ چوتھی سال مین داخل ہوئی ہون
بارہوین ایکسو اکیس ہی ہر پچاس مین ایک شتر مادہ کہ چوتھے
سال مین داخل ہوئی ہووی یا چالیس مین وہ شتر مادہ دی جو تیسرے
برس مین داخل ہوئی ہو چہارم گاؤ ہر گاہ تیس ہون اور تیس سے
کم ہین زکوٰۃ نہیں ہی اور تیس مین چاہیئی دینا ایک بچہ گاو جو دوسری
برس مین داخل ہوا ہووی اور مادہ کا دینا ظاہرا احوط ہی اور جب چالیس
ہون تو ایک گاؤ مادہ کہ دو برس پوری ہو کہ تیسری برس مین داخل
ہوئی ہو پنجم گوسفند جب چالیس ہون تو زکوٰۃ اوسکی ایک گوسفند
دیوی اور جب ایک سو اکیس ہون تو دو گوسفند اور جب دو سو
ایک ہون تو تین گوسفند واجب ہوتی ہین اور جب تین سو ایک
ہون اوس حالمین چار گوسفند بنابر قول احوط کی اور جب چار سو
ہون یا اوس سی زیادہ اوسوقت لازم ہی کہ سو سو راس مین
ایکراس زکوٰۃ دیوی اور جس عدد مین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اوسکو
نصاب کہتی ہین اصطلاح فقہا مین پس آن چیزونسی جو چیز کہ حد نصاب
سی کم ہوئی یا دو نصاب مین واقع ہو اور دوسری نصاب تک نہ پہونچے

زکوٰۃ گاؤ

نصاب گوسفند

تو اوسمین زکوة واجب نہین ہی ششم گندم ہفتم جو ہشتم خرما نہم
موییز اسمین کئی شرط ہین شرط اول یہہ کہ آپ بوئی کہ جو اور گیہون
دانہ سخت ہونی سی پہلی اور خرما زرد اور سرخ ہونی سی پہلی اور انگور
کی دانہ بند ہنی سی پہلی مالک کی ملک مین داخل ہووین اور اگر بعد دانہ
بند ہنی یا زرد سرخ ہونیکی ملک مین آوین زکوة واجب نہین ہے
بنا بر قول بعض علما کی اور احوط یہ ہی کہ اگر قبل اسکی مالک ہو کہ جب گندم
پر اطلاق گندم کا ہو یا دانہ سخت نہوا ہو تو زکوة دی اور اگر دو وصف
مین سی کوئی پایا نجای تو ندی اور اسیطرح جو وغیرہ مین دوم یہہ کہ
حد نصاب کو پہونچی اور نصاب ان چیزونکا تین سو صاع شرعی ہی اور صاع
شرعی کا وزن سیر قدیم لکہنؤ سی کہ چہیانوی روپئی کا ہوتا ہی گیارہ
ماشہ کی روپئی سی دو سیر و نصف سیر تخمیناً ہوتا ہی اور تین سو صاع
تخمیناً اٹہارہ من تیس سیر ہوتا ہی اور جو کچھ نصاب پر زیادہ ہو اگرچہ
کمتر ہو زکوة اوسکی واجب ہی اور زکوة ان چیزون کی دس حصہ مین
ایک حصہ ہی جب مینہہ کی پانی سی پیدا ہوئی ہون یا پانی جاری سی مثل
چشمہ وغیرہ کی بی مشقت حاصل ہون اور اگر کنوین کی پانی سی خواہ
کہینچکر ہاتہہ سی یا اونٹ اور گاو وغیرہ سی حاصل ہوا ہو تو چاہئی کہ
بیس حصہ مین ایک حصہ زکوة دیوی اور اگر دونو سی حاصل ہوا ہو تو حکم

احکام سنتہ

وزن صاع

حکم اوپر اغلب کے ہے

فصل ۲ دوسری زکوۃ مین فطرہ کی کہ وہ واجب ہی اوپر ہر مکلف کی کہ قادر ہو اوپر قوت یکسالہ اپنی اور عیال واجب النفقہ کے پس فطرہ چاہیئے نکالنا اپنی ذات کا اور اوس شخص کا کہ جسکا نفقہ دیتا ہو پس فطرہ اپنی عیال کا اس شرط سی واجب ہی کہ شب فطر مین عیال دوسری کی نہون اگر دوسری کی عیال ہون یعنی کوئی اور شخص اونکو نفقہ دیتا ہو تو اوسپر واجب ہوگا اور واجب ہی فطرہ مہمان کا بلکہ جو آخر روز آخر ماہ رمضان مین قبل شام اوسکی گھر مین شریک افطار کا ہو اوسکے طرف سی بھی دی اور جو شخص کہ قوت یکسالہ پر اپنی اور عیال کی قادر نہ ہو اوسکو مستحب ہی کہ ایک آدمی کا فطرہ نکالی اور اپنی عیال مین کسی کو دی اور وہ دوسرے کو دی پھر آخر مین کسی مستحق کو دین یہہ اوس صورت مین ہوگا کہ سب عیال بالغ و مکلف ہون اور وقت فطرہ نکالنی کا شام سے شب عید کی ہی اور صبح عید کو بیش از نماز عید بھی نکال سکتا ہے اور بعد نماز تک تاخیر نکرنا چاہیئے لیکن احوط ہی کہ رات کو جدا کرے اور عید کی نماز کی پہلی دی اور اگر جدا کیا ہوا اور دوسرے روز تک بسبب نہونی کسی مستحق کی تاخیر کری تو بھی کچھہ قصور اوسپر

بیان فطرہ داران

وقت فطرہ دینے

لازم نہوگا اور مقدار فطرہ کا ایک صاع ہی اور صاع کا وزن سابق لکھا گیا ہی کہ اڑہائی سیر بحساب سیر قدیم لکھنؤ سے ہی مگر پوری تین سیر دینا بحساب سیر قدیم احتیاطاً ہے اور فطرہ مین اوس جنس کو چاہیئے دینا کہ اکثر اوقات اوس شخص کا قوت ہو مثل گندم وغیرہ کی اور قیمت دینا کافی ہی اور اگر ظہر تک روز عید کی جدا نکرے احوط ہی کہ شام تک بقصد قربت دے اور قصد ادا و قضا نکرے اور اگر روز عید کا گذر جاوے بعد اوسکے بقصد قربت دیوے اور قصد خصوص فطرہ کا نکرے اور وقت دینی فطرہ کی یہ نیت چاہیئے کرنی کہ یہ زکوٰۃ فطر کی دیتا ہون واجب قربۃً الی اللہ

بیان فطرہ

فصل تیسری بیان مین مستحقان زکوٰۃ کی جاننا چاہیئے

بیان مستحقان فطرہ

کہ مستحق زکوٰۃ کی سات فرقہ ہین اوّل و دوّیم فقرا و مساکین ہین یعنی وہ شخص کہ مالک قوت یکسالہ کا اپنی اور عیال کا اپنی نہو اور کوئی صنعت بھی نرکھتا ہو کہ سبب و فا کرنی نفقہ کا ہو سوّم وہ لوگ کہ امام علیہ السلام یا مجتہد کیطرف سی زکوٰۃ تحصیل کرنے کی واسطے یا جمع کرنی اور حساب لکھنی کیواسطی مقرر و معین ہون پس حصہ اپنا مال زکوٰۃ سی جسقدر کہ امام مقرر کرے پا سکتے ہین چہارم وہ کافر کہ جنکو جہاد مین اہل اسلام اپنا شریک کرین مدد کیواسطے مگر اس

زمان غیبت امام میں یہہ مصرف زکوٰة کا محل کلام ہی پنجم وہ غلام
کہ آقا کی خدمت میں مشقت اور آزار پہنچے اوسکو مال زکوٰة سے
مول لینا اور راہ خدا میں آزاد کرنا ہو سکتا ہی اسی طرح وہ غلام
کہ جو مکاتب ہو اپنی آقا سی یعنی اوسی یہہ آقا نے کہا ہو کہ اگر مبلغ
معین پہونچاوی تو آزاد ہو جائیگا اور وہ عاجز ہو حاصل کرنی سے
کل اوس مبلغ مشروط کی یا بعض سی اوسکی اس صورت میں وہ مبلغ
تمام یا بعض مال زکوٰة سی لیکر آقا کو اوسکے دینا جایز ہی تا وہ غلام
آزاد ہو جاوی ششم وہ جماعت کہ قرضدار ہون اور قرض اونکا
معصیت میں نکیا ہو اگر ادا کرنے سی اوسکی عاجز ہون تو مال زکوٰة
سی لی سکتی ہین کہ اپنی قرض کو ادا کرین ہفتم صرف کرنا خدا کے
راہ میں مانند خرج جہاد اور دینا حاجیونکو اور زایران ائمہ اطہار
علیہم السلام کو اور بنوانا پل اور مسجد اور بنا کرنا مدرسہ کا واسطے
طلبہ کی کہ وہ علم دینی کی تحصیل میں مشغول ہون ہشتم وہ شخص کہ
مسافرت میں پریشان پڑا ہو اور اپنی گھر کی جانیکا خرچ نرکھتا ہو
اسقدر اوسکو دینا چاہیئی کہ گھر کو اپنی پہونچ جائے بشرطیکہ سفر اوسکا
معصیت نہو پھر شرط ہی کہ مستحقین زکوٰة سوای قسم چہارم کے
شیعہ اثنا عشریہ ہون اور اگر عادل بھی ہوئین تو احوط ہی مگر لازم

بیان مستحقان زکوٰة

نہین ہی اور شرط ہی کہ واجب النفقہ زکوۃ دینی والی کی نہون
کہ مالک کو جایز نہین ہی مال زکوۃ اونکو دینا اور واجب النفقہ
وہ لوگ ہین کہ جنکا نفقہ آدمی پر واجب ہی مثل پدر و مادر و جد و
جدہ اور فرزند و فرزندزادگان اور زوجہ اور بندہ اور غیر سید
کی زکوۃ سید کو لینی جایز نہین ہی اور غیر سید پر مباح ہی اور احوط
ہی کہ شریف کو زکوۃ نہ دیوین شریف اوسکو کہتے ہین کہ باپ اوسکا
غیر سید ہو اور ما اوسکی سیدہ ہو

باب چھٹا مسائل خمس کی بیانمین یہہ باب بھی رسالہ نخبہ سی جو
فتاوی جناب میرزا مدظلہ ہی مطابق کیاگیا ہی اوسمین دو فصل ہین فصل اول
اوس جنس مین کہ جسمین خمس دینا واجب ہی اور وہ سات چیزین ہین
اول مال لوٹ کا کہ کفار حربی سی جہاد مین ہاتھہ آوی جسقدر کہ
ہوی خواہ جنگاہ مین یا اوسی باہر دوم معادن یعنی کان جس چیز کی
ہوی مثل طلا و نقرہ و مس یا سرب یا یاقوت یا زبرجد یا سرمہ یا قیر
یا نفط یا گندک اور شرط ہی ان سب مین یہ کہ بعد وضع اخراجات
ضروری مثل خرچ کہودنی اور صاف کرنی کے جسقدر کہ باقی رہی
اوسکا خمس دیوی سوم جو کچہہ کہ دریا سی غوطہ لگا کی نکالین مثل
موتی یا مونگی وغیرہ کی بشرطیکہ قیمت اوسکی ایک مثقال طلا ہو

دربیان خمس

بیان جنس خمس

یا زیادہ چہارم مال حلال جب حرام مین ملی اور صاحب مال اور مقدار حرام معلوم نہووی پانچوان حصہ اوسکا نکالی اور اگر مقدار حرام اور صاحب مال کو جانتا ہی اوسقدر نکالی اور مالک کی حوالہ کری اور اگر مالک کو جانتا ہی لیکن مقدار حرام کو نہین جانتا ہی لازم ہی کہ صاحب مال سی صلح کری یا زیادہ دی کی راضی کرے اور اگر مقدار حرام کو جانتا ہی لکن مالک کو نہین جانتا ہی اوسوقت تلاش وسعی لازم ہی تا شاید کہ صاحب مال ملی اگر بعد سعی ناامید ہو تو اوسقدر مال کو اوسکے لئی تصدق کر دیوے اس صورت کو اور صورت اول کو ردّ مظالم کہتی ہین پنجم وہ زمین کہ کافر ذمی مسلمان سے خرید کرے ششم گنج یعنی وہ مال کہ نیچی زمین کی گڑا ہوا ملی اگر بلاد کفار مین پاوین خواہ اثر اسلام کا اوس مال مین پایا جاوی یا نہ خمس اوسکا نکالنا واجب ہی اگر بقدر نصاب زکوۃ کی ہو اور بعد اخراج خمس کے باقی جو رہی مال اوسکا ہی جسنی پایا ہی اور اگر بلاد اسلام مین پاوین زمین غیر آباد مین کہ جس زمین پر قبضہ کسی مسلم کا نہو اور اثر اسلام کا اوس مال مین نہووے اور معلوم نہو قرائن سے کہ یہ کنوز اسلام سے ہی اس صورت مین بھی یہی حکم ہی ہفتم جو فائدہ کہ تجارت یا زراعت یا حرفہ وغیرہ سی حاصل ہوئی اگر وہ فائدہ تمامی اخراجات سال سی اس شخص کی زیادہ ہو

تو واجب ہی کہ اوس زیادتی سی پانچوان حصہ نکالی مثلاً سو روپئے
تجارت سی کسیکو حاصل ہوی اور اخراجات سال کی لائق حال اوسکی
ساٹھ روپئی مین ہوتی ہین لازم ہی کہ چالیس روپئی سی پانچوان حصہ
کہ آٹھ روپئی ہوتے ہین نکالی **فصل دوم** تفصیل مین مستحقان
خمس کے خمس کے چھ حصہ ہوتی ہین تین حصہ اوسمین مخصوص مال
حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا ہی اور جو نصف باقی رہا وہ اون سادات
کو چاہئی دینا کہ جو یتیم اور مسکین اور ابن السبیل ہون مراد سید سی
وہ شخص ہی کہ باپکی جانب سی نسب اوسکا حضرت ہاشم جد رسولخدا صلعم
تک پہونچی اور یتیم اوس لڑکی کو کہتی ہین کہ باپ نرکھتا ہو اور شرط
ہی یتیم مین بھی فقیر ہونا اور ابن السبیل سے مراد مرد مسافر ہی
کہ غربت مین پڑا ہو مال خمس اوسکو اسقدر دیوین کہ اپنی شہر مین
پہونچی اور زمان غیبت مین حصہ سادات کا اگر مجتہد جامع الشرائط کی
خدمت مین پہونچادین تو بہتر ہی اسلئے کہ آدمی اپنی ہاتھ سی دیوی
اس لئی کہ مجتہد مستحق خمس کو بہتر پہچانتا ہی لیکن حصہ صاحب الزمان
علیہ السلام کا کہ نصف خمس ہے واجب و لازم ہے کہ مجتہد
کو دیوے یا باجازت مجتہد سادات مستحقین کو دی **باب**
[illegible] زیارت حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ و آلہ اور زیارت ائمہ بقیع مین مسائل
اس باب کی رسالہ حج حجۃ الاسلام مرحوم شیخ مرتضی نجفی اعلی اللہ
مقامہ سی نقل ہوی ہین جو محشی بحواشی مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا
محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی ہے اور قبل اوسکی ایک مقدمہ مین
فضائل و ثواب حج و عقاب ترک حج کی چند حدیثین لکھی جاتی ہین
مقدمہ جان تو کہ فضیلت حج و عمرہ کی حد سے زیادہ ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ جو شخص
مرجاے اور حجۃ الاسلام نہ بجالاے جس حال مین کہ مانع نہو حج کرنی
سی کوئی حاجت ضروری یا مرض شدید کہ اوسکی وجہ سی طاقت
حج نرکہتا ہو اور مانع نہو اوکوی بادشاہ جابر تو ایسا شخص مریگا
درحالیکہ موت اوسکی مانند موت یہودی یا نصرانی کی ہو اور حدیث
صحیح مین وارد ہوا ہی کہ ایک اعرابی جناب پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر
ہوا اور اوسنی عرض کی یا رسول اللہ مین اپنی گہر سے بارادۂ حج
نکلا تہا لیکن حج کو نہ پہونچ سکا اور میرے پاس مال بہت ہی پس
اب مجہی کسی ایسی عمل خیر کا حکم دیجی کہ بسبب اوسکی مجکو ثواب حج ملی پیغمبر خدا
نی یہہ سنکر موہنہ اپنا اوسکی طرف کیا اور فرمایا کہ دیکہہ تو ابو قبیس کو یہ تحقیق کہ
اگر یہہ کوہ ابو قبیس تمام طلای سرخ ہو اور تو مالک اوسکا ہو اور اس سب کو تو راہ

بیان فضیلت حج و فضیلت

راہ خدا مین صرف کری تو بہی حج کی ثواب کو نہ پہونچیگا بعد اوسکی جناب رسولخدا
نی فرمایا بہ تحقیق کہ جسوقت حاج تہیۂ حج کرتا ہی کوئی چیز نہین اوٹہاتا
اور کسی چیز کو نہین رکہتا مگر یہہ کہ لکہتا ہی خداوند عالم اوسکی لئی دس
حسنہ اور محو کرتی ہین دس گناہ اور بلند کرتا ہی اوسکی واسطی دس
درجہ پس جسوقت اونٹ پر سوار ہوتا ہی اونٹ اوسکا قدم نہین اوٹہاتا
اور قدم نہین رکہتا زمین پر مگر یہہ کہ بعد و قدم اوٹہانی اور بعد قدم رکہنی کی دس حسنہ ملائکہ
اوسکی نامۂ عمل مین ثبت کرتی ہین اور دس گناہ اوسکی محو کرتی ہین اور
دس درجہ بلند کرتی ہین پس جسوقت طواف خانۂ کعبہ کرتا ہی گناہون
سی اپنی نکل جاتا ہی پس جسوقت درمیان صفا و مروہ کی سعی کرتا ہی
گناہون سی اپنی نکل جاتا ہی پس جسوقت وقوف عرفات کرتا ہی گناہون
سی نکل جاتا ہی پس جب وقوف مشعر الحرام کرتا ہی گناہون سی نکل
جاتا ہی پس جب رمی جمرات کرتا ہی یعنی سنگریزی لگاتا ہی گناہون
سی نکل جاتا ہی پس جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ ایک ایک موقف کو فرماتے
تہی یہانتک کہ آخر عمل کو ارشاد فرمایا کہ جسوقت حاج اسی عمل مین لاتا ہی گناہون
سی اپنی نکل جاتا ہی پہر فرمایا حضرت نی ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص کسی عمل سے
ثواب کو حج کنندہ کی پہنچ سکی بعد اوسکی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
نی ارشاد فرمایا کہ چار مہینی تک بعد حج کی ملائکہ حاج کی گناہ نہین لکہتی اور حسنات

فضیلت حج

اوسکی لکھتی ہین مگر یہہ کہ گناہ کبیرہ کری حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی مروی
ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ جسوقت مکہ مین تشریف رکھتی تہی اور حدیثین لوگون
سی بیان فرمائی تہی ارشاد کیا کہ ایک شخص انصار سی پیغمبر خدا کی خدمت
مین حاضر ہوا ایک مسئلہ دریافت کرنی کی واسطے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا اگر تجہی منظور ہو خود سوال کر ورنہ مین تجہی خبر دون کہ تو مجہسے کیا سوال کرنی
آیا ہی یہہ سنکر اوس مرد انصاری نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی
مجہی خبر دیجئی میری سوال سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی ارشاد
فرمایا کہ آیا ہی تو کہ سوال کری مجہسے کہ کیا ثواب حاصل ہوتا ہی تیری واسطے
حج اور عمرہ مین پس بدرستیکہ جسوقت تو متوجہ راہ حج کا ہوتا ہی اور راحلہ
پر اپنی سوار ہوتا ہی پس کہتا ہی تو بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور راحلہ تیرا
راہ چلتا ہی قدم نہین رکہتا ہی اور قدم نہین اوٹہاتا ہی زمین سی
مگر یہہ کہ لکھتے ہین ملائکہ تیرے واسطے حسنہ اور محو کرتی ہین تجہہ سی گناہ
پس جب احرام باندہتا ہی تو اور تلبیہ کہتا ہی بعد دہر تلبیہ کے کہ کہتا ہی
تو دس حسنہ ملائکہ تیری نامۂ عمل مین لکھتے ہین اور دس گناہ محو کرتی
ہین پس جب سات مرتبہ گرد بیت اللہ الحرام کی پہرتا ہی تو طواف کی
واسطے بسبب اوسکی تجکو حق سبحانہ وتعالی کی جانب سی ایک عہد اور
ذخیرہ حاصل ہوتا ہی کہ شرم آتی ہی خداوند عالم کو کہ بعد اوسکی پہر

کبھی تجکو عذاب کری پس جب دو رکعت نماز طواف عقب مقام ابراہیم بجا لاتا ہے
توبسبب اس دو رکعت نماز کی ثواب دو ہزار رکعت مقبول کا حق سبحانہ وتعالے
تجکو عطا کرتا ہی پس جب سعی درمیان صفا و مروہ کی کرتا ہی تو عطا کرتا ہی
تجکو ثواب اوس شخص کا کہ جسنی اپنی شہر سی پیادہ حج کیا ہو اور ثواب اوس
شخص کا کہ ستر بندۂ مومن راہ خدا مین آزاد کئی ہون پس جب وقوف عرفات کرتا
ہی تو نوین کو ذیحجہ کی غروب آفتاب تک پس اگر تجھپر گناہ مثل ریگ بیابان کی ہون
یا بعدد ستارہ ہای آسمان یا بعدد قطرات باران سبکو خدا بخشدیتا ہی پس جب
سنگریزی لگاتا ہی تو عطا کرتا ہی تجکو حق سبحانہ وتعالی بعدد ہر سنگریزی
کی دس حسنہ کہ لکھی جاتی ہین تیری عمر آیندہ کی لئی پس جب سر منڈاتا
ہی تو بعدد ہر بال کی حسنہ لکھا جاتا ہی تیری عمر آیندہ کی لئی پس جب
ہدی کو اپنی ذبح کرتا ہی تو یا اونٹ کو اپنی نحر کرتا ہی تو عوض مین اوسکی
ہر قطرۂ خون کی حسنہ لکھا جاتا ہی تیری عمر آیندہ کی واسطی پس جب
خانۂ کعبہ کی زیارت کرتا ہی تو اور دو رکعت نماز عقب مقام ابراہیم
کرتا ہی تو ایک فرشتہ ہات تیری دونو شانون پر مارتا ہی اور کہتا ہی
تجھسے کہ خداوند عالم نی گناہ گذشتہ تیری بخشی اور آیندہ بھی بخشے
ایک سو بیس دن تک تیری گناہ نامۂ عمل مین نہین لکھینگے بیان
کیفیت اعمال حج بطور اجمال رسالۂ جناب شیخ مرتضی نجفی

ثواب ارکان حج

کیفیت اعمال حج

سی لکھی گئی جاننا چاہیی کہ حجۃ الاسلام تمام عمر مین ہر مکلف پر جبکہ
شرطین وجوب کی پائین جائین ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی اور حج کی تین
قسمین ہین حج تمتع حج قران حج افراد چونکہ اہل فارس واہل ہند کو
بیشتر حج تمتع کا اتفاق ہوتا ہی لہذا اس رسالہ مین اسی ہی قسم خاص
کی بیان پر اکتفا منظور ہی جاننا چاہیی کہ حج تمتع مرکب ہی دو عبادتون
سی ایک کو عمرہ تمتع کہتی ہین دوسری کو حج تمتع کہتی ہین حج تمتع کا اطلاق
دو عبادتون پر ہوتا ہی اور ایک جزو مرکب پر بھی اطلاق ہوتا ہی
جزو اول یعنی عمرہ تمتع مقدم ہی حج تمتع پر مثال اسکی یہ اگر کبھی کوئی
بہو کہ عمرہ تمتع قبل از حج تمتع بجا لائی بسبب کسی عذر کی اس صورت
مین حج اوسکا حج افراد ہوگا بعد از فراغ بیان افعال عمرہ انشاء اللہ
تعالی تفصیل اسکی مذکور ہوگی اور جاننا چاہیی کہ مکلف کو جسطرح
قبل از شروع نماز اجزاے نماز پر مطلع ہونا لازم ہی اوسی طرح
قبل از شروع صورت اجمالی حج تمتع پر مطلع ہونا ضرور ہی اور
صورت اجمالی اوسکی یہہ ہی کہ حج کنندہ عمرہ تمتع کی لئی پہلی احرام
باندہیگا جیسا کہ تفصیل اسکی آگی مذکور ہوگی اور جسوقت داخل
مکہ معظمہ ہوگا طواف عمرہ کریگا یعنی سات مرتبہ خانہ کعبہ کی گرد پہریگا
اور اسکی ہر دوری کو شوط کہتی ہین بعد اوسکے مقام ابراہیم

بیان تمتع

علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام دو رکعت نماز طواف پڑھی گا پھر درمیان صفا
ومروہ کہ یہ نام دو مقامون کا ہی سات مرتبہ سعی کریگا یعنی راہ چلی گا
اور جانا صفا سی مروہ تک ایک مرہ حساب کیا جائیگا اور پھر نا مروہ
سی صفا تک دوسرا مرہ حساب کیا جائیگا بعد اسکی تقصیر کریگا یعنی تھوڑی
سی بال یا ناخن اپنی کاٹیگا جسوقت ان امور سی فارغ ہوگا وہ چیزین
کہ بسبب احرام کی اس پر حرام ہو گئی تہین وہ سب حلال ہو جائینگی
چنانچہ اسی عمرہ تمتع اور اسکی حج کو حج تمتع اسوجہ سی کہتی ہین کہ شخص
مکلف بعد ادای عمرہ ہو سکتا ہی کہ متمتع ہو یعنی وہ چیزین کہ بعد احرام
اس پر حرام ہو گئی تہین اون سی منتفع اور متلذذ ہو اور جب نوین
تاریخ نزدیک ہو گی پھر دوبارہ حج کی لئی مکہ سی احرام باندہی گا اور
جای گا عرفات کی طرف عرفات نام ایک مقام کا ہی چار فرسخ کی فاصلہ
پر مکہ معظمہ سی واقع ہی اور ذیحجہ کی نوین تاریخ ظہر کی وقت سی تا
وقت مغرب عرفات مین رہی گا شب کو وہان سی کوچ کریگا اور مشعر الحرام
مین آئیگا یہ بھی ایک مقام ہی تخمیناً اس مقام سی اور مکہ معظمہ سے
دو فرسخ کا فاصلہ ہوگا وہان روز عید قربان طلوع صبح سی تا غروب
آفتاب رہی گا پھر منی مین آئیگا اور یہ بھی نام ایک مقام کا ہی اور یہ
مقام قریب مکہ واقع ہی وہان تین عمل بجا لائیگا پہلی رمی یعنی جمرہ

بیان تمتع در حج

[illegible]

[illegible]

عقبہ پر سنگریزی ماریگا دوسری ذبح کریگا یا نحر کریگا ہدی کو تیسری سرمنڈ واویگا
یا بال یا ناخن کاٹیگا بعد اسکی مکہ مین مراجعت کریگا اور بدستور سابق طواف
زیارت بجالائیگا بعد ازین بعنوان سابق درمیان صفا و مروہ سعی کریگا
پہر طواف نسا بجالائیگا اور طواف نسا مین زن و مرد و بچہ ایک حکم مین
ہین بعد اسکی دو رکعت نماز طواف کریگا پہر منیٰ مین رہنی کی لئی آئیگا
گیارہوین شب اور بارہوین شب اور گیارہوین دن اور بارہوین دن
دوبارہ رمی جمرات کریگا بعد بجالائی ان اعمال کی منیٰ مین تمام اعمال
حجۃ الاسلام سی کہ اسپر بجالانا اونکا واجب تہا فارغ ہوگا اور اگر شخص مکلف
بحج ابتدای احرام مین ان اعمال سی لاعلم ہو لکن حج واجب جو اسکی ذمہ
ہی اوس نہج پر بجالانی کا قصد کری کہ بعد ازین اون اعمال مین مشتغل
ہوگا اور اوسکو کیفیت مشخص ہوگی جیسا کہ اکثر عوام قصد کرتی ہین کہ
موافق رسالہ کی جو اونکی پاس ہوتا ہی اعمال بجالائینگی یا موافق فتویٰ
اون مجتہدین کی کہ اونکی ہمراہ ہوتی ہین عمل کرینگی ظاہر اعمال ایسی
شخص کا صحیح ہوگا جیسا کہ بعض روایات سی مستفاد ہوتا ہی اور حج تمتع
کی صورت تفصیلی یہہ ہی کہ اول افعال حج تمتع سی عمرہ تمتع ہوتا ہی جیسا کہ
سابق ازین معلوم ہوا اور چونکہ واجبات عمرہ کی پانچ ہین اور واجبات
حج کی پندرہ ہین اور یہہ مجموعا بیس واجبات ہوی ان سب کا بیان

بیان طواف نسا

بیان منی و عرفات

انشاء اللہ دو باب اور بارہ فصل مین ہوگا باب اول بیان مین
عمرہ کی ہی اور اوسمین پانچ فصلین ہین فصل اول
بیان مین احرام وعمرہ کی ہی اور اوسمین چند مقصد ہین مقصد
اول بیان مین مستحبات کی ہی کہ قبل احرام و درمیان احرام و بعد احرام
اون مستحبات کو بجالانا چاہیی اور مکروہات احرام بھی اس مقصد مین
مذکور ہین جاننا چاہیی کہ وقت احرام مستحب ہی کہ شخص احرام کی لیے
آمادہ ہو اور اپنا بدن کثافات سی پاک کری اور ناخن کاٹی اور شاربی
لی اور بغل کی بال اور موی زہار نوری سی دور کری غسل کری اور
اگر بعد غسل وہ لباس پہنی یا وہ چیز کہائی کہ محرم کو جائز نہین ہی تو اعادہ
غسل مستحب ہی اور جس صورت مین خوف اس بات کا ہو کہ میقات مین
پانی دستیاب نہوگا تو جائز ہی کہ پہلی سی غسل کرلی اور اگر میقات پر پہنچکر
پانی دستیاب ہو تو مستحب ہی کہ پہر غسل کری اور اگر شب کی لئی اول روز
یا دن کی لئی شب کو غسل کری تو بہی کافی ہوگا اور اگر پیشاب یا پاخانی
یا سوجانی یا ریح کی صادر ہونی کی وجہ سی غسل مین خلل واقع ہو تو اعادہ
کری اور غسل کی وقت یہ دعا پڑہی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ
لِیْ نُوْرًا وَطَھُوْرًا وَحِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ کُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ
دَاءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَاَجْرِ

عَلٰى لِسَانِى مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَآءَ عَلَيْكَ وَاَنَّهُ لَا قُوَّةَ لِىَ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِى اَلتَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اور جسوقت احرام باندہی تو دو کپڑے ہونا چاہئی تا ایک کو لنگ قرار دی اور دوسرے کو چادر اور احرام باندہنے کے وقت یہہ دعا پڑہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ رَزَقَنِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَاُؤَدِّىْ فِيْهِ فَرْضِىْ وَاَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّىْ وَاَنْتَهِىْ فِيْهِ اِلٰى مَا اَمَرَنِىْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِىْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِىْ وَقَبِلَنِىْ وَلَمْ يَقْطَعْ بِىْ وَوَجْهَهٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِىْ فَهُوَ حِصْنِىْ وَكَهْفِىْ وَحِرْزِىْ وَظَهْرِىْ وَمَلَاذِىْ وَرَجَائِىْ وَمَنْجَاىَ وَذُخْرِىْ وَعُدَّتِىْ فِىْ شِدَّتِىْ وَرَخَائِىْ اور مستحب ہی کہ بعد ظہر احرام باندہی اور اگر بعد نماز ظہر ممکن نہو تو کسی اور نماز واجبی یا نماز قضا کی بعد احرام باندہی اور اگر اس شخص کی ذمہ نماز قضا ہو تو چہہ رکعت نماز نافلہ پڑہ کر احرام باندہی اور اگر یہہ بہی نہو سکے تو دو رکعت نماز اس نہج پر پڑہی کہ پہلی رکعتمیں بعد سورۂ قل ہو اللّٰہ احد اور دوسری رکعتمیں بعد حمد قل یا ایہا الکافرون پڑہی بعد نماز احرام کی نیت کری اور قبل از نیت حمد و ثنائی الٰہی بجا لاوی اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بہیجی اور اس دعا کو پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِىْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَاٰمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ اَمْرَكَ فَاِنِّىْ عَبْدُكَ وَفِىْ قَبْضَتِكَ لَا اُوْقٰى اِلَّا مَا وَقَيْتَ

بیان وقت احرام

نیت احرام بیان وقت

وَلَا اَحَدَ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتُ الْحَجَّ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَعْزِمَ لِيْ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَتُقَوِّيَنِيْ عَلٰى مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَ لِيْ مَنَاسِكِيْ فِيْ يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْ رَضِيْتَ وَارْتَضَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَكَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَاَنْفَقْتُ مَالِيْ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لِيْ حَجَّتِيْ وَعُمْرَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ فَاِنْ عَرَضَ لِيْ عَارِضٌ يَحْبِسُنِيْ فَحُلَّنِيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ بِقَدَرِكَ الَّذِيْ قَدَّرْتَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ تَكُنْ حَجَّةً فَعُمْرَةً اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالثِّيَابِ وَالطِّيْبِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

اور جس وقت کہ احرام کی نیت کرے تو سنت ہے کہ الفاظ نیت زبان پر جاری کرے

اور بروقت نیت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تُبْدِئُ وَالْمَعَادُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِيْ وَيُفْتَقَرُ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْغُوْبًا وَمَرْهُوْبًا اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَآءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَّافَ الْكُرُبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا كَرِيْمُ لَبَّيْكَ اور مستحب ہی کہ ان فقرات کو بہی پڑہی لَبَّيْكَ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ اَوْعُمْرَةٍ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَهٰذِهٖ عُمْرَةُ مُتْعَةٍ اِلَى الْحَجِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَلْبِيَةً تَمَامُهَا وَبَلَاغُهَا عَلَيْكَ اور مرد کو سنت ہے کہ تلبیہ باواز بلند کہی اور مکرر کہی خصوصا جسوقت سوکر اوٹہی اور بعد ہر نماز واجب وسنت کی اور جسوقت اونٹ پر سوار ہوا اور اونٹ کہڑا ہونی لگی یا جسوقت اونٹ کسی بلندی پر چڑہنی لگی یا کسی بلندی سی اوترنی لگی یا جسوقت اس شخص کو اثنای راہ مین لوگ سوار ملین اور ہر سحر کو بہی تلبیہ کہی اور اکثر کہتا رہی اگرچہ حالت جنابت مین ہو یا عورت حالت حیض مین ہو بہرحال عمرہ تمتع مین تلبیہ کو قطع نکری یہانتک کہ مکہ معظمہ کی مکانات دکہائی دین اور حج تمتع مین روز عرفہ کی وقت ظہر تک تلبیہ کہی اور جاننا چاہئی کہ سیاہ کپڑین بلکہ ہر قسم کے رنگین لباس مین علما احرام کو مکروہ جانتی ہین لکن ظاہر بعض اخبار معتبرہ سی سبز کپڑے مین کراہت نہین معلوم ہوتی ہی اور سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ پر سر رکہنا اور میلی بچہونی پر سونا بہی مکروہ ہی اور اگر احرام مین فرش میلا ہو گیا ہو تو بہتر ہے کہ جب تک محل نہو اوس فرش کو نہ دہوئی اور احوط ہی ترک استعمال حنا بقصد زینت

یہی جس صورت مین اسکا استعمال ہوکہ احرام تک رنگ باقی رہیگا
اور حمام مین جانا اور بدن ملنا اور کسی کی جواب مین لبیک کہنا یہہ سب
مکروہ ہی اور احوط ہی کہ پہولونکا استعمال نکری اور پہولونکو نہ سونگہی اور
بعض علمانی بیر کی پتی او خطمی سی سر دہونا اور آب سرد سی بدن دہونا
اور زیادہ مسواک کرنا اور زیادہ منہ دہونا اور کشتی لڑنا بہی مکروہ جانا ہے
مقصد دوسرا بیان مین مواقیت احرام کی جاننا چاہئی
کہ جس مقام پر احرام باندہتی ہین اوسی میقات کہتی ہین اور مواقیت
جمع میقات ہی اور میقات مختلف ہوتی ہین اس لئی کہ راہین
مکہ معظمہ کی مختلف ہین جس راہ سی عازم حج مکہ جائیگا ایک میقات
اوسکا معین ہی پس جو شخص مدینہ منورہ کی راہ سی جائی میقات اوسکا
مسجد شجرہ ہی اور اوسکو ذوالحلیفہ کہتی ہین اور اوس راہ سی جانیوالیکو جائز ہی
کہ وقت ضرورت تا میقات اہل شام تاخیر کری اور جو شخص راہ عراق یا راہ نجد سے
جائی میقات اوسکا وادی عقیق ہی اوسکی ابتدا کو مسلخ کہتی ہین اور وسط کو
غمرہ اور آخر کو ذات عرق اور یہہ مقام اہلسنت کے احرام باندہنی کا ہی اور بہترین
مقام احرام مسلخ ہی اگر یقینا معلوم ہوجائی اور جس صورتمین معلوم نہو تو احوط
یہہ ہی کہ اتنی تاخیر کری کہ یقین حاصل ہو کہ وادی عقیق مین پونہچا مگر مقتضای
احتیاط یہہ ہی کہ تا ذات عرق تاخیر نہ کری بلکہ علما تا ذات عرق

بیان میقات احرام

تاخیر

تاخیر جائز نہین جانتے اور اگر بسبب تقیہ تاخیر کرنا ناگزیر ہو تو قبل ذات عرق
پہنچنے کی نیت احرام کر لے اور تلبیہ کو آہستہ کہی اور کپڑے نہ اوتارسا اور
اگر ممکن ہو تو بطور مخفی اوتار ڈالی اور جامہ احرام پہن لی اور پھر اوس جامہ
احرام کو اوتار کر کپڑے پہن لے اور اوسکے لئے فدیہ دے بیان اسکا انشاءاللہ
آگے آئیگا اور ان دونو احتیاطون کو ترک نہ کرے اور حالت تقیہ مین جبتک
ذات عرق نہ پہنچی علانیہ جامہ احرام نہ پہنے بلکہ ذات عرق مین پہنچکر اظہار
کرے کہ اب مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کے راہ طائف سی ہو میقات
اوسکا قرن المنازل ہے اور جو شخص یمن کے راہ سے جائی میقات اوس کا
یلملم ہے اور یلملم ایک پہاڑ کا نام ہے اور جو راہ شام سے جائی میقات
اوسکا جحفہ ہے بتقدیم جیم و تاخیر حاء بے نقطہ اور جاننا چاہئے کہ احوط
و اقوی یہہ ہے کہ پہلے مقامات میقات کا علم حاصل کرے اور اگر علم
ممکن نہو تو بعید نہین کہ ایک اہل معرفت سے جب دریافت کرے اور گمان
حاصل ہو جائے تو وہی کافی ہو اور جس شخص کا مکان مکہ معظمہ سے قریب ہو
بہ نسبت میقات کی یعنی میقات مکہ سے دور ہو اور گھر اوسکا نزدیک ہو
تو میقات اوسکا اوسکا مکان ہے اور جو شخص مکہ معظمہ ایسے راہ سے
جاوے کہ ان مواقیت مذکورہ سے کوئی راہ مین نکلے تو اوسکے حق مین احوط
یہہ ہے کہ محاذی مین اوس میقات کی جو اس شخص سے قریب تر ہو

بیان احرام

اگرچہ مکہ سی نسبت میقات دیگر کے دورتر ہو احرام باندہے اور بعد اوسکے دوسرے مقام پر کہ مکہ سی جو میقات نزدیکتر ہو اوسکے محاذی پہنچکر پہر دوبارہ احرام باندہے اور اگر علم بمحاذات ممکن نہو تو ظاہر اگمان کافی ہوگا اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ یہہ شخص اوسجگہ سے احرام باندہے گا کہ قبل اوسکے اس شخص کو احتمال محاذات نہ حاصل ہوا ہو اور اس شخص کے لئی مقتضائے احتیاط یہہ ہے کہ کسی میقات پر آکر احرام باندہے اور جاننا چاہئے کہ اگر کسی شخص کو کسی قسم کا عذر یا سہو عارض ہوا ہو اور اوسنے اپنی میقات پر احرام نہ باندہا ہو بعد زوال عذر اگر ممکن ہو سکے تو میقات پر مراجعت کرے والا اوسی مقام سے کہ جہان وارد ہے احرام باندہ لے اور احوط یہہ ہے کہ جسقدر میقات کے جانب اپنی تئین پونہچا سکے اوسقدر پونہچے اور وہان سے احرام باندہے خصوصًا زن حائض کہ بسبب ناواقفیت مسئلہ اوسنے میقات سے احرام ترک کیا ہو کہ یہہ مسئلہ مورد نص صحیح ہے اور اسباب مین جناب شہید قدس سرہٗ و دیگر علماسے فتوی بھی منقول ہے اور اگر بعد دخول حرم عذر برطرف ہو تو اس صورت مین واجب ہے کہ بشرط امکان حرم سے باہر نکلے اور احرام باندہے اور اگر ممکن نہو تو اوسی مقام سے احرام باندہے

بیان عمرہ

اور اگر احرام باندہنا بھول جائے اور اوسے یاد نہ آئے یہان تک
کہ جمیع واجبات بجالائے تو اس صورت مین ایک جماعت علما
اوس عمرہ کو باطل جانتے ہی اور بعض علما صحیح جانتے ہین اور عمرہ کا
صحیح ہونا بعید نہین معلوم ہوتا مگر قول اول پر عمل کرنا احوط ہے
اور اگر کوئی شخص عمداً احرام ترک کرے اور اوسے احرام باندہنا
میقات سے ممکن نہو پس اقوی یہہ ہے کہ عمرہ اوسکا فاسد ہوگا اگرچہ
احوط یہہ ہے کہ جس مقام پر ممکن ہو مثل سہو کنندہ احرام باندہ لے
اور عمرہ تمام کرے اور پہر دوبارہ بقصد قضا عمرہ بجالائے اور اگر
جاہل مسئلہ ہو تو اقوی یہہ ہے کہ عمرہ اوسکا صحیح ہوگا اور جاننا چاہئے
کہ طہارت حدث اصغر و حدث اکبر سے شرط احرام نہین ہے پس جائز ہے
کہ جنب اور حائض و نفسا احرام باندہین بلکہ غسل احرام حائض
ونفسا کو مستحب ہے

بیان واجبات احرام

مقصد تیسرا بیانمین واجبات احرام کے اور بیانمین
اون امور کے جو واجبات سے متعلق ہین احرام مین تین چیزین
واجب ہین پہلے نیت یعنی قصد کرے کہ مین احرام عمرہ
تمتع حجۃ الاسلام باندہتا ہون بسبب طاعت و فرمان برداری
خدا کے اور معنی احرام کی یہہ ہین کہ قصد کرے ترک افعال ممنوعہ کا

تا مکہ معظمہ مین حاضر ہوکی افعال معہودہ بجالاوی دوسری چار
تلبیہ کہنا صورت اوسکی بنا بر مشہور بلکہ اصح یہہ ہی لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ اَلْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ + اور تصحیح فقرات کی واجب
ہی جسطرح تکبیرۃ الاحرام وقراءۃ حمد وسورہ وغیرہ کی تصحیح نماز مین
واجب ہی اور احوط واولی یہہ ہی کہ اِنَّ کی الف کو بکسرہ اور
الملک کی کاف کو بفتح پڑہی اور بعد الملک لک بہی کہی اور
جاننا چاہئی کہ اگر لا علم ہو تو سیکہنا تلبیہ کا واجب ہی یا کوئی اور
شخص اوسکو تلبیہ پڑہاتا جائی اور یہہ پڑہی اور اگر الفاظ تلبیہ
نہ کہہ سکی تو جسطرح ادا کرسکی ادا کری اور اوسکا ترجمہ بہی کہی
اور کسی دوسری کو اپنا نائب کری تیسری دو جامہ احرام کا
قبل نیت وقبل تلبیہ پہننا واجب ہی ایک سی ازما بین ناف
تا زانو پوشیدہ کری اور اوسکو لنگ کہتی ہین اور دوسری کو ردا
کہتی ہین وہ اسقدر ہونا چاہئی کہ دونو شانی اوسی چہپ جائین
اور جاننا چاہئی کہ ظاہر اقوال علما یہہ ہی کہ دو جامہ احرام کا پہننا
اور سی ہوئی کپڑون کا اوتارنا شرط احرام نہین ہی مگر واجب ہی
اور ظاہر بعض اقوال سی ہوئی کپڑون کا اوتارنا شرط احرام ہی اور

چارم تلبیہ

بیان صحیح الفاظ

وہ دو جامہ احرام

تصور

اوراحوط یہہ ہی کہ قبل ازنیت وتلبیہ لباس احرام پہنی اورلباس
احرام مین شرط ہی کہ اوس قسم کا کپڑا ہو کہ جسمین نماز جائز ہو
پس ریشمی کپڑا اورجلد غیر ماکول اللحم نہو اوراوس نجاست سی کہ جو
معفو ہو نجس ہی نہو اورلنگ بہی ایسا باریک نہو کہ جسمین بدن نمایان
ہو اوراحوط یہہ ہی کہ ردا مین بہی اس امرکی رعایت ملحوظ رہی اور
احوط یہہ ہی کہ اگر حالت احرام مین نجس ہو جائین تو اونہین پاک کری
یا بدل ڈالی بلکہ احوط یہہ ہی کہ بدن بہی نجس نرہی اورایک جماعت
علمانی نسوان کو بہی ریشمی کپڑی سی احرام باندہنی کی ممانعت کی
ہی اوریہہ ممانعت خالی ازقوت نہین معلوم ہوتی اوراحوط یہہ
ہی کہ جامہ احرام پوست کی قسم سی نہو اسلئی کہ عرف عرب مین
اوسپر کپڑیکا اطلاق نہین کرتی اورچاہیکہ جامہ احرام بنا ہوا ہو

مقصد چوتہا متروکات احرام مین

جسوقت مین معلوم ہوا کہ حقیقت احرام کی یہہ ہی کہ انسان اپنی نفس کو چند امرون سے
ترک کرنی پر امادہ کری کہ تفصیل جسکی آگی مذکور ہوگی پس لازم ہی
کہ اون امور کے معرفت حاصل کیجائی بلکہ احوط یہہ ہی کہ قبل نیت
احرام اون امور کو دریافت کرلی تا اون سی بازرہنی کا قصد کری
لیکن اون سب امور کا وقت احرام ذہن مین لانا لازم نہین ہے

بیان متروکات احرام

اور وہ چند امر مین پہلی شکار جانور صحرائی کہ وحشی ہو مگر در صورت خوف
اذیت اوسکا شکار جائز ہو جائیگا اور شکار کا گوشت کہانا بہی حرام ہی
اور جس جانور کو شکار کرکی لائی اوسی اپنی پاس رکہنا بہی حرام ہی اگرچہ یہہ
شخص قبل احرام اوسکا مالک بہی ہوا ور اپنی ہمراہ اوس جانور کو لایا ہو
اور شکار مین کسی کی کسی نوع سی اعانت کرنا بہی حرام ہی اور جانور دریائی
کہ جو انڈی بچی دریا مین دیتا ہو اوسکا شکار جائز ہی اور مرغ خانگی
یا گائی گوسفند شتر جو پلا ہوا ہو اوسکا بہی شکار جائز ہی اور جن جانورونکا
شکار کرنا حرام ہی اونکی بچونکا بہی شکار کرنا یا اونکی انڈی اوٹہا لینا
بہی حرام ہی اور اگر محرم صید کو ذبح کری تو بنا بر مشہور محل و محرم دونونکے
لئی وہ صید حکم میتہ مین ہوگا اور ملخ بہی حکم شکار جانور صحرائی مین ہی
دوسری عورت سی جماع کرنا اور بوسہ لینا اور بازی کرنا اور بشہوت
اوسکی طرف دیکہنا بلکہ کسی قسم سی حظ و لذت چاہنا اور اگر کوئی شخص حالت
احرام مین عورت یا مرد کی ساتہہ جماع کری دخول خواہ دبر مین ہو خواہ
قبل مین عمداً از روی فراموشی یا نادانی مسئلہ کی پس اگر عمرہ مین قبل
سعی یہہ امر واقع ہوا ہی تو عمرہ اوسکا فاسد ہو جائیگا اور کفارہ مین
اوسکی ایک شتر لازم ہی مگر چاہئی کہ اوس عمرہ کو تمام کری اور پہر اوسکا
اعادہ کری اور اگر عمرہ تمتع ہو تو پیش از حج اوسی بجا لائی اور اگر وقت

تنگ

تنگ ہو تو حج اوسکا حج افراد ہوجائیگا پس بعد حج عمرہ مفردہ بجالائی اور
احوط یہہ ہے کہ دوسری سال حجکا اعادہ کری اور اگر بعد سعی جماع کری
تو کفارہ مین فقط ایک شتر دینا لازم ہی اور اگر احرام حج مین پیشتر وقوف
عرفہ و مشعر جماع کری تو اجماعا احرام و حج دونو فاسد ہونگی واجب ہے
اوسپر کہ اوس حجکو تمام کری او سال آیندہ دوبارہ حج کری اور اگر بعد وقوف عرفہ
و قبل مشعر ایسا فعل واقع ہو تو بہی بنا بر مشہور یہی حکم ہی اور اگر بعد وقوف
عرفہ و مشعر قبل اسکی کہ پانچ شوط طواف نساکی بجالایا ہو جماع کری تو حج
اوسکا صحیح ہی مگر کفارہ مین ایک شتر دینا لازم ہوگا اور اگر پانچ شوط کے
بعد جماع کیا ہو تو ظاہر و اشہر یہہ ہی کہ کفارہ لازم نہوگا اگرچہ احتیاط اسی میں
ہی کہ کفارہ دی اور عورت کی بوسہ لینی کی کفارہ مین اختلاف ہی بعض
علمانی فرمایا ہی کہ اگر از روی شہوت بوسہ لیا ہو تو ایک شتر دی اور اگر
از روئی شہوت نہو تو ایک گوسفند دی اور بعض علما دونو صورتون مین
ایک شتر جانتی ہین اور یہہ مقتضائی احتیاط ہی بلکہ خالی از قوہ نہین
معلوم ہوتا اور اگر کسی عورت کو عمدا دیکہنے کی وجہ سی کسی شخص کو انزال ہوجائے
تو احوط یہہ ہی کہ ایک شتر دی اگر ممکن ہو والا ایک گائی دی اور اگر یہہ بہی
نہو سکی تو ایک گوسفند دی اور اگر اپنی زوجہ پر نظر کری اور انزال ہوجائے
تو مشہور یہہ ہی کہ ایک شتر دی اور اگر کوئی شخص مساس کری از روئے

شہوت بہی ہلکی کہ انزال ہو بعض علمانی فرمایا ہی کہ اوپر ایک گوسفند لازم ہی
اور اگر انزال ہو جائی تو ایک شتر لازم ہی بتیسری کسی عورت سی عقد پڑہنا
اپنی لئی خواہ کسی غیر کی لئی عام ہی اسی کہ دوسرا شخص محرم ہو یا محل اور اسیطرح
گواہ ہونا کسی کی عقد پر اور اقامہ شہادت کرنا ہرچند یہہ شخص قبل احرام
اسکا متحمل ہی ہوا ہو اور احوط یہہ ہی کہ عورت سی خواستگاری بہی نکرے
لیکن رجوع بطلاقہ رجعیہ مضائقہ نہین رکہتا اور احرام مین کنیز کا مول لینا
قباحت نہین رکہتا اگرچہ بعد فراغ از احرام تمتع اوس کنیز سی مقصود ہو
البتہ اگر یہہ منظور ہو کہ احرام مین اوس کنیز سی متمتع ہو تو احوط یہہ ہی کہ اس
قصد سی مول نہ لی بلکہ بعض علمانی ایسی صورت مین بیقین حرمت کیا ہے
اور احوط یہہ ہی کہ مالک کنیز بہی اسکی بہی استدعا نکری کہ وہ شخص اپنی کنیز کو اسپر
حلال کر دی بلکہ قبول تحلیل مین بہی احتیاط چاہئی اور جو شخص حالت احرام
مین کسی محرم کا کسی عورت کی ساتہہ عقد پڑہی اور وہ محرم اوس عورت سے
مجامعت کری تو انمین سی ہر ایک کو ایک شتر کفارہ مین دینا لازم ہی
اور اگر دخول نہو تو کسی پر کفارہ لازم نہوگا اور اگر عقد پڑہنی والا محل ہو
اور جسکا عقد پڑہا وہ محرم ہوا اور وہ محرم دخول کری تو عقد پڑہنی والی پر
کفارہ ہوگا اور اگر عقد پڑہنی والا محل ہوا اور عورت بہی محل ہو مگر جانتی ہو
کہ جسکے ساتہہ عقد ہوتا ہی وہ محرم ہی باوجود علم عقد کری اور وہ محرم

رستم

اس عورت سی جماع کری تو ان سبھون پر کفارہ لازم ہوگا چوتہی استمنا یعنے
منی کا نکالنا خواہ ہاتھ سی خواہ بطرز دیگر عام ہی اسی کہ تصور و خیال کری
یا اپنی زوجہ سی یا کسی غیر عورت سی مساس کرکی منی نکالی بعض علمانے
مثل جماع انزال منی کو باستمنا مفسد حج سمجہا ہی اور بعضون نی محض کفارہ
واجب جانا ہی کہ استمنا کی کفارہ مین ایک شتر دینا چاہئی پانچوین استعمال
خوشبو مثل مشک و زعفران و کافور و عود و عنبر کہ سونگہنا یا بدن پر ملنا یا
کہانا اون چیزونکا یا پہننا جو ان سی معطر ہون جائز نہین ہی اور اگر وہ
چیزین کہ جنمین اشیاء مذکورہ کا اثر خوشبو ہو یا وہ کپڑی جو انسی معطر ہون
بضرورت استعمال کری تو لازم ہی کہ دماغ بند کرکی اور احوط ہی بلکہ خالی
از قوۃ نہین معلوم ہوتا کہ ترک استعمال ریاحین بہی واجب ہی اور نہایت
احتیاط یہہ ہی کہ جو میوی خوشبودار ہون مثل سیب و بہی وغیرہ اونہین بہی
نہ سونگہی اگرچہ اس قسم کی میوونکا کہانا قباحت نہین رکہتا چنانچہ بعض
احادیث ان دونو مطلبون پر دلالت کرتی ہین اور مشہور یہہ ہی کہ خلوق
کعبہ کی خوشبو مستثنی ہی مگر چونکہ مصداق مین اوسکی اشتباہ ہی لہذا
اوسکا ترک بہی احوط ہی اور خلوق وہ چیز ہی کہ جس سی خانہ کعبہ کو خوشبو کرتی ہین
اور وہ خوشبو جو اوس بازار مین کہ مابین صفا و مروہ واقع ہی عطارونکی
دوکانونکی قریب گذرنے مین دماغ تک پہنچتی ہی وہ مستثنی ہی مگر اجتناب

احوط ہی اور کفارہ مین خوشبو کی ایک گوسفند ذبح کرنا چاہئی اور احوط
بلکہ اقوی یہہ ہی کہ بوئی بد سی دماغ بند کرنا حرام ہی البتہ جس مقام پہ
بد بو ہو وہانسی دوڑکر گذر جانا مضائقہ نہین رکہتا چھٹی لباس دوختہ کا
پہننا اور جو شی مثل دوختہ ہو مانند اوس لباس کی جو نمدسی بنایا جاتا ہے
مثل کلیچہ و کلاہ نمدی ان سب سی بہی اجتناب چاہئی اور احوط یہہ ہے
کہ مطلق لباس دوختہ کا استعمال نکری اگرچہ بہت کم سیا ہوا ہو یہانتک
کہ ہمیانی کہ جسمین روپی رکہتی ہین اور اوسی کمر مین باندہتی ہین مگر اقوی یہہ ہے
کہ ہمیانیکا کمر مین باندہنا جائز ہی اور اولی یہہ ہی کہ ایسی تدبیر کری جسمین
گرہ نہ لگائی اور احوط یہہ ہی کہ جو عارضہ فتق کی لئی لنگوٹ باندہا جاتا ہی
وہ بہی سیا ہوا نہو مگر جسوقت ضرورت داعی ہو تو باندہ سکتا ہی اور ایسی
صورت مین بمقتضاء احتیاط یہہ ہی کہ فدیہ بہی دی مثل اوسکی کہ اگر کسیکو
لباس دوختہ کی پہنی کی احتیاج ہو تو اوسی لازم ہی کہ ایک گوسفند فدیہ دے
اور بمقتضاء احتیاط یہہ ہی کہ جامہ احرام مین گرہ نہ لگائی خصوصاً چادر
مین اور گہنڈی لگانا یا سوئی یا کسی لکڑ ایسی دونوں پلی چادر کی ملا لینا بہی
احتیاطاً نہین چاہئی اور سیا ہوا کپڑا پہننا بنابر مشہور مرد کو حرام ہی عورتکی
لئی قباحت نہین معلوم ہوتی مگر قدما ازین سی بنابر احوط و اقوی عورتکو
بہی اجتناب لازم ہی اور قدما ازین کی حقیقت یہہ ہی کہ سابق ازین

ہمیانی کمر بند

رنان عرب حفاظت سرما کی سلئے روئی دالکر مثل دستانونکی ایک شی بانوہ
پہننی کی لئی بناتی ہین سا تو ین سیاہ سرمہ لگانا کہ جسمین زینت ہواگرچہ
مقصود اس شخص کا زینت نہو اور احوط یہہ ہی کہ بقصد زینت مطلق سرمہ سے
اجتناب کری آٹہوین آئینہ دیکہنا اور بعض علمانی تصریح کی ہے کہ
عینک بہی نہ لگائی مگر بضرورت اور آب صاف مین بہی منہ نہ دیکہے
اور اقوی ان دونو چیزونکا جواز ہی نوین مرد کی لئی موزہ و چکمہ و جراب کا
پہننا یا جو چیز تمام پشت پا کو چہپائی اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ جو شے
تہوڑی سی بہی ساتر ہی وہ مثل کل ساتر کی ہی مگر مقام بند نعلین اور
دلیل اسکی ظاہر نہین ہی لکن احتیاط بہتر ہی اور جس حالت مین نعلین
نہون اور موزی پہننی کی ضرورت ہو تو احوط یہہ ہی کہ اون موزون کو
سامنی سی شگاف کردی دسوین فسوق اور مراد فسوق سی دروغگوئی
ہی بعض علمانی سباب کو یعنی زشت کلامی کو اور بعض علمانی مفاخرتکو
بہی داخل کیا ہی اور بعض نی مفاخرت کو سباب کیطرف راجع کیا ہی
اس لئی کہ مفاخرت کا نتیجہ یہہ ہی کہ اپنی نسبت اظہار فضایل اور
غیر سی سلب فضائل یا نسبت بغیر اثبات رزالت اور اپنی ذات سی
سلب رزالت اور ان سبکی حرمت مین شبہہ نہین ہی گیارہوین جدال
یعنی لا واللہ یا بلی واللہ کہنا اور احوط یہہ ہی کہ اسمین مطلق قسم نہے

دوسرا آپ جی کی تیرا مرات ہوئیں

شامل کیجائی اور وقت ضرورت اثبات حق یا نفی باطل کی لئی جائز ہے
اور اگر جدال صادق ہو اور تین بار سی کم زبان پر جاری ہو تو اوسکی لئے
استغفار کافی ہی اور اگر تین مرتبہ واقع ہو تو کفارہ اوسکا ایک گوسفند ہے
اور قسم دروغکی بارہمین مشہور یہہ ہی کہ پہلی مرتبہ گوسفند دوسری مرتبہ گائے
تیسری مرتبہ شتر دیا جائی بارہوین[12] مارنا اون جانور ونکا جن کا مسکن
بدن یا کپڑی مین ہو مثل جون یا پسٹوکی یا مانند کنہ کہ جسی ہندی مین
کلی کہتی ہین اور وہ اونٹ کی بدن پر ہوتی ہی اور اون جانور ونکا
بدن یا کپڑی پر سی اوٹھا کر پہینک دینا بلکہ ایک جگہہ سی دوسری جگہہ
رکہدینا کہ مقام اول اوس جانور کی لئی زیادہ تر جائی محفوظ ہو
تیرہوین[13] انگوٹہی کا بقصد زینت پہنا مگر من باب استحباب مضائقہ
نہین رکہتا اور استعمال حنا کوبہی بخیال زینت حالت احرام بلکہ قبل
احرام اگر احتمال بقاء اثر ہو تو علمانی حرام جانا ہی اور بعضون نی احتیاط
کی ہی کہ بغیر قصد زینت بہی منہدی نہ لگائی چودہوین[14] بقصد آرایش
عورت کا زیور پہنا مگر وہ زیور جو قبل احرام ہمیشہ پہنی رہتی ہو اوسکا احرام کے
لئی نہ اوتارنا و پہنی رہنا مضائقہ نہین رکہتا لیکن چاہئی کہ اوسے
اپنی شوہر یا مرد غیر کو قصداً نہ دکہلای پندرہوین[15] بدنمین روغن
ملنا اور مقتضای احتیاط بلکہ اقوی یہہ ہی کہ اگر روغن خوشبودار ہے

مکروہات احرام

ہو

نہو تو بھی اوسکا استعمال نہ کری مگر وقت ضرورت سولہوین بالونکا
ازالہ کرنا اپنی بدنسی یا غیر کی بدنسی خواہ دوسرا شخص محل ہو خواہ محرم
یہانتک کہ ایک بال بھی بدنسی جدا نہ کری مگر بضرورت مثل اسکے
کہ اگر کسی شخص کی جوئین پڑجائین یا دردسر عارض ہو یا آنکھہ مین بال
پڑجای اور وہ باعث اذیت کا ہو تو اینسی ضرور تونمین ازالہ موجانیہی
اور جو بال وضو یا غسل مین اوکہڑجای اوسکا کفارہ نہوگا ورفدیہ
سر منڈانیکا ایک گوسفند ہی یا تین روزہ رکہنا یا صدقہ دینا دس
مسکینون کو ایک ایک مُد اور بعض علمانی فرمایاہی کہ بارہ مد چہہ
مسکینونکو دی اور مقتضای احتیاط یہہ ہی کہ گوسفند اختیار کری
اور جسوقت دونو بغلونکی بالونکا ازالہ کری یا ایک بغل سی بھی ازالہ
کری تو علے الاحوط بلکہ اقوی یہہ ہی کہ کفارہ مذکورہ دی اور اگر
سر پر یا داڑہی پر ہاتہہ پہیری اور ایک یا دو بال گر پڑین تو مٹہی بہر
گیہون صدقہ مین دی سترہوین مرد کا سر چہپانا اور مقتضای
احتیاط یہہ ہی کہ مٹی یا مہندی بھی پانی مین گوندہ کر سر پر نہ رکہے
اور کسی چیز کو سر پر نہ اوٹہای اور احوط اولی یہہ ہے کہ سر کو اپنی اعضای
بدنسی بھی نہ چہپائی مثل ہاتہہ کی لیکن ہاتہہ بھی سر پر نہ رکہے اگرچہ
اظہر جواز معلوم ہوتاہی اور دونو کان بظاہر سر مین محسوب ہین

ودونو کان بظاہر سر مین محسوب ہین

اور بعض اجزای سر کا چھپانا بھی حکم مین سر چھپانی کی ہی مگر تسمہ مشک آب
سر پہ رکھ لینا یا مثل رومال درد سر کی لئی سر مین باندھ لینا مستثنے
ہی اور اظہر و اشہر یہہ ہی کہ مرد کو منہ چھپانا مضائقہ نہین رکھتا اور قول
بممانعت شاذ ہی اور پانی بلکہ جو شی مثل پانیکی رقیق ہو اوسمین غوطہ لگانا
سر چھپانیکی حکم مین ہی اور سر چھپانیکا فدیہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہہ ہے
کہ جی مرتبہ سر چھپائی اوتنی گوسفند فدیہ دی خصوصًا جس صورت مین
بلا عذر یا اوقات مختلفہ مین سر چھپائی اٹھارہوین عورت کا نقاب
وغیرہ سی منہ چھپانا یا بعض اجزاء و کا چھپانا لیکن جس صورت مین نماز کے
لئی سر کو چھپائی اور من باب مقدمہ اطراف منہ کی بھی چھپ جائین تو
مضائقہ نہین رکھتا لیکن بعد نماز چاہیکہ فوری کھول ڈالی اور نامحرم سے
عورت کو اسطور پر منہ چھپانا جائز ہی کہ جو شی از قسم چادر وغیرہ سر پر
اوڑہی ہی اوسی محاذی ہینی بلکہ ذقن تک کھینچ لی مگر بعض علما واجب جانتی ہیں
کہ اوس چادر کو ہاتھہ یا لکڑی سی اپنی منہ سی جدا رکھی تا مثل نقاب ہونے
پائی اور اگر مثل نقاب ہو جائی تو کفارہ مین ایک گوسفند دی اور
یہ قول احوط ہی بلکہ خالی قوت سی نہین ہی اونیسوین منزل چلنی مین
مرد کا بالائی سر سایہ قرار دینا مثل ہودج وغیرہ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ
علی الاحوط اور مقتضائی احتیاط یہہ ہی کہ محمل کی پہلو مین یا جو شی

کہ اسکی

کہ اسکی سر کی مقابلہ مین نہو اوسکی سایہ مین نہ چلی مگر اسکا جائز ہونا خالی
از قوت نہین معلوم ہوتا اور منزل پر پہنچکر یہہ شخص اپنی کار و بار کی لئی امد و رفت
بہی کرتا ہو تو بہی سایہ مین چلنا جایز ہی مگر خاص وقت آمد و رفت اگر احتیاط کری تو بہتر ہے
اور وقت ضرورت مثل ہنگام بارش و شدت گرما و سرما سایہ کر لینا جائز ہے
لیکن کفارہ بہی دینا چاہئی اور عورتون اور لڑکون کی واسطی سایہ مین
چلنا جائز ہی بغیر کفارہ اور سایہ کرنیکا کفارہ ایک گوسفند ہی اور
احوط یہہ ہی کہ جی دن سایہ کیا ہو ہر دنکی عوض مین ایک گوسفند دے
بیسوین اپنی بدنسی خون کا نکالنا اور اگر یہہ شخص جانتا ہو کہ کہجائی
یا مسواک کرنی سی خون نکل آیگا با اینہمہ کہجائی یا مسواک کری تو موجب
کفارہ ہوگا اور وقت ضرورت خون کا نکالنا جائز ہی بعض علمانے
کفارہ مین اسکی ایک گوسفند اور بعضون نی ایک مسکین کا اطعام
تجویز کیا ہی اکیسوین ناخن کاٹنا خواہ سارا ناخن کاٹی خواہ کوئی
جزو اوسکا کاٹی اور جس صورت مین اذیت ہو مثل اسکی کہ ایک جزو
ناخن کا ٹوٹ جائی اور باقی ماندہ ایذا پہنچائی تو اوسی کاٹ ڈالی
اور اوسکی فدیہ مین ایک مد طعام دی اور فدیہ ساری ناخن کا بہی
یہی مد ہی اور اگر کل ہاتہہ پیر کی ناخن ایک مجلس مین کاٹی تو ایک گوسفند
لازم ہی اور اگر ایک مجلس مین ہاتہو نکی ناخن کاٹی اور دوسری مجلس مین

ہاتہ کی ناخن اور ایک مجلس مین پانو کی ناخن

پڑتی کاٹی تو دو گوسفند لازم ہین بائیسوین [۲۲] دانتونکا اوکہیڑنا اگرچہ خون نہ نکلی بعض علمانی فرمایاہی کہ کفارہ اسکا ایک گوسفند ہی اور یہہ احوط ہی تیئسوین [۲۳] اوکہیڑنا اوس درخت یا اوس گہانس کا جو حرم مین اوگی ہو مگر جس صورت مین اس شخص کی زمین مملوکہ یا مقام استقامت پر اوگی ہو یا اسنی خود اوسی درخت یا گہانس کو بویا ہو تو ایسی صورت مین اوکہیڑنا مضائقہ نہین رکہتا اور گیاہ اذخر و درخت میوہ دار و درخت خرما مستثنے ہی اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو اوکہیڑی تو ایک جماعت علمانے فرمایا ہی کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گائی اور اگر چہوٹا ہو تو ایک گوسفند کفارہ دی اور اگر کوئی شاخ وغیرہ توڑی تو قیمت اوسکے کفارہ مین دی اور کہانس کی اوکہیڑنیمین استغفار کافی ہی اور حرم مین اونٹ چرنیکو چہوڑ دینا جائز ہی مگر آپ اوسکی لئی کہانس نہ کاٹے اور اس حکم مین محرم مخصوص نہین ہی بلکہ ہر فرد بشر شامل ہی اور اگر کوئی شخص بعنوان متعارف راہ چلی اور بعض اجزاء گیاہ حرم قطع ہو جائین تو کوئی قباحت نہین ہی چوبیسوین [۲۴] ہتیار باندہنا مثل تلوار و نیزہ یا ہو شئی سامان حرب یا آلہ جنگ ہو مگر وقت ضرورت اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ مانند زرہ و خود یا جو مثل انکی آلات حفاظت سی ہو نہ آلات دفع سی وہ بہی داخل اسلحہ ہی اور احوط یہ ہے کہ ہتیار اپنی ہمراہ بہی نہ رکہی ہر چند بدن اوسکو لگایا ہو واللہ العالم

(حاشیہ:) درخت بزرگ حرم ... [illegible]

فصل دوسری بیان طواف عمرہ مین

فصل دوسری بیان مین طواف عمرہ کی اور اسمین تین مقصد مین

مقصد پہلا بیان مین ان اعمال سنتیہ کے کہ جنہین تا زمان ارادہ طواف ہنگام دخول مکہ معظمہ و مسجد الحرام بجا لانا چاہی سنت ہی کہ جسوقت حرم مکہ معظمہ مین پہنچی اونٹ سی اوتری دخول حرم کی لئی غسل کری اور پابرہنہ نعلین ہاتہہ مین لیکر بہمین ہیئت داخل ہو حدیث مین وارد ہی جو شخص حق تعالی کی لئی اس باب تواضع و فروتنی اس ہیئت کو اختیار کری خداوند عالم اوس شخص کی نامہ عمل سی لاکہہ گناہ محو کرتا ہی اور اوسکی لئی لاکہہ حسنہ لکہتا ہی اور لاکہہ حاجتین اوسکی برلاتا ہی اور حرم مین داخل ہونیکی وقت یہہ دعا پڑہی

دعاے دخول حرم

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَرْجُوا أَنْ أَكُونَ مِمَّنْ أَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيبًا لَكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا وَفَّقْتَنِي لَهُ أَبْتَغِي بِذَلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ إِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِي وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِي عَلَى النَّارِ وَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور مستحب ہے کہ اگر ممکن ہو تو مکہ معظمہ مین داخل ہونیکی لئی دوسرا

غسل کری اور جسوقت داخل ہوتو ساتھہ آرام بدن اور اطمینان قلب کی داخل ہو اور چاہئی کہ جو راہ بالای مکہ معظمہ کے واقع ہی اوس راہ سی داخل ہو مگر بعض علمانی فرمایا ہی کہ اوس راہ سی داخل ہونا مخصوص اون لوگونکی لئی ہی جو مدینہ منورہ سی جاتی ہین اور بعض علمانی مسجد حرام مین بہی داخل ہونیکی لئی غسل ذکر کیا ہے اور چاہئی کہ در بنی شیبہ سی داخل ہو اور کہتی ہین کہ وہ در فی الحال باب السلام کی برابر واقع ہی اور چاہئی کہ جسوقت باب السلام سی داخل ہو تو سیدہا ستونون تک چلا جائی اور بکمال خضوع و خشوع اور آرام بدن و اطمینان قلب در مسجد پر کہڑا ہو اور یہہ کلمات جو حدیث صحیح مین وارد ہوی ہین زبان پر جاری کری اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بِسمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمَاشَآءَ اللّٰہُ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنبِیَآءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبرَاہِیمَ خَلِیلِ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ یہہ دعا پڑہی بِسمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَمَاشَآءَ اللّٰہُ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَخَیرُ الاَسمَاءِ لِلّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنبِیَآءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبرَاہِیمَ خَلِیلِ الرَّحمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَی المُرسَلِینَ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

غسل وقت دخول حرم

وقت دخول مسجد الحرام دعا ۲

وَاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ
اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِكَ وَعَلٰی اَنْبِیَائِكَ وَرُسُلِكَ
وَسَلِّمْ عَلَیْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَ
احْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِهٖ وَزُوَّارِهٖ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ
یَعْمُرُ مَسَاجِدَهٗ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یُّنَاجِیْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ
زَائِرُكَ فِیْ بَیْتِكَ وَعَلٰی كُلِّ مَاْتِیٍّ حَقٌّ لِّمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ
خَیْرُ مَاْتِیٍّ وَّاَكْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِاَنَّكَ اَنْتَ
اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَبِاَنَّكَ وَاحِدٌ
اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّكَ كُفُوًا اَحَدٌ وَّاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ یَا جَوَادُ یَا
كَرِیْمُ یَا مَاجِدُ یَا جَبَّارُ یَا كَرِیْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ
اِیَّایَ بِزِیَارَتِیْ اِیَّاكَ اَوَّلَ شَیْءٍ تُعْطِیْنِیْ فَكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ
بعد اسکے تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ پھر کہے وَاَوْسِعْ عَلَیَّ
مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ

[margin: یا رحیم]

وَالْجِنِّ وَشَرَّفَ سَقَّةَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بعد اسکی داخل مسجد ہو اور کہے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بعد اسکی
ہاتھونکو اوٹہاوی اور کعبہ کے طرف مونہہ کری اور یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا فِیْ اَوَّلِ مَنَاسِكِیْ اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِیْ وَاَنْ
تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِیْئَتِیْ وَاَنْ تَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
بَلَّغَنِیْ بَیْتَهُ الْحَرَامَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّ هٰذَا بَیْتُكَ الْحَرَامُ الَّذِیْ
جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُبَارَكًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
اَلْعَبْدُ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَیْتُ بَیْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ
وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِیْعًا لِاَمْرِكَ رَاضِیًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ
الْفَقِیْرِ اِلَیْكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ
اسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ پہر کعبہ کے طرف خطاب کری اور کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ وَكَرَّمَكِ وَجَعَلَكِ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
وَاَمْنًا مُبَارَكًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ اور جسوقت حجر الاسود کو دیکہی مُنہ اوسکے
طرف کرکی کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ
لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰی وَاَحْذَرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ

دعا وقت خطاب کعبہ

دعا وقت دیکھنے حجر اسود

رستم

ویمیت ویمیت ویحیی وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی
کل شیء قدیر اللھم صل علی محمد وال محمد وبارک علی محمد
وال محمد کافضل ما صلیت وبارکت وترحمت علی ابراھیم
وال ابراھیم انک حمید مجید وسلام علی جمیع النبیین و
المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللھم انی اومن بوعدک و
اصدق رسلک واتبع کتابک اور آہستہ چلی اور خوف الہی سی قدم
چھوٹی اوٹھاوی جسوقت حجر اسود کی نزدیک پہنچی ہاتونکو بلند کری اور حمد
وثنای الہی بجالاوی اور محمد اور آل محمد پر صلوات بھیجی اور کہی اللھم تقبل
منی اور ہاتھونکو اور منہہ اور بدن کو حجر اسود سی مس کری اور اوسکا بوسہ لے
اور بوسہ لینا ممکن نہو تو حجر اسود سی اپنی ہاتھہ کو مس کری اور اگر یہہ بھی ممکن نہو
تو اشارہ کری اور یہہ دعا پڑہی اللھم امانتی ادیتھا ومیثاقی تعاھدتہ
لتشھد لی بالموافات اللھم تصدیقا بکتابک وعلی سنۃ نبیک
صلواتک علیہ وآلہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
وان محمدا عبدہ ورسولہ امنت باللہ وکفرت بالجبت و
الطاغوت واللات والعزی وعبادۃ الشیطان وعبادۃ کل ند
یدعی من دون اللہ اور اگر ساری دعا نہ پڑہ سکی تو جسقدر ممکن ہوا سیقدر
پڑہی اور یہہ کہی اللھم الیک بسطت یدی وفیما عندک عظمت

ذکر نزدیک آنے حجر اسود کی

ذکر حجر اسود

رَغْبَتِی فَاقْبَلْ سَعْیِی وَاغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ✝

مقصد دوسرا واجبات طواف اور بعض احکام طواف

مین جو شخص عمرہ تمتع کا مکلف ہو بعد دخول مکہ معظمہ اوسی واجب ہے کہ طواف خانہ کعبہ سی ابتدا کری اور طواف عمرہ کا ایک رکن ہی جو شخص عمداً اسی ترک کری یہانتک کہ قبل از وقوف عرفات طواف بجا نہ لائی عمرہ اوسکا باطل ہی خواہ عالم مسئلہ ہو خواہ جاہل مسئلہ ہو اور ظاہرا ترک طواف سی حج اوسکا حج افراد ہو جائیگا اور سال آیندہ وجوب قضای حج قوی معلوم ہوتا ہی مگر جس شخص کا حج تمتع بسبب عذر بمبدل بحج افراد ہو جائے تو وہ معذور ہی تفصیل اسکی آگی مذکور ہوگی اور اگر کسی نی سہواً ترک طواف کیا ہو تو اوسپر لازم ہی کہ جسوقت ممکن ہو طواف کو بجا لائی اور اگر سعی کر چکا ہو تو سعی کا بہی اعادہ کری اور مریض کی لئی اگر ممکن ہو تو کسی کی کندہی پر سوار ہو کر طواف کری اور اگر کندہی پر ممکن نہو تو اپنی طرف سی نائب معین کری اور آگاہ ہونا چاہئی کہ طواف مین بارہ امر واجب ہین پانچ امر خارج سی شرط طواف ہین اور سات امر واجب داخل طواف ہین پہلی اونمین سی طہارت ہے حدث سی پس محدث کو طواف واجب جائز نہین ہی اور اگر اوسنی غفلۃً طواف کیا ہو تو باطل ہی اور اگر اثنای طواف مین محدث ہووی پس اگر

واجبات طواف مقصد دوسرا

احکام طواف

پس اگر بعد تجاوز نصف طواف محدث ہوا ہی تو اوسکو قطع کرے
اور طہارت کر کی جس مقام سی قطع کیا ہی اوسی مقام سی پھر شروع
کر کی اوس طواف کو تمام کری اور اگر نصف طواف سی قبل محدث
ہوا ہی تو طہارت کر کی از سر نو طواف کری اور اگر شک ہو
طہارت کرنیمین بعد حدث یا ٹوٹ جانیمین اوس طہارت کے
جو کر چکا ہی خواہ شک قبل طواف ہو یا بعد طواف یا اثناء طواف
مین تو حکم اوسکا حرف بحرف حکم اوس شک کا ہی جو طہارت
نمازمین واقع ہوا اور طواف کنندہ اگر غسل و وضو سی معذور ہے
تو اسی واجب ہی کہ طواف مباح ہونکی لئی تیمم کری جسطرح جیسے
نماز کی لئے تیمم مقرر ہی اور اگر پانی یا وہ چیز کہ جس پر تیمم جائز ہے
ممکن نہو تو حکم اوسکا مثل اوس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہو
یعنی جنب ما یوس ہو اپنی طواف سی تو اپنی جانب سی نائب مقرر کری گا
مگر احوط یہہ ہی کہ خود بھی طواف کری اور اسیطرح اگر جنب نے
تیمم سی طواف کیا ہو تو مقتضائی احتیاط یہہ ہی کہ بعد طواف
اپنی طرف سی نائب بھی کری دوسرے شرط یہہ ہی کہ بدن اور
لباس طاہر ہو بلکہ مقتضائی احتیاط یہہ ہی کہ جو نجاست نماز مین
مثل خون کمتر از درہم و خون جروح و قروح معفو ہی وہ بھی بدن

بیان مسائل طواف

ولباس مین نہو سلئی کہ بعض علما مطلق نجاست کا مسجد مین داخل کرنا
حرام جانتی ہین اگرچہ خلاف اسکا اقوی معلوم ہوتا ہے اور اگر کوئی
شخص طواف کری اور بعد طواف نجاست پر مطلع ہو تو اظہر یہہ ہے
کہ طواف اوسکا صحیح ہوگا اور اگر اثناء طواف مین نجاست پر مطلع ہو تو
بعض علما کا یہہ مختار ہی کہ طواف کو قطع کری اور نجاست دور کر کے
جس مقام سی قطع کیا ہی اوسی مقام سی پہر طواف شروع کر کے
تمام کری اور احوط یہہ ہی کہ بعد اتمام از سر نو طواف کو بجالائے
خصوصاً جس صورت مین چار شوط کامل نہوی ہون اور ایسا فعل
کثیر کہ موجب قطع طواف ہووی واقع ہوا ہو اور اگر حالت طواف
مین بدن یا لباس نجس ہوجائی تو اوسکا بہی حکم مثل حکم سابق کے
ہے مگر اس حالت مین اظہر یہہ ہی کہ اتمام طواف کافی ہوگا اور
اگر کوئی شخص نجاست کو بہول گیا ہو اور اوسی حالت سی طواف
کری تو اقوی واحوط یہہ ہی کہ اوس طواف کا اعادہ کرے
تیسری شرط مردون کی لئی ختنہ کرنا ہی پس جس شخص کا ختنہ نہوا ہو طواف
اوسکا باطل ہوگا اور نسوانکی نسبت یہہ شرط نہین ہی اور بنابر احتیاط
ثبوت اس شرط کا لڑکونکے لئی بہی پایا جاتا ہی پس اگر بدون ختنہ لڑکا
طواف کرے یا کوئی شخص لڑکون کو طواف کرائی تو طواف لنسا

دربیان سہو طواف

بیان ختنہ

اونکا

اونکا باطل ہوگا اور نسوان اونکی لئی بعد بلوغ حلال ہونگی مگر جب کہ خود جا کر
طواف نسا بجالائین یا اپنی جانب سی نایب معین کرین جو نہی شرط بنا بر
احوط بلکہ اقوی ستر عورت ہی لکن جس کپڑی سی ستر عورت کیا جای اوسکا
مباح ہونا لازم ہی بلکہ احوط یہہ ہی کہ جمیع شرائط لباس مصلی ملحوظ رہین بسبب اسکے
کہ حدیث مین وارد ہی کہ طواف حکم مین نماز کی ہی پانچوین شرط نیت ہی چاہئے
نیت اسطرح کری کہ سات دوری طواف خانہ کعبہ کی بجالاتا ہون مین طواف
عمرہ تمتع فرض حجۃ الاسلام سی بجہت اطاعت و فرمان برداری خداوند عالم کی
اور وہ واجبات کہ داخل حقیقت طواف ہین پہلی یہ ہی کہ ابتدا کرنا ہے
حجر اسود سی اس نہج پر کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر اسود پر مرور
کری مگر چونکہ تحقیق اسکا بروجہ حقیقت بہت مشکل ہی بلکہ متعذر لہذا اسقدر
کافی ہوگا کہ اول اجزای بدن کو اول اجزاء حجر اسود کی مقابل واقع
کری لہذا کلام کیا ہی علمانی تعین مین اوس جزو کی جو انسان مین جملہ
اجزای بدن پر مقدم ہی اب دیکھا چاہئی کہ آیا وہ جزو طرف بینی ہی یا نوک
پیرون کی انگوٹہون کی سری ہین یا وہ جزو مقدم مختلف ہو جاتا ہی
اشخاص مین جیسا بعض لوگون مین بسبب بزرگی شکم جزو اول اون کا
ایک جزو شکم ہوتا ہی اور لیکن حجر اسود کا جزو مقدم پس وہ چاندی
کی ستر کی نیچی پوشیدہ ہی اس حالت مین ظاہر ہی کہ مراعات محاذات نہایت

کا محرم بعد عمرہ کا کپڑا دار ... [illegible]

مشکل ہوگی خصوصاً بسبب ازدہام شیعہ وسنی کہ طواف کے لئے مجتمع ہوتے ہیں
حالانکہ دو پتھر نصب کئے ہین کہ بسبب و نکی طواف کنندہ کو علم یا مظنہ محاذات
حجر اسود سے حاصل ہوتا ہے لہذا علماء متاخرین رحمہم اللہ نی رفع اس مشقت و
حرج کا مختلف وجہوں سے کیا ہے پہلی واجب نہونا ابتدا کرنیمین اول حجر اسود
سے بلکہ جسقدر واجب ہے فقط ابتدا کرنا حجر سے ہے نہ یہہ کہ اول حجر سے
دوسری وجہ یہہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہے یعنی اتنا کافی ہے کہ عرف
مین کہین کہ طواف کنندہ مقابل اول حجر ہے تیسری وجہ یہہ کہ شخص مکلف کسیقدر
پہلی محاذات حجر سے طواف کرے اور یہہ قصد کرے کہ ابتدا دورہ واجبی
محاذی حجر اسود سے ہوگی اور انتہا اوس دورے کی اوسی مقام محاذی
پر ہوگی اور جو کچھہ اس دورے مین زاید ہو وہ من باب مقدمہ علمیہ ہوگا اور جب
تک حجر اسود کی محاذی ہو اس قصد کو اپنی ذہن مین رکہے اور اگر قلب مین
اس قصد کی استدامت بہی دشوار ہو تو اسکی بہی حاجت نہین ہے بسبب
اسکی کہ نیت ایک ارادہ ہے کہ قلب سے تعلق رکہتا ہے اور باعث عمل کا ہوتا
ہے اور یہہ تیسری وجہ اقوی واحوط ہے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
والہ کا سوار ہوکر طواف بجالانا حدیث صحیح سے پایا جاتا ہے اس وجہ سے محمول
ہوسکتا ہے دوسری ختم کرنا ہر دورے کا حجر اسود پر اور اسکا تحقق نہین مگر
جب کہ اخر طواف مین جزو اول بدن کی محاذات جزو اول حجر سے

در بیان بحث طواف

در بیان نیت

حاصل

حاصل ہو اور اسمقام پر بھی اگر بنظر اسکی کہ یقین حاصل ہو کہ دوری حجر اسود سے تمام
ہوئی کسیقدر دور بھی بڑہ جائی اور یہہ ارادہ کری کہ زیادتی من باب مقدمہ ہی اور
داخل دورہ نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ محاذاتکا یقین حاصل ہوجائی تو کافی ہوگا
تیسرے یہہ کہ ہر حال طواف مین خانہ کعبہ کو دست چپ کے جانب رکہی پس اگر طواف کنندہ
بعض اجزاء طواف مین ارکان کی بوسہ لینی کو مثلاً خانہ کعبہ کیطرف مُنہ کری یا یہہ کہ
وقت ازدحام حاجیونکی ریلونکی وجہ سی خانہ کعبہ کیطرف مُنہ یا پشت ہوجائی اوتنا جزو
دوریکا محسوب طواف مین نہوگا اور اعادہ اوس جزوکا واجب ہے اور اسمقام پر اشکال
ہوتا ہی اوسوقت کہ جب طواف کرنیوالا دروازونسی حجر اسمعیل کی گذرتا ہی وہ
اشکال یہہ ہی کہ یہہ شخص حجر اسود کیطرف سی چلا آتا ہی درانحالیکہ خانہ کعبہ
اوسکی بائین شانی کیطرف ہی اب اگر باب حجر اسمعیل جسطرح سی آتا ہی اوسی طرح
سیدہا گذرجائی تو وقت محاذات باب حجر خانہ کعبہ بائین شانی کی مقابل نرہیگا
بلکہ پشت کی جانب پڑیگا اگرچہ حجر اسمعیل بائین شانی پر پڑیگا مگر وہ خانہ کعبہ کا مصداق
نہین اسوجہ سی بعض محتاطین باب حجر تک پہنچنی سی پہلی تہوڑا سا اپنی بدن کو
اپنی بائین جانب کج کرتی ہین کہ شانہ چپ اونکا خانہ کعبہ سی منحرف نہو اور اسیطرح
دوسرے باب حجر تک پہنچنی سی قبل بدن اپنا تہوڑا سا داہنی جانب کج کرتی ہین تا شانہ
چپ خانہ کعبہ سی منحرف نہو اور اسی امر کو اوسوقت جب ارکان پر پہنچتی
ہین ملحوظ رکہتی ہین اسلئی کہ اگر انسان اوسی خط مستقیم پر کہ خانہ کعبہ کے

گوشون تک پہنچا ہی وہا نسی جب آگی بڑہا تو خانہ کعبہ اوسکی بائین
شامی کی مقابل نرہیگا اور یہان پر زیادہ اشکال ہی لیکن ان
وقتونکا ملحوظ رکہنا کلمات علماسی نہین نکلتا بلکہ اونکی ظاہر
کلمات سی معلوم ہوتا ہی کہ طواف بخط مستقیم جمیع اجزا مطاف
مین کفایت کرتا ہی اور احادیث سی بہی یہی مستفاد ہوتا ہی خصوصًا
طواف کرنا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی
اونٹ پر سوار ہوکر اور اگر حجر اسمعیل داخل خانہ کعبہ قرار دیا
جائی جیسا کہ مشہور علما کیطرف نسبت دیجاتی ہی تو اسصورت مین
اشکال اول اصل ہی سی رفع ہوجائیگا چوتہی حجر اسمعیل کا طواف
مین داخل کرنا کہ مقام مدفن جناب ہاجرہ مادر حضرت اسماعیل ودیگر
انبیا علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کا ہی اور چاہئی کہ حجر اسمعیل کی
گرد دورہ واقع ہو اور داخل ہوکر دورہ نکری پس اگر
مین داخل حجر اسمعیل ہوجائیگا تو وہ دورہ تمام باطل
نہوگا تدارک اوسکا اوس مقام سی کہ جہان سی داخل
بلکہ دورہ تمام از سر نو کرنا چاہئی ایک جماعت علمانی اس باب
بلکہ بعض علماسی باطل ہونا اصل طواف کا نقل کیا گیا ہی اور ظاہر
ہی لہذا بعد اتمام اعادہ کل طواف کا احوط ہی پانچوین واقع ہونا طواف

دربیان طواف

دربیان طواف

ومقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہر جانب سی باینمعنی کہ دیکہا جاتا ہی
کہ مسافت درمیان خانہ کعبہ ومقام حضرت ابراہیم علیہ السلام تخمیناً
ساڑہی چہبیس ہاتہہ ہوگی اور بلاحظہ اسمقدار کا ہر جانب سی ہوگا یعنی
کسی جانب مین وقت طواف اسمقدار سی زیادہ دور نہو بلکہ اسمقدار کی
اندر رہی پس اگر طواف کنندہ بعض حالت طواف مین مقدار مذکور سی زیادہ
تر خانہ کعبہ سی دور ہوجای تو اوتنا طواف کہ جتنا دورتر مقدار مذکور سی
واقع ہوا ہی باطل ہوگا اور حجر اسمعیل کے مقدار تخمیناً بیس ہاتہہ ہوگی اور
حجر بنابر احوط بلکہ اظہر شامل مقدار مذکور ہی پس محل طواف حجر کے علاوہ
ساڑہی چہہ ہاتہہ سی زیادہ نہین ہی پس اگر اس مقدار معین سی کوئی شخص
حجر سے دور ہوجائی تو مطاف سی خارج ہوجائیگا اور اوس قدر
طواف کا جو خارج مین واقع ہوا ہی اعادہ کرنا مطاف کے اندر احوط بلکہ اظہر
ہوگا چہٹے خروج طواف کنندہ کا خانہ کعبہ سی اور جو کچہہ خانہ کعبہ مین محسوب
ہی کہ وہ چہوٹا سا بطور چبوترہ کی گرد خانہ کعبہ بنا ہوا ہی اور نام اوس کا
شاذروان ہی پس اگر بعض حالتون مین طواف کنندہ اوس چبوتری پر راہ چلی تو
وہ جزو طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اوس جزو کا لازم ہوگا اور اسیطرح
اگر اثناء طواف مین دیوار حجر اسمعیل پر چڑہ جائی تو بہی اعادہ طواف لازم
ہی بلکہ احوط یہہ ہی کہ اثنائی طواف مین شاذروان کیطرف سی خانہ کعبہ کے

دربیان طواف

دیوار کی جانب اپنی ہاتھہ کو اور کان وغیرہ سی مس کرنیکی کو بہی بلند نکری
اور دیوار وحجر پر بہی ہاتھہ نرکھی ساتوین یہہ کہ سات شوط یعنی سات
دوری طواف کی کری نہ کم ہون نہ زیادہ پس اگر کسی شوط کو عمدًا کم
یا زیادہ کری تو در صورت کی اگر فعل کثیر واقع ہوا ہو کہ جسّی موالات فوت
ہوتی ہی تو اوس شوط کا اتمام واجب ہی اور اگر موالات فوت ہوی ہے تو یہہ صورت
قطع طواف مین داخل ہی اور حکم قطع طواف کا آگی مذکور ہوگا اور اگر کوئی
شخص از روی سہو کم کری تو اس حالت مین تفصیل مشہور ہی یعنی اگر

دربیان سہو طواف

نصف طواف سی تجاوز کیا ہی تو اوسی تمام کری گا اور اگر نصف طواف
سی کم کیا ہے تو اوس طواف کو از سر نو بجالاویگا اور اگر کسی شخص کو اپنی طواف
کی کمی وطن مین پہنچکر یاد آئی تو اوسی چاہئی کہ اپنی جانب سی نائب کری
اور بعض علمانی اس نہج پر تفصیل کی ہی کہ اگر طواف کنندہ ایک شوط بہولا
ہی تو اوس طواف کو بجالائیگا اور اگر ایک سی زیادہ بہولا ہی تو از سر نو
طواف کریگا اور یہہ قول احوط ہی اور اسّی زیادہ احوط یہہ ہی کہ جو کمی واقع ہوئی
ہی اوسی تمام کرکی از سر نو ساتون شوط بجالائی اور اگر ایک شوط کی یا نصف شوط یا
دو شوط کو مثلاً بقصد جزئیت طواف دیگر یا بقصد لغویت زیادہ کری تو کسی قسم کا
طواف مین ضرر نہوگا چاہی یہ قصد اول طواف مین ہو چاہی اثنار طواف مین چاہیے
سات شوط کی بعد ہو اور اگر اس طواف کے جزئیت کا قصد کری پس اگر ابتدائی

طواف مین قصد جزئیت کیا تہا تو پہلی ہی ہی بلا اشکال وہ طواف باطل ہی اور اگر اثناء طواف مین یہہ قصد کری گا تو جسوقت سی کہ یہہ قصد کیا ہے اوسوقت سی طواف باطل ہوگا اور اگر آخر مین یہہ قصد کریگا تو بہی مشہور بطلان طواف ہی اور مثال اسکی یہہ ہی کہ جیسی کوئی شخص نماز مین کسی رکعت کو زیادہ کردی اور اگر سہواً کسی طواف کو زیادہ کردی پس اگر ایک شوط سی کم ہی تو اوسی قطع کریگا اور اگر ایک شوط ہی یا ایک شوط سی زیادہ ہی تو طواف واجب صحیح ہوگا مگر طواف کنندہ کو مستحب ہے کہ بقصد مطلق قربت اوس دوری کی بہی ساتون شوط تمام کری اور اولی یہہ ہی کہ اگر سہواً زیادتی ہوی ہو تو بہی طواف کا اعادہ کری اور اگر طواف کنندہ عدد شوطہاے طواف مین شک کری پس اگر بعد فراغ طواف شک عارض ہو تو اوس شک کا اعتبار نہوگا اور اگر اثناء طواف مین واقع ہو اور وہ شک دائر ہو درمیان تمام و زیادتی مثل اسکی کہ آخر شوط مین شک کری کہ یہہ شوط ساتوان ہی یا آٹھوان تو شک اوسکا معتبر نہوگا اور اگر اثناء شوط مین شک واقع ہو کہ آیا یہہ شوط ساتوان ہی یا آٹھوان تو بعض علمانی فرمایا ہی کہ طواف اوسکا باطل ہی اور یہہ قول احوط ہی اور اگر طواف کنندہ اسبات کا یقین کری کہ سات شوط سی زیادہ نہین ہوئی تو اشہر یہہ ہی کہ جملہ شک کی صورتونمین طواف از سر نو کرنا لازم ہوگا اور ایک جماعت علمانی فرمایا ہی کہ بنا اقل پر رکہیگا مگر قول اول قوت سی خالی نہین ہے چنانچہ

در بیان طواف

فی الجملہ احوط یہی ہی اور اسی زیادہ احوط یہہ ہی کہ اقل پر بنا کرکی طواف
کو تمام کری اور پھر از سر نو طواف بجالائی اور جاننا چاہئی کہ طواف واجب کا
قطع نکرنا احوط ہی یعنی یہہ نچاہئی کہ طواف مین سی کچھ باقی رہ جای کہ اوسکو دوسرے
وقت زیادہ فاصلہ سی بجالائی غرض یہہ ہی کہ ساتون شوط تمام کری بلا عذر
بمحض خواہش نفس موالات عرفیہ درمیان طواف فوت نہونی پائی کہ اور
بعض علمانی قطع طواف کو تصریحاً منع فرمایا ہی اور اگر مرتکب قطع طواف ہو تو
احوط بلکہ اقوی یہہ ہے کہ از سر نو طواف کری ہر چند چار شوط بجالاچکا ہو لکن اگر
عذر عارض ہو کہ مانع اتمام طواف ہو مثل مرض یا حیض یا حدث بی اختیار پس
ایسی صورتمین مشہور تفصیل ہی یعنی اگر چار شوط کرچکا ہو تو جس جگہہ سی قطع
طواف کیا ہی پھر وہین سی شروع کرکی تمام کری اور اگر چار شوط نہین بجالایا
تو از سر نو طواف کریگا اور اگر طواف کنندہ اتمام پر قادر نہو تو احوط یہہ ہی کہ صبر کری
یہانتک کہ وقت طواف تنگ رہ جائی اور جس صورتمین قادر نہو تو اوسی کاندہے
پر سوار کرکی طواف دیا جائیگا اور اگر یہہ بہی ممکن نہو تو اوسکی طرفسی اتمام طواف
لئی نائب کیا جائیگا مقصد تیسرا استحبات حال طواف مین سنت ہی کہ
طواف برہنہ پا اور مشغول دعا و ذکر خدا رہی اور کلام عبث زبان پر جاری نکری اور قدم
چہوٹی اوٹہائی اور وہ افعال کہ جو نمازمین مکروہ ہین اونہین ترک کری اور بسند معتبر
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی مروی ہی کہ جو شخص وقت زوال سر برہنہ

دربیان قطع طواف

مستحبات طواف

خا

خانہ کعبہ کا طواف کری اور قدم چھوٹی اوٹھاۓ اور نامحرم پر نظر نکری اور کسی
شخص کے عورتین کو نہ دیکھی اور اپنی ہاتھہ بدنکو شوط مین حجر اسود سی مس کری بی اسکی
کہ اسے مس کرنیمین لوگونکو آزار پہنچی اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھی تو حق تعالی
اوس شخص کے لیٔ عوض مین ہر قدم کی ستر ہزار حسنہ لکھیگا اور اوس شخص سے ستر ہزار گناہ
محو کریگا اور بہشت مین ستر ہزار درجہ اوسکی لیٔ بلند کریگا اور ستر ہزار بندی آزاد کرنیکا ثواب
کہ ہر بندیکی قیمت دس ہزار درہم ہون اوسکی نامہ عمل مین لکھیگا اور اوس شخص کو ستر
ہزار آدمی کہ اوسکی اہلبیت سی ہونگی اونکا شفیع قرار دیگا اور اوس شخص کے ستر ہزار حاجتین
بر لایگا خواہ حوائج دنیویہ کا طالب ہو خواہ حوائج اخرویہ کا خواہان ہو اور سنت ہی کہ حالت
طواف مین یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی
طَلَلِ الْمَاءِ کَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ
یَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُکَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰئِکَتِکَ
وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ دَعَاکَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ
لَهٗ وَاَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْکَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ
لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَکَ اَنْ
تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا اور حاجت اپنی طلب کری حق تعالی سی اور سنت ہی کہ حال
طواف مین یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْکَ فَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ
فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ اور ہر شوط مین جسوقت در خانہ کعبہ پر

دعا وقت طواف

حاجت طلب کری

دعا حال طواف مین

پہنچی صلوات محمدؐ و آل محمدؐ پر بھیجی اور اس دعا کو پڑھے سَائِلُكَ فَقِيرُكَ مِسْكِينُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِي وَوَالِدَيَّ وَاَهْلِي وَوُلْدِي وَاِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ اور جسوقت حجر اسمٰعیل تک پہنچی ناودان طلائی پر نگاہ کری اور یہہ کہی اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِي مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اور جسوقت حجر سے گذر جاے اور پشت خانہ کعبہ پر پہنچی تو یہہ پڑھے يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ اِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور جسوقت رکن یمانی پر پہنچی ہاتھہ اوٹہا کر یہہ پڑھے يَا اللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَرَازِقَ الْعَافِيَةِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِيَةِ وَالْمَنَّانَ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيعِ خَلْقِكَ رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ وَشُكْرَ

دعا نزدیک حجر اسمٰعیل

وَشُکْرَ الْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ

پس خانہ کعبہ کیطرف سر اوٹہا کر کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَكَ وَعَظَّمَكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلِیًّا اِمَامًا اَللّٰھُمَّ اھْدِ لَہٗ خِیَارَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْہُ شِرَارَ خَلْقِكَ اور جسوقت دربیان رکن یمانی اور حجر اسود کی پہنچی تو یہہ دعا پڑہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور جسوقت ساتوین شوط مین مستجار تک پہنچی کہ یہہ پشت خانہ کعبہ کے ہی نزدیک رکن یمانی مقابل در خانہ کعبہ کے کہڑی ہو کر ہاتونکو کہولکر خانہ کعبہ کی طرف منہہ اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہنچا کر یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَۃُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْہِ مِنِّیْ وَخَفِیَ عَلٰی خَلْقِكَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اور بعد اسکی یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِنْ خَطَایَا وَعِنْدَكَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَۃٍ وَاَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَۃٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِہٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اِسْتَجِبْ لِیْ پس حاجت اپنی طلب کری اور دعا مین بہت مبالغہ کری اور جن گناہون کو جانتا ہی اونکا مفصلاً اور جنہین نہین جانتا ہی اونکا مجملاً اقرار کری اور اون

دعا وقت دیدن بیت
دعا دربیان رکن یمانی و حجر اسود
دعا در شوط ہفتم

گناہونکی لئی دعا عفو کری کہ انشاء اللہ وہ سب بخشی جائینگی بعد اسکے
جسوقت حجر اسود تک پہنچی تو یہہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ
بَارِكْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور چاہیئی کہ اس بابمین نہایت اہتمام کری کہ ہر مرتبہ
جسوقت اثناء طواف سی حجر اسود کی بوسہ دینی کو جائی یا ارکان سی ہاتہہ کو مس
کرنی کو یا استجار سی بدن مس کرنی جاوی تو اوس مقام پر نشان کری اور جب
مس وغیرہ سی فارغ ہو تو پہر اپنی جگہہ پر جاکر وہان سی چلی کہ طواف مین کمی و زیادتی
حاصل نہو فصل تیسری نماز طواف کے بیان مین واجب ہے کہ بعد طواف عمرہ
دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح بجالائی اور یہہ بہی واجب ہے کہ ان دونو رکعت
کو قریب مقام ابراہیم علیہ السلام بجالائی اور احوط یہہ ہی کہ بعد طواف اس نماز کی
پڑہنی مین جلدی کری اور مقتضای احتیاط یہہ ہی کہ پشت پر مقام ابراہیم
علیہ السلام کی اس نماز کو پڑہی اور اگر قریب مقام ممکن نہو اور اسقدر دوری ہوجائی
کہ قریب کا اطلاق نرہی اور اوس مسافت کو بعید کہین تو ایسی حالت مین مقام
ابراہیم علیہ السلام کی دونو جانبون سی ایک جانب اس نماز کو بجالائی اور اگر یہہ بہی
ممکن نہو تو جانب پشت مقام ابراہیم یا دونو پہلوونکی رعایت قربت جسقدر
ہوسکی ملحوظ رکہکر نماز بجالائی لیکن نماز طواف مستحب مین اختیار ہی تمام مسجد الحرام مین
جہان چاہی بجالائی بلکہ علمانی فرمایا ہی کہ نماز طواف مستحب کو ترک کرسکتا ہی اور اگر
کوئی شخص نماز طواف کو بہول جائی تو جسوقت یاد آئی قریب مقام بجالائی یا مسجد مین

فصل تیسری نماز طواف مین

در بیان نماز طواف

در بیان نماز مستحب طواف

بیان حکم نہ جاننے نماز طواف

قریب مقام بقدر امکان ملحوظ رکھکر بجا لاوی اور بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر سعی وغیرہ اس شخص نے کی ہی اوسکا اعادہ بہی لازم نہوگا اگرچہ احوط یہہ ہے کہ بعد نماز اعادہ بہی کری اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ واجب ہے ترتیب مابین نماز طواف کے اور بقیہ افعال کی یعنی باقی اعمال عمرہ بعد نماز طواف کے واقع ہون پس جو شخص واجبات نماز مثل قراءۃ وغیرہ نہ جانتا ہو تو عمرہ اوسکا باطل ہی اور اسیطرح حج بہی اوسکا باطل ہی پس حجۃ الاسلام سی بری الذمہ نہوگا لہذا مکلف کو لازم ہی کہ ہر حال مین خصوصًا وقت ارادہ حج بیت اللہ الحرام اپنی نماز کی تصحیح کر لی اور اگر ممکن ہو تو نماز طوافکو مقام ابراہیم مین بجماعت پڑہی کہ قراءۃ حمد و سورہ کی وغدغہ سی فارغ ہوجائی گا اور جو شخص کہ نماز طواف بہول گیا ہو اگر اوسی مسجد الحرام تک حاضر ہونا دشوار ہو تو جس مقام پر یاد آوی اوسی مقام پر نماز طواف بجا لائی گو کسی اور

بیان بھولنے نماز طواف

شہر مین بہی چلا جائی مگر احوط یہہ ہی کہ اگر دشوار نہو تو حرم مین حاضر ہوکر قریب مقام نماز بجا لائی اور بعض علمانی حالت عذر مین نائب کا بہیجنا مسجد الحرام مین لازم جانا ہی بنا بر اس قول کی احوط یہہ ہے کہ جس مقام پر نماز یاد آئی بقصد قضا اوسی بجا لائی اور اپنی طرفسی نائب معین کری کہ وہ نائب ان دو نو رکعتون کو قریب مقام ابراہیم بجا لاوی اور اگر یہہ شخص مرجائی تو اوسکی ولی کو قضا اوسی نماز طواف واجب ہی مثل قضا نمازہای یومیہ وغیرہ کہ جو میت سی فوت ہوئی ہون اور نماز طواف مین مستحب ہی

نماز طواف

کہ پہلی رکعت مین سورہ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت مین سورہ قل یا ایہا الکافرون

پڑھی اور جسوقت نمازسی فارغ ہو حمد و ثنای الٰہی بجالائی اور محمد و آل محمد
پر صلوات بھیجی اور حقسبحانہ تعالیٰ سی اعمال کی مقبول ہونیکی دعا کری اور یہ
کہی اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَلَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمَحَامِدِہٖ
کُلِّھَا عَلٰی نَعْمَائِہٖ کُلِّھَا حَتّٰی یَنْتَھِیَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَ
زَکِّ عَمَلِیْ اور بعض روایتوں میں ہی کہ یہ کہی اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِطَوَاعِیَتِیْ
اِیَّاکَ وَطَوَاعِیَتِیْ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ
اَنْ اَتَعَدّٰی حُدُوْدَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ رَسُوْلَکَ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمَلٰٓئِکَتَکَ وَعِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ پس سجدہ میں جاوی اور
کہی سَجَدَ لَکَ وَجْھِیْ تَعَبُّدًا اور کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ
کُلِّ شَیْءٍ وَالْاٰخِرُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ وَھَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ
فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنِّیْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ
عَلٰی نَفْسِیْ وَلَا یَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ فصل چوتھی بیان کیفیت

فصل کیفیت سعی میں

سعی میں اور اس فصل میں تین مقصد ہیں مقصد پہلا کیفیت آداب
سعی مابین صفا و مروہ اور بیان مستحبات میں کہ جنہیں قبل سعی کے
بجالانا چاہئے جسوقت ارادہ سعی کا کری سنت ہی کہ حجر اسود کی قریب جا کر اسی
بوسہ دی اور ہاتھونکو یا بدنکو حجر اسود سے مس کری اور اگر ممکن نہو تو اشارہ ہے

اشارہ ہی کرلی بعد اسکی چاہ زمزم پر جاکر ایک ڈول یا دو ڈول پانیکی اوس ڈول سی کہ جو مقابل ہین حجر اسود کی ہی اپنی ہاتہہ سی کہینچی اور پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالی اور اوسی پانی مین سی تہوڑا پی لی اور یہہ دعا کو پڑہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ بعد اسکی اوس در سے کہ جو حجر اسود کی مقابل واقع ہی اور یہہ وہ در ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس در سی تشریف لیگئی تہی ساتہ آرام دل و آرام بدن کی کوہ صفا پر جائی یہانتک کہ خانہ کعبہ نظر آئی اوسوقت رکن یمانی کیطرف منہ کرکی حمد و ثنا الہی بجا لائی اور نعمتہائی الہیہ کا دل مین اپنی خیال کری اور سات مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سات مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہی اور تین مرتبہ کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِىْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بعد اسکی محمد و آل محمد پر صلوات بہیجی اور تین مرتبہ یہ دعا کو پڑہی اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الدَّائِمِ اور تین بار یہہ دعا پڑہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اور تین بار ان کلمات کو کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پہر تین مرتبہ یہہ کہی اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

آداب سعی

سعی [illegible]

وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بعد اسکی سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اور سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ
پھر کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَغَلَبَ
الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ظُلْمَةِ
الْقَبْرِ وَوَحْشَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا
ظِلُّکَ بعد اسکی اپنی دین ونفس واہل ومال کی تئین خدا کو سپرد کرنی مین نہایت
مبالغہ کری اور یہہ دعا پڑہی اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ الَّذِیْ لَا
تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ اَللّٰھُمَّ
اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّةِ نَبِیِّکَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ
مِنَ الْفِتْنَةِ بعد اسکی تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر دو مرتبہ دعای سابق کو پڑہی
پھر ایکمرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور یہی دعا کو پھر پڑہی بعد ازین تمام عمل کو دوبارہ
بجالاوی اور اگر نہو سکی تو جسقدر ممکن ہو اوسیقدر بجالاوی اور مستحب ہے کہ یہہ دعا کو بھی پڑہی
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَةِ
فَاِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ
تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ
وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَیَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِہٖ اِرْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ لَا

بی ما انا اهله فانك ان تفعل بی ما انا اهله تعذبنی و لم تظلمنی اصبحت اتقی عدلك ولا اخاف جورك فیا من هو عدل لا یجور ارحمنی بعد اسکی کہی یا من لا یخیب سائله ولا ینفد نائله صل علی محمد و ال محمد و اعذنی من النار برحمتك اور حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص چاہی کہ مال اوسکا زیادہ ہو تو چاہی کہ صفا پر توقف کو طول دی اور دیر تک کھڑا رہی اور پایہ چہارم پر کعبہ کی طرف منہ کرکی یہہ دعا پڑھی اللهم انی اعوذ بك من عذاب القبر و فتنته و غربته و وحشته و ظلمته و ضیقه و ضنکه اللهم اظلنی فی ظل عرشك یوم لا ظل الا ظلك ❊ بعد اسکی اوس پایہ سی نیچی اوتری اور پشت اپنی برہنہ کری اور کہی یا رب العفو یا من امر بالعفو یا من هو اولی بالعفو یا من یثیب علی العفو العفو العفو العفو یا جواد یا کریم یا قریب یا بعید اردد علی نعمتك و استعملنی بطاعتك و مرضاتك

مقصد دوسرا وجوب سعی اور بیان واجبات اور بعض احکام متعلق سعی

مین واجب ہے بعد نماز طواف سعی کرنا یعنی درمیان صفا و مروہ جانا اور آنا اور یہہ دونو مقام قریب مسجد الحرام واقع ہین اور سعی بہی مثل طواف ایک رکن ہی جو شخص عمدا یا سہوا اسی ترک کری حکم اوسکا وہی ہی جو بحث

مقصد دوم در سعی و احکام آن

طواف مین مذکور ہوچکا مگر طہارت حدث اور نجاست سی یا ستر عورت سعی
مین معتبر نہین ہی لکن مقتضای احتیاط یہہ ہی کہ رعایت طہارت حدث سی
ملحوظ رہی اور واجب ہی کہ بعد طواف و نماز طواف سعی بجالائی اور اگر طواف کو
بہول جائی اور سعی پہلی بجالائی تو احوط یہہ ہی کہ سعی کا اعادہ کری اور جاہل
مسئلہ کا بہی یہی حکم ہی اور واجب ہے کہ سعی مین جز اول صفا سی ابتدا کری
اسطور پر کہ پیر کی ایڑی کو جزو اول مسافت سی چسپیدہ کر کے سعی
کری اور یہہ بہی احوط ہی کہ اول صفا سی چار درجہ تک اوپر جائی اور نیت
کری اور اوس نیت کو اون درجونسی اوترنیکی وقت تک مستمر رکہی اور نیت یہہ
کری کہ مین سات مرتبہ سعی کرتا ہون درمیان صفا و مروہ کہ یہہ سعی ایک فرض ہے
عمرہ تمتع سی اطاعت فرمان خدا کی لئی بعد اسکی خواہ پیادہ خواہ کسی جانور پر سوار ہو کر
خواہ آدمی کی کاندہی پر چڑہ کر روانہ ہو یہانتک کہ مروہ مین پہنچی لکن چاہئی کہ سر و
انگلیان اون دونو درجونسی کہ جن درجونسی مروہ کی اوپر جاتی ہین چسپیدہ کر کے
اور فقط اس جانیکا ایک شوط محسوب ہوگا اور احوط یہہ ہے کہ درجات مروہ کی اوپر بہی جائی
اور وہانسی اس نہج پر پہری کہ جسطرح صفا سی ابتدا کی تہی اور مروہ سی صفا
تک اسطور پر آئی کہ جسطرح کہ مروہ مین ختم کیا تہا پس ہر مرتبہ آنی اور جانیمین دو شوط
حاصل ہونگی اور ساتوان شوط مروہ مین ختم ہوگا اور واجب ہے کہ جو راہ متعارف ہے اوسی
راہ سی آئی اور جائی پس اگر مثلاً مسجد الحرام سی ہو کر یا سوق اللیل کی طرف سی مروہ جائی یا صفا

بیان نیت سعی

بیان مروہ صفا

یا صفا مین آئی تو جائز نہوگا اور واجب ہی کہ جانیکی وقت رخ مروہ کی جانب
ہو اور ہنگام مراجعت منہ صفا کی جانب ہو پس اگر کوئی شخص اولٹی پیرون
چلیگا اور پشت کی رخ چل کر مسافت طی کریگا تو جائز نہوگا ہان دہنی جانب
یا بائین جانب یا کبھی پشت کیطرف دیکھہ لینا مضائقہ نہین رکھتا اور اگر دم لینی
کو صفا یا مروہ پر بیٹھہ جائی تا کسیقدر راحت حاصل ہو تو جائز ہی اور احوط یہہ ہی
کہ ما بین صفا و مروہ بدون عذر بیٹھی اور تاخیر کرنا سعی مین بعد طواف دفع خستگی
و کمی حرارت آفتاب کے لئی جائز ہی لکن اگر دوسرے دن تک تاخیر کری تو جایز نہین
مگر تا وقت شب بنا بر اقوی جائز ہی اور احوط یہہ ہی کہ بدون عذر شب تک بہی
تاخیر نکری اور سعی مین عمداً سات شوط سی زیادہ کرنا مبطل سعی ہی جیسا کہ بحث
طواف مین ذکر کیا گیا اور اگر سہواً زیادہ کری پس اگر ایک شوط سی کم ہو تو اوسی قطع
کریگا اور سعی اوسکی صحیح ہوگی اور اگر ایک شوط یا ایک شوط سی زیادہ ہو تو بہی سعی
صحیح ہی اور ایک جماعت علما نی فرمایا ہی مستحب ہے کہ سات شوط معین پر جو
زیادتی واقع ہوی ہی اوسکی ہی ساتون شوط بجا لائی تاکہ دوسرے سعی ہو جائی
اور اس قول کی مطابق ایک حدیث صحیح ہی وارد ہوئی ہے اور اگر سہواً کوئی
شوط کم ہو جائی تو واجب ہے کہ جسوقت یاد آئی اوسی بجا لائی اگر اپنی شہر مین جاکر
یاد آئی تو بشرط امکان مراجعت کری اور سعی اتمام کو پہنچائی ورنہ اپنی طرف سی نائب معین
کری اور مقتضائے احتیاط یہہ ہے کہ اگر چار شوط کامل نہوئے ہون از سر نو سعی بجا لا اور شخص پر وہ

بیان متعلقات سعی

بیان سہو شوط

چیزین کہ جو احرام سے حرام ہوئی ہین حلال نہونگی جب تک سعی نہ بجالائیگا اور ایک جماعت علمانی ذکر کیا ہی کہ اگر بعض اجزا سعی بہول گیا ہو اور عمرہ تمتع مین ہووی پس بگمان تمام اعمال عمرہ تمتع اپنی تئین محل سمجہہ کر نسوانسی مجامعت کری تو اوسپر واجب ہے کہ ایک گائی کفارہ مین ذبح کری اور سعی تمام کری اور مطابق اس مضمونکی ایک حدیث معتبر ہی بلکہ ایک جماعت علمانی جماع کی ساتہہ ناخنونکا لینا بہی شامل کیا ہی اور اسکی ہی موید ایک حدیث ہے لکن اس قول پر عمل کرنا احوط ہی اور اگر اعداد شوط مین شک واقع ہو تو بعد ختم سعی اوس شک کا اعتبار نہوگا اور اگر اثنا سعی مین شک ہو پس اگر یقین رکہتا ہی کہ سات شوط تمام کئی ہین یا زیادہ چونکہ زیادتی متصور نہین ہو سکتی خصوصا اوس وقت مین کہ یہہ اپنی تئین مقام مروہ مین پائی اور سات کو نہ جانتا ہو کہ آیا سات شوط ہوئی ہین یا نو تو اس صورت مین شک اوسکا معتبر نہوگا بنا تمام پر کریگا اور اگر درمیان مین شوط کی شک واقع ہو تو ظاہرا سعی اوسکی باطل ہی اور اگر شک متعلق ہو کمی سی یعنی شک ہو سات شوط سی کم مین سعی باطل ہی از سر نو کرنا چاہئی مقصد تیسرا استحبات سعی مین سنت ہی کہ وقت سعی پیادہ پا ہووی اور چاہئی کہ صفا سی منارہ تک رفتار اسکی نہ تیز ہو نہ آہستہ اور منارہ سی تا بازار عطاران مثل رفتار شتر دوڑتا ہوا جائی اور اگر سوار ہو تو اپنی مرکب کو اوچکاتا ہوا لی چلی مگر اوس حالت مین کہ لوگونکو اذیت نہ پہونچی اور ویسا ہی

تا مروہ

در بیان شک در سعی

مقصد سیوم در مستحبات سعی

تا بازار

مروہ نہ تیز چلی نہ آہستہ رفتار میانہ روی اختیار کری اور نسوان کی لئی ہرولہ نہین ہی اور جسوقت قریب منارہ پہنچی تو یہہ دعا پڑہی بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ تَقَبَّلْ مِنِّيْ عَمَلِيْ يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ پس دوسرے منارہ تک دوڑتا ہوا جائی جب اوس منارہ سی گذری تو یہہ کہی يَا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُوْدِ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اور جسوقت مروہ پر پہنچی وہ دعائین کہ صفا مین پڑہی تہین اونہین پڑہی اور یہہ کہی اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِيْ عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَعْفُوْ عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ اور حالت سعی مین روتا جائی اور اپنی تئین آمادہ رکہی رونی پر بلکہ متصل گریہ کرتا رہی اور دعا مین نہایت مبالغہ کری اور حال سعی مین اس دعا کو پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ اور اگر دوڑ کر چلنا بہول جائی تو جس مقام پر یاد آئی وہین سے اولٹی بیرو پشت کیطرف سی چلی اور اوس مقام پر کہ جہانسی دوڑنا بہولا تہا اپنی تیز

دعائے نزدیک منارہ

دعائے نزدیک منارہ دیگر

دعائے مروہ

دعا در سعی

اور پھر دوڑتا ہوا چلی **فصل پانچوین بیان تقصیر مین** واجب ہے

بعد فراغ سعی تقصیر کرنا یعنی کیقدر ناخنونکا یا شاربکا کاٹنا اور یہہ نیت
کری کہ تقصیر کرتا ہون تمین محل ہونیکی لئی عمرہ تمتع سی کہ فرض حجۃ الاسلام سے
ہی بجہت اطاعت فرمان خدا اور عوض مین تقصیر کے بالونکا مونڈنا کافی
نہوگا بلکہ حرام ہی اور اگر کوئی شخص تقصیر کو اوسوقت تک بھولا رہی کہ احرام حج
اوسکا منعقد ہو تو عمرہ اوسکا ختم ہوجائی گا اوسی چاہئی کہ بنابر احتیاط ایک
گوسفند فدیہ دی اور اگر عمداً ترک کری یہانتک کہ محرم بحج ہو تو ایک جماعت علما
نی تصریح کی ہی کہ عمرہ تمتع اوسکا فاسد ہی اور حج اوسکا حج افراد ہوجائیگا
بعد اسکی وہ شخص عمرۂ مفردہ بجالائیگا اور بعض علمانی تصریح فرمائی ہی
کہ سال آیندہ اوس حج کا اعادہ کرنا چاہئی اور بعض احرام ثانیکو باطل جانتی
ہین اور جس صورتمین حج تمتع بجالانیکی لئی وسعت وقت حاصل ہو تو
تقصیر کو اوس شخص پر لازم جانتی ہین اور محرم کے لئی بعد تقصیر سوائی سر
منڈانیکی وہ چیزین کہ بسبب احرام حرام ہوئی تہین حلال ہوجاتی ہین
بنابر اسکی کہ درمیان علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم یہہ امر معروف ہے کہ طواف نسا
حج اور عمرہ غیر تمتع کی لئی مخصوص ہے اور عمرہ تمتع مین طواف نسا مشروع نہین
ہی اگرچہ شیخ شہید قدس سرہ نی بعض اصحاب سی وجوب طواف نسا نقل
کیا ہی مگر اس قول کی قائل کی تصریح نہین فرمائی اور علامہ علیہ الرحمہ فرماتی ہین

دربیان تقصیر

کہ اس

کہ اس مسئلہ مین مجھی خلاف نہین معلوم ہوتا ہی مگر چونکہ مظنہ خلاف ہی اور بعض احادیث ضعیفۃ السند وجوب طواف پر دلالت کرتی ہین پس بلا شبہہ امر دین مین مقتضای احتیاط یہہ ہی کہ طواف نسا مع نماز بعد تقصیر بجالانا چاہئی اور اگر مکلف کو ممکن نہو عمرہ تمتع بسبب اسکی کہ وقت تنگ مین مکہ پہنچا ہو یا نسوان کو بسبب حیض عمرہ تمتع بجالانا ممکن نہو اور اگر وہ پاک ہونیکا انتظار کرین تو وقت وقوف مشعر و عرفات گذر جاتا ہو پس اس حالت مین اگر احرام عمرہ تمتع کی لئی باندہا ہی تو نیت کو بدل کر نیت حج افراد کرنا چاہئی والا مکہ معظمہ سی احرام باندہنا چاہئی اور عرفات و مشعر و منی کیطرف جانا اور پہر مکہ معظمہ کیطرف مراجعت کرنا چاہئی اور طواف و سعی حج اور طواف نسا بجالانا چاہئے بعد اسکی عمرہ مفردہ بجالانا چاہئی کہ اسیقدر اوس مکلف کو کہ حج تمتع اسی او سپر واجب تہا کافی ہوگا مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تامل ہے اور اگر اس شخص نے اختیاراً اپنی عمرہ کو ایسی وقت مین کہ اعادہ کا زمانہ باقی نہو باطل کیا ہی تو بہی ظاہر حج اسکا حج افراد ہو جائیگا اور بعد اسکی یہہ شخص عمرہ مفردہ بجالائیگا لکن برائت ذمہ کی لئی کافی ہونا اس حج افراد کا اوس شخص کے نسبت جو مکلف حج تمتع ہو محل تامل ہی چنانچہ اشارہ اس مطلب کا فصل طواف مین ہو چکا ہی *

باب دوسرا بیانمین افعال حج کی اسمین سات فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین احرام حج تمتع کی اس فصل مین دو مقصد ہین
مقصد پہلا بیان مین وجوب احرام حج کی اور احکام اس احرام کے

بیان حج تمتع

جب جانا تونی کہ آدمی بعد تقصیر کے محل ہوجاتا ہی یعنی سب چیزین بسبب جو بسبب احرام کے حرام ہوگئی تہین وہ حلال ہوجاتی ہین پس واجب ہوتا ہی مکلف پر دوسرا احرام واسطی حج تمتع کی اور وقت اوسکا وسیع ہی اگرچہ احوط یہہ ہی کہ قبل روز ترویہ کے یعنی ذیحجہ کی آٹہوین تاریخ کی پہلی مکہ سی باہر نجائی اور تنگ ہوتا ہی وقت اس احرام کا کہ جب وقت وقوف عرفات کا بروز نہم ذیحجہ تنگ ہوجای یعنی جب دیر کرنی سی وقوف عرفات فوت ہوجائی تب وقت احرام تنگ ہوتا ہی فورًا احرام باندہنا واجب ہے اور مستحب ہے بلکہ احتیاط ہی کہ روز ترویہ ہشتم ماہ ذیحجہ احرام باندہے اسواسطی کہ بعض علمانی روز ترویہ احرام کو واجب جانا ہی اور نیت اسطرح کری کہ احرام باندہتا ہون یعنی اپنی نفس محرمات معینہ سی باز رکہتا ہون حج تمتع مین بسبب اطاعت فرمان خدا کی اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کی ہی اور جو چیزین احرام سی حرام ہوتی ہین وہی ہین جنکا بیان بحث احرام عمرہ مین ہوچکا اور مقام احرام حج مکہ معظمہ ہی جس مقام مین چاہی مکہ مین احرام باندہی اگرچہ مستحب ہے کہ خاص مسجد الحرام مین مقام ابراہیم مین احرام واقع ہو یا حجر اسمٰعیل مین ہو اور اگر کوئی بہول جای احرام کو یہانتک کہ منی مین یا عرفات مین پہنچ جائی لازم ہی پہر آنا مکہ کو

واسطی احرام کی اور اگر پہر آنا ممکن نہو بسبب ضیق وقت کی یا کسی اور عذر
کی تو اوسی مقام سی احرام باندہی اور اگر یاد نہ آئی جب تک کہ افعال سی فارغ
ہو پس ظاہر صحت حج ہی جیساکہ قول مشہور ہی اور اگر بعد گذر جانی وقت
وقوف عرفات و وقوف مشعر کی یاد آئی یا قبل فراغ حج کی کسی مقام پر یاد آئی تو
احتیاط یہہ ہی کہ حج کو تمام کری اور سال آیندہ پہر بجا لائی اور جاہل مسئلہ کا
حکم بہی یہی ہے جو بہولنی کا حکم بیان ہوا ان اگر کوئی عمداً ترک کری احرام کو
جب تک کہ وقت وقوف عرفات و مشعر جاتا رہی تو حج اوسکا باطل ہے
مقصد دوسرا بیان مین مستحبات احرام حج کی وقت وقوف عرفات
تک جان تو کہ افضل اوقات احرام واسطی حج تمتع کرنی والی کی بعد فراغ
عمرہ تمتع کی روز ترویہ ہی بعد نماز ظہر کی اور ظہر نہو تو عصر کی بعد والا کسی اور
نماز واجب کے بعد احرام باندہی اگرچہ نماز قضا ہو اور اگر کوئی قضا بہی نہو تو
نماز احرام کے بعد اور اقل نماز احرام دو رکعت ہی جیساکہ بیان ہوا اور
افضل مقامات احرام حج تمتع کرنیوالی کو تمام مکہ مین مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام
مین افضل حجر اسماعیل یا مقام ابراہیم ہی پس وہان نیت احرام کری جیساکہ
بیان ہو چکا بعد اوسکی تلبیہ کہی جیساکہ سابقاً مذکور ہوا ہی اور جب ابطح دکہائی
دی تو تلبیہ بلند آواز سی کہی اور جب متوجہ منیٰ کی ہو تو کہی اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ
اَرْجُوْا وَاِيَّاكَ اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ اور ساڑہی تن

مقصد ۲ مستحبات احرام
بیان وقوف عرفات
بیان وقت منیٰ کی جانیکی

اور آرام و دل کی چلی ساتھ تسبیح و تقدیس و ذکر حق تعالی کی اور جب منی پر
پہنچی تو کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقْدَمَنِیْهَا صَالِحًا فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلَّغَ
هٰذَا الْمَکَانَ پس کہی اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًی وَهِیَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَیْ
مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰی اَنْبِیَائِكَ
فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ اور سنت ہی کہ شب عرفہ کو منی مین رہی
اور مشغول عبادت رہی اور بہتر یہہ ہی کہ عبادتون کو خصوصًا نماز و نکو مسجد خیف
مین بجا لاوی جب نماز صبح پڑہی طلوع آفتاب تک مشغول دعا و تعقیب رہی بعد
اوسکی روانہ ہو طرف عرفات کی اور اگر چاہی بعد طلوع صبح روانہ ہو لیکن سنت
بلکہ احوط یہہ ہی کہ وادی محسر تجاوز نکری قبل طلوع آفتاب کی اور مکروہ ہی
قبل صبح عرفہ طرف عرفات کی جانا اور بعض علما سی اس امر کی حرمت کو بہی
نقل کیا ہی مگر جب کوئی ضرورت ہو مثل بیماری یا خوف ازدحام خلق کی کہ اس
صورتمین مضایقہ نہین اور جب متوجہ طرف عرفات کی ہو یہہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ صَمَدْتُ وَاِیَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ
تُبَاهِیْ بِهِ الْیَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ اور تلبیہ کہتا جائی جب تک کہ
عرفات پہنچی اور جب عرفات مین پہنچی خیمہ اپنا نمرہ مین نصب کری کہ وہ ایک
مقام ہی متصل عرفات سی اور عرفات سی خارج ہی فصل دوسرے

دعای وقت پہنچنی منی
دعای عرفات جانیکی وقت
وقوف عرفات و فضیلت روز عرفہ

وقوف عرفات مین واجب ہے وقوف عرفات مین اور وہ ایک مقام
کہ حدود اوسکی معین و معروف ہین اور مراد وقوف سی رہنا ہی اوس مقام مین ہی
خواہ سوار وہان رہی خواہ پیادہ رہی خواہ چلتا پھرتا رہی خواہ بیٹھا رہی ہان
اگر تمام مدت وقوف مین سوتا رہی یا بیہوش رہی وقوف اوسکا باطل ہی
اور واجب ہی بنا بر احوط رہنا عرفات مین بعد زوال سی وقت غروب شرعی تک

بیان وقت وقوف عرفات

کہ جو وقت افطار اور وقت نماز مغرب ہی پس کافی نہین ہی رہنا اوس
مقام مین وقت عصر مثلاً اور واجب ہی نیت وقوف کی اسطرح کہ وقوف
عرفات کرتا ہون یعنی رہتا ہون عرفات مین آجکی دن کی ظہر سی شام
تک بیچ حج تمتع کی جو حجۃ الاسلام ہی واسطی اطاعت خدا تعالی کی جان
تو کہ رہنا اس مدت مین عرفات مین واجب ہی مگر رکن نہین ہی پس اگر

بیان رکن وقوف عرفات

کوئی شخص اس مدت مین عرفات مین نرہی اور اثنا مین کہین چلا جائی مثلاً
تو ترک واجب کیا اور گناہ گار ہوا لیکن حج اوسکا صحیح ہی باطل نہین ہے
ہان مسمی وقوف کا یعنی بعض مین اس مدت کی رہنا عرفات مین رکن
اگر یہہ بھی ترک کری گا عمداً تو حج اوسکا باطل ہی اور اگر وقوف عرفات
بالکل بھول گیا تو اس صورت مین اگر وقوف مشعر بعد اسکی کیا ہی تو بھی حج

بیان مسائل

صحیح ہی اور اگر اوسکو بھی سہو کیا تو حج باطل ہی اور اس مقام مین چند
مسئلہ ہین مسئلہ پہلا جو شخص تاخیر کری وقوف مین ظہر سی یعنی دیر کری

ظہر سی حاضر ہو عرفات مین گناہ گار ہوگا بنا بر قول احوط جیسا کہ بیان
ہوا مسئلہ دوسرا اگر کوئی قبل غروب عرفات سی کوچ کری عمداً اور حد
عرفات سی نکل جای پس اگر پشیمان ہوا اور پہر آیا عرفات مین اس صورت مین
بہی کفارہ دینا احوط ہی اور اگر پہر نہ آیا عرفات مین تو واجب ہی کفارہ اور
کفارہ یہہ ہے ایک شتر کو راہ خدا مین مکہ معظمہ مین بروز عید نحر کری اور اگر
قدرت نرکہتا ہو تو اٹہارہ دن متوالی روزہ رکہی اور اگر سہواً کوچ کری
عرفات سی تو اگر یاد آیا تو پہر آئی عرفات مین اور جو نہ پہری یاد آئی پر پس
حکم اوسکا ظاہراً مثل اوس شخص کے ہی جو عمداً چلا جائی اور اگر بالکل یاد
نہ آیا تو کچہہ مضایقہ نہین اور جاہل مسئلہ کا حکم بہی مثل اوسکی ہی جو بہول
جای مسئلہ تیسرا جو شخص بالکل وقوف کو ترک کری عمداً حج اوسکا باطل
ہی جیسا کہ گذرا اور کفایت نہین کرتا اوسکی حقمین وقوف کرنا شب عید
قربان کو اور شب عید کا وقوف کرنا اضطراری ہی کہ حقمین اوس شخص کے
جو بہول جائی کافی ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا مسئلہ چوتہا اگر کسی
شخص نے بسبب کسی عذر کی مثل نسیان یا تنگی وقت کی وقوف عرفہ بالکل
ترک کیا ہو تو کافی ہی رہنا عرفات مین کسی وقت شب عید کو اگرچہ تہوڑی دیر
رہی اسکو وقوف اضطراری عرفات کہتی ہین اور جو شخص اس وقوف اضطراری کو
عمداً ترک کری ظاہراً مثل اوسکی ہی کہ جسنی وقوف اختیاری کو عمداً ترک کیا یعنی دونو

بیان مسائل وقوف عرفات

بیان مسائل

صورتوں مین حج اوسکا باطل ہی اگرچہ وقوف اوسکو ملجای مسئلہ پانچوان
جو شخص بہول جای وقوف عرفات کرنا وقت اختیاریمین ہی اور اضطراریمین
بہی پس کفایت کرتا ہی صحت کے واسطی وقوف مشعر الحرام مین زمان اختیار مین جیسا کہ
آئندہ بیان ہوگا مسئلہ چہٹا اگر قاضی اہل سنت کے نزدیک ہلال ثابت ہوا اور حکم
دی ثبوت ہلال کا اور نزدیک شیعہ کے ثابت نہوا اور اہلسنت قرار دین عرفہ
اوس روز جو شیعہ کے نزدیک آٹہوین تاریخ ہو پس اگر ممکن ہی مخالفت
اونکی عرفات جانی مین اسطرح کہ وہ آٹہوین کو جاوین اور ہم نوین کو
جائین یا یہہ ہوسکی کہ ہم اونکی ساتہہ آٹہوین کو داخل عرفات ہون
اور ہم رہ جائین عرفات مین دوسرے دن تک تاکہ عرفہ کو وقوف عرفات
کرین یا اونکی ساتہہ آٹہوین کو جائین پہر دوبارہ دوسرے دن ہم عرفات
جائین غرض یہہ کہ اگر ممکن ہو وقوف اختیاری عرفات کا تو کرنا چاہیئے اور
اگر یہہ ممکن نہو تو وقوف اضطراری کری یعنی بعد غروب آفتاب روز
عرفہ شب عید عرفات مین رہی پہر مشعر مین جای تا وقوف مشعر ہاتہہ آئی
اور اعمال عید منی مین بجالای پس اگر ممکن نہو وقوف عرفہ اصلا نہ اختیاری
نہ اضطراری پس وقوف مشعر پر اکتفا کری یعنی اگر وقوف مشعر بجالایا تو
کفایت کرتا ہی حج اوسکا صحیح ہی اور جو وقوف مشعر بہی میسر نہوا تو
حج اوسکا اوس سال فاسد ہی اور تقیہ اس مقام مین موجب صحت

مسئلہ اختلاف ثبوت ہلال کا

عمل کی نہو گا بنا بر قول احوط واللہ العالم

مقصد دوسرا مستحبات وقوف عرفات میں

مقصد دوسرا مستحبات وقوف عرفات میں سنت ہی کہ وقت وقوف با طہارت ہو اور غسل کری اور جو چیزین کہ موجب پریشانی خاطر ہون اور اونکی جہت سی حواس متفرق و پریشان ہون اونکو دور کری تاکہ دل اوسکا متوجہ طرف جناب قدس الہی کی ہو اوسوقت نماز ظہر و عصر کو اول وقت بجالائی ایک اذان و دو اقامت سی اور وقوف کری بائین جانب کوہ کی یعنی جو مکہ سی آتا ہو اوسکی بائین جانب جو میدان واقع ہی اوسمین وقوف کری اور پائین کوہ ٹہری زمین ہموار و مساوی مین

اعمال عرفات

اور اپنی اصحاب کی ساتھ رہی ایک دوسری سی ملی ہوئی اور بعد نماز کہڑا ہو اور مشغول دعا ہو اور مکروہ ہی پہاڑ کی اوپر جانا اور حال وقوف مین سوار رہنا اور بیٹہنا اگر قدرت کہڑی ہونی پر رکہتا ہو والا جسقدر ممکن ہو کہڑا رہی اور چاہئی کہ رو بقبلہ ہو اور دل متوجہ طرف حق سبحانہ تعالی کی کری اور حمد و ثنائی خدا بجالائی اور تمجید و تہلیل اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ کہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو مرتبہ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ اور آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور صلوات محمد و آل محمد پر سو مرتبہ اور سورہ توحید اور انا انزلناہ سو سو مرتبہ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سو مرتبہ پڑھے اور جو دعا چاہی کرے حق تعالی مستجاب کریگا اور سعی و کوشش کری

کری دعا مانگنی مین کہ یہہ دن دعا اور سوال کرنیکا ہی خدا سی آور کوئی چیز
شیاطین کو خوشتر اسی نہین ہی کہ تجہی اوسوقت غافل کرین جناب اقدس
الہی سی آور پناہ مانگ خدا سی شر شیاطین سی آور زنہار لوگون کی طرف
نظر نکر آور متوجہ رہ اپنی حال کی آور استغفار کر دل سی آور زبان سی اور گناہونکو اپنی
شمار کر آور گریہ وزاری کر آور اگر رونا نہ آوی تو اپنی تئین متوجہ و آمادہ گریہ
پر رکہہ آور دعا کر واسطی پدر و مادر اور برادران ایمانی کی اور کم یہہ ہی کہ چالیس
مومن کیواسطی دعا کری آور حدیث مین ہی کہ ایک فرشتہ معین ہی کہ جو شخص
برادر مومن کیواسطی کوئی چیز خدا سی طلب کری وہ فرشتہ خدا سی لاکہہ برابر
اوس چیز کی واسطی اس دعا کرنیوالی کی طلب کرتا ہی اور تمام روز [illegible]
کو چاہی صرف کری بدعا و استغفار و ذکر الہی مین اسواسطی کہ بعض علما
ہوئی ہین کہ واجب ہی آور چاہی دعا ہای منقول کو پڑہین خصوصاً دعای
صحیفہ کاملہ اور دعای حضرت سید الشہدا علیہ السلام اور دعای حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام آور سنت ہی یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اِنِّی
عَبْدُکَ فَلَا تَجْعَلْنِی مِنْ اَخْیَبِ وَفْدِکَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْکَ
مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ کُلِّھَا فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ
وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ
اَللّٰھُمَّ لَا تَمْکُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ يَا اَسْمَعَ
السَّامِعِيْنَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا
اور حاجت اپنی بیان کری پس ہاتھہ آسمان کیطرف بلند کری اور یہہ کہی
اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيْ اِلَيْكَ الَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَ وَ
اِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِيْ
مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَمِلْكُ يَدِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ وَ
اَجَلِيْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ لِمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ وَاَنْ تُسَلِّمَ
مِنِّيْ مَنَاسِكِيَ الَّتِيْ اَدَيْتَهَا لِخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَدَلَلْتَ عَلَيْهَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ
مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهُ وَاَطَلْتَ عُمْرَهُ وَاَحْيَيْتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيٰوةً طَيِّبَةً
پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ
مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ
وَلَكَ بَرَائَتِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَمِنْكَ قُوَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ

عذاب

عذابِ القبر اللّٰھم اِنّی اسئلک خیر الرّیاح واعوذ بک
من شرّ ما یجیئ بہ الرّیاح واسئلک خیر اللیل وخیر النہار
اللّٰھم اجعل فی قلبی نورًا وفی سمعی نورًا وفی بصری نورًا وفی
لحمی ودمی وعظامی وعروقی ومقعدی ومقامی ومدخلی
ومخرجی نورًا واعظم لی نورًا یا ربّ یوم القاک انّک علی کلّ شیئ
قدیر اور جہانتک ہوسکی اوسدن نیکیون اور تصدقات مین کمی نکر
بخصوص بندہ آزاد کرنا مولد ہی اور پہر رو بقبلہ ہو اور کہی سُبحان اللّٰہ سو مرتبہ
اور اللّٰہ اکبر اور ماشاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ اشھد ان لا الٰہ
الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
وھو علی کلّ شیئ قدیر سو مرتبہ یٰسٓ دو آیہ اول سورہ بقرہ سی پڑہی پہر
قل ہو اللّٰہ احد تین مرتبہ پڑہی اور آیۃ الکرسی اور آیہ سخرہ جو سورہ اعراف مین ہی یعنی
انّ ربّکم اللّٰہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام تا آخر
پڑہی پہر معوذتین یعنی سورہ فلق اور سورۃ الناس پڑہی اور نعمتہای خدا
جو معلوم ہو اہل و اولاد و مال وغیرہ اور دور ہونا بلاؤنکا ایک ایک چیز کا شمار کری
کہی اللّٰھم لک الحمد علی نعمائک التی لا تحصی بعدد ولا
تکافی بعمل اور حمد کری خدا کا اور تکبیر کہی اور تہلیل کہی اوس حمد سی اور
تکبیر سی و تہلیل سی جو خداوند عالم نی قرآن مجید مین اپنی ذات مقدس کی لئی فرمائی

دعا و اعمال روز
بیان تیمن کی روز جمعہ

اعمال روز عرفات

ہی یعنی آیات تحمید وتکبیر وتہلیلات کو قرآن سی پڑہی اور صلوات محمد
وآل محمد پر بہیجی بکثرت اور خدا کو اون اسمای مقدسہ سی یاد کری جو قرآن
مین ہین اور اون اسماسی جو اس شخص کو معلوم ہون اور اون اسماسی یاد کری
جو آخر سورہ حشر مین ہین اور کہی اَسْئَلُکَ یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰانُ بِکُلِّ اِسْمٍ
ھُوَلَکَ وَاَسْئَلُکَ بِقُوَّتِکَ وَقُدْرَتِکَ وَعِزَّتِکَ وَجَمِیْعِ مَا اَحَاطَ
بِہٖ عِلْمُکَ وَبِاَرْکَانِکَ کُلِّھَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ
وَبِاسْمِکَ الْاَکْبَرِ الْاَکْبَرِ وَبِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاکَ
بِہٖ کَانَ حَقًّا عَلَیْکَ اَنْ لَا تَرُدَّہٗ وَاَنْ تُعْطِیَہٗ مَا سَئَلَکَ اَنْ
تَغْفِرَلِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ فِیْ جَمِیْعِ عِلْمِکَ فِیَّ اور جو حاجت کہ رکہتا ہو
طلب کری اور دعا کری کہ سال آیندہ خدا توفیق حج دی اور ہر سال
حج سی مشرف کری اور ستر مرتبہ کہی اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ اور ستر مرتبہ کہی
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پہر پڑہی اوس دعا کو جو جبرئیل نی
اس مقام مین حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم کی ہی واسطی قبول توبہ کے
سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ اَنْتَ خَیْرُ
الْغَافِرِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ
سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّکَ

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جب آفتاب ڈوبی تو کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ
بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِىْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى خَوْفِىْ مُسْتَجِيْرًا
بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰى ذُلِّىْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزَّتِكَ وَاَمْسٰى وَجْهِىَ الْفَانِىْ مُسْتَجِيْرًا
بِوَجْهِكَ الْبَاقِىْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى يَا اَرْحَمَ مَنِ
اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِىْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّىْ
شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ پس روانہ ہو مشعر الحرام کی جانب ساتھ آرام بدن کی
اور استغفار کری اور یہہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا
الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِى الْعَوْدَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِىْ وَاقْلِبْنِى الْيَوْمَ مُفْلِحًا
مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِّىْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِّىْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ
الْيَوْمَ اَحَدٌ مِّنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِى
الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَعْطِنِىْ اَفْضَلَ مَا
اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِّنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ
وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا اَرْجِعُ مِنْ اَهْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ
وَبَارِكْ لَهُمْ فِىَّ اور بہت کہی اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِىْ مِنَ النَّارِ

فصل تیسری بیان میں وقوف مشعر الحرام کی اور اسمین دو مقصد ہین
مقصد پہلا واجبات مین ہی جب عرفات شب عید قربانکو

مشعر الحرام مین آئی پس وہان شب بسر کری اور بعض علما اسکو یعنی
شب بسر کرنی کو مشعر مین واجب جانتی ہین اور یہہ احوط ہی اور نیت
اسطرح کری کہ شب عید بسر کرتا ہون مین مشعر الحرام مین واسطی رضای الہی کے
اور جب طلوع فجر ہو پس نیت وقوف مشعر کی کری اسطرح کہ وقوف کرتا
ہون مین مشعر الحرام مین طلوع آفتاب تک حج تمتع مین بسبب واجب ہونیکی قربۃ
الی اللہ اور بنا بر قول مشہور و احوط کی واجب ہے مشعر مین طلوع آفتاب تک
رہنا پس اگر عمداً قبل از طلوع آفتاب باہر نکلی مشعر الحرام سی اور وادی محسر
سی بھی تجاوز کری پس گناہ گار ہوگا اور بعض علمانی کفارہ مین اوسکی ایک
گوسفند واجب جانا ہی اور بحث مین چند مسئلہ ہین مسئلہ پہلا یہہ کہ
وقوف مشعر الحرام رکن ہی اور تمام وقوف واجب ہے پس اگر کوئی بالکل
وقوف کو ترک کری حج اوسکا باطل ہی لکن وقوف مشعر کبھی ساقط ہوتا ہے
اوس شخص سے کہ مشعر مین اوسنی شب بسر کی ہو بقصد وقوف اور دشوار ہو
اوسپر رہنا بعد طلوع فجر کے مثل عورتونکی اور مردان ضعیف مسن کی اور
بیمارونکی کہ بسبب کثرت خلایق کی انکو مشقت بہت ہوتی ہی یا وہ لوگ
جنکو کوئی کام ضروری ہو پس جاہئی کہ ان سبکو کہ قبل طلوع فجر مشعر سی باہر نکلین
منی کی جانب اور جو کہ عذر کسیطرح کا نہین رکھتی اونکی حقمین اختلاف ہی بعض
علمانی فرمایا ہی کہ اگر بلا عذر بھی باہر جائی قبل از طلوع فجر بشرطیکہ شب کو مشعر

مسائل وقوف

مشعر مین رہا ہو علاوہ اسکی وقوف عرفہ بہی اوسی فوت ہوا ہو تو حج اوسکا صحیح ہی لکن کفارہ مین اوسکی ایک گوسفند اوسپر لازم ہی اور احوط یہہ ہی کہ اس صورت مین بہی حج فاسد سمجہا جائی اور اعادہ حج کا کری مسئلہ ۲ دوسرا یہہ کہ جو شخص نہ پائی وقوف مشعر کو وقت مذکور مین تو اوسکی حق مین کافی ہی کہ قبل زوال تہوڑی دیر مشعر مین رہی کہ یہہ وقوف اضطراری مشعر کا ہی پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کی لئی تین وقت ہین ایکشب عید ہی اون اشخاص کی لئی جو مشعر مین بعد طلوع فجر نہین رہ سکتی جیسا کہ گذرا دوسری درمیان طلوع صبح اور طلوع افتاب کی تیسری طلوع آفتاب سی زوال تک مسئلہ ۳ تیسرا یہہ کہ سابق کی بیان سی معلوم ہوا کہ وقوف عرفات دو طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری اور وقوف مشعر بہی دو طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری پس قسمین چار جیو ملی باعتبار اسکی کہ وقوف دونون اختیاری اونکو ہاتہہ آئین یا دونو اضطراری یا ایک اختیاری دوسرا اضطراری یا وقوف نکرین اصلا یہہ نو قسمین ہین پہلی یہہ کہ دونو وقوفون کو بجالائی وقت اختیاری مین پس کوئی اشکال صحت حج مین نہین ہی دوسری یہہ کہ کسی وقوف کو بجا نہ لایا ہو نہ وقت اختیاری مین نہ اضطراری مین پس کوئی اشکال نہین ہی بطلان حج مین یعنی اس صورت مین حج نہوگا اور چاہئی کہ اوسی احرام حج سی عمرہ مفردہ بجالائی یعنی طواف اور نماز اور سعی اور تقصیر اور طواف النسا اور اوسکی نماز بجالائی کہ اسیکو عمرہ

مفردہ کہتی ہین اور احرام محل ہو جائیگا یعنی جو چیزین حرام تہین حلال
ہو جائینگی اور اگر گوسفند ہمراہ رکہتا تہا ذبح کریگا اور مستحب ہے کہ حجاج کی تہتا
منی مین رہی اور جب مکہ معظمہ جاوی افعال عمرہ کی بجالائی اور سال آیندہ حج
کری اگر شرائط وجوب حج کی پائی جائین تیسری یہہ کہ وقوف عرفہ کو وقت اختیاری
مین اوسکی بجالائی اور وقوف مشعر کو بجالائی وقت اضطراری مین چوتہی
عکس اسکا یعنی وقوف عرفہ کو وقت اضطراری مین بجالائی اور وقوف مشعر کو
وقت اختیاری مین پس دونو صورتونمین حج صحیح ہی اور دعوی کیا گیا ہی اجماع
کا صحت حج پر دونو صورتونمین پانچوین یہہ کہ دونون وقوف اضطراری کی ہوا
پس صحت حج مین اس صورتمین اختلاف ہی صحت حج بعید نہین لیکن احوط
اعادہ حج کا ہی سال آیندہ مین اگر شرائط وجوب حج کی پائی جائین چھٹی
یہہ کہ وقوف مشعر کو بجالائی وقت اضطراری مین فقط اور وقوف عرفہ نکیا
ہو نہ وقت اختیاری مین اور نہ اضطراری مین اس صورتمین بہی اختلاف
ہی اور عدم صحت یہان اقوی و اشہر ہی ساتوین یہہ کہ وقوف عرفہ کو
وقت اختیاری مین اوسکی بجالائی فقط اور وقوف مشعر کو نکیا نہ ہو وقت
اختیاری مین اور نہ اضطراری مین پس اس صورتمین قول مشہور یہہ ہی کہ حج
صحیح ہی اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ اس صورتمین صحت حج مین کسینی اختلاف
نہین کیا ہی لیکن خلاف علما مین پایا جاتا ہی آٹھوین یہہ کہ وقوف مشعر کو

وقت اختیاری مین بجالائی وقوف عرفہ کو بالکل نکیا ہو وقت اختیاری مین اور
نہ اضطراری مین ظاہر اس صورتمین صحت حج ہی اور خلاف بہی بظاہر اسمین
نہین ہے نوین یہہ کہ وقوف عرفہ کو بجالائی وقت اضطراری مین اور وقوف مشعر
بالکل نکری پس حج اس صورت مین صحیح نہین ہی مقصد دوسرا بیان
بین وقوف مشعر الحرام کے سنت ہی کہ مشعر کی طرف متوجہ ہو ساتہہ
ارام بدن اور آرام دل کی اور استغفار کری اور جب تل سرخ یعنی سرخ ٹیلی تک
پہونچی کہ داہنی جانب راہ کی واقع ہے یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِيْ
وَزِدْ فِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مَنَاسِكِيْ اور اونٹ کو تیز نچلائی
کسی کو وقت چلانی اونٹ کے اذیت نہ پہنچای اور بہت کہی اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ
رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اور نماز مغرب و عشا کو تاخیر کری مشعر جانی تک وہان
جاکی پڑہی اگرچہ ثلث شب گذر جای اور اگر کوئی مانع ہو پہونچنی سی مشعر کی قبل
ثلث شب کی تو نماز پڑہی اور جمع کری مغرب و عشا مین ایک اذان و دو
اقامت سی اور نافلہ مغرب بعد مغرب نہ پڑہی بلکہ بعد نماز عشا پڑہی اور احوط یہہ ہے
کہ جب مشعر الحرام مین آئی نیت کری شب بسر کرتا ہون مین مشعر الحرام مین حج تمتع مین
واسطی رضای خدا کی جیساکہ سابق مین بیان ہوا کہ اظہر و احوط یہہ ہی کہ شب
بسر کرنا مشعر الحرام مین واجب ہے اور مستحب ہے کہ وسط وادی مین اوتری داہنی
جانب راہ کی اور یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ فِيْهَا

دوسرا مقصد وقوف مشعر الحرام کے بیان مین

دیگر وقوف شب مشعر

جَوَامِعَ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ سَئَلْتُكَ
اَنْ تَجْمَعَهُ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِيْ مَا عَرَّفْتَ
اَوْلِيَائَكَ فِيْ مَنْزِلِيْ هٰذَا وَاَنْ تَقِيَنِيْ جَوَامِعَ الشَّرِّ اور جہانتک
ہوسکی اوس شب کو عبادت وطاعت الہی مین بسر کری صبح تک کہ حدیث
مین ہی دروازے آسمان کی اس شب کو بند نہین ہوتی ہین اور آوازین مومنونکی بلند
ہوتی ہین اور خداوند عالم فرماتا ہی کہ مین خدا ہون تمہارا اور تم بندی ہو میرے
ادا کیا تمنی حق میرا مجھہ پر لازم ہی کہ قبول کرون دعاؤنکو تمہاری پس بعضون
کی ان لوگون مین سی تمام گناہ بخشتا ہی اور بعض گناہ بخشتا ہی اور سنت
ہی کہ مشعر سی ستر کنکریان اس شبکو رمی جمرات کیواسطی اوٹہائی اور سنت
ہی کہ غسل کری اور باوضو ہو وقت وقوف مشعر الحرام کے اور جو دعا کہ منقول
ہی ائمہ سی وہ پڑہی اور حمد وثناء الہی بجالائی اور یہہ دعا بہی پڑھے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ
مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُوْلٍ وَ
لِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ فِيْ مَوْضِعِيْ هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِيْ
عَثْرَتِيْ وَتَقَبَّلَ مَعْذِرَتِيْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ ثُمَّ اجْعَلِ
التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا زَادِيْ وَتَقْلِبَنِيْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِيْ

بیان وقوف مشعر

بیان وقوف مشعر

بافضل ما یرجع به احدٌ من وفادک وزوار بیتک الحرام

اور دعا بہت مانگے اپنے لئے اور واسطے ماں باپ اور بہائیوں اور اہل اور مال اور فرزندان کے اور بعضے علماء قائل ہوئے ہیں کہ دعا مانگنا واجب ہے اور بہتر یہہ ہے کہ قبل طلوع آفتاب کے مشعر سے روانہ ہوں سوا امام کے لیکن وادی محسر سے تجاوز نکریں جبتک کہ آفتاب طلوع نکرے اور جب آفتاب کوہ ثبیر پر پڑے سات مرتبہ اقرار اپنے گناہوں کا کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو ذکر خدا اور استغفار کرتا ہوا جائے ساتھہ سکینہ اور وقار کے یعنی ساتھہ آرام بدن اور دل کے اور جب وادی محسر میں پہنچے تو تیز چلے یا تیز چلا کے سواری اپنی اور اگر بہول جائے ہرولہ یعنی دوڑنا تو مراجعت کرے اور ہرولہ کرے اور وقت ہرولہ کے یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ فِیْمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِیْ اور پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

فصل چوتھی بیان میں واجبات منی کے جان

تو واجب ہے مکلف پر بعد کوچ کے مشعر الحرام سے روز عید پھر آنا اوس جگہہ پر جسکو منی کہتے ہیں اور منی میں تین امر واجب ہیں واجب پہلا رمی جمرہ عقبہ یعنی پہینکنا کنکریوں کا جمرہ کی طرف اور یہہ نام ہے ایک مقام کا اور وقت اسکا روز عید ہے طلوع آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک اور اگر اوسدن بہول جائے تو تیرہویں تاریخ تک رمی کر سکتا ہے اور اگر یاد نہ آیا

تو دوسری سال رمی جمرہ کری یا کسی کو نایب کری کہ وہ رمی بجا لائی اور شرطین اوسکی یہہ ہین کہ جو کنکریان پہینکی نام سنگریزہ اوسپر صادق ہو اور جنس کے ہون اور حرم مین جہانسی اوٹہائی ہو سکتا ہی لیکن مستحب یہہ ہی کہ شعر مشعر سی اوٹہائی ہون اور یہہ شرط ہی کہ وہ سنگریزی مستعمل نہون یعنی کسی اور نی جمرہ کیطرف بطور صحیح نہ پہینکا ہو اور واجبات رمی چند امر مین پہلی نیت اور وہ یہہ ہی کہ پہینکتا ہون مین سات یہہ جمرہ عقبہ کی طرف حج تمتع مین واسطی واجب ہونیکی قربۃً الی اللہ دوسرے پہینک نا اون سنگریزوں کا پس اگر سنگ کو جمرہ پر رکہدی اسطرح کہ رمی صادق نہ اوی تو کافی نہوگا تیسرے یہہ کہ سنگریزہ جمرہ تک پہینکی سی پہنچی پس اگر اعانت سی کسی اور انسان یا حیوان کی پہنچی تو کافی نہوگا اور اگر شک ہو پہنچ نی نہ پہنچنی مین تو بنا کریگا نہ پہونچنی پر اور پہر سی پہینکیگا چوتہی عدد معین ہونا یعنی سات کنکریان پہینکی پانچوین یہہ کہ ان کنکریونکو ایک دفعہ نہ پہینکی بلکہ واجب ہی کہ ایک ایک کر کی پہینکی ہر چند ایک دفعہ جمرہ تک پہونچی ہون اور جان تو کہ مستحب ہی کہ کنکریان رنگین ہون سرخ رنگ کی یا اور کسی رنگ کی اور نقطہ دار ہون اور ایک ایک کر کی چنی ہوئی ہون اور نرم ہون سخت نہون اور بقدر بند انگشت ہون اور مستحب ہی کہ وقت کنکریان پہینکنی کی پیادہ ہو سوا نہو اور باوضو ہو اور بعضی علما طہارت کا واجب جانتی ہین اور جب کنکری

دعا وقت رمی جمرہ

ہاتھ مین ہو یہہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ حَصَیَاتِیْ فَاحْصِھِنَّ لِیْ وَ ارْفَعْھُنَّ فِیْ عَمَلِیْ اور جب کنکری پھینکی یہہ دعا پڑہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ عَنِّی الشَّیْطَانَ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا اور درمیان اوسکی اور جمرہ کی دس ہاتھ کا یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور منہ جمرہ کیطرف کری اور پشت بقبلہ ہو اور سنت ہی کہ کنکریکو انگوٹھی پر رکہی اور انگشت شہادت کی ناخن سے پھینکی اور جب منی مین اپنی مقام پر آئی تو سنت ہی کہ یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

دوسرا واجب منی

دوسرا واجب واجبات منی سی یہہ ھی کہ ہدی کو ذبح کری اور جاننا چاہی کہ ہر حج کنندہ حج تمتع پر ایک ھدی کا ذبح کرنا واجب ہی پس بنا بر اشہر و اظہر و احوط کئی آدمیونکی طرفسی ایک ہدی کافی نہوگے

بیان ہدی تمتع کا

اور اگر ہدی مول لینی پر قادر نہو تو اوسکی عوض مین دس روزی رکہی تین روزی حج مین رکہی اور سات روزی اپنی شہر مین پہنچکر رکہی اور اگر ہدی دستیاب نہو تو قیمت اوسکی کسی معتمد پاس رکہوادی کہ تا آخر ماہ ذیحجہ جسوقت ہدی ملی وہ شخص لیکر ہدیکو ذبح کری اور اگر تمام سال دستیاب نہو تو سال آیندہ مین لیکر ذبح کری مگر احوط یہہ کہ اس صورت مین دس روزی

بہی رکہی ہو اور ہدی بہی ذبح کرے اور اگر روز عید ہی کا ذبح کرنا بہول جاوے
یا بسبب کسی عذر کی ہدی ذبح نکی ہو تو تیرہوین تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک بہی
جائز ہی اور یہہ ہدی واجب ہی خواہ شتر ہو خواہ گائی ہو خواہ دنبہ اگر شتر ہو
تو پانچ برس تمام ہو کر اوسی چہٹا برس شروع ہوا ہو اور اگر گائی ہو تو احوط یہہ
ہی کہ اوسی دو سال تمام ہو کر تیسرا شروع ہوا ہو اور قسام ثانیہ یعنی گوسفند
مین اگر بہیڑ ہو تو سات مہینی اوسکی تمام ہو چکی ہون اور آٹہوان مہینا اوسے
شروع ہوا ہو اور احوط یہہ ہی کہ ایکسال تمام ہو کر دوسرا سال اوسکے شروع
ہوا ہو اور اگر بکری ہو تو احوط یہہ ہی کہ اوسی دوسرا سال تمام ہو کے
تیسرا سال شروع ہوا ہو اور یہہ بہی شرط ہی کہ ہدی مین کسی قسم کا نقصان
نہو سب عضو اوسکی سالم ہون پس اگر جانور اندہا یا لنگڑا یا بیمار ہوگا تو کافی نہین بلکہ
اگر ذرا سا بہی کان کٹا ہو یا اوسکی سینگو نمین یعنی اندر کی سینگون مین
کسی قسم کا نقصان ہو تو بہی کافی نہوگا اور چاہئی کہ جانور دبلا بہی نہو اور
علما مین مشہور ہی کہ اگر گوسفند کی گردو نمین چربی ہو تو ذبح اوسکا مجزی
ہوگا اور احوط یہہ ہی کہ وہ جانور لیوی کہ جسی عرف مین دبلا نکہین
اور اگر جانور کا کان درمیان سی شگافتہ ہو یا کانمین سوراخ ہو تو کچہہ
مضایقہ نہین مگر احوط یہہ ہی کہ جس جانور کا کان شگافتہ ہو یا کانمین
سوراخ ہو یا جس جانور کی اصل خلقت مین سینگ نہون یا کان یا دم نہو

اوسی

اوسی بہی نہ لی اور جس جانور کی خصیتین کی رگہین مل ڈالی ہون اوسی ذبح نکری اور اظہر و اشہر یہہ ہی کہ جانور خصی کا بہی ذبح کرنا کافی ہوگا اور کوئی شخص اس خیال سی کہ جانور بی عیب ہی مول لیکر ذبح کری اور بعد معلوم ہو کہ جانور مین نقصان تہا تو ذبح کرنا اوس جانور کا بہی کافی نہین ہے اور اگر پہلی سی یہہ گمان ہو کہ جانور فربہ ہی مگر ذبح کی بعد دبلا نکلی تو ذبح اوسکا کفایت کرتا ہی اور اسیطرح اگر اس گمانسی ذبح کری کہ یہہ جانور دبلا ہی مگر امید یہہ ہی کہ فربہ ہوگا اور مطلوب حق تعالی کی موافق ہوگا اور بعد اوسکی وہ جانور فربہ ہی نکلی تو کافی ہی لکن اگر یہہ شخص پہلی سی اوس جانور مین فربہ ہونیکا احتمال نکری یا فربہ ہونیکا احتمال کری مگر احتمال فربہی واسطے موافقت حکم خدا اور ادای واجب کی نکیا ہو بلکہ از راہ بی پروائی جانور لیکر ذبح کر ڈالی اور اتفاقاً فربہ نکلی تو ظاہرا کافی نہوگا اور احوط یہہ ہی کہ کسیقدر ذبیحہ سی خود کہائی اور کچہہ بطور ہدیہ دی اور کچہہ صدقہ کری اور احتیاط یہہ ہی ایک ثلث ہدیہ کری اور ایک ثلث فقراء مومنین کو بطور صدقہ دی اور فی الحال منی مین جو ذبیحہ ہوتی ہین اور اوہین غالبا بلکہ دائما وہان طائفہ سودان کہ جو حوالی منی مین رہتی ہین لی جایا کرتی ہین تو انکو دینا جائز نہین ہی اس وجہ سی کہ ایمان بلکہ اسلام اس طایفہ کا معلوم نہین ہی لہذا چاہئی کہ پہلی تہوڑا سا گوشت اپنی لئی رکہہ لی بعد کسی فقیر مومن کو

بیان جانور خصی

عیب دار جانور

تقسیم گوشت قربانی

حجاج مین سی تیسرا حصہ ذبیحہ کا دی اور ایک ثلث اپنی بعض برادران
ایمانی کو ہدیہ کری اگرچہ حصہ فقرا اور حصہ برادران ایمانی جدا نکیا ہو بعد
اسکی صاحبان صدقہ و ہدیہ اپنا اپنا حصہ سودان کو دیدین تو کچھ مضائقہ
نہین ہی اور اگر قبل ان احتیاطونکی اتفاقاً طایفہ سودان ذبیحہ چرا کر یا
لوٹ کر لیجاوین تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب اعادہ نہوگا ہان
اگر خود سی کوئی شخص اوس طایفہ کو دیدی تو بنا بر احتیاط حصہ فقرا
کا یہہ شخص ضامن رہیگا اور جو شخص ذبح ہدی پر قادر نہو اوسی چاہئی
کہ دس روزی رکھی تین دن ایام حج مین رکھی اور سات روزی بعد گھر
پہنچنی کی پس تین روزی تو ساتوین سی نوین تک پی در پی حالت
حج مین رکھی اور اگر ساتوین کو روزہ رکھنا ممکن نہو تو آٹھوین نوین تاریخ
روزہ رکھی اور ایک روزہ منی سی جب مراجعت کری تب رکھی لیکن
احوط یہہ ہی کہ اس صورت مین علاوہ ہشتم و نہم کی بعد مراجعت کی منی
سی تین روزی متوالی رکھی یعنی جس روز کوچ کری منی سی اوس روز
اور دو دن بعد اوسکی روزہ رکھی اور قصد کری کہ ان پانچ روزین جو
تین روزی مطلوب خدا ہون وہی بدل ہدی ہین اور اگر آٹھوین تاریخ
روزہ نرکھی تو اس صورت مین نوین کو بھی نرکھی بلکہ تا مراجعت منی صبر کری
اور منی سی اوکر اگر تینون روزی پی در پی رکھی مگر احوط یہہ ہی کہ ان تین

روزون کی رکہنی مین تعجیل کری اگرچہ اشہر یہہ ہی کہ ماہ ذیحجہ مین جسوقت چاہی اوسوقت ان روزونکو رکہہ سکتا ہی اور وہ سات روزی کہ جو مکان پر پہنچکر رکہنا چاہئی احوط یہہ ہی کہ ان کو بہی پی در پی رکہی گو وجوب اسکا معلوم نہین ہوتا اور اگر ان تین روزونکی بعد ذبح ہدی پر قادر ہو تو احوط یہہ ہی کہ ہدیکو ذبح کری اور مستحبات ہدی یہہ ہین کہ ہدی مین پہلی اونٹ کو اختیار کری بعد اوسکی گائی بعد گائی کی گوسفند اور چاہیئے کہ ہدی نہایت فربہ ہو اور اگر اونٹ یا گائی ہو تو مادہ ہو اور اگر بہیڑ یا بکری ہو تو نر ہو اور مستحب ہے کہ اگر شتر کو نحر کری تو چاہئی کہ اوسی کہڑا کری اوسکی دونو ہاتہہ زانو سی باندہ دی اور وہنی جانب خود کہڑا ہو اور چہری یا نیزہ یا خنجر اوسکی گودال گلو مین ماری اور وقت ذبح یہہ دعا پڑھی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کری اور کہی اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور سنت ہی کہ خود قربانی کری اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص کہ ذبح کرتا ہی اوسکی ہاتہہ پر ہاتہہ رکہدی تیسرا واجب سر کا منڈانا ہی یا تقصیر کرنا

بیان اونٹ و اوسکے ...
بیان ہدی و قربانی
بیان نحر
دعای وقت نحر
بیان سنت قربانی

بیان حلق و تقصیر

یعنی کسیقدر سر کے بال منڈانا یا شارب لینا یا ناخن کاٹنا مگر عورت اور
خنثی کو سر منڈانا جایز نہین ہی اور اوس شخص کے لئی کہ جسنی گوند اور شہد
یا کسی اور چیز سی اپنی سر کے بال جوون کی وجہ سی جمائی ہون یا وہ شخص کہ
جسنی سر کے بالونکو یکجا کر کی باندہ لیا ہو یا گوندہ لیا ہو یا جسنی پہلی پہل حج
کیا ہو تو احوط یہہ ہی کہ سر منڈائین اور تقصیر نکرین اور یہہ نیت کری کہ
سر منڈاتا ہون یا ناخن کاٹتا ہون کہ یہہ بہی ایک فریضہ ہی فرایض حج تمتع
سی قربۃ الی اللہ اور بہتر ہی کہ جو شخص سر مونڈنی والا ہو یا ناخن کاٹنی والا
ہو وہ بہی نیت کری اور جسوقت حج کنندہ حلق یا تقصیر کرتا ہی تو اوسپر
وہ چیزین حلال ہو جاتی ہین کہ جو بسبب احرام کی حرام ہوئی تہین وشکار
و بوی خوش اور جاننا چاہئی کہ بنابر اشہر اظہر رمی و ذبح اور حلق مین ترتیب
لازم ہی اور اگر کوئی شخص مخالفت کری اور ذبح کو رمی پر مقدم کری یا
حلق کو ذبح یا رمی پر مقدم کری پس اگر از روی فراموشی ایسا کیا ہی تو
مضایقہ نہین رکہتا ہی اور اگر عمدًا ایسا کیا ہو تو بہی بنابر اشہر اعادہ واجب
نہین ہی مگر اسکی دلیل مین کلام ہی اور اگر ممکن ہو تو احتیاطًا اعادہ کری
اور جس صورتمین عید کی دن حلق یا تقصیر بہول جای اور منی سی روانہ
ہو چکا ہو تو اوسی حلق یا تقصیر کے لئی مراجعت واجب ہی اور اگر مراجعت
ممکن نہو تو جس مقام پر وارد ہی وہین حلق کری اور بشرط امکان بالونکو

مسئلہ

منی مین بہیجدی اور جس صورتمین منی مین مراجعت کری تو بعد حلق اعادہ طواف واجب ہی اور مستحب ہے کہ سر منڈاتی کی وقت رو بقبلہ ہو اور جانب راست پیشانی کیطرف سی ابتدا کری اور اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور سنت ہی کہ سر کے بالونکو منی مین اپنی خیمہ کی مقام پر دفن کردی اور احوط ہی کہ اطراف سر و ریش و شارب سی بہی بال منڈائی اور ناخن بہی کٹوائی *

فصل پانچوین بیان مین اون امور کی کہ جو بعد ادای

مناسک منی واجب یا مستحب ہین اس فصل مین دو مقصد ہین پہلا مقصد بیان واجبات مین ہی طواف زیارت و نماز طواف و سعی و طواف نسا اور نماز طواف نسا کی لئی منی سی مکہ مین آنا واجب ہی اور جسنی حج تمتع کیا ہی اوسی گیارہوین تک مراجعت مین تاخیر کرنا جائز ہی اور گیارہوین سی زیادہ تاخیر مین اختلاف ہی احوط یہ ہی کہ گیارہوین سی زیادہ تاخیر نکری اگرچہ جواز تاخیر تیرہوین تک بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہین ہی اور جاننا چاہئی کہ عرفات و مشعر و منی پر طواف و سعی کا مقدم کرنا جائز نہین ہی مگر جسی بعد از مراجعت مکہ معظمہ طواف و سعی کا بجا لانا ممکن نہو اوسی جائز ہی کہ سعی و طواف قبل عرفات و مشعر و منی بجا لائی مثل اسکی کہ نسوانکو حیض و نفاس کا گمان ہو یا جسوقت حجاج منی سی پہرین تو بسبب ازدحام طواف نسا

مقصد اول در بیان واجبات

مروه پر دشوار ہو ایسی صورت مین اظہر یہہ ہی کہ طواف وسعی کی تقدیم وقوف عرفات ومشعر ومنی پر ہوسکتی ہی مگر بعضی علما اس حالت مین بہی تقدیم کو منع فرماتی ہین پس احوط یہہ ہی کہ اگر صاحب عذر تقدیم سعی وطواف کری تو بشرط امکان اوس طواف وسعی کا ایام تشریق مین اعادہ کرلے اور اگر ممکن نہو تو آخر ذیحجہ تک جب ممکن ہو اعادہ کرلی اور اگر جانتا ہو کہ تا آخر ذیحجہ طواف وسعی ممکن نہوگی تو بلا اشکال تقدیم واجب ہے مگر احوط یہہ ہے کہ اپنی طرف سی نائب بہی مقرر کری اور کیفیت زیارت ونماز وسعی بحث عمرہ مین مذکور ہوچکی ہی اور بعد بجالانی اس طواف کی مع نماز اور بجالانی سعی کی مابین صفا ومروه اس شخص پر جو کچہہ بعد حلق محرمات سی باقی رہا تہا اوسمین سی خوشبو حلال ہوجاتی ہی مگر صید ونسوان حرام رہینگی اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ بمجرد طواف اور نماز طواف خوشبو حلال ہوجاتی ہی لکن مراعات قول اول احوط واقوی ہی اور بعد طواف نسا ونماز طواف نسا کہ اس طواف کی بہی کیفیت مثل طواف سابق کی ہی عورت حلال ہوجاتی ہی اور وہ صید کہ بسبب احرام حرام ہوا تہا حلال ہوجاتا ہی مگر چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہے اور بسبب احرام یہہ صید حرام نہین ہوتا ہی اسکی حرمت بدستور رہی گی اور احوط یہہ ہی کہ قبل طواف النسا خوشبو سی اجتناب کری اگرچہ اقوی جواز ہی پس حج کنندہ حج تمتع کو تین مرتبہ مین بتدریج

محرمات احرام حلال ہوتی ہین پہلی مرتبہ بعد حلق دوسری مرتبہ بعد سعی مابین صفا و مروہ تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النسا اور جاننا چاہئی کہ طواف النسا اگرچہ واجب ہی اور بی طواف کی عورت اسپر حلال نہین ہوتی مگر علما مین مشہور ہی کہ یہہ طواف ارکان حج سی نہین ہی پس ترک اس طواف کا عمداً اشل ترک طواف زیارت یا طواف عمرہ نہین ہی کہ باعث فساد حج یا عمرہ ہو بلکہ جو شخص ترک طواف نسا عمداً کری اوسپر واجب ہی کہ طواف نسا بجالائی اور جب تک اس طواف کو نہ بجالائیگا عورت اوسپر حلال نہوگی یہانتک کہ بنا بر احوط عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا بہی جایز نہوگا

مقصد دوسرا بیان مستحبات طواف زیارة و سعی و طواف نسا مین ہی بہتر یہہ ہی کہ بشرط امکان روز عید بعد اعمال منی کی مکہ معظمہ مین مراجعت کری اور اگر نہو سکی تو گیارہوین کو مراجعت کری اور احوط یہہ ہی کہ گیارہوین سی زیادہ تاخیر نکری بدون عذر کی اور سنت ہی کہ غسل کرکی متوجہ مسجد الحرام ہو اور ذکر خدا زبان پر جاری رکہی محمد و آل محمد پر صلوات بہیجی اور جسوقت در مسجد پر پہنچی یہہ دعا پڑہی

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی نُسُکِیْ وَسَلِّمْنِیْ لَهٗ وَسَلِّمْهُ لِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهٖ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اَنْ تَرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ

بیان مستحبات طواف زیارة

ادعیہ

وَالْبَیْتُ بَیْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِیًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَیْكَ الْمُطِیْعِ لِاَمْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَنْ تُبَلِّغَنِیْ عَفْوَكَ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ بعد اسکی حجر اسود کی قریب جاکر حجر اسود سی ہاتھہ مس کری اور حجر کو بوسہ دیوی اور جو اعمال طواف عمرہ مین بجالایا تھا وہین بجالائی اور تکبیر کہی اور نیت کری جسطرح پر طواف عمرہ مین مذکور ہو چکا ہی اوسی آداب سی سات شوط طواف بجالائی اور کیفیت اس طواف اور نماز کی اور سعی اور طواف نسا کی اوسی نہج پر ہی جو کہ سابق ازین طواف و سعی عمرہ مین مذکور ہو چکی ہی

فصل چھٹی بیان مین اسکی کہ شبہای ایام تشریق منی مین

بیان شبہای تشریق

رہی جسوقت حج کنندہ مکہ معظمہ مین بروز عید طواف و سعی کی لئی جائی تو اوسپر واجب ہے کہ گیارھوین اور بارھوین شب رہنی کی لئی منی مین مراجعت کری اور جس شخص نے احرام مین صید یا عورت سی پرہیز نکیا ہو اوسی تیرھوین شب بھی منی مین رہنا واجب ہے اور جسنی صید و عورت سی پرہیز کیا ہو اوسی بارھوین تاریخ بعد زوال شمس منی سی کوچ کرنا جایز ہی اور اگر اتفاقا بارھوین تاریخ کوچ نکری اور تیرھوین شب آجای تو اوس شب کو رہنا بھی واجب ہوجائیگا اور تیرھوین تاریخ کو رمی بھی لازم ہوگی اور جسوقت رات آجائی تو

رہنی کی نیت کرنا واجب ہی اور بمقدار حد کہ جسقدر شب کا بسر کرنا منی مین لازم ہی یہہ ہی کہ تا بعد نصف شب منی مین رہی پس اگر بعد نصف شب منی سی کوچ کری تو مضایقہ نہین ہی اور احوط یہہ ہی کہ قبل طلوع صبح داخل مکہ نہو اور جو شخص کہ منی مین شبکا رہنا ترک کری اوسی بعوض ہر شب ایک گوسفند کفارہ مین دینا واجب ہی اور احوط یہہ ہی کہ جو شخص منی مین شبکا رہنا سہو کری یا بسبب جاہل مسئلہ ہونی کی ترک کری حکم اُنکا مثل اوسکی ہی جو عمداً ترک کری اور چاہیئی کہ کفارہ مین ایک گوسفند ذبح کری اور اسیطرح احوط ہی کہ جو شخص معذور ہو منی مین رہنی سی وہ بہی کفارہ دی ہر چند جو معذور ہی گنہگار نہوگا یعنی جو شخص صاحب عذر ہو مثل اسکی کہ خود بیمار ہو یا کسی دوسری کا بیماردار ہو یا خوف تلف مال رکہتا ہو یا شبان یعنی ونبیان چرانیوالا ہو یا صاحب سقایت ہو یعنی حجاج کو پانی پلاتا ہو مگر علما ان دونو پر یعنی شبان اور صاحب سقایت پر بظاہر فدیہ واجب نہین جانتی اور اسیطرح فدیہ لازم نہین اوسپر جو منی مین نرہی مگر مکہ معظمہ مین تمام شب عبادت مین بسر کری اور بجز کار ضروری مثل کہانا کہانی یا پانی پینی کی یا تجدید وضو کی غیر از عبادت کسی امر مین متوجہ نہو اور مستحب ہی کہ جسوقت مکہ سی منی جانی لگی تو یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ

وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ *

فصل ساتوین بیان وجوب رمی جمرات اور کیفیت اعمال مستحبہ

مین کہ جنہین منی مین بجالانا سنت ہی اور اس فصل مین دو مقصد ہین

مقصد پہلا بیان واجبات مین ہی وہ ایام کہ جسکی شب کو حج کنندہ کو
منی مین رہنا واجب ہے چاہئی کہ دن کو رمی جمرات ثلاثہ بترتیب بجالاوے
یعنی پہلی رمی جمرۂ اولی کری بعد جمرۂ وسطی پر بعد جمرۂ عقبہ پر رمی کری
پس اگر ترتیب مین فرق واقع ہو تو جسقدر فرق ہوا ہی اوسکا اعادہ کری
ہان اگر چار سنگریزی جمرہ پر مار چکا ہو بعد اسکی مشغول رمی وسطی ہو تو مانع
ترتیب نہوگا بلکہ بعد فراغ رمی جمرۂ وسطی تین سنگریزی اور لگاوی اگرچہ مقتضای
احتیاط یہہ ہی کہ اعادہ کری اور واجبات رمی مناسک منی مین مذکور ہو چکی ہین
اور اگر کوئی شخص رمی جمرات بھول جاوی تو اوسی چاہئی کہ مکہ معظمہ سی پھر
منی مین آکر رمی جمرات بجالاوی اور اگر اوسی یاد نہ آئی یہانتک کہ مکہ سی چلا
جای تو سال آیندہ چاہئی کہ خود یا نائب اوسکا بجالای اور جو شخص مریض
ہو اور اوسی مایوسی ہو کہ تا بقای وقت رمی پر قدرت نہوگی تو اوسکی
طرف سی دوسرا شخص رمی کرسکتا ہی اور بعد صحت اعادہ لازم نہوگا
لیکن احوط یہہ ہی کہ اگر صحیح ہو جائی اور وقت رمی باقی ہو تو اعادہ کری
اور اگر ممکن ہو تو یہہ صورت کری کہ مریض سنگریزی اپنی ہاتہہ مین لی اور

بیان وجوب رمی جمرہ

بیان رمی مریض

دوسرا شخص اسکی عوض سی لگاوی اور اگر کوئی شخص عمداً ترک رمی
کری تو بنابر مشہور واقوی حج اوسکا فاسد نہوگا اور بعض علمانی فرمایا ہے
کہ سال آیندہ قضای حج احوط ہی اور شبکو روز گذشتہ تا روز آیندہ کے
لئی رمی کرنا جایز نہین ہی مگر اوس شخص کو جایز ہی کہ جسی کسی قسم کا عذر ہو
کہ دن کو رمی اوسی ممکن نہو تو وہ شبکو رمی کرسکتا ہی اور اگر کوئی شخص
دوسرے دن تک رمی بہولا رہی تو اوسی چاہئی کہ پہلی قضا رمی سابق
بجالائی پہر اوسدن کی رمی واجب بجالائی

مقصد دوسرا بیان مستحبات منی مین مستحب ہے کہ تین دن یعنی
گیارہوین بارہوین تیرہوین تک منی مین رہی اور منی سی نہ نکلی یہانتک کہ
طواف مستحب کے لئی بہی نہ جائی اور جب جمرہ اول اور دوم کو رمی کری تو رو
بقبلہ ہو اور جمرہ دست راست کیطرف ہو اور حمد و ثنای الٰہی بجالائی اور
محمد و آل محمد پر صلوات بہیجی پس تہوڑا سا آگی بڑہی اور دعا کری اور یہ
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ بعد اسکی تہوڑا سا آگی بڑہی اور دعای سابق وقت
رمی جمرہ پڑہی اور جسوقت سنگریزی لگائی تو اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہی اور وقت
رمی جمرہ عقبہ چاہئی کہ پشت قبلہ کیطرف ہو اور منی مین تکبیر کہنا بنابر مذہب
مشہور مستحب ہے مگر بعض علما واجب جانتی ہین پس احوط یہ ہی کہ منی مین ہو
یا کسی اور مقام پر ہو تکبیر کہنا ترک نکری اور منی مین بعد پندرہ نمازونکی کہنا

بیان مستحبات منی

چاہیئی ابتدای ظہر روز عید سے اور بنا بر مشہور وہ تکبیر یہہ ہی اللّٰہُ اَکبَرُ اللّٰہُ اَکبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ اللّٰہُ اَکبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰینَا وَلَہُ الحَمدُ عَلٰی مَا اَولَانَا وَرَزَقَنَا مِن بَھِیمَۃِ الاَنعَامِ اور بعض روایتوں مین اسطرح وارد ہی کہ بعد تکبیر سوم وَلِلّٰہِ الحَمدُ اللّٰہُ اَکبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰینَا اللّٰہُ اَکبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِن بَھِیمَۃِ الاَنعَامِ اور بعض روایتون مین بزیادتی الحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبلَانَا وارد ہی اور اگر بارہوین تاریخ منی سی کوچ کری تو سنت ہی کہ ۱۲ سنگریزی منی مین دفن کری اور مستحب ہی کہ ان ایام کی نمازہای واجبی و سنتی مسجد خیف مین پڑہی اور حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص سو رکعت نماز مسجد خیف مین پڑہی قبل اسکی کہ وہانسی باہر جای حق تعالی ستر برسکی عبادت کا ثواب وسی عطا فرماتا ہی اور جو شخص ستر مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہِ کہی اوسکی نامہ عمل مین ایک بندہ آزاد کرنیکا ثواب لکہا جاتا ہی اور جو شخص سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہی تو ثواب اسکا مثل او سشخص کی ہی کہ جسنی ایک آدمی زندہ کیا ہو اور جو شخص سو مرتبہ الحَمدُ لِلّٰہِ کہی ثواب اسکا برابر ہوگا اوسکی جسنی خراج عراقین راہ خدا مین تصدق کیا ہو

خاتمہ کیفیت طواف وداع اور بیان مستحبات مین کہ جنہین

مکہ سی نکلنی اور مدینہ منورہ پہونچنی تک بجالانا چاہیئی اگر یہہ شخص سشتر طواف واجب اور سعی اور طواف نسا بجالایا ہی تو منی سی مکہ معظمہ مین طواف وداع کے

لیٔ آکر

بیان تکبیرات ایام تشریق اور اعمال منی

بیان طواف وداع و عمرہ

سید طالب

لئی اسی مراجعت کرنا مستحب ہی اور چاہئی کہ قبل از کوچ چہ رکعت نماز مسجد خیف مین بجالائی اور جسوقت مکہ مین پہنچی سنت ہی کہ خانہ کعبہ مین داخل خصوصا وہ شخص کہ جسنی پہلی پہل حج کیا ہو اور حدیث مین وارد ہی کہ خانہ کعبہ مین داخل ہونا رحمت خدا مین داخل ہونا ہی اور خانہ کعبہ سی نکلنا گناہون سی باہر آنا ہی اور خداوند عالم اس شخص کو تمام عمر گناہونسی محفوظ رکہتا ہی اور گناہان گذشتہ اسکی بخشدیتا ہی اور سنت ہی کہ خانہ کعبہ مین داخل ہونیکی لئی غسل کری اور پابرہنہ داخل خانہ کعبہ ہو اور قبل داخل ہونیکی دونو حلقہ در پکڑکر یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَجِرْنِيْ مِنْ سَخَطِكَ بعد اسکی داخل ہو اور یہہ کہی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ پس درمیان دونو ستونونکی سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑہی پہلی رکعتمین بعد حمد سورہ حم سجدہ پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد حمد بعدد آیات سورہ حم سجدہ آیات قران کی تلاوت کری اور گوشہ ہای کعبہ مین بہی نماز پڑہی بعد اسکی اوس رکن پر آئی کہ جسمین حجر اسود ہے اور اپنی شکم کو اوس رکن سی مس کری اور ستونون کی گرد پہری اور اپنی پیٹ کو اور پیٹ کو ستونسی مس کری اور جب خانہ کعبہ سے نکلے نیچی آوی گوشہ پڑہی کو دست چپ کے جانب رکہکر قریب خانہ کعبہ دو رکعت

دعای وقت دخول خانہ کعبہ

دعای بعد داخلہ

نماز اندرون کعبہ

تکبیرات ایام تشریق اور اعمال منی

چاہیئے ابتدای ظہر روز عید سے اور بنا بر مشہور وہ تکبیر یہہ ہی اللہ اکبر اللہ
اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر علی ما ھدینا
ولہ الحمد علی ما اولانا ورزقنا من بہیمۃ الانعام اور بعض
روایتون مین اسطرح وارد ہی کہ بعد تکبیر سوم وللہ الحمد اللہ اکبر علی ما
ھدینا اللہ اکبر علی ما رزقنا من بہیمۃ الانعام اور بعض روایتون
مین بزیادتی الحمد للہ علی ما ابلانا وارد ہی اور اگر بارہوین تاریخ
منی سی کوچ کری تو سنت ہی کہ ۲۱ سنگریزی منی مین دفن کری اور مستحب
ہی کہ ان ایام کی نمازہای واجبی و سنتی مسجد خیف مین پڑہی اور حدیث مین
وارد ہی کہ جو شخص سو رکعت نماز مسجد خیف مین پڑہی قبل اسکی کہ وہانسی باہر
جای حق تعالی ستر برس کی عبادتکا ثواب اوسی عطا فرماتاہی اور جو شخص
ستر مرتبہ سبحان اللہ کہی اوسکی نامہ عمل مین ایک بندہ آزاد کرنیکا ثواب لکہا
جاتاہی اور جو شخص سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہی تو ثواب اسکا مثل اوس شخص
کی ہی کہ جسنی ایک آدمی زندہ کیا ہو اور جو شخص سو مرتبہ الحمد للہ کہی
ثواب اسکا برابر ہوگا اوسکی جسنی خراج عراقین راہ خدا مین تصدق کیا ہو

بیان طواف وداع وغیرہ

خاتمہ کیفیت طواف وداع اور بیان مستحبات مین کہ جنہین

مکہ سی نکلنی اور مدینہ منورہ پہونچنی تک بجالانا چاہیئے اگر یہہ شخص متمتع طواف
واجب اور سعی اور طواف نسا بجالایا ہی تو منی سی مکہ معظمہ مین طواف وداع کے

سیند

لئی اسی مراجعت کرنا مستحب ہی اور چاہیئی کہ قبل کوچ چھ رکعت نماز
مسجد خیف مین بجالائی اور جسوقت مکہ مین پہنچی سنت ہی کہ خانہ کعبہ مین داخل
خصوصًا وہ شخص کہ جسنی پہلی پہل حج کیا ہو اور حدیث مین وارد ہی کہ خانہ کعبہ
مین داخل ہونا رحمت خدا مین داخل ہونا ہی اور خانہ کعبہ سی نکلنا گناہون
سی باہر آنا ہی اور خداوند عالم اس شخص کو تمام عمر گناہون سی محفوظ رکھتا ہی
اور گناہان گذشتہ اسکی بخشدیتا ہی اور سنت ہی کہ خانہ کعبہ مین داخل ہونیکی
لئی غسل کری اور پا برہنہ داخل خانہ کعبہ ہو اور قبل داخل ہونیکی دونو حلقۂ در
پکڑ کر یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَقَدْ قُلْتَ
وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ وَاَجِرْنِیْ مِنْ سَخَطِکَ
بعد اسکی داخل ہو اور یہہ کہی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا
فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ عَذَابِ النَّارِ پس درمیان دونو ستونونکی سنگ
سرخ پر دو رکعت نماز پڑھی پہلی رکعتمین بعد حمد سورہ حٰم سجدہ پڑہی اور
دوسری رکعت مین بعد حمد بعدد آیات سورہ حٰم سجدہ آیات قرآن کی تلاوت کری
اور گوشہ ہائی کعبہ مین بہی نماز پڑہی بعد اسکی اوس رکن پر آئی کہ جسمین
حجر اسود ہے اور اپنی شکم کو اوس رکن سی مس کری اور ستون کی گرد پہری اور
اپنی پیٹ کو اور پیٹ کو ستونسی مس کری اور جب خانہ کعبہ سے نکلکے
نیچی آوی گوسپٹہی کو دست چپ کے جانب رکہکر قریب خانہ کعبہ دو رکعت

دعا وقت دخول خانہ کعبہ

دعا بعد داخل

نماز اندرون کعبہ

نماز پڑھی اور مستحب ہے کہ جب تک مکہ مین رہی بہت طواف کری اور طواف حجاج
کی لئی نماز نافلہ سی افضل ہی اور برادران ایمانیکی جانب سی طواف کرنیکا بہت ثواب
ہی اور بہ نیابت جناب رسالتمآب جناب سیدہ اور بارہ امام علیہم السلام طواف کرنا ثواب
عظیم رکھتا ہی اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ مستحب ہے کہ آدمی مکہ مین تین سو ساٹھہ طواف
کری ابتدای ایام سال اور اگر تین سو ساٹھہ طواف نہو سکین تو تین سو ساٹھہ شوط بجا لاوی
یہہ باون طواف اور تین شوط ہوتی ہین اور ان شوطونکو بعد ایام سال تمام کر کی
چار شوط اور بجالائی کہ باون طواف پوری ہوجائین اور مکہ معظمہ مین ختم قران کرنا بہی
مستحب ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص مکہ معظمہ مین ختم قران کری دنیا
سی نجائیگا مگر یہہ کہ پیغمبر خدا کی زیارت کرلیگا اور مقام اپنا بہشت مین دیکھہ
لیگا اور مکہ معظمہ مین اوس مقام کی زیارت سی مشرف ہونا کہ جہان حضرت رسالت پناہ
پیدا ہوئی ہین مستحب ہے اور جناب خدیجہ کی بہی مکان کی زیارت مستحب ہے اور
زیارت قبر حضرت ابیطالب علیہ السلام اور جانا اوس غار مین کہ جسمین جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ ابتدای بعثت مین عبادت فرماتی تہی اور زیارت کرنا اوس
غار کی کہ جسمین حضرت چہپی تہی کہ وہ غار کوہ ثور مین واقع ہی مستحب ہے اور جاننا
چاہئی کہ جو شخص مکہ معظمہ مین رہتا ہی اوسی مستحب ہے کہ عمرہ مفردہ
بجالائی اور اعتبار فصل مین کہ ایک عمرہ سی دوسری عمرہ تک کسقدر فصل
چاہئی علمامین اختلاف ہے ایک جماعت علما اسکی قائل ہین کہ فاصلہ کی احتیاج

دربیان فضیلت طواف

بیان مقامات زیارت

نہین

نہین ہی اور کچھہ علما ایک مہینہ کی فاصلہ کو لازم جانتی ہین اور بعض علما
ایکسال کا فاصلہ تجویز فرماتی ہین او بعض دس روز کی فاصلہ کو کافی جانتی
ہین اور یہہ قول قوت سی خالی نہین ہی اگرچہ سند مستند اسکی ضعیف ہی اور
مقام احرام عمرہ مفردہ کا وہ جگہہ ہی جو اطراف حرم سی قریب تر ہی مکہ
معظمہ سی اور وہ مقام فی الحال مشہور و معروف ہی اور احرام بعد چاہی
طواف اور نماز طواف و سعی و تقصیر کری کہ سب چیزین اس شخص پر حلال
ہوجاتی ہین مگر عورت اور جسوقت طواف نسا بجا لائیگا تو عورت بہی اسپر
حلال ہوجائیگی اور جب مکہ معظمہ سی جانی لگی تو سنت ہی کہ غسل کری اور
طواف وداع بجالائی اور ہر شوط مین ہاتہہ یا بدن حجر اسود اور رکن
یمانی سی مس کری اور جسوقت مستجار پہ پہنچی دعاہای سابق پڑہی پس حجر
اسود کی قریب آکر شکم اپنا خانہ کعبہ سی مس کری اور ایک ہاتہہ حجر اسود پر
رکہی اور دوسرا ہاتہہ خانہ کعبہ کیطرف اوٹہاکر حمد و ثناء الہی بجالائی اور محمد
و آل محمد پر صلوات بہیجی اور سنت ہی کہ باب حناطین سی نکلی کہ یہہ دروازہ
رکن شامی کی مقابل واقع ہی اور چاہیی کہ مکہ معظمہ مین پہر مراجعت کا قصد
رکہی اور خدا سی طلب توفیق مراجعت کری اور بسبب اس احتمال کی کہ از روی
غفلت حالت احرام مین بعض محرمات مثل جون وغیرہ مارنیکی صادر ہوی ہون
تو مکہ معظمہ سی وقت روانگی ایک درہم کی خرمی لیکر بقصد صدقہ تصدق کری اور

اور ازجملہ مستحبات موکدہ یہہ ہی کہ راہ مدینہ سی اپنی وطن جاوی تا زیارت حضرت فخر کائنات و ائمہ بقیع علیہم السلام سی مشرف ہو اور حدیث مین وارد ہی کہ ترک زیارت جناب ختمی مآب بعد حج حضرت پر جفا ہی مولف کہتا ہی کہ تفصیل زیارت کی جلد ثانیکی باب زیارت مین بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی مگر اس مقام مین کچہہ آداب زیارت مدینہ بطور اختصار رسالہ حج آخوند مجلسی علیہ الرحمہ سی لکہی جاتی ہین فرماتی ہین مستحب موکد ہی زیارت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی اور اسیطرح چاہئی زیارت کری جناب سیدہ علیہا السلام کی تین مقام مین ایک گہر مین اون معصومہ کی جہان کہ مزار شریف اونکا ہی متصل ضریح جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی دوسرے درمیان روضہ حضرت رسولخدا اور منبر اونحضرت کی اور تیسرے بقیع مین نزدیک اونحضرت کی فرزندونکی اور زیارت ائمہ بقیع کی بہی مستحب موکد ہی اور حدیث مین ہے کہ ہیں ترک کرو مکہ سی بعد اوسکی نزدیک ہماری آؤ اور منقول ہی کہ جو شخص زیارت کری امام واجب الاطاعۃ کی بہشت اوسپر واجب ہوتا ہی اور ثواب حج مقبول کا اوسی ملتا ہی اور حدیثین تاکید زیارت مین اور فضایل زیارتمین بہت ہین کہ حصر اونکا نہین ہوسکتا اور جب داخل مدینہ مشرفہ ہو غسل داخل ہونی مدینہ کا کری اور پہر غسل واسطی زیارت اوس جناب کے کری اور باب جبرئیل سی داخل مسجد ہو اور جب حجرہ مین داخل ہو تو کہی السلام علیک

دربیان زیارت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پس آگی کی ستون تک دو گز جانب راست قبر مطہر سے نزدیک سر قبر کی اور نزدیک گوشہ قبر کی کھڑا ہو رو بقبلہ اور دوش چپ اپنا قبر کی طرف کرے اور دوش راست منبر کی طرف اور یہہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَقَّ عِبَادَتِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ

بیان زیارت حضرت رسول خدا صلعم

مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا وَاِنِّيْ اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ

اور اگر حاجت رکھتا ہو پیٹھ قبر کیطرف اور منہ قبلہ کیطرف کری اور ہاتھ اپنی طرف آسمان کی بلند کری اور حاجت اپنی خدا سی طلب کری کہ انشاء اللہ تعالی برآوی گی اور یہہ دعا اوس حال مین پڑہی اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَلْجَأْتُ اَمْرِيْ وَاِلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَسْنَدْتُ ظَهْرِيْ وَالْقِبْلَةَ الَّتِيْ رَضِيْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اسْتَقْبَلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ

حاجت طلب کرنی کی دعاء پڑہی

خیر ما ارجو لہا ولا ادفع عنہا شر ما احذر علیہا و اصبحت الامور بیدک فلا فقیر افقر منی انی لما انزلت الی من خیر فقیر اللھم ارددنی منک بخیر فانہ لا راد لفضلک اللھم انی اعوذبک من ان تبدل اسمی او تزیل نعمتک عنی اللھم کرمنی منک بالتقوی وزینی بالنعم واغمرنی بالعافیۃ وارزقنی شکر العافیۃ پس مقام جبرئیل پر آوی زیرناودان اور کہی ای جواد ای کریم ای قریب ای بعید اسئلک ان تصلی علی محمد واہلبیتہ واسئلک ان ترد علی نعمتک اور جو عورت مبتلا ہو بخون استحاضہ یعنی اکثر اوسی استحاضہ آیا کرتا ہو جب اس دعا کو پڑہی البتہ پاک ہووی اور خدا نجات دی اوسی اس مرض سے پس نزدیک منبر کی آوی اور آنکہیں اور منہ بیمار مان ہای منبر پر ملی کہ باعث شفا چشم ہی رہدسی اور کہڑا ہو نزدیک منبر کی اور حمد وثناء الہی بجالاوے اور حاجات اپنی طلب کری خدا سی اور چند دعا قبل سی حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا ہر جاوی اور درود او حضرت پر اور اونکی آل اطہار پر بہیجی جب زیارت جناب سیدہ کونین کی کری کہی السلام علیک یا سیدۃ نساء العالمین السلام علیک یا والدۃ الحجج علی الناس اجمعین السلام علیک ایتھا المظلومۃ الممنوعۃ حقہا السلام علیک ایتھا الصدیقۃ

الطاہرۃ المظلومۃ السلام علیک یا بضعۃ النبی ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ بعد اوسکے کہے اللھم صل علی امتک وابنۃ نبیک
وزوجۃ وصی نبیک صلوۃ تزلفہا فوق زلفی عبادک
المکرمین من اہل السموات والارضین پس جو حاجت کہ ہو
خدا سے طلب کرے اور جب بقیع میں جاوے جامہ ہاے پاک پہنے اور ساتھ
خضوع اور خشوع کے متوجہ ہو اور غسل زیارت کرے اور رخصت طلب کرے پس اگر
گریان ہو داخل ہو والا صبر کرے جب تک کہ اوسے رقت آوے پس جب داخل ہو
داہنا پاؤں آگے رکھے اور اپنے تئیں ضریح مقدس تک پہونچاوے اور بوسہ لیوے
ضریح کا اور برابر قبر ائمہ کے کہڑا ہو اور کہے السلام علیکم ائمۃ الہدی
السلام علیکم اہل التقوی السلام علیکم الحجۃ علی اہل الدنیا
السلام علیکم القوام فی البریۃ بالقسط السلام علیکم
اہل الصفوۃ السلام علیکم اہل النجوی اشہد انکم قد
بلغتم ونصحتم وصبرتم فی ذات اللہ وکذبتم واسیئ
الیکم فغفرتم واشہد انکم الائمۃ الراشدون المہدیون
وان طاعتکم مفروضۃ وان قولکم الصدق وانکم دعوتم
فلم تجابوا وامرتم فلم تطاعوا وانکم دعائم الدین وارکان
الارض ولم تزالوا بعین اللہ ینسخکم فی اصلاب کل مطہر

زیارت ائمہ بقیع

و

وينقلكم من ارحام المطهرات لم تدنسكم الجاهلية
الجهلاء ولم تشرك فيكم فتن الاهواء طبتم وطاب
منبتكم من بكم علينا ديان الدين فجعلكم في بيوت
اذن الله ان ترفع ويذكر فيها اسمه وجعل صلواتنا
عليكم رحمة لنا وكفارة لذنوبنا اذ اختاركم لنا وطيب
خلقنا بكم وبما من به علينا من ولايتكم وكنا عنده
مسلمين بفضلكم معترفين بتصديقنا اياكم وهذا
مقام من اسرف واخطأ واستكان واقر بما جنى و
رجا بمقامه الخلاص وان يستنقذه بكم مستنقذ
الهلكى من الردى فكونوا لي شفعاء فقد وفدت اليكم اذ
رغب عنكم اهل الدنيا واتخذوا آيات الله هزوا واستكبروا
عنها يا من هو قائم لا يسهو ودائم لا يلهو ومحيط
بكل شيء لك المن بما وفقتني وعرفتني بما اقمتني
عليه اذ صد عنه عبادك وجهلوا معرفتهم واستخفوا
بحقهم ومالوا الى سواهم فكانت المنة لك ومنك علي مع
اقوام خصصتهم بما خصصتني به فلك الحمد اذ كنت
عندك في مقامي هذا مذكورا مكتوبا ولا تحرمني

مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ بعد اوسکی داہنا رخسار اپنا قبر پر رکہی اور دعا کری تضرع سی بعد اوسکی بائین رخسار اپنی کو قبر پر رکہی اور حق سبحانہ تعالی سی سوال کری بحق اون حضرت کی کہ اونحضرات کو شفیع اوسکا کری پس آٹہہ رکعت نماز پڑہی ہر امام کی لئی دو دو رکعت نماز اور ہدیہ اونحضرتکا کرے اور بعد نماز کی دعا ہای منقول پڑہی وگرنہ جو دعا کری خوب ہی اور جب دعا کری مومنین کو اپنی ساتہہ شریک کری اور بعد اوسکی قران مجید پڑہی اور ہدیہ قبور اون حضرات کا کری واسطی اونکی تعظیم کے اور جانی کہ مجہی نفع ملیگا اس ہدیہ کا ان حضرات سے اور انکو مجہسی نفع نہوگا پس جو حاجت کہ ہووی خداسی طلب کری کہ انشاء اللہ تعالی بر آویگی ✣

باب آٹھوان بیان نکاح اور متعہ مین اور اسمین پانچ مطلب مین

مطلب پہلا بیانمین فضایل تزویج کی کتاب حلیۃ المتقین مین لکہا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ اخلاق انبیاسی ہی دوست رکہنا عورتونکا اور فرمایا گمان نہین رکہتا مین کہ کسیکا ایمان زیادہ ہو مگر یہہ کہ محبت عورتونکی اوسی زیادہ ہو اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو کہ عورتکو اپنی عقد مین لاتاہی اپنی نصف دین کی حفاظت کرتاہی دوسرے نصف مین احتیاط کرنا چاہیئی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ اچہا نہین معلوم ہوتا ہی مجہی کہ دنیا اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی رکہون مین اور ایک

فضائل تزویج

رات بی عورت کی سو و نہین پہر فرمایا کہ دو رکعت نماز کہ لہ خدا پڑہتا ہی بہتر
ہی اوس نماز سے کہ تمام راتونکو نمازین پڑہی اور دنونکو روزہ رکہی اور
حدیث مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تین عورتین خدمت
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئین ایک نی کہا شوہر میرا گوشت
نہین کہاتا ہی دوسری نی کہا شوہر میرا خوشبو نہین سونگتا ہی تیسری نی کہا
کہ شوہر میرا عورتون سی نزدیکی نہین کرتا ہی حضرت علیہ الصلوۃ والسلام باہر
آئی اور غصہ سی ردای مبارک زمین پر کہینچتی تہی یہہ منبر پر گئی اور حمد و ثنا
خدا کی اور فرمایا کہ کسواسطی جماعت میری اصحاب کی گوشت نہین کہاتی ہین
اور خوشبو نہین لگاتی ہین اور نزدیک عورتونکی نہین جاتی ہین مین گوشت
کہاتا ہون اور خوشبو سونگتا ہون اور نزدیک عورتونکی جاتا ہون جو کہ طریقہ
میرا نہین چاہتا ہی مجہسی نہین اور حدیث مین منقول ہی کہ ایک عورت خدمت
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور شکایت کی کہ شوہر میرا مجہسی
نزدیکی نہین کرتا حضرت صلوات اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ تو اپنی تئین خوشبو
کر کہ وہ تیری پاس آئی کہا کہ کوئی خوشبوئی مینی نہین چہوڑی اور ہر طرح اپنی
تئین خوشبو کیا مینی مگر وہ مجہسی دوری کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ اگر وہ
جانتا کہ کیا ثواب ہی تیری پاس آنی مین تو دوری نکرتا پس فرمایا کہ جب
وہ متوجہ تیری طرف ہوتا ہی دو فرشتہ اوسکو گہیر لیتی ہین اور ثواب مثل اسکی کا

[illegible] تزویج

رکھتا ہی کہ تلوار کھینچ کی راہ خدا مین جہاد کرتا ہی پھر جب مجھسی مجامعت
کرتا ہی گناہ اوسکی گرتی ہین اسطرح کہ جیسی پتی گرتی ہین درخت سی پھر
جب غسل کرتا ہی گناہونسی پاک ہوتا ہی اور کتاب جمال الصالحین مین ہی
کہ جو کوئی ترس پریشانی سی ترک تزویج کری ساتھہ خدا کی بدگمان
ہو کہ فرمایا خدا نی اگر پریشان ہو نکاح کرو کہ غنی کرونگا مین تمہین اور جو
کوئی اپنی اقربا مین سی کسیکا واسطی رضای اور صلہ رحم کی بیاہ کری
خدا تاج ملک اور بادشاہت کا اوسکی سر پر رکھی اور جو کوئی کسی غریب کو
بیاہی اوس جماعت مین سی ہو کہ خدا روز قیامت نظر رحمت انپر رکھتا
ہی اور سعادت مرد کی یہہ ہی کہ لڑکی گھر شوہر کی حایض ہو اور جو کوئی
مفارقت مین زن و شوہر کی کوشش کری غضب و لعنت خدا مین
گرفتار اور دوزخ مین معذب ہو اور جو کوئی زن و شوہر کی اصلاح مین کوشش
کری اجر ہزار شہید پائی اور جو قدم کہ اوٹھائی اور جو کلمہ کہی ایک برس
کی عبادت لکھین معہ دنون کی روزون اور راتونکی نمازونکی اور حدیث
صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کہ نکاح کری واسطی
حسن و جمال یا واسطی مال کی دونونسی محروم رہی اور اگر واسطی دینداری
اور اوسکی صلاح کی چاہی خدا مال و جمال اوسکو دیتا ہی اور کتاب
حلیۃ المتقین مین ہی جسکا حاصل مضمون یہہ ہی کہ حضرت امیر المومنین

بیان پریشانی نکاح

ثواب تزویج

علیہ السلام

علیہ السلام سے منقول ہے ایسی عورتسے نکاح کرو کہ گندم گون اور فراخ
پیشانی اور سیاہ چشم اور بزرگ سرین اور میانہ قد ہو پس اگر بیچاہو تم اوسکو تو
مہر اوسکا مجہسے لو اور اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ ایسی عورت کرو کہ مثل تمہارے
ہو اور گردن اوسکی خوشبو ہو اور گوری ہو اور دوست شوہر ہو اور صاحب عفت
ہو اور اپنی اقربا مین عزیز ہو اور واسطے اپنی شوہر کی زینت اور بشاشت کری اور
اور و نسے شرم کری اور جو کچھہ شوہر اوسی کہی سنی اور جو کچھہ کہی اطاعت کری اور
جب شوہر اوسی خلوت کری شوہر جو کچھہ کہی انکار نکری اور شوہر سے ایسا نہ
لیٹی کہ وہ تکلیف سی جماع کری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ بدترین
تمہاری عورتمین وہ عورت ہی کہ اپنی قوم مین ذلیل ہو اور شوہر پر مسلط ہو
اور بیچی نہ جنی اور کینہ ور ہو اور اعمال قبیحہ کی پروا نکری اور جب شوہر نہو بناؤ کری
اور اپنی تئین اور و نکو دکہائی اور جب شوہر آئی اپنی تئین چہپائی اور بات
اوسکی نہ سنی اور اطاعت اوسکی نہ کری اور جب شوہر اوسی خلوت کری مانند
بری اونٹ کی انکار کری اور عذر شوہر کا قبول نکری اور اوسکی تقصیر سی در
نگذری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ سنت ہی کہ راتکو تزویج واقع ہو

مطلب دوسرا احکام نکاح دائم مین جان تو کہ نکاح دو قسم پر ہے
ایک نکاح دائم دوسرا نکاح منقطع جسکو متعہ کہتی ہین اور عقد دائم لفظ
انکحت اور زوجت دونونسی جسکو کہی واقع کرسکتا ہی لیکن دونون لفظون

مستحبات تزویج

احکام نکاح دائم

سی اجرای صیغۂ اولی ہی اور لفظ نکاح اور تزویج موافق مشہور کی متعدی
بطرف مفعول ثانی کلمہ من کی ساتہہ ہوتا ہی لیکن قرآن مجید اور لغت مین متعدی
بنفسہٖ بے توسط حرف جار کی وارد ہی آور قرآن مین لفظ تزویج متعدی با کی
ساتہہ ہی آیا ہی کمال رعایت احتیاط یہہ ہی کہ ان سب صور تونسی اجرای
صیغہ کری اگرچہ اقوی یہہ ہی کہ تعدیہ بنفسہٖ یعنی بیواسطہ حرف بلا دغدغہ کافی
ہی آور کچہہ اشکال اسمین نہین ہی آور اگر عورت بالغہ عاقلہ رشیدہ کا ولی یعنی
باپ یا دادا موجود ہو اوسکو اپنی اختیار سی عقد کرنا محل اختلاف ہی
احوط یہہ ہی کہ بی اجازت ولی عقد نکری بلکہ عورت اور ولی دونونکی رضا
سی عقد واقع ہو اور مخفی نرہی کہ عقد نکاح بلکہ اور عقود مثل بیع اور اجا[رہ]
مین ضرور ہی وقوع ایجاب اور قبول ساتہہ لفظ ماضی کی اور احوط تقد[یم]
ایجاب کی ہی قبول پر ہر عقد مین اور عقد نکاح اور متعہ چاہیی کہ ع[ربی]
مین ہو اگر ممکن ہو اور جائز ہی بغیر عربی حالت عذر مین یعنی جب م[مکن نہو]
پس اگر شخص عربی جانتا ہو تو وہ صیغہ جاری کری اور دوسری [شخص] کو
کہ عربی نہین جانتا ہی عبارت صیغہ تعلیم کری اور ضرور ہی فوراً [کہنا] صیغہ قبول کا
اسطرح سی کہ کوئی کلام دوسرا ایجاب اور قبول کی در[میان] مین نہ آوی اور نہ سکوت
طویل ہو لیکن تنفس آور سرفہ اور مانند انکی بر[ابر] مضایقہ نہین ہی اور قبل تمام ہونی
صیغۂ ایجاب کی صیغہ قبول [کہنا] شروع نکری اور ضرور ہی صیغہ مین قصد انشا

بیان صیغۂ نکاح

بیان صیغۂ متعہ

بیان مسائل نکاح

یعنی [illegible]

یعنی کہ تلفظ سی صیغہ انکحت کی عقد واقع ہوجاتا ہی اور ضرور ہی
جو شخص وکیل ہو اعراب اور مد اور مخارج حروف کو بطور صحیح ادا کری اور
الفاظ غلط نکہی اور اگر ایک حرف کو صیغہ سی عمداً یا سہواً غلط کہی کہ تغیر
معنی مین واقع ہو تو عقد باطل ہی اور چاہی کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور
مجنون اور سفیہ اور مُحرِم نہو اور جو لفظ کہ دلالت کری وکیل معین کرنی
پر کافی ہی خواہ کہی تجہکو وکیل مقرر کیا مینی خواہ کہی تو وکیل ہمارا ہی
خواہ مانند ان الفاظ کی اور عربی ہونا ان الفاظ کا ضرور نہین ہی اور وکیل
کو صیغہ قبول وکالت کا لازم نہین ہی فعل کافی ہی اور ضرور نہین تعیین
مقدار مہر کی عقد دائم مین لیکن مستحب ہے اور اگر تعیین نکرین تو مہر مثل
قرار پاویگا اور اگر وقت اجرای صیغہ مہر معین کرین اور مختلف قسم کے
سکہ رائج ہون تو تعیین سکہ کی بہی کرین اور وکیل ہونیکی وقت اور وقت
نکاح حضوری گواہ ہونیکی لازم نہین ہی اور واضح ہو کہ عورتین ہند کے
خصوصاً دیہات کی بسبب افراط شرم کی تعیین وکیل مین اقرار زبان سی نہین
کرتی ہین سکوت انکا کافی ہوگا اگر باکرہ ہون اور اگر علم ہو یا معلوم ہو
کہ باکرہ نہین تو صیغہ فضولی بدون وکالت ہو سکتا ہی پس اگر بعد
اجرای صیغہ رضا واقع ہو اور عورت اور مرد کو حال جاری ہونی صیغہ
فضولی کا معلوم ہو تو یہ صیغہ کافی ہوگا اور در صورت عدم رضا بیکار ہوگا

اور مستحب ہے کہ قبل پڑھنی صیغہ کی خطبہ پڑہی اور اقلاً الحمد للہ کہنا کافی ہی
اور خطبہ نکاح کی بہت ہین از انجملہ ایک یہہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصًا بِوَحْدَانِیَّتِہٖ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَاۗءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ
اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ
عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ
مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ
وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ جان کہ اجرای نکاح کی بہت شقوق ہین کہ ذکر سب
شقوق کی صیغونکا موجب تطویل ہی اونمین سی بعض شقوق بیان ہوتی
ہین پہلی شق یہہ ہی کہ وکیل عورت کا مرد کی وکیل کی ساتھہ صیغہ جاری
کری اگر عورت اور مرد دونون بالغ ہون اور اس شق کو چند صورتون سی
پڑہنا جائز ہی اگرچہ احوط یہہ ہی کہ سب صورتونسی پڑہی اور بعض صورتین
بقدر کفایت مذکور ہوتی ہین صورت پہلی وکیل عورت کا کہی اَنْکَحْتُ
مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پہر وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ صورت ۲ دوسری وکیل عورت کا
کہی اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا کہے
قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ صورت ۳ تیسری وکیل

خطبہ نکاح

صیغہ عقد

شیخ دوم جہنم

عورت کا کہی انکحت موکلتی من موکلک ھذا علی المھر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت النکاح لموکلی ھذا علی المھر المعلوم صورت چوتہی وکیل عورتکا کہی انکحت نفس موکلتی وکالۃ عنہا وعن ابیہا موکلک علی المھر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت النکاح لموکلی علی المھر المعلوم صورت پانچوین وکیل عورتکا کہی زوجت موکلتی موکلک علی المھر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت التزویج لموکلی علی المھر المعلوم صورت چہٹی وکیل عورت کا کہی زوجت موکلک موکلتی علی المھر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت التزویج لموکلی علی المھر المعلوم صورت ساتوین وکیل عورت کا کہی زوجت موکلتی من موکلک علی المھر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت التزویج لموکلی علی المھر المعلوم صورت آٹھوین وکیل عورتکا کہی زوجت موکلتی بموکلک علی المھر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت التزویج لموکلی علی المھر المعلوم صورت نوین وکیل عورت کا کہے انکحت وزوجت موکلتی موکلک علی المھر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت النکاح والتزویج لموکلی علی المھر المعلوم —

صیغۂ فضولی

صیغۂ فضولی بدون وکالت عورت کی طرفسی کہی انکحت فلانۃ فلانا علی المھر المعلوم مردکیطرفسی کہی قبلت النکاح لفلان علی المھر المعلوم

پہر احتیاطاً عورت کی طرفسی کہی زوجت فلانۃ فلاناً علی المھر المعلوم
اور مرد کی طرفسی کہی قبلت التزویج لفلانٍ علی المھر المعلوم اور بہتر
یہہ ہی کہ عورت کی طرفسی کہی انکحتہا ایاہ علی المھر المعلوم اور مرد کی طرفسی
کہی قبلت لہ علی المھر المعلوم اور ضمیرون سے مراد منکوحہ و ناکح ہون دوسری شق
یہہ ہی کہ خود عورت و مرد صیغہ جاری کرین پہلی عورت کہی انکحت نفسی
من نفسک علی المھر المعلوم پہر مرد کہی قبلت النکاح لنفسی علی المھر
المعلوم تیسری شق یہہ ہی کہ وکیل عورت کا مرد کی ساتہہ صیغہ پڑہے
پس وکیل عورت کا کہی انکحت موکلتی منک علی المھر المعلوم جواب مین
اسکی مرد کہی قبلت النکاح لنفسی علی المعلوم چوتہی شق یہہ ہی کہ عورت
اور مرد دونون نابالغ ہون اور باذن ولی عقد واقع ہو وکیل عورت کا ولی کا
ہی انکحت بنت موکلی من ابن موکلک علی المھر المعلوم وکیل مرد کی
ولی کا کہی قبلت النکاح لابن موکلی علی المھر المعلوم پانچوین شق یہہ
کہ عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کی ولی کا کہی انکحت بنت موکلی
موکلک علی المھر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت النکاح لموکلی علی المھر
المعلوم چہٹی شق یہہ ہی کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو وکیل عورت کا
مرد کی ولی کی وکیل سی کہی انکحت موکلتی من ابن موکلک
علی المھر المعلوم وکیل مرد کی ولی کا کہے قبلت النکاح

النکاح لابن موکلی علی المہر المعلوم تمام ہوجائیگا اور بہتر یہ ہے کہ اگر کسی مقام مین دو شخص صیغہ پڑہنی والی ممکن نہون تو ایک شخص دونونکا وکیل ہو پہلی بوکالت عورت کی کہی انکحت موکلتی موکلی علی المہر المعلوم بعد اسکے وہ شخص بوکالت مرد کی بلافاصلہ کہی قبلت النکاح لموکلی علی المہر المعلوم اور سب صورتون کے صیغونمین تنہا لفظ قبلت اور بجای علی المہر المعلوم کی علی الصداق المعلوم کہنا جائز ہی مطلب میرا متعہ مین جانا چاہیئے تو متعہ مستحب اور موجب ثواب ہی اور آیہ فما استمتعتم اسکی حلال ہونی پر دلیل قاطع ہی اور کوئی آیت منسوخ کرنیوالی اس آیہ کی نازل نہین ہوئی جیسا کہ تفاسیر سی ظاہر ہوتا ہی اور حلال ہونا متعہ کا سنیونکی کتب سی بہی مثل جمع بین الصحیحین اور مسند احمد حنبل وغیرہ سی ثابت ہی چنانچہ صحیح ترمذی مین روایت ہی کہ ایک شخص نی اہل شام مین سی ابن عمر سی حال متعہ کا پوچھا ابن عمر نی کہا کہ وہ حلال ہی اوس شخص نی کہا کہ تمہاری باپ نی تو اوسکو منع کیا ہی ابن عمر نے کہا تو بتا کہ اگر میری باپ نی اوس سی ممانعت کی اور کیا اوسکو پیغمبر خدا نی آیا مین ترک کرون سنت پیغمبر کو اور تابع ہون اپنی باپکی قولکا اور دوسری سند متعہ کی حلال ہونیکی کافی یہہ ہی کہ خود خلیفہ ثانی عمر ابن الخطاب نی کہا ہی

دلایل حلیت متعہ مین

مطلب ۴۸ متعہ مین

مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ وَاَنَا اُحَرِّمُهُمَا یعنی دو متعہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ مین حلال تہی اور مین اون کو حرام کرتا ہون اور جلال الدین سیوطی نی تاریخ الخلفا مین بیچ فصل اولیات عمر کی لکہا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہی کہ جسنی پڑہنا تراویح کا ماہ رمضان مین مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہے کہ جسنی متعہ کو حرام کیا اسی ثابت ہوتا ہی آخر عہد ابو بکر تک تراویح نہ تہی اور متعہ حلال وجاری تہا کسو سطہکہ اگر متعہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حرام ہوگیا ہوتا تو عمر پہلی حرام کرنیوالی نہ ٹہرتی اور تمام عہد ابو بکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا جان تو کہ شرط ہی متعہ مین معین کرنا مدت کا کہ کئی دن کی ماہ یا کئی سال ہی اور معین کرنا مہر کا ہی اور عورتکا مسلمان ہونا پس حرام ہی عورت کافرہ اور بت پرست اور دشمن اہلبیت علیہم السلام سی مگر یہود یہ اور نصرانیہ سی متعہ کرنی مین اختلاف ہی مشہور جواز ہی مگر منع کری شراب اور گوشت خوک اور باقی محرمات سی اور مکروہ ہے متعہ فاحشہ سی اور باکرہ سی بی اجازت باپکی متعہ نکری احتیاطاً اور صیغہ متعہ لفظ اَنْكَحْتُ یا زَوَّجْتُ یا مَتَّعْتُ سی ہوتا ہی پس اگر مرد وزن خود صیغہ پڑہین تو عورت کہی مَتَّعْتُكَ نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ اور اگر دونو طرف وکیل ہو وکیل عورتکا کہی

مَتَّعتُ نَفسَ مُوَكِّلَتِی مِن مُوَكِّلِكَ فِی المُدَّةِ المَعلُومَةِ بِالمَبلَغِ المَعلُومِ وکیل مردکا کہی قَبِلتُ المُتعَةَ لِمُوَكِّلِی اور اگر وکیل عورتکا ہو اور مرد اصالۃً پڑہی تو وکیل عورتکا کہی مَتَّعتُكَ نَفسَ مُوَكِّلَتِی فِی المُدَّةِ المَعلُومَةِ عَلَی المَهرِ المَعلُومِ مرد کہی قَبِلتُ المُتعَةَ لِنَفسِی عَلَی المَهرِ المَعلُومِ اور اگر ایک شخص وکیل ہی مرد وعورت دونوکی طرفسے تو وہ شخص پہلی عورتکی طرفسی کہی مَتَّعتُ نَفسَ مُوَكِّلَتِی مُوَكِّلِی فِی المُدَّةِ المَعلُومَةِ عَلَی المَهرِ المَعلُومِ پہر خود کہی بوکالت مرد قَبِلتُ المُتعَةَ لِمُوَكِّلِی عَلَی المَهرِ المَعلُومِ ۔

مطلب ۱۲ چونتہا نکاح کنیز مین مخفی نرہی کہ کنیز غیر کی نکاح سی حلال ہوتی ہی اور شرط اس نکاح مین ایجاب اور قبول و اجازت دینا لونڈیکی مالک کا اور یہی اذن دینا زن آزاد یعنی بی بی کا اور زیادہ دو لونڈیسی نہو اگر شوہر آزاد ہی اور زیادہ چار لونڈیسی نہو اگر شوہر غلام ہی اور بعض علما کا قول ہی کہ نکاح لونڈیسی جایز نہین الا بضرورت کہ زن آزاد میسر نہو اور ترک مین خوف وقوع زنا ہو اور اس صورتمین ایک سی زیادہ عقد نکری اور جس کنیز کو خرید کری وہ بلا نکاح حلال ہی عدد بہی اسمین معین نہین ہی جسقدر چاہی خرید کری اور اونسی جماع کری جائز ہی **بیان تحلیل کا** کنیز تحلیل کرنی سی مالک کی حلال ہوتی

مُتعَتَانِ کَانَتَا عَلیٰ عَہدِ رَسُولِ اللّٰہِ وَاَنَا اُحَرِّمُہُمَا یعنی دو متعہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ مین حلال تہی اور مین اون کو حرام کرتا ہون اور جلال الدین سیوطی نی تاریخ الخلفا مین بیچ فصل اولیات عمر کی لکہا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہی کہ جسنی پڑہنا تراویح کا ماہ رمضان مین مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہے کہ جسنی متعہ کو حرام کیا اسی ثابت ہوتا ہی آخر عہد ابوبکر تک تراویح نہ تہی اور متعہ حلال وجاری تہا کسواسطیکہ اگر متعہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حرام ہوگیا ہوتا تو عمر پہلی حرام کرنیوالی نہ ٹہرتی اور تمام عہد ابوبکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا جان تو کہ شرط ہی متعہ مین معین کرنا مدت کا کہ کئی دن کی ماہ یا کئی سال ہی اور معین کرنا مہر کا ہی اور عورتکا مسلمان ہونا پس حرام ہی عورت کافرہ اور بت پرست اور دشمن اہلبیت علیہم السلام سی مگر یہودیہ اور نصرانیہ سی متعہ کرنی مین اختلاف ہی مشہور جواز ہی مگر منع کری شراب اور گوشت خوک اور باقی محرمات سی اور مکروہ ہے متعہ فاحشہ سی اور باکرہ سی بی اجازت باپکی متعہ نکری احتیاطًا اور صیغہ متعہ لفظ اَنکحتُ یا زوجتُ یا مَتَّعتُ سی ہوتا ہی پس اگر مرد وزن خود صیغہ پڑہین تو عورت کہی مَتَّعتُکَ نَفسِی فِی المُدَّۃِ المَعلُومَۃِ بِالمَبلَغِ المَعلُومِ مرد کہے قَبِلتُ المُتعَۃَ لِنَفسِی اور اگر دونو طرف وکیل ہو وکیل عورتکا کہی

تحریم متعہ

شروط متعہ

صیغہ متعہ

مَتَّعۡتُ نَفۡسَ مُوَکِّلَتِیۡ مِنۡ مُوَکِّلِكَ فِی الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ بِالۡمَبۡلَغِ الۡمَعۡلُوۡمِ وکیل مرد کا کہی قَبِلۡتُ الۡمُتۡعَةَ لِمُوَکِّلِیۡ اور اگر وکیل عورتکا ہو اور مرد اصالۃً پڑہی تو وکیل عورتکا کہی مَتَّعۡتُكَ نَفۡسَ مُوَکِّلَتِیۡ فِی الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَی الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ مرد کہی قَبِلۡتُ الۡمُتۡعَةَ لِنَفۡسِیۡ عَلَی الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ اور اگر ایک شخص وکیل ہی مرد و عورت دونو کی طرف سے تو وہ شخص پہلی عورتکی طرفسی کہی مَتَّعۡتُ نَفۡسَ مُوَکِّلَتِیۡ مُوَکِّلِیۡ فِی الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَی الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ پہر خود کہی بوکالت مرد قَبِلۡتُ الۡمُتۡعَةَ لِمُوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ۔

مطلب ۱۲ چونتہا نکاح کنیز مین مخفی نرہی کہ کنیز غیر کی نکاح سی حلال ہوتی ہی اور شرط اس نکاح مین ایجاب اور قبول و اجازت دینا لونڈیکی مالک کا اور یہی اذن دینا زن آزاد یعنی بی بی کا اور زیادہ دو لونڈیسی نہو اگر شوہر آزاد ہی اور زیادہ چار لونڈیسی نہو اگر شوہر غلام ہی اور بعض علما کا قول ہی کہ نکاح لونڈیسی جایز نہین الا بضرورت کہ زن آزاد میسر نہو اور ترک مین خوف وقوع زنا ہو اور اس صورت مین ایک سی زیادہ عقد نکری اور جس کنیز کو خرید کری وہ بلا نکاح حلال ہی عدد بہی اسمین معین نہین ہی جسقدر چاہی خرید کری اور اونسی جماع کری جائز ہی **بیان تحلیل کا** کنیز تحلیل کرنی سی مالک کی حلال ہوتی

ہی اوس شخص پر کہ جسکو تحلیل کری اور صیغہ تحلیل کا یہہ ہی
کہ مالک لونڈیکا اوس شخص سی کہ جسپر حلال کرتا ہی کہی اَحْلَلْتُ لَکَ
وَطْیَ اَمَتِیْ هٰذِهٖ یعنی حلال کیا مینی وطی تیری جماع کرنا ساتہہ اس
لونڈیکی اور وہ شخص جواب مین کہی قَبِلْتُ اور شرط تحلیل کی یہہ ہی کہ
جو شخص کہ تحلیل کری چاہئی کہ دیوانہ اور لڑکا اور مست اور سوتا اور
بیہوش نہو اور وہ شخص کہ جسکو تحلیل کری کافر نہو اور اس قسم مین تعین مدت
کا بہی شرط نہین ہی اور اگر اوسنی مساس کرنا یا خدمت لینا حلال کیا ہے
تو جماع کرنا جایز نہین ہی اور اگر جماع کرنا حلال کیا ہی تو بوسہ و مساس تینے
حلال ہی لکن خدمت لینا حلال نہین ہی.

مطلب پانچوان مسائل متفرقہ نکاح و متعہ مین جان تو کہ نکاح
واجب ہے اگر نفس اوسکا مشتاق ہو اسمرتبہ کہ اگر نکاح نکری تو زنا واقع
ہونیکا خوف ہو اور سنت ہی اگر خوف زنا نہو لیکن مہر اور نفقہ پیقادر
ہو اور حرام ہی مرد آزاد کو زیادہ چار عورت سی نکاح دائمی کرنا اور متعہ کا
عدد معین نہین ہی اور اگر نکاح کنیز سی کری تو دو کنیز سی زیادہ حرام ہی
اور حرام ہی نکاح کرنا کافرہ سی اور حرام ہی عورت مومنہ کو مرد سنی
سی بنابر قول احوط مسائل متفرقہ مرد کو زن نامحرم کا دیکہنا
اور عورت کو مرد اجنبی کا دیکہنا دونو حرام ہین اور مرد کو چہپانا اپنی بدنکا

حاشیہ: شرط تحلیل

حاشیہ: مسائل متفرقہ

سواے عورتین واجب نہین ہی اور عورت کو چہپانا اپنا واجب ہی
اور نگاہ کرنا زن نامحرم کی مونہہ اور ہاتہہ پر اگر بقصد لذت ہی یا خوف فتنہ
ہو حرام ہی اور اگر نظر ان دونو امر و نسی خالی ہو تو اسمین اختلاف ہی احتیاط
ترک مین ہی اور ممیزہ لڑکی کو بہی بنابر احتیاط نہ دیکہنا چاہئی مسئلہ
نکاح دائم مین شوہر پر نفقہ دینا اور کپڑا پہنانا اور گہر زہنی کو دینا واجب ہے
بشرطیکہ قدرت رکہتا ہو اور زوجہ بہی اطاعت کری اور اگر نفقہ واجب ندیا
باقدرت تو قرض ذمہ مین شوہر کی رہیگا اور اگر اطاعت نکری اون امور مین
جنمین اطاعت چاہئی تو نفقہ ساقط ہوگا تاوقتیکہ اطاعت کری اور متعہ مین
نفقہ واجب نہین ہی مسئلہ نکاح دائم مین زن و شوہر ایک دوسرے کے
وارث ہوتی ہین اور متعہ مین جانبین کو ترکہ نہ ملیگا مسئلہ اگر مرد چہہ زن
آزاد رکہتا ہو تو چار شب مین سی ایک ایک شب ہر ایک کی پاس رہنا چاہئی
اور باقی دو شب مین مرد کو اختیار ہی جہان چاہی رہی اسیطرح اگر دو عورت
سی زیادہ ہو پس اگر چار عورتین رکہتا ہو تو ہر شب ایک کی پاس رہنا
چاہئی اگر عورت اطاعت نکری تو یہہ حق بہی ساقط ہوگا مسئلہ اگر عورت
بی اذن شوہر گہر سی باہر جای یا شوہر کو بلا عذر مانع ہو مقاربت سی تو
نفقہ وغیرہ سی محروم ہوگی مگر مطالبہ مہر کر سکتی ہی مسئلہ ترک مجامعت
منکوحہ دایمیہ سی چار مہینہ سی زیادہ جایز نہین ہی

ساز زنان

مطلب چھٹا بیان مین اون عورتون کی جو مردونپر حرام
ہین اور نکاح انکی ساتہہ صحیح نہین یہہ کئی قسم پر ہین قسم اول محرمات
نسبی ہین وہ سات ہین پہلی مان اپنی اور مان کی مان یعنی نانی اور باپکی
مان یعنی دادی جہان تک یہہ سلسلہ اوپر جای دوسرے بیٹی اور اولاد
اوسکی جہانتک سلسلہ جای تیسرے بہن پدری ہو یا مادری ہو یا عینی ہو
یعنی مان باپ ایک ہون یا ایک باپ ہو دو مائین ہون یا ایک مان ہو دو
باپ ہون چوتہی بہائیکی اولاد خواہ بیٹی ہو یا نواسی ہو یا پوتی ہو پانچوین
بہن کی بیٹی اور سب اولاد بہن کی چھٹی عمہ یعنی پہوپہی اپنی ہو یا مانکی یا
باپکی پہوپہی ہو ساتوین خالہ اپنی ہو یا مان باپ کی خالا ہو قسم دوسرے
محرمات رضاعی ہی یعنی جو بسبب دودہ پلانی کی حرام ہو جاتی ہین اگر
عورت کسی لڑکی کو دودہ پلائی ساتہہ شرایط کی تو وہ مان اوس لڑکی کے
ہوتی ہی اور شوہر اوسکا پدر رضاعی ہوتا ہی اور فرزندان صلبی اور رضاعی
شوہر مرضعہ کی بہائی اور بہن اوس شیرخوار کی ہوتی ہین اور اسیطرح فرزندان
شکمی مرضعہ کی بہی بہائی بہن رضیع کی ہین اور بہائی اور بہن پدر رضاعی
کی چچا اور پہوپہی طفل کی اور بہائی بہن مرضعہ کی ماموا اور خالا طفل کی
ہین یہہ سب احکام اوسوقت مین ہین کہ سب شرایط دودہ پلانی کی ہون وہ
چند شرطین ہی ایک یہہ کہہ مرضعہ اور طفل حال حیات مین دودہ پی دوسرے

پستان سی پیا ہو پس اگر دودہ کسی ظرف مین دوہی اور لڑکی کو پلاہی رضاع نہوگا تیسری شیر خالص ہی اگر منہ مین لڑکیکی کوئی چیز مثل شکر وغیرہ ہو اور دودہ اوسمین مل کی شکم طفل مین جائی تو رضاع نہوگا چوتہی دودہ اوس عورتکا لڑکا ہونی سی بہم پہونچا ہو پس اگر بغیر حمل کی دودہ اترا ہو تو رضاع نہوگا پانچوین یہہ کہ دودہ عورتکا نکاح صحیح سی ہو پس اگر دودہ زنا سی حاصل ہو تو رضاع نہوگا چہٹی یہہ کہ لڑکا اسقدر دودہ پیی کہ استخوان اوسکا سخت ہو اور گوشت اوسی پیدا ہو یا یہہ کہ ایک رات اور دن تمام پیی یا دس مرتبہ متوالی پیی بنابر قول احوط کی اور قول مشہور یہہ ہی کہ پندرہ مرتبہ متوالی پیی پس اگر اس سی کم پیی یعنی تین امر مذکور سی کوئی نپایا جای تو رضاع نہوگا اور دس مرتبہ پینا یا پندرہ مرتبہ پینا اس سی مراد یہہ ہے کہ ہر مرتبہ سیر ہوکر پیی کہ خود سی چہوڑ دی اور متوالی سی مراد یہہ ہے کہ کسی اور عورت نی درمیان مین نہ پلایا ہو ساتوین یہہ کہ جو لڑکا دودہ پیی دو برس سے زیادہ نہو اور بعض علمانی کہاہی کہ دودہ پلانی والیکا لڑکا دو برسکا نہو آٹہوین یہہ کہ اگر ایک عورت دو طفل کو دودہ پلائی تو شرط یہہ ہی دودہ ایک شوہر کا ہو پس اگر ایک لڑکیکو پلایا دس مرتبہ مثلاً اور دوسرے لڑکی کو بہی دس مرتبہ پلایا مگر دونو دودہ دو شوہر سی حاصل ہوئی تہی تو حکم رضاع نہوگا اور بعض علمانی کہاہی کہ حکم رضاع ہوگا قسم تیسری محرمات مصاہرت ہین یعنی وہ عورتین کہ جو بسبب قرابت زوجیت کی حرام ہوجاتی ہین وہ

پہلی سلسلے ہے یعنی مان زوجہ کی اور جو مان ہو درجہ اعلی مین یعنی زوجہ
کی دادی یا نانی مثلاً دوسری بیٹی زوجہ مدخولہ کی اور جو اولاد زوجہ
مدخولہ کی ہو مثل پوتی اور نواسی کی اور اگر کسی عورت سے عقد کیا اور نوبت
دخول کی نہین آئی تو ہو سکتا ہی اوسکو چہوڑکر اوسکی دختر سے عقد کرے
تیسری زوجہ پدر کی پس جس عورت سے باپ نے یا کسی نے سلسلہ اجداد سے
عقد کیا ہو یا اونکی کنیز مدخول بہا ہو وہ بیٹے پر حرام ہی اور اسیطرح زوجہ پدر
رضاعی کی چوتھی زوجہ فرزند کی اور جو سلسلہ اولاد مین ہو اوسکی زوجہ یا کنیز
مدخول بہا مسئلہ بہن زوجہ کی حرام مطلق نہین ہے بلکہ جمع دونو بہنون
مین حرام ہی اگر ایک بہن کو طلاق دے یا وہ وفات پائی تو دوسرے بہن سے عقد
صحیح ہی اور اگر زوجہ کی حیات مین اوسکی بہتیجی یا بہانجی سے عقد کری تو
اجازت زوجہ کی درکار ہی اور بلا اجازت زوجہ صحیح نہوگا قسم چوتھی
وہ عورتین جو بسبب طلاق و زنا وغیرہ کی حرام ہو جاتی ہین یہہ بہی متعدد ہین
پہلی وہ عورت جو شوہر رکہتی ہو یا عدہ شوہر مین ہو اوس سے کوئی زنا کری
تو وہ حرام ابدی ہو جاتی ہی پہر اوسکی ساتہہ عقد نہین ہو سکتا ہان اگر بی
شوہر عورت سے زنا واقع ہو تو باہم عقد ہو سکتا ہی دوسرے وہ عورت جسکو شوہر
نے طلاق رجعی دے ہو اور عدہ باقی ہو اور عدہ کی اندر کوئی شخص اوسی نکاح
کری تو وہ بہی حرام موبد ہو لی ہی اگرچہ دخول نکیا ہو بشرطیکہ جانتا ہو کہ شرع

وہ عورتین جو بسبب طلاق وغیرہ حرام ہوجاتی ہین

مین یہہ حرام ہی اور اگر نادانستہ نکاح کیا تو فقط عقد ہی حرام ہوگی بلکہ بشرط دخول کی حرام موبد ہو جایگی تیسرے وہ عورت جسی کوئی شخص عقد کرے بحالت احرام حج کی باوجود مسئلہ معلوم ہونی آور اگر جاہل مسئلہ تہا اور نادانی سی عقد کیا اور دخول نہین ہوا تو عقد باطل ہوگا اور وہ عورت حرام ابدی ہوگی چوتہی وہ عورت کہ شوہر نی اوسکی ساتہہ لعان کیا ہو اور لعان اسکو کہتی ہین کوئی شخص اپنی زوجہ کی نسبت زنا کی دعوی اور گواہ نہون کہ ثابت کرسکی تو حاکم شرع اونکو حکم کرتا ہی کہ اوس دوسرے پر لعنت کرین اور طریقہ اسکا بحث لعان مین بیان ہوگا پانچوین جو عورت کہ گونگی یا بہری ہو اور شوہر اوسی کہی کہ تونی زنا کیا ہی وہ عورت بمجرد اس کہنی کی حرام موبد ہو جاتی ہی چہٹی یہہ کہ اگر کوئی کسی شخص سی معاذ اللہ لواطہ کری تو مان اور بہن اور بیٹی مفعول کی اس شخص فاعل پر حرام موبد ہوتی ہین ساتوین وہ عورت جسکو شوہر نی نو مرتبہ طلاق دی ہو اور تفصیل اسکی بحث طلاق مین بیان ہوگی آٹہوین وہ لڑکی کہ سن اوسکا نو برس سے کم ہو تو مقاربت اوس سے شوہر کو حرام ہی جب تک کہ نو برس تمام ہون پس اگر مقاربت کری اور مخرج حیض اور مخرج بول اوسکا ایک ہو جائی یا مخرج بول و غایط ایک ہو جاوے تو حرام موبد ہو جایگی نوین اگر کوئی شخص معاذ اللہ پہوپہی یا خالہ سی زنا کا مرتکب ہو تو بیٹی اوسکی حرام ہوتی ہی

بیان نشعلوم

باب نوان طلاق مین جان تو کہ صحیح ہی طلاق دینا بالغ و عاقل کا
بقصد و اعتبار بلا جبر و اکراہ پس اگر کوئی جبر کری اور یہہ شخص بسبب خوف و
ضرر کی طلاق دی تو یہہ طلاق شرعی نہین ہی اور چاہئی کہ صیغہ طلاق کا
حضور مین دو عادلونکی مجلس واحد مین خود یا وکیل اوسکا واقع کری اور دونون
عادل مجلس واحد مین متوجہ ہوکر سنین اور دونون سامع ہون پس اگر غصہ مین
یا بیہوشی مین یا بغیر قصد کی یا حضور مین ایک عادل کی یا ایک مجلس مین
ایک عادل کی سامنی اور دوسرے مجلس مین ایک عادل کی سامنی یا حضور مین
فقط عورتونکی واقع کری تو طلاق واقع نہوگی اور جس عورت کو طلاق دی
چاہئی کہ اوسکو معین کردی اور وہ اوسکی زوجہ دائمی ہو اور پاک ہو حیض و
نفاس سے اور یہہ شرط جب ہے وہ زوجہ مدخولہ ہو اور شوہر اوسکا اوس شہر مین حاضر
ہو اور شرط ہی کہ جس طہر مین کہ طلاق دی وہ طہر مواقعت نہو یعنی اوس طہر مین
اوسسی مقاربت نہ کی ہو اور اگر مقاربت کی ہو تو جبتک حیض نہ آئی اور وہ پھر
پاک نہو طلاق دینا صحیح نہین ہی اور اسیطرح اگر طلاق دی زن منکوحہ مدخولہ
کو ایام حیض مین یا نفاس مین اور شوہر حاضر ہو اوسی شہر مین تو یہہ بھی طلاق
صحیح نہین ہوگی اور اگر پی در پی تین مرتبہ طلاق دی کہ اوسکی درمیان مین
رجوع نہ کی ہو تو نزدیک علمای امامیہ کی ایک طلاق ہوگی اور موافق مذہب
اہل خلاف کی تین طلاقین ہونگی اور حقیقت مین یہہ طلاق بدعت ہی

اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غایب ہو کہ حال طہر و حیض سے واقف نہو سکے
تو طلاق صحیح ہی اگرچہ ایام حیض و نفاس مین واقع ہو اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا
بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا مدت متعہ کا یا تحلیل کا
یا بخشدینا بقیہ مدت کا زن متمتع بہا مین بجای طلاق کی ہی اور صیغہ طلاق
یہہ ہی کہ کہی زوجتی زینب طالقٌ یا ھذہٖ طالقٌ یا انت طالقٌ یا زوجتی
طالق اگر زوجہ ایک ہی ہو اور اشتباہ واقع نہو سکی والا جو لفظ دلالت کری تعین
زوجہ پر اوسکو کہی اور اگر کسیکا وکیل ہو تو اسطرح کہی زوجۃ موکلی ھذہ طالق
اور چاہئی صیغہ طلاق جیسا کہ بیان ہوا واقع کری اور تا مقدور عربیت سی عدول
نکری اور باوجود قدرت کی زبان سی کہی اور تحریر و اشارہ کافی نہین اور چاہئی کہ
لفظ صریح سی طلاق دی پس اگر کہی زوجتی طلاقٌ یا من المطلقات
صحیح نہین ہی اور اسیطرح باطل ہی اگر کہی راسکِ طالق یا صدرکِ طالق
یا نصفکِ طالق یا ربعکِ طالقٌ اور معلوم ہو کہ طلاق کی دو قسمین
ہین **قسم اول** طلاق بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع مین روا نہین وہ
تین ہین پہلی یہہ کہ شوہر حاضر ہو اور عورت مدخولہ کو حیض مین یا نفاس مین
طلاق دی یا سفر مین گیا ہو اور اتنا زمانہ نگذرا ہو کہ عورت طہر مواقعت سی نکلی اور
دوسرے طہر مین داخل ہوا وس شخص کا بہی طلاق دینا زن حائض کو بدعت مین
داخل ہی دوسرے طلاق دینا عورت کا جس طہر مین دخول کیا ہی تیسری تین

بیان طلاق

طلاق بدعت

طلاق برابر دینا اسطرحسی کہ بیچ مین رجوع نکی ہو اور محقق فی بیہ تینون صورتین طلاق کی علی الا طلاق باطل کہی ہین لیکن آخر کی صورتکی مطلقا باطل ہونیمین تامل ہی **قسم دوم** طلاق سنت بمعنی عام یعنی وہ طلاق کہ مذہب شیعہ مین جائز ہی اوسکی دو قسمین ہین بائن اور رجعی بائن وہ طلاق ہی کہ جسمین ابتدائً رجعت نہو اور وہ پانچ عورتین ہین ایک زن غیر مدخولہ دوسرے وہ عورت سن یاس کو پہونچی ہو یعنی حیض کے دیکہنی سی مایوس ہو اور وہ پچاس مین بغیر قریشی او نبطی ہین اور ساٹہہ برس مین ان دونون فرقومین تیسرے وہ لڑکی کہ سن حیض کو نہ پہونچی ہو چوتہی زن مختلعہ یا مباراۃ یعنی جسنی کچہہ دیکر شوہر سی طلاق لی ہو جب تک وہ اوس چیز کو پہیر نلی شوہر رجوع نہین کرسکتا پانچوین زن مطلقہ کہ جسکو طلاق دیکی رجوع کی ہو اور پہر طلاق دیکی رجوع کے تیسرے مرتبہ جو طلاق دیگا تو پہر حرام ہو جائیگی جب تک کہ ایک شوہر اور نکری کہ اوسکو محلل کہتی ہین آزاد ہو یا بندہ اور محلل مین شرط ہی نکاح دائمی کی او ر مقاربت کے پس جب شوہر ثانی بلا جبر و اکراہ بشرائط معتبرہ اوسکو طلاق دی اور عدہ طلاق گذر جاوی تب شوہر اول اوسی نکاح کرسکتا ہی اور طلاق رجعی وہ ہی کہ جس مین شوہر رجوع کرسکتا ہی خواہ رجوع کری خواہ نکری پس اگر زن مختلعہ نے جو کچہہ دیا تہا پہیر لیا تو وہ طلاق رجعی کہلائیگا اسواسطی کہ اب مرد رجعت کرسکتا ہی اور بائن بہی ہی اسواسطی کہ ابتدائً رجوع نہین کرسکتا تہا اور طلاق

طلاق بائن

طلاق رجعی

رجعی

رجعی کی بہت اقسام ہین از انجملہ ایک طلاق عدّی ہی یعنی وہ طلاق کہ جس مین شوہر اثنای عدّہ مین رجوع اور وطی کری پہر جس وقت چاہی بشرائط معتبرہ طلاق دی دوسری طلاق سنت بمعنی خاص ہی اور وہ یہہ ہی کہ عدہ مین رجوع نکری بلکہ بعد از عدہ عقد جدید کری تیسری قسم یہہ ہی کہ بشرائط معتبرہ طلاق دے اور اثنای عدّہ مین رجعت اور مقاربت کری پہر طہر مواقعت سی نکلنی کی بعد طلاق دی پہر رجوع اور مباشرت کری پہر طلاق دوسری طہر مین دی پس وہ حرام ہوجایگی اور احتیاج محلّل کی ہوگی اور بعد محلّل کی اگر شوہر اول عقد کری اور بطور سابق تین مرتبہ نوبت طلاق کی آئی تو پہر تیسری مرتبہ محلّل کی حاجت ہوگی اور بعد طلاق دینی محلّل کے اسیطرح پہر شوہر اول تین طلاق دی تو حرام موبد ہوجایگی اور اس قسم کو محقق نی شرائع طلاق عدی فرمایا ہے اور طلاق رجعی ہرگاہ عورت کو بشرائط مذکورہ کی دی جاوی اور وہ عورت غیر سوا اون عورتونکی جو طلاق بائن مین مذکور ہوین تو اثنا عدہ مین رجوع کرسکتا ہی اور جب تک وہ عورت عدہ تمام نکرے حکم زوجیت مین ہی یعنی مستحق نان و نفقہ کی ہی اور باہم اونکی توارث ہوگا اگر اثنائ عدہ مین کوئی اون دونومین مرجاوی اور رجوع اسی کہتی ہین کہ شوہر اثنا عدہ مین اوسی کہی راجعتک یا کہی کہ مینی طلاق نہین دی یا اوسی مقاربت کری یا بوسہ لے یا بشہوت سی مس کری اور رجوع کرنا ایسی وقت مین کہ مقاربت اوسی حرام ہو درست ہی مثل اسکی کہ زوجہ مطلقہ حائض ہو یا احرام مین ہو اور جسطرح آگاہ کرنا

احکام طلاق

زوجہ کا طلاق مین ضرور نہین اسیطرح رجوع مین ہی اطلاع ضرور نہین پس اگر زوجہ غایبہ کو طلاق دی اور عدہ مین رجوع کر لی تو درست ہی اور گواہ کرنا رجوع مین ضرور نہین بلکہ مستحب ہے اور زوجہ کو بی رنجشکی اور حالت مرض مین طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر مریض طلاق دی اپنی زوجہ کو رجعی ہو یا بائن تو زوجہ اوسکی ایک سال تک وارث اوسکی ہوگی مگر یہہ کہ اثنای سال مین اوسنی دوسرا شوہر کر لیا ہو یا زوج اچھا ہو گیا ہو تو نہوگی اور جسوقت زوجہ طرفسی دلمین کہٹکا ہو یا اداء حقوق سی اوسکی عاجز ہو یا آپسمین ایسی نزاع ہو کہ امید التیام اور موافقت کی باقی نرہی تو ایسی وقت مین طلاق دینا مستحب ہی اور اگر قسم کہائی ترک وطی کی ایک مدت تک یا ظہار کری تو لبعد حکم حاکم شرع کی طلاق دینا واجب ہے اور جب تک عدہ رجعی مین ہو نان ونفقہ اوسکا شوہر پر واجب ہی تا وقتیکہ نافرمانی نکری اور حرام ہی زن مطلقہ پر کہ خانہ شوہر سی کہین جائی جب تک ایام عدہ کی تمام ہون اور اگر کوئی ضرورت داعی ہو تو بعد نصف شب کی جاوی اور قبل طلوع صبح کی آوی اور عدہ بائن اور عدہ وفات مین شب باشی خانۂ شوہر مین واجب نہین اور نان ونفقہ بائن کا نہین مگر یہہ حاملہ ہو پس نفقہ اوسکا واجب ہی اور جسطرح مطلقہ خانۂ شوہر سی نکل نہین سکتی اسیطرح شوہر پر ہی واجب ہے کہ اوسکو گہر سی نہ نکالی مگر یہہ کہ کوئی امر تازہ حادث کری کہ باعث ملال کا ہو یا ایذای اہل وعیال کا فصل

احکام طلاق

بیان عدہ

فصل دوسری بیان عدہ مین ہی عدہ اوس مدت کو کہتی ہین کہ عورت کو اوسمین نکاح دوسری شخص سے حرام ہی اور عدہ کی دو قسمین ہین ایک عدہ طلاق دوسرا عدہ وفات پس معلوم ہو کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوہر کی ہو اور صاحب عادت معین ہو تو عدہ طلاق اوسکا علی الاشہر تین طہر ہین اسطرحسی کہ ایک طہر وہ ہی کہ جسمین طلاق دی گئی ہی اگرچہ وہ طہر کامل نہو بلکہ بقیہ طہر کا ہو اور پہر حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہوگا اور بعد دوسرے حیض کے تیسرا طہر اور جب یہ طہر بہی کامل ہو جایگا اور حیض دیکہی گی تو عدہ اوسکا تمام ہوا خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور جو عورت حائض نہوتی ہو با وجودیکہ سن حائض کا رکہتی ہی عدہ طلاق اوسکا تین مہینہ ہین پس اگر چاند دیکہتی ہی مثلاً طلاق دی تو تین چاند کا اعتبار کری اور اگر کچہہ دن چاند کی گذری تہی تو اوسیقدر تیسرے چاند سے بہی حساب کری

احکام عدہ

مسئلہ جو عورت کہ یائسہ یا صغیرہ ہو بنابر مشہور کے عدہ اوسکا کچہہ نہین اور بنابر قول سید مرتضی ؒ اور ابن زہرہ وغیرہ کی عدہ طلاق انکا بہی تین مہینہ ہین اور زوجہ غیر مدخولہ کا عدہ کچہہ نہین **مسئلہ** عدہ طلاق زن حاملہ کا وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص **مسئلہ** اگر زن متمتع بہا مدخولہ کی مدت تمام ہو گئی ہو یا شوہر نی ہبہ کر دی ہو تو اوسکا عدہ دو حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو پینتالیس دن ہے اور اسیطرح سی کنیز منکوحہ مدخولہ اگر عادت حیض رکہتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا دو حیض ہین خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام یعنی ...

بیان عدہ وفات

دو طہر ظاہر ہوتی ہین اور احتیاط اسی مین ہی کہ دو حیض کامل کا اعتبار کیا جاوی کمافی شرح اللمعہ اور اگر کنیز حایض نہوتی ہو باوجودیکہ سن حایض کا رکہتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا پینتالیس ۴۵ دن ہین مسئلہ اگر اثناء عدہ مین کنیز آزاد ہو جاوی تو مثل زن آزاد کی ایام عدہ کی تمام کری بیان عدہ وفات کا یہہ عدہ روز وفات شوہر سی ہی اور مدت اوسکی زن آزاد کیواسطی چار مہینہ دس دن ہے خواہ منکوحہ دائمی ہو یا متمتع بہا مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ صغیرہ یا کبیرہ یائسہ یا غیر یائسہ عادت معین رکہتی ہو یا غیر معین شوہر اوسکا غلام ہو یا آزاد اور کنیز منکوحہ کا عدہ وفات بنابر مشہور دو مہینہ پانچ دن ہی اور اگر ام ولد تہی یعنی اپنی آقا سی صاحب اولاد ہوئی تہی اور اوسکا عقد کسی سے ہوا اور شوہر مرگیا تو عدہ وفات چار مہینہ دس دن ہی اور عدہ وفات مین بنابر مشہور کے حداد واجب ہے اور معنی حداد ترک زینت ہی یعنی اچہی کپڑی اور رنگین لباس نہ پہنی اور بعض علما نی کہا ہی سرمئی رنگ کا مضایقہ نہین اسلئی کہ زینت اوس سی منظور نہین ہوتی اور حق یہہ ہی کہ بحث رنگ مین بیکار ہی اور حداد کا مدار زینت پر ہی اور زینت کا حال باختلاف زمان و بلاد مختلف ہوتا ہی اور چاہئی کہ خوشبو نہ لگائے اور اگر بسبب ضعف بصر وغیرہ کی سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا جایز ہی پس اگر شب کی لگائی اور صبح کی پونچہہ ڈالنی سی ضرورت مرتفع ہوجا تو ایسا ہی کرے والا اگر دنکو بہی لگانیکی ہی احتیاج ہی تو دنکو بہی لگا سکتی ہی بقدر ضرورت

بیان زینت

کی اور چاہیئی کہ مہندی نہ لگائی اور جو چیز کہ باعث زینت کی ہو عرفاً اوسکو
بہی ترک لیکن کنگہی کرنا بالونمین اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات رفیع
اور نفیس مین رہنا اور اچہی فرش پر بیٹہنا حرام نہین اور اسیطرح لڑکون اور
خادمونکو آراستہ رکہنا حرام نہین اور اس حکم مین سب ازواج برابر ہین یعنی صغیرہ

بیان عدہ حاملہ

وکبیرہ و یائسہ وغیر یائسہ کنیز و حرہ و مدخولہ وغیر مدخولہ سوائے کنیز مملوکہ کہ اسمین اختلاف ہے
اور اگر زوجہ حاملہ ہو دائمی ہو یا منقطع کنیز ہو یا آزاد عدہ وفات اوسکا ابعد الاجلین
ہی یعنی جو وضع حمل پہلی ہوجای تو انتظار چار مہینہ و دس دن گذرنیگا کری اگر آزاد
ہو اور اگر کنیز ہو انتظار دو مہینہ پانچ روز کا کری اور اگر یہہ مدت پہلی گذر جای تو
انتظار وضع حمل کا کری بعد وضع حمل عدہ تمام ہوگا مسئلہ وہ عورت کہ جسکا

زن شوہر مفقود الخبر

شوہر مفقود الخبر ہو بہر حال وسکو صبر اولی ہی لیکن اگر کوئی نفقہ دینی والا اوسکا
نہو اور صبر بہی نکری تو حاکم شرع سی حال اپنا بیان کری اور حاکم شرع حب مبسوط
الید ہو یعنی قدرت و تسلط رکہتا ہو ایسی وقت مین زمان مرافعہ سی چار برس تک
کی انتظار کا حکم دیگا اور اوس مدت مین اوسکی شوہر کی تلاش کریگا جس جانب کو گیا
تہا اور اگر کوئی جانب معین نہو تو چارون طرف پس اگر خبر صحیح نہ ملی تو حاکم اوسکی
شوہر کی طرف سی طلاق دیگا اور اولی یہہ ہی اجازت ولی کی بہی لیلی اگر ولی اوسکی
شوہر کا موجود ہو اور وہ عورت بنا بر مشہور کی عدہ وفات رکہیگی اور نان و نفقہ ایام
انتظار کا بیت المال ملیگا پس اگر اثنای عدہ مین شوہر اوسکا آجاوی اولی ہی اگر

بعد انقضای عدہ کی آدمی تو زوجہ پر اختیار شوہر کو نہین ہے خواہ اوسنی دوسرا شوہر
کیا ہو خواہ نہ مسئلہ جب کوئی شخص مالک ہو کنیز کا بطور خرید کی یا ہبہ یا میراث کے
تو استبرا اوسکا واجب ہے یعنی وطی نکری اور انتظار کری تا کہ حیض دیکھی اگر حیض دار ہو
یا انتظار کری پینتالیس دنکا اگر حیض نہ آتا ہو باوجودیکہ سن حیض رکہتی ہو اور اگر
کنیز مالک اول سی حاملہ ہو تو وطی اوسکی حرام ہے بنابر قول شہید علیہ الرحمہ اور باقی
انواع تمتع مدت استبرا مین مباح اور درست ہین اور اگر دو عادل گواہی دین کہ مالک
اول نی استبرا کیا ہی یا کہ شخص دوسرا مالک ایام حیض مین ہوا ہی یا وہ کنیز صغیرہ یا یائسہ
ہو یا غیر مدخولہ ہو یا مالک اوسکی عورت ہو تو ایسی وقت مین استبرا مالک ثانی سی ساقط
ہی **فصل تیسری خلع و مبارات مین ہی** اگر نزاع و بیزاری جانب زوجہ سی
ہوا اور وہ کچھہ بطور فدیہ دیگر شوہر سی طلاق لی تو اوس کو خلع کہتی ہین اور اگر
جانبین سی بیزاری ہو اور صیغہ طلاق کا واقع کیا جاوی تو اوسکو صیغہ
مبارات کہتی ہین صیغہ خلع کا یہہ ہی کہ مرد کہی خَلَعْتُكِ عَلٰى كَذَا یا یہہ کہی اَنْتِ
مُخْتَلِعَةٌ عَلٰى كَذَا اور صیغہ مبارات کا بَارَأْتُكِ عَلٰى كَذَا ہی اور مختلعہ بکسر
لام اور بفتح لام دونونکا احتمال ہی پس دونون طرح سی کہنا احوط ہی اور لفظ
بارات مین بعد راء کی ہمزہ ہی اور جسوقت کہ عوض معلوم ہو تو بعد لفظ علی
کی اوسکو کہی مثلاً عوض مہر تو کہی علی عوض المہر المعلوم اور تا مقدور عربیت
ضرور ہی اور وکالت طرفین سی اور ایک جانب سی بہی ہو سکتی ہی اور العبد

استبرای کنیز

بیان خلع و مبارات

صیغہ خلع

اور بعد صیغہ خلع کی صیغہ طلاق کا بھی ضرور ہی واقع کرنا یا نہ اسمین اختلاف
ہی احتیاط اسمین ہی کہ واقع ہو پس صیغہ مذکور پر اضافہ کری فانت طالق
اور بعد صیغہ مبارات کی صیغہ طلاق کا واقع کرنا ضرور ہی اور چاہیے کہ کسی
شرط پر معلق نکری مثل اسکی کہ اگر مسافر سفر سی آئینگی تو تو مختلعہ ہی اور جو چیز
ایسی ہو کہ مہر مین دینا اوسکا درست ہو فدیہ مین دی سکتی ہی اور جو چیز مہر مین
نہین دی سکتی فدیہ بھی اوسکا درست نہین ہی اور حد فدیہ کی کوئی مقرر
نہین جسقدر پر تراضی طرفین کی ہو ہو سکتا ہی لیکن مبارات مین زیادتی فدیہ کی
مہر سی نہین جایز ہی اور معین ہونا فدیہ کا اور مشخص ہونا اوسکا ضرور ہی اور چاہیے
کہ شوہر بالغ و عاقل ہو اور بقصد و اختیار خلع و مبارات واقع کری اور جس صورت مین
کہ زوجہ مدخولہ غیر یائسہ کو خلع کری اور شوہر حاضر ہو تو یہ شرط ہی کہ عورت حیض مین نہو
بلکہ جس طہر مین مباشرت کی تھی اوس طہر سی نکل کی دوسری طہر مین داخل ہو
ہو جیسا کہ طلاق مین گذرا اور کنیز مملوکہ اور زن متمتع بہا سے خلع اور مبارات درست نہین اور
خلع مین کراہت جانب زوجہ سے اور مبارات مین کراہت طرفین سی ہو پس باوجود انس و
التیام کی اگر خلع یا مبارات کری تو صحیح نہین اور اس صورت مین فدیہ بھی مملوک زوج کا
نہوگا اور زوجہ حاملہ کا خلع کرنا درست ہی اور ضرور ہی کہ دو شاہد عادل صیغہ خلع و
مبارات کو سنین اور جبتک عورت اپنی فدیہ کو نہ پھیری شوہر رجوع نہین کر سکتا اگر
چہ ایام عدہ مین ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہی اور اگر درمیان عدہ کی احدہما مر جاوی

اونہین ساقط ہی بخلاف طلاق کی کہ اوسمین زمان عدۃ تک توارث فیما بین ہوگا

فصل چوتھی ظہار اور ایلا اور لعان مین ہی پوشیدہ نرہی کہ ظہار یعنی اپنی زوجہ کو اپنی مان کی پشت سی تشبیہ دینا حرام ہی اور ہرگاہ ایسا کری گا تو وہ عورت اوسپر حرام ہی جبتک کہ کفارہ ظہار کا ندی اور اگر محارم نسبی یا رضاعی کی پشت سی تشبیہ دی مثل بہن اور پہوپہی کی تو اوسمین اختلاف ہی اور مشہور ہی کہ اس صورت مین ہی ظہار واقع ہوجائیگا اور اگر سوای پشت مادر کی اور کسی عضو سے تشبیہ دی تو اوسمین دو قول ہین صاحب جواہر نی فرمایا ہی کہ ظہار ہوگا اور زوجہ متمتع بہا اور کنیز مملوکہ سی ظہار کی ہونی مین اختلاف ہی ایک جماعت علما قائل ہین کہ واقع ہوگا اور شرط ہی کہ زوج بالغ وعاقل نی بقصد و اختیار ظہار کیا ہو اور دو گواہ عادل نی مجلس واحد مین سنا ہو اور ایام حیض مین واقع نہو بلکہ وہ طہر ہو کہ جسمین مقاربت نکی ہو جس صورتمین کہ شوہر حاضر ہو اور وہ عورت حائض ہوتی ہو یا سن مین اون عورتونکی ہو کہ حائض ہوتی ہین اور اگر ظہار کو کسی شرط پر موقوف کری تو آیا ظہار ہوجائیگا یا نہین اکثر قائل ہین کہ ہوجائیگا اور الفاظ ظہار کی یہہ ہین کہ مثلاً اپنی زوجہ سی کہی کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّی اور ہرگاہ عورت سی ظہار کری تو جب تک کفارہ ندی اوسی وطی نہین کرسکتا بمجرد ظہار کی جس صورتمین کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نکیا ہو اور اگر مشروط ہو تو بعد حصول شرط کی وطی حرام ہوجائیگی اور اگر قبل از کفارہ وطی کری

بحث ظہار و ایلا و لعان

وطی کری تو دو کفارہ اوسپر واجب ہونگی اور کفارہ ظہار کا بندہ ازاد کرنا ہی
اور اگر نہو سکی تو دو مہینی پی در پی روزہ رکہی اور اگر یہہ بہی نہو سکی تو ساٹہہ
مسکین کو کہانا کہلاوی بیان ایلا اگر قسم کہائی کہ اپنی زوجہ سی وطی نکرونگا
اور قصد اوسکی ضرر کا ہوئی تو اسی ایلا کہتی ہین اور ایلا مین شرط ہی کہ زوج بالغ وعاقل
ہو اور قصد واختیار رکہتا ہو اور حریت کی شرط نہین ہی پس ایلا مملوک سنی ہی
صحیح ہی اور زوجہ مین شرط ہی کہ منکوحہ ومدخولہ ہو پس اپنی کنیز سی اور زن غیر مدخولہ
سی ایلا صحیح نہین اور زن متمتع بہا مین اختلاف ہی مشہور میان علما یہہ ہی کہ ایلا
متعہ مین نہین ہوتا اور زمانہ ایلا کی تین صورتین ہین ایک یہہ ہی کہ کسیطرح کی قید نہو
اسطور سی کہ قسم کہا کر کہی تجہسی وطی نکرونگا دوسری یہہ ہی کہ قسم کہائی کہ کبہی
تجہسی وطی نکرونگا تیسری یہہ کہ مدت معین کری یعنی اسطرح کہی کہ اتنی مدت تک وطی
نکرونگا پس دونو صورت اول مین ایلا ہو جائیگا اور تیسری صورت مین اگر مدت چار مہینہ
سی زیادہ ہی تو ایلا ہو جائیگا اور اگر چار مہینہ ہی یا کم ہی تو نہو گا اور قسم مین
معتبر یہہ ہی کہ قسم شرعی ہو مثل واللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مختص
زبان عربی سی نہین بلکہ جس زبان مین قسم کہائی ترک وطی پر بشرائط
مذکورہ تو ایلا ہو جایگا اور جسوقت مدت ایلا کی معین ہو اور اثنای مدت
مین رجوع کری تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کی رجوع کریگا تو کفارہ نہین
اور اگر شرایط ایلا کے محقق ہون اور عورت مرافعہ کری تو

تو حاکم چار مہینہ کی مہلت شوہر کو دیگا کہ اسمین یا کفارہ دیکر رجوع کری یا طلاق
دی اور اگر انکار کری تو حاکم تنگی کریگا اوسپر اور کفارہ ایلا کا مثل کفارہ قسم ہے
یعنی بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا دس محتاجونکو لباس پہنانا
اور اگر یہہ تینون امر نہو سکین تو تین روزے پی درپی روزہ رکہی

بیان لعان

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تہمت زنا کی لگائی اسطرح پر کہی کہ مینی خود مشاہدہ
کیا ہی اور گواہ نہون یا انکار کری فرزند کا جو پیدا ہوا ہی باوجود احتمال اسکی کہ
وہ لڑکا اسکا ہو اور شوہر بالغ و عاقل ہو اور وہ عورت بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی
ہو اور شبہہ ساتہہ زنا کی نہو بلکہ عفیفہ ہو اور گونگی اور بہری بہی نہو پس حد شرعی
ساقط ہونیکی واسطی اور لڑکیکو نسب سے خارج کرنیکی واسطی احتیاج لعان کی ہی اور
وہ عورت بعد لعان اوس شخص پر حرام موبد ہو جائیگی اور اگر گونگی یا بہری
ہوگی تو بمجرد تہمت کی حرام ہو جائیگی اور احتیاج لعان کی نہوگی اور آیا مدخولہ ہونا
زوجہ کا لعان مین شرط ہی یا نہین اسمین تین قول ہین اول یہہ ہی کہ مدخولہ ہونا
شرط نہین ہے دوسرا قول یہہ ہی کہ مدخولہ ہونا شرط ہی تیسرا قول یہہ ہی اگر
لعان بسبب قذف کی ہو تو غیر مدخولہ سی ہوگی اور اگر بسبب انکار ولد کی ہو
تو مدخولہ ہونا زوجہ کا شرط ہی

کیفیت لعان

حدیث صحیح مین کہ جسکو صاحب
جواہر الکلام وغیرہ نی ابن بابویہ علیہ الرحمہ سی اور ابن بابویہ نی اپنی اسناد سی
عبد الرحمن بن حجاج سی روایت کی ہی یہہ ہی کہ عباد بصری نی حضرت

بیان لعان

احکام لعان

خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرضکی اور مین اوسوقت حاضر تہا کہ
کیونکر لعان کری مرد۔ عورت کو حضرت نی فرمایا کہ ایک مرد مسلمان حاضر
ہوا خدمت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین اورعرض کی کہ ایک شخص
اپنی گہر مین گیا دیکہا کہ اوسکی عورت سی ایک شخص ہمبستر ہوا ہے کیا کری حضرت
نی اوسکی طرفسی مونہہ پہیر لیا اور وہ شخص چلا گیا اور اوسی شخص پر یہہ امر
گذرا تہا فرمایا جناب صادق علیہ السلام نی پس ان دونونکا حکم جانب خدا سے
نازل ہوا پس جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی بلوایا اوس شخص کو اور کہا کہ تو نے
خود دیکہا تہا اپنی عورت کی ساتہہ کسی مرد کو عرض کی اوسنی کہ ہان حضرت
نی فرمایا جا اور اپنی زوجہ کو لا کہ حکم خدا تیری اور اوسکی باب مین نازل ہوا ہے
پس وہ گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت نی اون دونونکو سامنی اپنی کہڑا کیا
اور زوج سے فرمایا کہ چار مرتبہ گواہ کر خدا کو کہ تو سچا ہے اس امر مین فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے پس اوسنی ادای شہادت کی پہر فرمایا حضرت نی
کہ ٹہر اور پند ونصیحت کی اوسی پہر فرمایا حضرت نے کہہ پانچوین مرتبہ کہ لعنت خدا ہو
تجہپر اگر تو کاذب ہو پس کہا اوسنی پہر حضرت نی اوسی مامور فرمایا کہ ہٹ جا اور
فرمایا حضرت نے عورت سی کہ تو چار مرتبہ گواہ کر خدا کو کہ زوج تیرا کاذب ہی اس امر مین
حضرت فرماتی ہین کہ اوسنی کہا پہر خاموش کیا اوسکو اور نصیحت فرمائی اور کہا کہ خوف
کر غضب خدا شدید ہی پہر فرمایا کہ کہہ پانچوین مرتبہ کہ غضب خدا ہو تجہپر اگر شوہر تیرا سچا ہو

جس امر مین کہ تجھکو متہم کیا ہی پس کہا اوسنی پھر جدا کردیا حضرتنے اون دونوکو اور فرمایا کہ تم دونون آپسمین کبھی نکاح نہین کرسکتی بعد اسکی کہ ملاعنہ کیا تم دونون نی تمام ہوی حدیث شریف پس صورت شہادت کی یہہ ہی کہ مرد پہلی کہی اشہد باللہ انی لمن الصادقین فیما رمیتہا بہ زوجتی من الزنا وغیرہ پہر کہی پانچوین مرتبہ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین اور اگر ولد کی بہی نفی کرتا ہی تو اتنی عبارت پانچوین مرتبہ بڑہائی وان ہذا الولد الذی ولدتہ من الزنا ما ہو منی پہر عورت کہی چار مرتبہ اشہد باللہ انہ لمن الکاذبین فیما رمانی بہ من الزنا پہر کہی پانچوین مرتبہ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین اور واجب ہی کہ مرد وعورت دونو وقت لعان کی سامنی حاکم کی یا وہ شخص کہ اوسکی طرف سی منصوب ہے کہڑی ہون اور زبان عربی مین صیغہ لعانکا جس ترتیب سی کہ بیان ہوا ادا کرین اور پہلی مرد لعان کری پہر عورت اور زوجہ کو معین کری بنام ونسب اگر عورتین متعدد رکہتا ہو اور اگر اوسکی طرف اشارہ بہی کری تو بہتر ہی اور اگر ایک زوجہ ہی تو زوجتی کہنا کافی ہی اور مستحب ہے کہ وقت لعان کی حاکم پشت بقبلہ بیٹہا ہو تا کہ مونہہ اون دونو کا قبلہ کی طرف ہو اور مرد حاکم کی سامنی داہنی طرف اور عورت مرد کی داہنی جانب اور اوس مجلس مین اور لوگ بہی ہون کہ سنین اور حاکم نصیحت کری

احکام لعان

مردکو بعد ادای شہادت کی اور قبل صیغہ لعنت کی اور عورت کو نصیحت کری بعد شہادت کی اور قبل صیغۂ غضب کے پس جس لڑکی کا انکار کیا ہے وہ اوسکا وارث نہوگا اور نہ یہہ اوسکا وارث ہوگا مگر یہہ کہ بعد لعان کی پہر اقرار کری تو لڑکا اوسکا وارث ہوگا اور وہ لڑکی کا وارث نہوگا پس اگر مرد اثناء لعان مین اپنی دعویکی تکذیب کری یعنی کہی مینی غلط کیا تہا تو حد قذف کی اوسپر جاری ہوگی کہ وہ اسی تازیانہ ہین اور اگر عورت امتناع کری تو اوسپر حد زنا کی جاری ہوگی کہ وہ سو تازیانہ ہین اور باقی احکام اسکی کتب بسوطہ مین مرقوم ہین

باب دسوان کفارات کی بیانمین اکثر مطالب اس مین کتاب زاد المعاد سی لکہی ہین کہ مطابق احتیاط ہین اسباب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی اقسام کفارہ مین ایک قسم کفارات احرام حج و عمرہ ہین بیان اونکا باب حج مین ہوچکا اور باقی اقسام سولہ ہین اول کفارہ افطار ماہ رمضان ہی اگر افطار حلال سی کیا ہو تو کفارہ ایک ؤنکا آزاد کرنا ایک بندیکا ہی یا دو مہینی مین برابر روزہ رکہی یا ساٹہہ مسکینوکو کہانا دی اور بعض علما ترتیب کے قایل ہین یعنی پہلی واجب ہی بندہ آزاد کری جب نہوسکی تو دو مہینہ روزہ رکہی جب نہوسکی تو ساٹہہ مسکینوکو کہانا دی اور یہہ قول احوط ہی اور اگر حرام سے افطار کری تو

بنا بر قول احوط لازم ہی کہ تینون کفارہ دی دوسری کفارہ افطار
روزہ قضا ہی ماہ رمضان ہی اگر بعد زوال کی افطار کری تو بنا بر مشہور
دس مسکین کو کہانا دی اور اگر مقدور نرکہتا ہو تو تین دن برابر روزہ
رکہی تیسرا کفارہ ظہار ہی جیسا کہ بحث ظہار مین بیان ہوا چوتہی
کفارہ ایلا ہی یعنی کوئی قسم کہائی کہ زوجہ سی اپنی صحبت نکری گا اور کفارہ
اسکا کفارہ قسم ہی جیسا کہ بحث ایلا مین گذرا پانچوین کفارہ خلاف قسم
کرنیکا یہہ ہی کہ ایک بندہ آزاد کری یا دس مسکین کو طعام دی یا کپڑا پہنائے
اور اگر عاجز ہو تینون امر سی تین روزہ رکہی چہٹا کفارہ خلاف نذر کرنیکا اور
وہ علی الاشہر مثل کفارہ روزہ ماہ رمضان کی ہی ساتوین کفارہ خلاف
عہد کرنیکا اور وہ علی الاشہر مثل کفارہ نذر کی ہی آٹہوین کفارہ اوس قسم کا
ہی کہ جو ساتہہ بیزاری خدا و رسول و ائمہ معصومین علیہم السلام کی کہائی ایسی
قسم کہانی حرام ہی اور اوسکا کفارہ یہہ ہی کہ دس مسکین کو کہانا دی اور
استغفار کری اور احوط یہہ ہی کہ بمجرد قسم کی کفارہ دی خواہ جہوٹ ہو خواہ
سچ ہو خواہ مخالفت اوس قسم کی کری خواہ نکری نوین اگر عورت مصیبت مین
بالونکو اپنی کاٹی قول احوط یہہ ہی کہ بندہ آزاد کری یا دو مہینی پی در پی روزہ
رکہی یا ساٹہہ مسکینونکو کہانا دی اور اگر بالونکو نوچی مصیبت مین یا مرد
مصیبت مین فرزند کی یا عورت کی کپڑیکو پارہ پارہ کری کفارہ اوسکا کفارہ

بیان کفارات

قسم ہی دسوین اگر کوئی مرد ساتھہ عورت دائمی یا متوعہ یا کنیز اپنی
کی حیض کی ایام مین جماع کری کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ اگر اول حیض مین ہو
تو ایک دینار کہ وہ ایک مثقال طلائی سکہ دار ہی دیوی اور وسط حیض مین نصف
دینار اور آخر حیض مین چوتہائی دینار اور اگر نصف دینار دی تو احوط ہے
اور اگر ایک مثقال بقدر ایک درہم اور تین سبع درہم کی ہی اور ایک مثقال بحساب
اس روپیا کی تین ماشہ دو سرخ تخمیناً ہوتا ہی گیارہوین اگر کوئی شخص
بی پڑہی ہوئی نماز عشا کی سو رہی اور آدہی رات گذر جاوی کفارہ اوسکا
یہہ ہی کہ اوسدن روزہ رکہی ہر چند وجوب صوم ثابت نہین لیکن احوط
ہی بارہوین اگر عمداً قتل کری کسی مومن کو تو ایک بندہ آزاد کری اور دو
مہینی کی روزہ پی در پی رکہی اور ساٹھہ مسکین کو کہانا دی تیرہوین اگر کوئی
خطا سی مومن کو قتل کری یعنی نادانستہ اور ارادہ قتل کا اوسکی نرکہتا ہو
مثلاً ایسا کام کری کہ دوسرا شخص مر جاوی جسطرح کہ لڑکی کو معلم تعلیم
واسطی ماری اور وہ مر جاوی یا آہو کیطرف تیر ماری اور وہ تیر کسی دوسری کی
لگی اور مر جاوی کفارہ ان سب امور کا مثل کفارہ ظہار کی ہی چودہوین
اگر کوئی ایسی عورت سی کہ عدہ مین دوسری کی ہو نکاح کری تو فوراً کنارہ کرنا
اوس عورت سی واجب ہی اور کفارہ اوسکا یہہ ہی پانچ صاع آٹا صدقہ دوی
پندرہوین کہ ہی غلام یا لونڈی کو زیادہ اوس سی کہ جسکا سزاوار تہا

بیان کفارات

ماری کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ اوسکو آزاد کری مگر بعض علما واجب جانتی ہین اور بعض مستحب فرماتی ہین سولہوین ۱۶ اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان کا بیماری مین افطار کری بعد اوسکی روزہ رکھنی پر قادر ہو اور بغیر کسی عذر کی تاخیر کری اوسوقت تک کہ دوسرا ماہ رمضان آوی کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ عوض ہر روز کی ایک مُد یا دو مُد طعام دی اور بعد ماہ رمضان قضا رکھنا روزہ کا واجب ہے اور مد کا وزن باب نو مین لکھا گیا اور اگر دوسری رمضان تک بیمار رہی قضا اوسپر ساقط ہی لیکن چاہئی کہ ایک مد یا دو مُد بعوض ہر روز کی دی **تتمہ نوادر کفارات مین** وہ چند چیزین ہین پہلی اگر کوئی شخص منصب پادشاہ ظالم سی لے کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ حاجت برادران ایمانی کی برلاوی دوسری اگر کوئی شخص بہت ہنسی تو کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ کہی اَللّٰھُمَّ لَا تَمْقُتْنِی یعنی خداوندا مجہی دشمن نرکہہ تیسرے ۳ اگر کسیکی غیبت کی ہو تو کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ استغفار کرے واسطی اوس شخص کے کہ غیبت کی ہو اور تفصیل اس مسئلہ کی بحث غیبت مین آئیگی انشاء اللہ تعالی چوتہی اگر کوئی شخص نماز کسوف یا خسوف کو عمداً ترک کری اور اگر گہن تمام قرص مین ہوا ہو تو کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ جب اس نماز کی قضا کری پہلی غسل کری پانچوین اگر کوئی اسطرح قسم کہائی کہ قسم اپنی باپ کے حق کی یا اپنی باپ کی زندگی کی کفارہ اسکا یہہ ہے

بیان کفارہ

کہ کہی لا الہ الا اللہ چہٹی کفارہ مجلس یہہ ہی وقت اوٹہنی کی
کہی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی
المرسلین والحمد للہ رب العالمین فصل دوسری احکام
مین اون کفارات کی اور وہ پانچ ہین اول کفارہ ہین جس بندہ کو
آزاد کرین وہ مسلمان ہو بلکہ احوط یہہ ہی کہ مومن ہو اور طفل کا آزاد
کرنا کافی ہی اگر بیٹا مسلمانکا ہو اور کفارہ قتل مین احوط یہہ ہی کہ بالغ
ہو اور مرد ہو اور سوا ہی کفارہ قتل کی طفل اور عورتکا بہی آزاد کرنا کافی
ہی اور یہہ بہی ضرور ہی کہ وہ بندہ ایسا عیب نرکہتا ہو جس سے خود بخود آزاد
ہو جاتا ہی مثل اسکی کہ اندہا ہو یا زمین گیر ہو دوسرے اگر کفارہ ماہ رمضان مین
دو مہینی روزہ رکہی پس اگر ایک مہینا ہلالی اور ایکدن پی درپی روزہ رکہی
اکتیس دن پی درپی رکہی تو کافی ہی بعد اسکی اگر پی درپی نرکہی تو احتیاج
اعادہ نہین ہی مگر احوط ہی کہ باقی روزہ بہی اسکی بعد متصل اور پی درپی رکہی
اور اگر اکتیس روز بہی متصل نرکہی بغیر کسی عذر کی تو چاہئی کہ پہر سی شروع کری
اور اگر کسی عذر سی مانند حیض و نفاس اور بیہوشی اور دیوانگی اور بیماری اور سفر
ضروری کی بیچ مین روزونکی فصل ہو گیا بعد زوال عذر باقی روزہ رکہی اور احتیاج
شروع سے رکہنی کی نہین ہے تیسرے جہانکہ کہانا کہلانا واجب ہے چاہئی کہ اسقدر کہلا دے
کہ کہانیوالا سیر ہو اور اگر طعام مسکین کو دی تو لازم ہی کہ ایک مد سے

در بیان کفارات

سی کم نہو اور دو مد کا دینا احوط ہی اور اولی ہے کہ ساتہہ طعام کی نان خورش بہی دی مثل گوشت یا وال کی چوتہی جس چیز کے کفارہ مین کپڑا پہنانا واجب ہے اگر عورت کو پہناوی تو احوط یہہ ہے کہ پیراہن اور مقنعہ دی اور اگر مرد کو پہناوی تو پیراہن اور قبا یا پیراہن اور زیر جامہ یا قبا اور بالاپوش دیوی پانچوین اگر کوئی شخص بندہ کے آزاد کرنے مین عاجز ہو اور روزہ شروع کری بعد اوسکی آزاد کرنی پر بندہ کے قادر ہو اوس وقت مین بہتر ہی کہ روزہ ترک کرکی بندہ کو آزاد کری اور جب کفارہ مین ماہ رمضان کے دو مہینہ کی روزہ سی عاجز ہو تو ساٹہہ مسکین کو کہانا کہلاوی اور اگر اس سے بہی عاجز ہو اٹہارہ دن پی درپی روزہ رکہی اور جب یہہ بہی نہوسکی تو بقدر طاقت کی تصدق کری اور جب یہہ بہی نہوسکی تو استغفر اللہ کہی بقصد توبہ کی اور اکثر علما نی کہا کہ جس شخص پر دو مہینے برابر روزہ واجب ہو کسی کفارہ مین یا بسبب نذر کی اور وہ روزہ کی رکہنی سی عاجز ہو چاہئی کہ اٹہارہ روزہ رکہی اور اگر یہہ بہی نہوسکی تو بدلی مین ہر روزہ کی ایکمد طعام مسکین کو دی اگر اسکی بہی طاقت نہ رکہتا ہو تو استغفار کری اور اشہر اور اقوی یہہ ہی کہ جس کفارہ کی دینی مین عاجز ہو استغفار کری مگر کفارہ مین ظہار کی جبتک کفارہ نہین دیگا وطی کرنا عورت کی ساتہہ اوسپر حلال نہین ہے ہرچند عاجز ہو اور اگر عاجز ہی اوسکی بعد کرنی استغفار کے

بیان کفارات

دفع ہو اور قدرت اور طاقت کفارہ کی دینی کی بہم پہونچی تو احوط ہی کہ پہر
کفارہ دے

باب گیارہوان بیانمین گناہان کبایر و صغایر کی اور اسمین ایک

مقدمہ اور چوبیس۲۴ فصلین ہین مقدمہ بیانمین شمار گناہان کی جناب علیین مکان سید العلما جناب سید حسین صاحب مرحوم رسالہ گناہان کبیرہ مین لکھتی ہین کہ معنی کبیرہ مین احادیث واقوال علما مین اختلاف بہت ہی بعضی کہتی ہین کہ کبیرہ وہ گناہ ہی کہ خدانی قرآنمین وعدہ عذاب کا اوسپر کیا ہو اور بعض کہتی کہ وہ گناہ ہین کہ شارع نے حد جسکی لئی مقرر کی ہو یا وعدہ عذابکا اوسکی لئی ہوا ہو اور بعضی کہتی ہین کہ وہ گناہ ہین کہ جنسی معلوم ہو بی اعتنائی گناہ کرنیوالیکی طرف دینکی اور بعضی کہتی ہین وہ گناہ ہین کہ حرام ہونا اونکا بدلیل قطعی معلوم ہوا اور بعضی کہتی ہین کہ وعید شدید اوسپر قرآن مین یا احادیث مین ہوا ہو اور اسطرح گنتی مین بہی کبائر کی اختلاف بہت ہی بعضی سات کہتی ہین بعضی بیس۲۰ اور بعضی چونتیس۳۴ اور بعضی چالیس تک اور بعضی اسی تک شمار کرتی ہین اور مجموع اون سبکا بیاسی۸۲ گناہ ہین منجملہ اونکی چہبیس۲۶ گناہ قرآن سے ثابت ہین سیبہہ اجمالاً یہان لکھی جاتی ہین بیان اون گناہ کبیرہ کا کہ قرآن سی ثابت ہین اول شرک ساتھہ خدا کی اور یہہ سب گناہان کبیرہ سے بڑا ہی اور سب عقاید باطلہ اسکی حکم مین ہین اور ریا بہی ایک قسم ہے شرک کی ۲ قتل کرنا مومن کو ناحق ۳ زنا کی نسبت دینا زنان شوہردار کو تہمت

کہانا مال یتیم کا ظلم و ستم سی ۵ زنا زن شوہر وارسی اور محرمات مثل ماں اور بہن اور بیٹی بلکہ سب زنا ۶ بہاگنا لڑائی سی جہاد واجب مین ۷ عقوق والدین اور نافرمانی اونکی اور بعض حدیثون مین بہی ثبات گناہ کبیرہ وارد ہین اور حصر انہین سات مین ظاہر المحمول تقیہ پر ہی ۸ سود دینا اور لینا مگر کافر سے سود لینا جایز ہی ۹ سحر یعنی جادو ۱۰ قسم جہوٹی کہانا ۱۱ شراب پینا ۱۲ جوا کہیلنا ۱۳ بیعت اور عہد توڑنا حضرت رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام سی کہ کیا ہو ۱۴ ایسی باتین کرنا حرم مکہ مین کہ شارع نی منع کیا ہو مثل شکار کرنیکی ۱۵ ایاس رحمت خدا سی ۱۶ ایمن ہونا عذاب خدا سی ۱۷ خرید و فروخت مین کم دینا اور بہت لینا ۱۸ غنا یعنی گانا ۱۹ لواط اور عذاب اوسکا شدید ہی ۲۰ چوری مال مجاہدین کہ جہاد کر کی لائی ہون بلکہ سب چوریان ۲۱ غیبت مومنین کی سوا اون مقامات کی کہ مستثنے ہین ۲۲ ترک کرنا اون فرایض کا کہ واجب ہونا اونکا قرآن سی ظاہر ہو مثل نماز وغیرہ کی ۲۳ اسراف یعنی مال بیجا صرف کرنا ۲۴ جہوٹ کہنا خدا اور رسول پر بلکہ سب جہوٹ ۲۵ کہانا مری ہوی حیوانکا اور گوشت سور کا اور گوشت اوس حیوانکا کہ سوا نام خدا کی ذبح کیا ہو بغیر ضرورت ۲۶ چہپانا گواہی حق کا بیان اون گناہونکا کہ بعض احادیث اور بعضی اقوال علمای دین سی کبیرہ ہونا اونکا ثابت ہوتا ہی ۲۷ مال کو حرام مین صرف کرنا ۲۸ جو دیار کفر سی جدا ہوکی بلاد اسلام مین آیا ہو ایسی شخص کا بعد اسلام پہر دیار کفر مین جاکی

بیان گناہان کبیرہ

رہنا اور دور نہین ہی کہ اس زمانہ مین جانا ایسی شہرونمین کہ جسمین کوئی
عالم نہو کہ مسائل دین اوسّی سیکہین اسی حکم مین ہو ۲۹ اصرار گناہان صغیرہ
پر ۳۰ حقیر جاننا گناہان صغیرہ کو اور چہوڑ دینا سب سنتونکو خفیف جانکی ۳۱
خفیف جاننا کعبہ معظمہ کو ۳۲ ظلم کرنا مسلمانون پر ۳۳ مشغول لہو ولعب
مین ہونا مثل دف اور طنبور بازی وغیرہ کی ۳۴ رشوت لینا ۳۵ مدد کرنا ظالمو
کی ظلم کرنی پر ۳۶ چوری کرنا مال مین لوگونکی ۳۷ خلاف عہد کرنا لوگون
سی ۳۸ قطع رحم یعنی عزیزونسی رعایت نکرنا ۳۹ کہانت یعنی خبر دینا امور
آیندہ کی تسخیر جن سی ۴۰ حج نکرنا اوس سال کہ استطاعت ہو بدون عذر کے
۴۱ پینا مست کرنیوالی چیز کا اگرچہ غیر شراب انگور ہو ۴۲ بہتان اور افترا کرنا
کسی پر ۴۳ نہ لینی دینا مباح پانیکا لوگونکو ۴۴ احتراز نکرنا پیشاب سی
۴۵ ایسا کام کرنا کہ اسکی مان اور باپ کو گالی دین ۴۶ وصیت کرنا ایسی
کہ جسمین وارثونکا ضرر ہو ۴۷ کراہت رکہنا قضای خدا سی اسطور سی کہ شکایت
ہو ۴۸ اعتراض کرنا تقدیرات خدا پر ۴۹ تکبر اور غرور ۵۰ حسد عداوت
مومنونکی اور ڈرانا اونکا ۵۱ سخن چینی کہ باعث ضرر ہو ۵۲ قطع کرنا عضو کسی
مومن کا ناحق ۵۳ واسطہ ہونا حرام مین ۵۴ حکم کرنا بری باتونکا اور
منع کرنا اچہی باتونکا ۵۵ خلاف وعدہ کرنا موافق قول بعضونکی ۵۶ لعنت
کرنا مومنون پر اور گالیان اور آزار دینا انکو ۵۷ گمان بد لیجانا مومنون پر ۵۸

سرزنش بیجا کرنا مومنونکو ۵۹ تجسس کرنا مومنونکی چھپی ہوئی عیبونکا ۶۰ مومنونکا حقیر جاننا ۶۱ سزا دینا غلام اور لونڈیکو زیادہ اوس حد سے کہ مستحق اوسکی ہون ۶۲ بند کرنا شارع عام یعنی رستا مسلمانونکا ۶۳ اپنی عیال کو ضایع کرنا اور خبر گیری نکرنا ۶۴ حمیت امر ناحق مین ۶۵ بدعت دین مین پیدا کرنا ۶۶ امر معروف و نہی منکر ترک کرنا یعنی اگر کوئی واجبات کو ترک کری مثل نماز وغیرہ کی تو خلق پر واجب ہے کہ اوسی کہین کہ نماز پڑہ اور اگر نمانی تو اوسپر شدت کرین اور اسیطرح اگر کوئی مرتکب معصیت کا ہو تو منع کرنا اوسکا واجب ہے اور سکوت کرنا نصیحت سے گناہ کبیرہ ہی جب شرائط وجوب پائی جائین ۶۷ بیٹھنا شراب پینی کی مجلس مین بی ضرورت ۶۸ ساتھہ اہل بدعت کی ہمنشینی کرنا ۶۹ جھوٹی گواہی دینا ۷۰ حق آدمیونکا ندینا باوجود مقدرت ۷۱ فحش کہنا ۷۲ دو زبان ہونا ۷۳ خون پینا ۷۴ نہ دینا زکوۃ واجب کا ۷۵ داخل نسب و خارج ہونا یعنی اپنی قوم بدل کی دوسری قوم مین داخل ہونا ۷۶ کہانا حرام چیزونکا اور سب نجاستون کا ۷۷ روزی ماہ رمضان کے کہانا ۷۸ فریب دینا مسلمانونکا ۸۰ اپنی شہر کے اور اپنی قوم و قبیلہ کی بدلوگونکو اور شہر اور محلہ اور اور قوم کی نیکو نسی بہتر جاننا ۸۱ سننا غیبت کا ۸۲ ریا اور سمعہ عبادتون مین

فصل پہلی ربا یعنی سود کہانیکی عقاب مین جان تو یہہ گناہ اکبر

کبائر ہی قرآن مین کئی مقام پر حق تعالی مذمت ربا کی فرماتا ہی اور
حدیثین بہت کثرت سی مذمت سود مین وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت
صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک درہم ربا کا زیادہ ہی گناہ و عقوبت
مین ستر زنا سی جو کہ محرم سے واقع ہو مثل مان اور بہن کی اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ کہانی والا سود کا اور کہلانی والا اور لکہنی والا
اور گواہ سود کا سب برابر ہین اور ایک حدیث مین لعنت ان سب پر وارد
ہی اور دوسری حدیث معتبر مین سود خوار کی حق مین وارد ہوا ہی اگر خدا
مجہی قدرت و تمکن دی تو گردن اوسکی مارون اور احادیث مذمت کی بہت ہین
اور اسی زیادہ اب کیا شدت ہو کہ ستر زنا سی بدتر ہی زنا بہی وہ جو محرم کے
ساتہہ ہو معاذ اللہ اور ربا کی معنی یہہ ہین جب کسی جنس کو اوسی جنس سے
بیچی یا قرض دی یا کسی اور معاملہ مین دی اور وہ جنس پیمانہ سی بیچتی
ہو یا وزن اوسکا کیا جاتا ہو تو جسقدر دیا ہی اوسی زیادہ لینا سود ہی
اور جب جنس مختلف ہو جائی پہر زیادتی اور کمی مین اختیار ہی پس اگر
بالفرض تولہ بہر چاندی کو بیع کرین دو تولہ سونی سی تو صحیح ہی اور اگر ایک روپیہ
کو ایک اشرفی سی معاوضہ کری تو صحیح ہی مگر جب روپیہ کو بیع کری یا معاملہ
کری یا قرض دی تو عوض مین اوسکی ایک روپیہ سی زیادہ نہین لے سکتا
ہی اگر ایک روپیہ اور دو پیسے لے تو دو پیسہ سود ہین پس جو چیزین کہ تولنی یا

ہوون اور پیمانہ سی ہی اونکا حساب ہوتا ہو مثل کپڑی اور لباسکی تو سود
اوسمین نہین ہی یعنی ایک جامہ کو دو جامہ سی اور ایک گز دس گز سی بیع
کرنا درست ہی **طریقہ معاملہ شرعی** کا تاکہ سود سی نجات ہو جب
ایسی معاملہ کی ضرورت ہی کہ جسمین سود لازم آتا ہی یا قرض لینا منظور
ہی اور قرض دینی والا بی سود نہین دیتا ہی تو چاہئی دو جنس سے معاملہ
کری مثلا سو روپیہ سی معاملہ کرتا ہی یا قرض لیتا ہی تو مثلا ایک اشرفی
پندرہ روپیہ کی یا گھٹی بڑھی روپیہ کی لی باقی روپیہ ہون اور مجموع مقابل سو
روپیہ کی ہو جائی اور اسکی عوض مین ایک سو دس یا ایک سو بیس یا جسقدر
زیادہ ہو دی سکتا اور لی سکتا ہی یا سو روپیہ اسطور پر دی یا لی کہ ایک
روپیہ کے پیسہ ہون باقی ننانوی (۹۹) روپیہ ہون اسکی عوض مین ایک سو دس روپیہ
لینا اور دینا جایز ہی غرض ایک جانب روپیہ کی ساتھہ کوئی کپڑا یا رومال
یا کلاہ یعنی ٹوپی یا مثل اسکی کوئی شی اگرچہ کم قیمت ہو اور مجموع کی بیع ہو
یا معاملہ اوس سی واقع ہو تو عوض کی روپیہ مین زیادتی جایز ہی اور
دونو طرف سی دو جنسین ہون تو بہہ درست ہی عوام لوگ اس حیلہ
شرعی کو برا جانتی ہین اور طعن اور تشنیع اس فعل پر کرتی ہین یہہ
طعن اونکی اغوای شیطان سی ہی جس امر کو خدا اور رسول نی حرام
کیا ہی وہ حرام ہی جسکو حلال کیا ہی وہ حلال ہی اس طعن کا نتیجہ

یہہ ہی کہ آخر کو وقت ضرورت مین مرتکب حرام ہوتی ہین اور صریحًا سود
کہاتی ہین شیطان کا مطلب حاصل ہوتا ہی مومنین کو چاہئے
شیطان کی اغوا پر عمل نکرین اور طریقہ معاملہ شرعی کو یاد رکہین تا حرام سے
نجات ہو اور باعث خوشنودی خدا و رسولؐ کا ہو واسطی کہ کئی حدیثون
مین معصوم نی اجازت دی ہی اس طریقہ کی اور ایک حدیث کا خلاصہ
مضمون یہہ ہی کہ قباحت نہین اگر ہزار درہم اور ایک دینار کو لین عوض
مین دو ہزار درہم کی اور اسی حدیث کی آخر مین ہی نِعمَ الشَّیءُ الفِرَارُ
مِنَ الحَرَامِ اِلَی الحَلَالِ یعنی خوب چیز ہی بہاگنا حرام سی طرف حلال
کی جان لو کہ یہہ طریقہ یعنی دو جنس کے بیع یا قرض یہہ بہت خوب
طریقہ ہی اور طریقی بہی ہین سود سی نجات پانی کی مثلاً یہہ سو روپیہ ہبہ
کری دوسرا شخص ایک سو دس روپیہ کو ہبہ کری یا یہہ اوسکو قرض دی سو روپیہ
وہ اسکو قرض دی ایکسو دس روپیہ بعد اوسکی ہر شخص حق اپنا معاف کر دی مگر
یہہ لازم ہی کہ دیتی وقت شرط نکری کہ تم بہی ہمکو قرض دینا یا ہبہ کرنا مگر پہلی
صورت بہتر ہی کہ نقصان کسیطرح کا اوسمین نہوگا اور یہہ بہی ایک طریقہ حیلہ
شرعی کا ہی زید نی سو روپیہ اپنا بعوض ایک نگینہ یا رومال کی بیع کیا اور
رومال یا نگینہ لیا بعد اوسکی اوس رومال کو اوسی شخص کے ہاتہہ پہر بیع کیا
ایکسو دس روپیہ کو وہ شخص چار مہینی کی بعد ایکسو دس دیگا یہہ جایز ہی اسے

دربیان سود

مسئلہ گیہون اور آٹا گیہونکا اور روٹی سب ایک حکم مین ہین یعنی سیر
بھر آٹا تین پاو روٹی سی بیع کرنا صحیح نہین اگر آٹی کو بیع کری روٹی سی تو برابر چاہی
سیر بھر کو سیر بھر سی اور اسیطرح اگر دودہ کو بالائی سی یا دہی سی بیع کری تو
چاہی برابر ہو اور اسیطرح مسی ظروف کو اگر پیسہ سی بیع کری مثلاً
چار آنہ یا آٹھہ آنہ سی تو چاہی ظرف اور پیسا برابر ہون اور چاندی سی بیع
کرنا بہتر ہی کہ اشکال نرہی مسئلہ سود نہین درمیان مسلم اور کافر کے
یعنی اگر مسلم زیادتی لی کافر سی تو جایز ہی اور کافر کو سود دی تو جایز نہین
مسئلہ سود نہین درمیان پدر و پسر کے اور درمیان زن و شوہر یعنی ہر ایک
کو دوسری سی زیادہ لینا جایز ہی اور جایز نہین سود درمیان دادا اور پوتی
کی اور اسیطرح مان اور بیٹا ایک دوسری سی زیادہ نہ لین معاملہ مین اسواسطی کہ
حدیث مین اجازت خاص پدر و پسر کی باب مین وارد ہی

بیان مذمت غیبت

فصل دوسری بیان مذمت غیبت مین حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا
ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ
اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ
تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ یعنی ای گروہ مومنین پرہیز کرو اور ترک کرو بہت سے گمانون
سی تحقیق کہ بعضی گمانونسی گناہ ہی اور تجسس اور تفحص عیوب آدمیونکا

نکرو

نکرو اور غیبت نکرین بعض لوگ تم مین سی بعض لوگونکی یعنی آپسمین ایک دوسرے کی غیبت نکرو آیا دوست رکہتا ہی کوئی تم مین سی کہ گوشت مردہ برادر مومن اپنی کا کہاوی پس کہانی گوشت مردہ برادر اپنی سی کراہت رکہتی ہو یعنی پس غیبت سی بہی کراہت رکہو کہ یہی حال غیبت کا ہی اور ڈرو اور پرہیز کرو عذاب الٰہی سی بہ تحقیق کہ حق تعالی زیادہ قبول کرتا ہی توبہ کو اور زیادہ مہربان ہی اور کتاب عین الحیوٰۃ مین منقول ہی فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی ابوذر غفاری سی ای ابوذر باز رکہہ تو اپنی تئین غیبت سے پس تحقیق کہ غیبت سخت تر ہی زنا سی کہا ابوذر نی مان باپ میری فدا ہو آپ پر یا رسول اللہ کس واسطی ہی یہہ فرمایا حضرتؐ نی اس واسطی کہ بہ تحقیق کہ آدمی زنا کرتا ہی بعد اوسکی توبہ کرتا ہی پس خدا اوسکی توبہ کو قبول کرتا ہے اور غیبت نہین بخشی جاتی یہانتک کہ بخشی صاحب اوسکا ای اونہ گالی دینا مسلمانکو فسق ہی اور قتل کرنا اوسکا کفر اور کہانا اوسکی گوشت کا گناہان الٰہی سی ہی اور حرمت اوسکی مال کی مثل حرمت اوسکی خون کی ہی کہا ابوذر نی یا رسول اللہؐ غیبت کیا ہی فرمایا حضرت نی فرمایا یاد کرنا تیرا اپنی برادر کو سانہہ ایسی چیز کی کہ وہ مکروہ جانی کہا ابوذر نی یا رسول اللہؐ پس اگر ہو اوس شخص مین وہ وصف کہ جو ذکر کیا جاوی فرمایا جان تو تحقیق کہ تو جسوقت یاد کری اپنی برائی مومن کو اوس چیز کی ساتہہ کہ اوسمین موجود ہو لین تحقیق کہ تو نی غیبت کی اوسکی

اور جسوقت کہ یاد کری تو اوسکو ساتہہ اوس خصلت کی کہ اوسمین نہو
بہتان کیا تو نی ای ابوذر جو شخص کہ دفع کری اپنی برادر مسلمان کے غیبت کو یعنی
جب سنی غیبت مومن کے تو رد اوسکی کری واجب ہی خدای عزوجل پر کہ آزاد
کری اوسکو آتش جہنم سی ای ابوذر جو شخص روبرو اوسکی برادر مسلمان سے
غیبت کیجاوی اور یہہ شخص اوس برادر مسلم کی نصرت کری خدایتعالی نصرت اور
مدد کری اوسکی دنیا اور آخرت مین اور اگر یہہ شخص نصرت نکری باوجود استطاعت نصرت کی
خوار کری اوسکو خدا دنیا اور آخرت مین اور بعضی علمانی تعریف غیبت اس
عبارت سی کی ہی کہ یاد کرنا مومن کا اوسکی حالت غیبت مین اسطرح کہ اگر وہ سنی
تو ناخوش اور آزردہ ہوا اور اکثر علما رضوان اللہ علیہم نے اسطور پر تعبیر کی ہی کہ آگاہ
کرنا انسان معین کے اوس امر پر کہ اگر وہ امر اوسکی روبرو بیان کیا جاوی تو
اوسکو برا اور مکروہ معلوم ہو جب کہ وہ شخص غائب ہو اور وہ جو بیان ہوا اوس شخص
مین پایا ہی جاوی اور وہ امر عرف مین نقص اور عیب سمجہا جاوے اور قید انسان
معین کی اسواسطی ہی کہ اگر شخص معین نہو تو غیبت نہین ہی مثلا کہی کہ ایک
شخص اس شہر کا فلان عیب رکہتا ہی ہان اگر اسطور سی کہی کہ سامع قرینہ سی
سمجہہ جاوی تو البتہ غیبت ہی ہر چند نام نلی اور یہہ قید کہ عیب اوس شخص مین پایا
جاوی اسواسطی ہی اگر وہ صفت جو بیان ہوی اوس شخص مین نہو غیبت
نہین بلکہ بہتان ہی پس غیبت وہ ہی جو سچ ہو اور آگاہ کرنی کی کہ لفظ اسواسطی

معنی غیبت

ہی کہ اگر زبان سی نہ کہی بلکہ نقل اوسکی چلنی کی یا کلام کی یا لباس وغیرہ کی
کری تو یہہ بہی غیبت ہی یا خط مین لکہین عیب کو یا آنکہہ سی اور ابرو سی اشارہ
کری تو وہ بہی غیبت ہی اور یہہ قید کہ وہ امر عرف مین عیب سمجہا جاتا ہو اسواسطی
ہی اگر کوئی کسیکی تعریف کری وہ برا مانی تو یہہ غیبت نہین ہی اور ہر عیب کہ
ذکر اوسکا باعث آزردگی مومن کا ہو غیبت ہی خواہ عیب خلقت مین ہو مثلاً
کہی بہرا یا لنگڑا یا کانا خواہ عیب اعمال وافعال مین ہو مثلاً فاسق ہی یا بہت برا
آدمی ہی یا کاذب یا بخیل ہی خواہ عیب نسب کا ہو مثلاً کہی نسب اوسکا رذیل ہی یا
جولاہہ کی بیٹا ہی یا پاجی قوم کا ہی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام
معنی غیبت اسطرح منقول ہین کہ فرمایا حضرت نی کہ غیبت وہ ہی کہ [illegible]
مومن کی وہ امر کہی کہ خدا نی اوسکو پوشیدہ رکہا ہو اور بہتان وہ ہی کہ [illegible] کسیکی
مومن کی وہ بات کہی کہ اوسمین نہو اور کبہی اطلاق غیبت کا اون معنون پر [illegible]
کہ جو شامل ہین بہتان کو چنانچہ روایت معتبرہ مین منقول ہی کہ راوی نی حضرت
صادق علیہ السلام سی پوچہا کہ غیبت کیا ہی فرمایا کہ غیبت وہ ہی کہ کسی مومن کی
نسبت دی تو بہ بدی کہ وہ برائی اوسمین نہو یا یہہ کہ وہ برائی اوسکی ظاہر کری
کہ خدا نی اوسکو پوشیدہ رکہا ہو اور گواہی سی ثابت نہوا ہو سامنی حاکم شرع
کی تا کہ حد اوس پر جاری ہو اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی
منقول ہی کہ جو شخص کسی برادر مومن کی غیبت کری بغیر اسکی کہ درمیان [illegible]

تعریف غیبت

ان دونو کی عداوت ہو پس شیطان اسکی لطف مین شریک ہی اور بہر بسند معتبر
جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ پرہیز کرو غیبت مسلمانسی تحقیق کہ
مسلمان اپنی برادر مسلمانکی غیبت نہین کرتا باوجود اسکی کہ خدائی قرآن مجید مین منع
فرمایا ہی غیبت سے اور بہر بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہی کہ خدا تعالی دشمن رکہتا ہی خانہ پر از گوشت اور گوشت فربہ کو عرض
کی بعض اصحاب نے یا ابن رسول اللہ ہم دوست رکہتی ہین گوشت اور گہر ہمارے
گوشت سے خالی نہین رہتی فرمایا حضرت نی کہ یہہ مراد نہین ہی جو تو سمجہا ہے
بلکہ مراد خانہ پر از گوشت سے وہ گہر ہی کہ جسمین گوشت آدمیونکا غیبت سے
کہاتی ہین یعنی اہل اوس مکانکی غیبت لوگونکی کرتی ہین اور گوشت فربہ مراد
ہی متکبر سے کہ چلنی مین تبختر کری بسند معتبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے
منقول ہی کہ پرہیز کرو گمان بد لیجانی سے آدمیون پر تحقیق کہ گمان بد بدترین
دروغ ہی اور باہم برادری کرو راہ خدا مین جیسا کہ تمکو حکم کیا ہی خدائی اور بری
نام و لقب سے لوگونکو یاد نکرو اور تجسس اور تفحص اوسکی عیبونکا نکرو اور باہم فحش
و غیبت اور تنازع اور دشمنی اور حسد نکرو ہر آئینہ حسد ایمانکو کہا جاتا ہی جسطرح
آگ خشک لکڑیکو کہا جاتی ہی اور بہر بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ یاد کرو اپنی برادر مومن کو نیکی جسوقت کہ وہ غایب ہو تمسی
ساتھ بہترین اوسکی صفات کی یاد کرو اوسکو جسطرح کہ تم چاہتی ہو کہ وہ تمکو یاد کری غائبانہ اور

دوسری حدیث مین فرمایا کہ کوئی ورع اور پرہیزگاری نافع نہین ہی اس امر
سی کہ پرہیز کری محارم الہی سی اور باز رہی ایذا رسانی سی اور غیبت کرنیسی مسلمانون
کی اور حدیث مین وارد ہی کہ حق تعالی نی وحی کی حضرت موسی علی نبینا وعلیہ
السلام کو کہ صاحب غیبت اگر توبہ کری تو آخر ہوگا اون لوگونکا جو داخل بہشت
ہونگی اور اگر توبہ نکری تو اول ہوگا اون شخصونکا جو داخل جہنم ہونگی اور بسند معتبر
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ روزہ دار عبادت خدا مین
ہی جبتک کہ غیبت کسی مسلمان کی نکری **بیان غیبت سننی کا** جان تو
سننی والا غیبت کا اگر تصدیق کری یا کان لگا کر سنی غیبت مومن کو از
روی خواہش کی مشہور علما مین یہہ ہی وہ بہی مثل غیبت کنندہ کی ہے
چنانچہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہما السلام سی منقول ہی سننی
والا غیبت کا ایک ہی دو غیبت کرنی والونکا یعنی مثل غیبت کنندہ کی ہی اور
ظاہر بعض احادیث معتبرہ اور کلام اکثر علما کا یہہ ہی کہ جبتک ممکن ہو چاہئی کہ
سامع رد غیبت کری اور منع کری اور اپنی برادر مومن کی مدد دی اور اگر نہو
سکی تو اس جگہہ سی اوٹھہ جا اگر اوٹھہ جانی پر قادر نہو دل سی کراہت رکہی اور
راضی نہو جیسا کہ بروایت معتبرہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی
کہ جو شخص کہ برادر مومن کی روبرو اسکی کوئی غیبت کری اور یہہ شخص اوس مومن
کی نصرت کری اور یاری کری خدا تعالی اسکی دنیا اور آخرت مین مدد کریگا

کفارۂ غیبت

اور جو شخص باوجود قدرت کی مدد نکری اور دفع غیبت اوسکی کری خدا اوسکو
پست کریگا دنیا و آخرت مین بیان کفارۂ غیبت کا لازم ہی مومنین کو
کہ پرہیز کرین اور توبہ کرین غیبت سی از بسکہ غیبت حق الناس ہی چاہیی کہ جس
شخص کی ہتک کی ہی جبتک ممکن ہو اوسکو ذکر خیر سی یاد کرین اور اون معایب
کو اوسکی خاطر سی دور کرین اور کفارۂ غیبت کا یہہ ہی کہ اوس شخص سی جسکی
غیبت کی ہی بخشوائی اور عفو اور بحل کرائی چنانچہ حدیث ابوذر سی اور
دوسری حدیث سی جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی معلوم
ہوتا ہی کہ غیبت بدتر ہی زنا سی اور خدا توبہ غیبت کنندہ کی قبول نہین کرتا
یہانتک کہ صاحب حق اوسکو حلال کری اور بعض حدیثون سی ثابت ہوتا ہی
کہ کفارۂ غیبت استغفار ہی اوس شخص کی واسطی جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ کسی نی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی پوچہا یا حضرت
کفارۂ غیبت کا کیا ہی فرمایا استغفار کری تو خدا سی واسطی اوسکی جسوقت تو

کفارۂ غیبت

اوسکو یاد کری جناب آخوند مجلسی فرماتی ہین کہ جمع درمیان ان حدیثون کی اسطرح
ہو سکتا ہی کہ اگر صاحب حق نی سنا ہو اور ابراء ذمہ اوس سی ممکن ہو طلب کرنا چاہیی
اور اگر نہ سنا ہو یا اگر سنا ہو مگر ابراء ذمہ اوس سی نہین کرسکتا یا منظور کہ وہ مر گیا
ہو یا غائب ہو واسطی اوسکی استغفار کرنا چاہیی اور احتیاط یہہ ہی کہ اگر اوسنی
نسنا ہو تو بہی اوس سی بخشوا لی مگر یہہ کہ باعث اوسکی آزردگی اور ایذا کا ہو

اور اگر

بیان غیبت جائز کی

اور اگر اس صورت مین مجمل اوسی ابرای ذمہ کرسکی کہ وہ آزردہ نہو اور نجانی تو
احوط یہہ ہی کہ ترک نکری واللہ تعالی بعلم **بیان اون مقامات کا جہان**
غیبت درست ہی جان تو کہ علما نی چند مقام مین غیبت کو استثنا کیا ہی
کہ وہ جایز ہین پہلی یہہ کہ اگر کسی شخص نی کسی پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم کسی
شخص کی پاس آوی اور اظہار کری کہ فلان شخص نی مجہہ پر ظلم کیا ہی تا کہ وہ شخص
کچہہ تدبیر دفع ظلم کی کری جبکہ وہ شخص قدرت رکہتا ہو کہ اوس ظلم کو دور
کری اوسوقت مین کہنا اور سننا دونو جایز ہین دوسری نصیحت بروقت
مشورہ کی یعنی کوئی شخص کسی سی پوچہتا ہی ازراہ مشورہ کی مثلاً زید کیسا
شخص ہی بدمعاملہ ہی یا نیک ہی ہمین منظور ہی کہ زید کی ساتہہ عقد
کیا جای یا کچہہ معاملہ اوس سی منظور ہی لازم ہی کہ مشورہ نیک دی اور اگر بدی
زید کی معلوم ہو تو بیان کری تیسری بدعت اہل بدعت کی ہی جو لوگ
فریب خلایق کو دیتی ہین اور ضرر دین مین پہونچاتی ہین مثلاً وعظ مین یا مجمع
خلایق مین مضامین باطلہ اور دروغ ذکر کرتی ہین پس واجب ہی لوگونپر خصوصاً
علما پر کہ اظہار و اعلان اونکی بدعت و باطل کا کرین چوتہی اگر کوئی شخص
مشہور ساتہہ کسی وصف کی ہو اور وہ صفت ظاہر ہو مثل اسکی کہ نابینا
ہی یا لنگڑا ہی بعض علما فرماتی ہین جایز نہی اور بعض فرماتی ہین کہ اوس صورت
مین جایز ہی کہ جب تمیز و پہچان اوس آدمی کی اسی صفت خاص سی ہو اور جب نا

اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ احتیاط اسمین ہی کہ جب تک ممکن ہو ویسی
عبارت سی بیان نکرین کہ وہ شخص سننی تو آزردہ ہو اور موجب غصان ہو غرض
مثلاً کہین کہ فلان شخص اندہا یا کانا آیا تہا بلکہ اس عبارت کی جگہہ اور
عبارت سی کہی مثلاً کہی کہ فلان بزرگ جو آنکہہ سی معذور ہین وہ تشریف
لائی تہی یا مثل اسکی مگر بعض حدیثونسی ثابت ہوتا ہی کہ عیب ظاہر کہنا جائز
ہی جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام منقول ہی کہ غیبت وہ کہ برادر
مومن کے حق مین وہ بات کہی جو خدانی پوشیدہ کی ہی مگر جو چیز کہ اوس شخص مین
ظاہر ہو مثلاً تیزی اور غصہ اور جلدی کی پس غیبت نہین ہی اور بہتان وہ ہی
کہ کوئی چیز کہی تو کہ اوس شخص مین نہو پانچوین مستثنی ہی غیبت اوس جماعت
کی جو علانیہ مرتکب گناہونکی ہوتی ہین اور اظہار گناہونکا کرتی ہین مثل
اہل منصب جو رکہ منصب اونکی فسق ہین اور علانیہ مرتکب اوسکی ہین پس اگر
اون گناہونکو جو علانیہ کرتی ہین اور سب لوگ جانتی ہین کوئی شخص بیان کری
البتہ غیبت نہین مثلاً کہی کہ فلان شخص حاکم فلان شہر کا ہی اگر وہ شخص ہمیشہ
حسنی اوسکو خوش معلوم ہو اور غیبت مین شرط ہی کہ وہ شخص مکروہ جانی
اوس ذکر کو اور اگر کوئی مجمع خلق مین گناہ کرتا ہی اور اخفا نہین کرتا
لیکن اگر گناہ کو اوسکی ذکر کرتی ہین تو وہ آزردہ ہوتا ہی شبہہ تو یہہ ہی کہ
یہہ بہی غیبت نہین ہی لیکن اگر ایسی شخص کے مذمت کرین تو جائز ہے

بیان میں عیب ظاہر کہنا جائز ہی

اور جو گناہ اور عیب اسکی کہ مخفی ہین اونکو ظاہر کرین اسمین اختلاف ہے
جناب آخوند مجلسی اعلی اللہ مقامہ فرماتی ہین وو نہین ہی کہ مذمت اوسکی اوس
گناہ پر کہ علانیہ کرتا ہی کر سکتی ہین ہر چند شرائط نہی عن المنکر کی نپائی
جائین لیکن گناہان مخفی کو اوسکی ذکر نکرنا اولی اور احوط ہی اور استثنا
مین اس فرد کی احادیث بہت وارد ہین چنانچہ بسند معتبر حضرت امام موسی
کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص کہ غائبانہ کوئی اوسکو یاد کری ساتھ
اوس چیز کی کہ اوسمین ہو اور لوگ اوسکو جانتی ہون وہ غیبت نہین اور
اگر یاد کری ساتھہ اوسکی خصلت کے کہ لوگ اوسکو نہین جانتی یہہ غیبت ہے
اور اگر اوس چیز سی یاد کری کہ اوسمین نہو بہتان ہی اور بسند معتبر حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جسوقت فاسق علانیہ فسق اور گناہ کری
اوسکا کچھہ احترام نہین ہے اور غیبت اوسکی حرام نہین اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر
علیہ التحیۃ والثنا سی منقول ہی کہ تین آدمیونکی حرمت نہین ہے اول اہل بدعت
کہ اپنی طرف سی کوئی بدعت دین مین پیدا کری اور دوسری امام جائر اور تیسری
فاسق جو علانیہ فسق کرتا ہی اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سی منقول
ہی کہ حرمت فاسق کی سب سی کمتر ہی **فصل تیسری مذمت مین بہتان**
کی اور تہمت مومن کی اور گمان بد بیجا بی کی نسبت برادر مومن
کی بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص

فصل سیوم در مذمت بہتان

بہتان کری کسی مومن یا مومنہ کو ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین نہو
حق تعالی اوسکو طینت خبال مین رکہیگا تاکہ عہدہ اپنی سی باہر آوی
پوچہا حضرت سی کہ طینت خبال کیا ہی فرمایا حضرت نی کہ طینت خبال وہ
چرک ہی کہ فرج سی زناکارونکی باہر آتا ہی اور بسند معتبر حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو کوئی بہتان کری کسی مومن یا مومنہ
پر اور اوسکی حق مین کہی وہ بات جو اوسمین نہو خدا تعالی روز قیامت مین اوسکو
ایک ٹیلہ پر آتش کی بٹہائیگا تاکہ عہدہ سخن اپنی سی باہر آوی اور دوسری حدیث
مین فرمایا کہ زینہار پرہیز کرو گمان بد لیجانی سی لوگوپر کہ گمان بد بدترین
دروغ ہی اور بسند معتبر منقول ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سی کسی نی
سوال کیا کہ درمیان حق و باطل کی کسقدر فاصلہ ہی حضرت نی فرمایا
کہ چار انگشت کا بعد ازان حضرت نی چار اونگلیونکو مابین آنکہہ اور کان کی
رکہا پہر فرمایا کہ جو کچہہ تو اپنی آنکہہ سی دیکہی وہ حق ہی اور جو کچہہ تو اپنی کان سی
سنی اکثر باطل ہی اور بہ بسند معتبر اون حضرت سی منقول ہی کہ جو شخص
اتہام کری برادر مومن اپنی کو ایمان دل مین اوسکی گہل جاتا ہی جسطرح نمک
پانی مین گہل جاتا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو کوئی متہم کری برادر
دینی اپنی کو حرمت ایمانی درمیانسی انکی زایل ہو جاتی ہی اور بسندہای معتبر
جناب امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ حمل کر امور برادر مومن اپنی کو

در مذمت بہتان

اوسپر محمل نیک کی تا وقتیکہ دوسرا محمل نیک نپائی تو اور گمان بد نہ لیجا ساتہہ اوس کلمہ کی کہ برادر مومن تیرے سی صادر ہوتا کہ کوئی محمل نیک واسطی اوسکی پائی تو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ واسطی امور اپنی برادر مومن کے کوئی عذر ڈہونڈہ پس اگر کوئی عذر نپائی تو پہر ڈہونڈہ شاید کہ پایا جائی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جلدی نکرو حکم کرنیمین ساتہہ بدی شیعون ہمارے کی کہ اگر ایکقدم اونکا لغزش کہاتا ہی دوسرا قدم ثابت رہتا ہے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سی منقول ہی کہ نزدیک ترین احوال آدمی کا ساتہہ کفر کے یہہ ہی کہ کسی سے برادری کری دین مین اور اوسکی عیوب اور لغزشونکو یاد رکہی تا ایک روز اوسکو اون عیوب پر ملامت کری اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی منقول ہی کہ جو شخص گناہ کسی مومن کا فاش کرتا ہی ایسا ہے کہ خود اوسی گناہ کو کیا ہو اور جو کسی مومن کو کسی گناہ پر سرزنش کری نمریگا تا کہ مرتکب اوسکا ہو اور دوسرے حدیث مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ جو کوئی کسی مومن کو ملامت اور سرزنش کری خدا اوسکو دنیا اور آخرتمین سرزنش و ملامت کریگا

فصل چوتہی مذمت حسد مین کہ منشاء اصلی غیبت کا اکثر آدمیونمین یہی ہوتا ہی جان تو کہ حسد بدترین صفات ذمیمہ نفس سے ہے اور پہلا گناہ خدا تعالی کا جو روی زمین پر واقع ہوا گناہ شیطان کا تہا

اسکی مذمت میں کہ مومن کی عیوب کا یاد کرنا

فصل سرزنش و ملامت

کہ باعث اوسکا حسد تہا اور مشہور یہہ ہی کہ اظہار حسد کا گناہان کبیرہ سی ہی اور منافی عدالت ہی اور اصل اوسکی گناہان قلب اور امراض نفس سی ہی اور آدمی اسی خصلت سی دنیا مین بہی تکلیف و عذاب مین رہتا ہی اور حسد اسکو کہتی ہین کہ کوئی شخص چاہی کہ زوال نعمت دوسری شخص سی ہو جاوی اور عیش و فراغت مین رہنا اوسکا ناگوار ہو یعنی فلان شخص جو قسم علم یا مال سی رکہتا ہی وہ اوسکی پاس سی جاتا رہی اور اگر اپنی واسطی ہی چاہی کہ مثل اسکی کہ وہ رکہتا ہی یا زیادہ اوسی مجہی ملجائی اور اوس شخص کے پاس بہی رہی پس یہہ غبطہ ہی اور اگر صفات نیک سی ہو ممدوح ہی اور حاسد چونکہ زوال نعمت محسود سی چاہتا ہی جس شخص کو کسی نعمت مین دیکہتا ہی آزردہ خاطر ہوتا ہی کہ یہہ نعمت اس کو کسواسطی رکہتا ہی اور ممکن نہین کہ نعمت خدا کل آدمیونسی برطرف ہو جائی لہذا وہ ہمیشہ اپنی عادت بد سی شکنجہ محنت مین گرفتار رہتا ہی اور اسیطرح حریص چاہتا ہی کہ کل مال دنیا کا ہمری قبضہ مین آجائی اور ہرگز یہہ مطلب اوسکو میسر نہین ہوتا اسی وجہ سی ہمیشہ رنج مین رہتا ہی اور صاحب خلق بد ہمیشہ ساتہہ خلق اللہ کی منازعت کرتا ہی اور یہہ ہو نہین سکتا کہ وہ ہمیشہ غالب ہو لہذا رنج اور تعب مین رہتا ہی اور کل اخلاق ذمیمہ اسیطرح پر ہین اور حاسد کو چاہئی کہ تفکر کری اور سوچی کہ اہل نعمت نی اسکی تقدیر سی کچہہ کم نہین کیا جس خدا نی ان نعمتونکو اون لوگونکو

حاسد ہمیشہ رنج و محنت میں رہتا ہی

عطا فرمایا ہی وہ قادر ہی کہ وہ چنداون نعمتونکا اسی دی بی سہلی کرادنکی
نعمتونسی کچہہ کم کری اور جان لہ خدا کا مجہی نعمت کا ندینا اس براہ سی ہی کہ
خیر میری اسی مین ہے اگر دیتا تو میری واسطی وبال ہوتا اور فکر کری کہ حسد کرنا
اور غم کہانا میرا محسود کی حق مین کچہہ ضرر نہین پہونچاتا اور خود ضرر دنیا اور آخرت
کا اسی شخص کیواسطی ہی اور ساتہہ ان تفکرات کی خداوند تعالی سی متوسل ہو اور
اور نفس سے مجادلہ کری تا حق تعالی اوسکو ان صفات ذمیمہ سی نجات
بخشی کہ کوئی صفت از روی عقل کی اسی بدتر نہین ہے چنانچہ بسندہای معتبر
حضرت ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سی منقول ہی کہ حسد ایمان کو
کہاجاتا ہی جیسی آگ لکڑیکو کہا جاتی ہی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام
سی منقول ہی کہ مومن غبطہ کرتا ہی لیکن حسد نہین کرتا اور منافق حسد کرتا ہی
غبطہ نہین کرتا فصل پانچوین مذمت مین سخن چینی کی اور چغلی
کہانی کی اور عداوت ڈالنا مومنین مین عین الحیوۃ مین منقول ہی کہ فرمایا
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ای ابوذر صاحب نمیمہ اور
سخن چینی راحت نہین پاتا عذاب خدا سی آخرت مین اور سخن چینی وہ ہے
کہ بات ایک شخص کے سامنی دوسریکی نقل کری کہ درمیان اونکی عداوت پیدا ہو
اور بسند صحیح حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ صحابہ سے
فرمایا حضرت نی چاہتی ہو کہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بدترین تم لوگونکی کہا ان

یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ جماعت ہی کہ راہ چلتی ہین درمیان لوگونکی ساتہہ سخن چینی کی اور جدائی ڈالتی ہین مابین دوستونکی اور طلب کرتی ہین عیوب کو اوس جماعت سی پاک ہین عیوبسی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ چار آدمی داخل بہشت نہونگی کاہن کہ جو خبر دیتا ہی جن سی اور منافق اور جو شخص کہ مداومت کری شراب پینی مین اور سخن چین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام جسوقت خداوند تعالی سی مناجات کرتی تہی دیکہا ایک شخص کو زیر عرش الہی کہا پروردگارا یہہ کون ہی کہ عرش تیرا اوسپر سایہ کئی ہی خطاب ہوا کہ یہہ شخص نیکوکار تہا ساتہہ مان اور باپ کی اور سخن چینی نہین کرتا تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تین آدمی داخل بہشت نہونگی جو خون کری یا شراب پئی یا سخن چینی کری اور بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ شب معراج مین ایک عورت کو دیکہا مینی کہ سر اوسکا مثل سر خوک کے تہا اور بدن اوسکا مانند بدن خر کی اور ہزار ہزار طرح کی عذابونمین معذب تہی صحابہ نی عرض کے کہ عمل اوس عورتکا کیا تہا کہ مستحق ایسی عذاب کی ہوئی فرمایا کہ وہ سخن چین اور دروغگو تہی **فصل چہٹی مذمت مین افشای** راز مومن کی جان تو کہ آداب ہمنشینی اور مصاحبت کے بہت ہین اور عمدہ آداب مجلست یہہ ہی کہ راز اہل مجالس کا فاش نکرین کہ اسپر بڑی بڑی

اقسام افشای راز مومن

عده

مفاسد مترتب ہوتی ہین اور امور مخفی درمیان ہمنشینون کی اکثر زبان پر آتی ہین کہ اعتماد دوستی اور آشنائی پر کر کی ایک دوسیری سی مخفی نہین رکہتا ہی اور کبہی ایسا ہوتا ہی کہ اظہار اور ذکر اوسکا باعث قتل نفوس اور تلف اموال اور عداوت عظیم کا ہوتا ہی اور یہہ بہی ایک قسم ہے سخن چینی کا کی اور جو راز کوئی برادر مومن اُس شخص کو سپرد کری وہ ایک امانت ہی اوسکی اور نقل کرنا اوسکا بدترین خیانت ہی اسواسطی کہ جسطرح تونی راز اپنی برادر کا دوسری سی کہا اور وہ دوسرا تیسری سی کہیگا اسیطرح راز تیری برادر مومن کا اوسکی دشمن تک پہنچیگا اور فاش ہوجائیگا ہان اگر غرض دینی ذکر مین اوسکی متعلق ہو جو مجلس مین گذرا ہو نقل کرنا جایز ہی چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ جو کچہہ مجالسمین گذرتا ہی امانت ہی مگر تین مجلس اوّل وہ مجلس کہ جسمین خون ریزی ہو اور دوسری جسمین فرج حرام کو حلال کری اور تیسری کسی مال کو بناحق و حرام لیجائین اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ تین آدمی سایۂ عرش الہی مین ہونگی جسروز سوای سایۂ عرش کی کوئی سایہ نہوگا وہ شخص کہ برادر مومن اپنی کو کدخدا کری یا اوسکو خادم دی یا کسی راز کو اوسکی پوشیدہ کری اور جان تو جیسا کہ کتمان اسرار مومن کا لازم ہی اسیطرح مخفی کرنا اپنی راز کا بہی لازم ہی اور لوگونکو امور مخفی اپنی پر اظہار اوسکی سی خوف ضرر ہو جلد مطلع نکرنا چاہئی اور ہر دوست پر اعتماد نکرنا

افشای راز اپنی

عرش الہی کی سایہ مین وہ شخص ہوگا جو راز مومن پوشیدہ رکہی

چاہی فصل مذمت مین ترک ملاقات مومن کی فرمایا حضرت
رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ نی ابوذر سی ای ابوذر عرض کئی جاتی ہین
اعمال اہل دنیا کی پیش خدای عزوجل جو کچھہ وہ کرتی ہین جمعہ سی جمعہ تک
بروز دوشنبہ وپنجشنبہ پس بخشی جاتی ہین گناہ ہر بندہ مومن کے مگر گناہ
اوس شخص کے کہ مابین اسکی اور برادر مومن کی کینہ اور عداوت ہو پس حکم
ہوتا ہی کہ چھوڑ دو عمل ان دونون کی جبتک کہ آپس مین صلح کرین اور
کینہ درمیانسی انکی برطرف ہو ای ابوذر دوری نکر برادر مومن سی بسبب
آزردگی کی بہ تحقیق کہ ساتھہ ہجران اور دوری کرنی برادر مومن کے عمل مقبول
نہین ہوتا ای ابوذر منع کرتا ہون مین تجھی کنارہ کشی کو برادر مومن سی اگر چاہ
دوری کری تو تین روز تک نکرا ور جو شخص تین روز برادر مومن اپنی سی بخشم
وغضب کنارہ کری اور اوس تین روز مین اسی حال مین مرجائی آتش جہنم
اولی ہی ساتھہ اوسکی اور بسند معتبر منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی فرمایا کہ چاہتی ہو خبر دون مین تمکو ساتھہ بدترین مردم کی کہا ہان
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا بدترین مردم وہ شخص ہی کہ لوگون کو
دشمن رکھی اور لوگ وسی دشمن رکھین اور دوسری حدیث مین ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جبرئیل نی مجکو وصیت کی کہ زینہار لوگون
سی مخاصمہ ومنازعہ نکر کہ عیوب کو ظاہر کرتا ہی اور عزت کو برطرف کرتا ہی

بیچ بیان فضیلت فصل ششم مذمت

اور دوسری حدیث مین ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو دو مسلمان ایک دوسری سی دوری کرین اور تین روز اوسی حال پر رہین اور صلح نکرین اسلام سی باہر ہو جاتی ہین اور درمیان اونکی ولایت برطرف ہو جاتی ہی اور جو اونمین سے سبقت کری بات کرنیمین سو اوسکی برادر مومن اپنی کی قیامت مین جلدتر داخل بہشت ہوگا اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ شیطان ہمیشہ خوشحال ہی جب تک کہ دو مسلمان ایک دوسری سی کنارہ کرتی ہین اور جس وقت باہم آپسمین ملاقات کرتی ہین تو زانوہای شیطان مین لرزہ و رعشہ ہوتا ہی اور بند و جوڑ اوسکی ایک دوسری سی جدا ہوتی ہین اور فریاد کرتا ہی کہ وای ہو مجھہ پر یہہ کیا مصیبت ہی جو مجکو پیش آئی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ درمیان دو آدمیونکی اصلاح کرنا بہتر ہی نزدیک میری اسکی بات سی کہ دو دینار تصدق کرونمین

فصل آٹھوین مذمت عقوق یعنی نافرمانی والدین مین

جانتو کہ رعایت حرمت والدین کے عمدہ شرائع دین سے ہی اور اونکا راضی رکھنا بڑی عبادت ہی اور اونکا عاق ہونا اور اونکو اپنی سی آزردہ رکھنا گناہ کبیرہ ہی اور حق تعالی قرآنمجید مین جابجا احسان والدین کا حکم فرماتا ہی اور اونکی نسبت مین اف کہنی کو منع کیا ہی چنانچہ فرمایا ہی وَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ اور فرماتا ہی کہ اگر ماں باپ کافر ہون اور تجھسی کہین کہ کافر ہو جا تو اونکا یہہ کہنا نمان لیکن دنیا مین اونکی ساتھہ نیک سلوک کر

مذمت عقوق

اور کتاب حلیۃ المتقین مین ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسول صم
مین آیا اور عرض کی کہ مجہی کچہہ وصیت فرمائی حضرت نی فرمایا کہ مین تجہسی ہی
وصیت کرتا ہون کہ خداسی شرک نکر ہرچند تجکو آگ مین جلائین مگر یہہ کہ کوئی
کلمہ کہی تو اور دل تیرا ایمان پر ثابت ہو اور تجکو وصیت کرتا ہون کہ مان باپ
کی اطاعت کر اور اونکی ساتہہ نیکی کر خواہ زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور دوسری
حدیث مین ہی کہ ایک شخص نی اونحضرت سی پوچہا کہ حق باپ کا فرزند پر
کیا ہی فرمایا کہ اوسکا نام نہ لی اور آگی اوسکی نہ چلی اور قبل اسکی کہ وہ بیٹہی یہہ
نہ بیٹہی اور وہ کام نہ کری کہ لوگ اوسکی باپ کو گالیان دین اور حضرت
صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ کیا مانع ہی تمکو اپنی مان باپ کی ساتہہ احسان
کرنی سی خواہ زندہ ہون خواہ مردہ اور فرمایا کہ بعد انتقال انکی لئی نماز پڑہو
اور روزہ رکہو اور اونکی طرفسی حج کرو کہ ثواب اسکا اونکو ملیگا اور اسکو بہی ملیگا
بسبب اسکی کہ اونکی ساتہہ احسان کیا اور روایت مین ہی کہ ایک شخص خدمت
حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ بہت
شوق ہی مجہی جہاد کا حضرت نی فرمایا جہاد کر راہ خدا مین اگر مارا جای نزدیک
حق تعالی کی زندہ ہی تو اور روزی ملیگی تجکو بہشت سی اور اگر مرجائی تو اجر
خدا پر ہی اور اگر زندہ پہری تو گناہونسی نکل آئی مثل اوس روز کی کہ اپنی مانکی
شکم سی متولد ہوا تو اوسنی کہا کہ مان باپ پیر ہین اور مجہسی انس رکہتی ہین

بیان اطاعت والدین

اور نہین چاہتی ہین کہ مین اونسی جدا ہون حضرت نی فرمایا کہ پس چاہیی
تجھکو کہ اپنی مان باپکی پاس رہ قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی قبضہ قدرت
مین ہی کہ انس اونکا ایک شبانہ روز کہ تجھسی کہتی ہون بہتر ہی ایک سال سی کہ راہ
خدا مین جہاد کیا ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ کوئی حق مان باپکا
ادا نہین کر سکتا مگر دو چیز مین ایک یہہ کہ باپ بندہ ہو اور وہ اسکو لیکر آزاد کری دوسری
یہہ کہ اوسپر قرض ہو اور وہ اسکو ادا کری اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ کبھی ایسا
ہوتا ہی کہ کوئی زندگی مین مان باپکے ساتھہ نیکی کرتا تھا اور بعد اونکی مرنیکی قرض
اونکا نہ ادا کیا اور استغفار اونکی لئی نہ کیا پس خدا اوسکو عاق مان باپ کا
لکھتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ کوئی عاق ہو زندگی مین مان باپکے اور جب مرین
تو قرض اونکا ادا کری اور اونکی لئی استغفار کری پس خدا اوسکو نیکوکار لکھتا ہی اور
حدیث مین ہی کہ تین چیزین ہین کہ حق تعالی نی کسی حال مین اون کے اجازت
نہین دی پہلی نہ دینا امانت کا جسکی ہو خواہ بدکار کی خواہ نیکوکار کی دوسرے
وفا اپنی عہد و پیمان پر نہ کرنا خواہ نیک شخص سی ہو خواہ بد شخص سی تیسری مان
باپ کی ساتھہ نیکی نہ کرنا خواہ نیکوکار ہون خواہ بدکار اور ایک حدیث مین فرمایا کہ
جب قیامت ہوگی تو ایک پردہ بہشت کا کھولا جائیگا پس ہر جاندار اوسکی خوشبو
سونگھی گا اگرچہ پانسو برس کے راہ پر بھی ہو مگر جو کہ عاق پدر و مادر ہو اور حدیث مین
ہی کہ جو غصہ کے نگاہ سی دیکھی مان باپ کو جسوقت مین کہ وہ اوسپر ظلم کرتی ہون

اطاعت والدین از جہاد افضل است

عقوق بعد وفات والدین ممکن است

خدا کوئی نماز اوسکی قبول نکریگا اور حدیث مین ہی کہ عقوق والدین
سی ہی تیز نگاہ سی دیکہنا طرف اونکی اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا کہ میری پدر بزرگوار نی ایک شخص کو دیکہا کہ
بیٹا اوسکا اوسکی ساتہہ چلتا تہا اور اوسکی ہاتہہ پر تکیہ کئی تہا او نحضرت نی
اوس فرزند کی ساتہہ کبہی کلام نہین کیا جب تک زندہ رہی اور حضرت صادق
علیہ السلام نی فرمایا نیکی کرو اپنی پدر سی تا تمہاری فرزند تمسی نیکی کرین اور
فرمایا کہ جو چاہی کہ سکرات موت اوسپر آسان ہو چاہیی کہ اپنی اقارب سی
احسان کری اور ماں باپ سی نیکی کری اگر ایسا کری سختیہای موت اوسپر
آسان ہون اور ہرگز زندگی مین اوسکو پریشانی نہ پہونچی اور حدیث صحیح
مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ چار خصلتین ہین کہ جس مومن
مین وہ خصلتین جمع ہون حق تعالی علی علیین بہشت مین اور بلند غرفہ عزت
اور شرف مین اوسکو جگہہ دیتا ہی ایک وہ کہ جو کسی یتیم کو پناہ دی اور اوسکی
احوال کیطرف متوجہ رہی اسطرح کہ بجای اوسکی باپکی ہو دوسری وہ کہ کسی فقیر
شکستہ حال پر رحم کری اور اعانت کری اوسکی اور اوسکی کامونکا متکفل
ہو اور تیسری وہ کہ خرج اپنی ماں باپکا اوٹہائی اور اونکی مصارف کا متحمل ہو
اور اونسی مدارات کری اور اونکی ساتہہ نیکی کری اور اونکو کبہی آزردہ نکری اور
ایک وہ جو اپنی غلام کی اعانت کری اور سفاہت و تندی نکری اور اعانت

کری اوسکی اون خدمتونمین جو انسی لی اور کار دشوار کی اوسکو تکلیف ندی
اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ جو فرزندنیکوکار از روی شفقت و
مہربانی اپنی ماں باپ پر نظر کری ہر نظر پر ثواب ایک حج مقبول کا واسطی اوسکی لکہا جاتاہے
عرض کی لوگون نے یا رسول اللہ اگرچہ ہر روز سو دفعہ نظر کری فرمایا خدا
بزرگ تر ہی اور کریم تر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ نظر کرنا روی عالم پر
عبادت ہی اور نظر کرنا امام عادل پر عبادت ہی اور نظر کرنا پدر و مادر پر از راہ
مہربانی و ترحم عبادت ہی اور نظر کرنا برادر مومن پر کہ خدا کی واسطی دوست رکہتاہے
ہو عبادت ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل مین
ایک عابد تہا کہ اوسکو جریج کہتی تہی وہ اپنی صومعہ مین متصل عبادت کرتا تہا ایک
دن ماں اوسکی آئی اور وہ مشغول نماز تہا ماں نی آواز دی اوسنی جواب
ندیا پہر ایک مرتبہ آئی اور اوسکو بلایا پہر وہ مشغول نماز ہوا اور جواب ندیا
پہر تیسری مرتبہ آئی اور بلایا پہر اوسنی جواب ندیا اور مشغول نماز ہوا ماں نی
اوسکی کہا کہ مین خدا سی چاہتی ہون کہ تجہسی مواخذہ کری اس گناہ کا
دوسرے دن ایک عورت زناکار آئی اور اوسکی صومعہ کی پاس کے بیٹہی اور اوس
جگہہ اوسی ایک فرزند پیدا ہوا اور کہا اوس عورت نی کہ یہہ فرزند جریج کا ہی کہ میرے
ساتہہ مرتکب زنا کا ہوا ہی یہہ امر درمیان بنی اسرائیل مشہور ہوا اور لوگ
کہتی تہی کہ جو خلق کو ممانعت کرتا تہا زنا کرنی سی وہ خود مرتکب ہوا زنا کا بادشاہ

ثواب نظر کرنا فرزند کا طرف والدین کی

چہار نظر ہیں جو عبادت ہیں

قصہ جریج

نے حکم دیا کہ جریح کو سولی دین جب یہہ سنا ماں جریح کی تو آئی اور پیٹنی لگی
جریح نے کہا کہ اے ماں خاموش ہو کہ یہہ بلا تیری دعاء بد سے آئی جب لوگون نے
یہہ سنا سبب اس واقعہ کا پوچھا عابد نے بیان کیا جو کچھہ گذرا تھا لوگون نے کہا کہ
کسطرح ہم جانین کہ تو سچ کہتا ہی کہا اوس لڑکیکو لاؤ جب اوس لڑکی کو
لائی عابد نے پوچھا کہ تو کسکا فرزند ہی بحکم الٰہی طفل گویا ہوا اور کہا کہ مین فرزند
فلان شخص کا ہون کہ فلان شخص کے بکریون کو چراتا ہی پس عابد نے قتل سے
نجات پائی اور قسم کھائی کہ جبتک زندہ رہی خدمت مانکی کری اور ماںسے جدا نہو

فصل نوین مذمت کذب مین بہت سی اخبار اور کلام بعضی اصحاب سے ظاہر
ہوتا ہی کہ جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے اور بہت اخبار سے ظاہر ہوتا ہی کہ
جھوٹ بولنا بطریق مزاح و خوش طبعی مین اور خوش طبعی اور ہزل مین یہہ دونو حرام
ہین اور مذمت اور حرمت مین احادیث اور آیات بہت وارد ہین مگر بعضی مقام مین بعض
افراد جھوٹ کی بہتر ہین بلکہ کبھی بولنا جھوٹ کا واجب ہو جاتا ہی جہان کہین
کہ سچ کہنی مین ضرر ہو کسی مومن کا یا خوف ہو قتل نفس محترم کا پس ایسی مقام مین
سچ کہنا حرام ہی اور جھوٹ بولنا جو کہ باعث ہی نجات مومن کا قتل سے یا قید سے
یا کسی ضرر سے وہ واجب ہے مثل اسکی کسی مومن کا ایک مال ہماری پاس ہی اور حاکم
ظالم کو معلوم ہوا اور ہمسے طلب کرتا ہی تو جایز ہی کہ ہم کہین کہ ہماری پاس
نہین ہی یا ہمسے پوچھتا ہے کہ فلان مسلمان کا مال بتادو تو ہمکو چاہیے کہنا کہ

فصل مذمت کذب

ہم نہین جانتی اگرچہ معلوم ہو بلکہ قسم بہی کہانا جہوٹ اس مقام مین جایز
ہی تا خود یا دوسرا مومن ضرر سی محفوظ رہی مگر ایسی وقت ضرورت مین بہی
اگر ہو سکی توریہ کرنا لازم ہی توریہ کی یہہ معنی ہین کہ ایسی بات کہی کہ واقع مین
سچ اور ظاہر مین جہوٹ ہو یا ویسی بات کا ارادہ کری جو واقع مین ہو مثلاً
مثال سابق مین جب کہی کہ روپیہ ہماری پاس نہین ہی تو یہہ مراد لی کہ
روپیہ تیری دینی کا یا تیری مال ہی میری پاس نہین یا مثل اسکی جو بات
واقع ہو اوسکا ارادہ کری دوسرا وہ مقام جہان جہوٹ بولنا جایز ہے اصلاح
ہی درمیان دو مومن کی پس اگر دو مومن مین نزاع ہو یا ایک نی دوسریکو بد کہا
ہو تو زبانی ایک کے دوسری سی حرف نیک کہنا جایز ہی مثلاً کہی کہ فلان شخص
آپکی تعریف کرتا تہا اور کچہہ کلمہ بد اوسنی آپکی حق مین نہین کہا یہہ جایز ہی
چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کلام تین قسم پر ہی سچ اور جہوٹ
اور اصلاح راوی نی عرض کی اصلاح کیا ہی فرمایا وہ یہہ ہی کہ کسی شخص سی سنا
کہ فلان شخص نے اوسکو برا کہا اور یہہ شخص بہت آزردہ ہوا تو کہی اوس شخص سی
کہ مینی سنا ہی فلان شخص تمکو بہ نیکی و خوبی یاد کرتا تہا برخلاف اوسکی کہ جو
سنا تہا اور دوسری حدیث مین ہی کہ خدا دوست رکہتا ہی جہوٹ کو بیچ
اصلاح کی جان تو کہ سوا ان مقامات کی یا خوف و تقیہ کے جہوٹ بولنا حرام ہی
اور احادیث مذمت کذب مین بہت ہین منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ

جہوٹ بعض جگہ [illegible]

علیہ و آلہ نی فرمایا ای ابوذر جو کہ خاموش رہا نجات پائی اوسنی اور اگر تو کلام
کری تو چاہئی تجہی سچ کہی تو اور کبہی بانسی جہوٹ نہ نکلی حضرت ابوذر فرماتی
ہین مینی عرض کی یا رسول اللہ کیا توبہ ہی اوس شخص کا جو عمداً جہوٹ بولی فرمایا کہ
استغفار اور نماز ہای پنجگانہ اس گناہ کو دہوتی ہین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سی منقول ہی دروغ بدتر شراب سی ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ دروغگوئی
باعث ہی خرابی ایمان کا حضرت امام جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا جہوٹ
بولنا خدا اور رسول پر گناہان کبیرہ سی ہی اور بسند معتبر حضرت امیر المومنین
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نبی کہ کوئی بندہ مزہ ایمان کا نہین پاتا
جب تک کہ ترک نکری جہوٹ کو مزاح مین و غیر مزاح مین لو حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام نی کہ جو شخص
جہوٹ زیادہ بولتا ہی خوبی اوسکی اوسکا برطرف ہو جاتا ہی اور دوسری
حدیث مین فرمایا کہ حق تعالی مبتلا کرتا ہی جہوٹونکو ساتہہ فراموشی کے تاکہ
جلد رسوا ہون جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ عین الحیات مین فرماتی ہین کہ جاننا
چاہئی کہ منجملہ اشیا کی کہ مذموم ہی بلکہ دغدغہ حرمت کا اوسمین ہوتا ہی نقل
کرنا دروغ کا ہی مانند داستان امیر حمزہ اور اسیطرح جملہ قصص دروغ آمیز چنانچہ
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی منقول ہی کہ بدترین روایت روایت کرنا
دروغ کا ہی بلکہ قصص راست کہ لغو اور باطل ہین مثل شاہنامہ وغیرہ مثل قصص

مذمت قصص ہای دروغ

اور کفار کی بعضی علمانی فرمایا ہی کہ حرام ہین اور بعضی کتب معتبرہ امامیہ
مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سی مسطور ہی کی نقل کی اونحضرت نی جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی یاد کرنا علی ابن ابیطالب کا عبادت ہی
اور علامت منافق کی یہہ ہی کہ بہاگی اور متنفر ہو ذکر سی اونحضرت کی اور
اختیار کری سننی قصص ہای دروغ اور افسانہ ہای۔ مجوسیوں کو بعد اوسکی امام علیہ
السلام نی اس آیہ کو پڑہا اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ آخر تک پس سوال کیا اونحضرت سی
اس آیہ کی تفسیر کو فرمایا کہ آیا نہین جانتی ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا
ہی یاد کرو علی ابن ابیطالب کو اپنی مجالس مین بدرستیکہ یاد کرنا علی ابن ابیطالب کا
یاد کرنا میرا ہی اور یاد کرنا میرا یاد کرنا خدا کا ہی پس جو لوگ کہ بہاگتی اور دل اونکی
منقبض ہوتی ہین ذکر علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی اور خوش ہوتی ہین ذکر سی
غیر اونحضرت کی وہ وہ لوگ ہین کہ ایمان نہین رکہتی آخرت کا اور اونکی واسطی ہی عذاب
خوار کنندہ

فصل عقاب زنا میں

فصل دسوین عقاب مین زنا کی اور مس کرنیکی اور بوسہ
دینی نامحرم کی حق تعالی فرماتا ہی لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً
وَسَآءَ سَبِیْلًا کتاب عین الحیات مین ہی کہ جانتو زنا گناہان کبیرہ سی ہی
اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ بدترین آدمیون کا عذاب
مین روز قیامت وہ شخص ہی کہ نطفہ اپنی رحم مین قرار دی جو اوسپر حرام
ہو اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا پرہیز کرو زنا سے

اسواسطی کہ زنا برطرف کرتاہی روزیکو اور باطل کرتاہی دین کو اور حضرت
صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ زنا کارچہہ عذاب مین مبتلا ہوتاہی تین
عذاب دنیا کی اور تین عذاب آخرت کی لیکن عذاب دنیا پس نور چہرہ زانی کا
جاتا رہتاہی اور باعث فقر ہی اور فنا اوسی نزدیک ہوتی ہی اور عذاب آخرت
اول غضب پروردگار ہی دویم دشواری حساب سوم ہمیشہ رہنا نار جہنم مین
اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ فرمایا جب زنا بعد میری
میری امت مین بہت ہوگی مرگ مفاجات زیادہ ہوگی جناب صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ حضرت یعقوب اپنی بیٹی سی فرماتی تہی کہ ای فرزند میری زنا نکر اگر مرغ زنا
کرتاہی پر اوسکی گر جاتی ہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حوارین خدمت
مین حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام کی آئی اور کہا کہ ای معلم خیرات ہمکو ارشاد
کر حضرت عیسی نے فرمایا کہ تمکو حضرت موسی نے حکم کیا ہی کہ قسم خدا کی نکہاؤ اور مین حکم
کرتاہون تمکو کہ قسم کہاؤ نہ سچ نہ جہوٹ اور موسی پیغمبر خدا نی حکم کیا ہی تمکو کہ زنا
نکرو اور مین حکم کرتاہون کہ خیال زنا اپنی دل مین بہی نلاؤ چہ جائیکہ اوسکو کرو
بتحقیق کہ جو شخص خیال زنا کا اپنی دلمین لاتاہی مشابہ اسکی ہی کہ کسی گہر
مزین مطلا مین آگ روشن کیجائی اور دہوان اوس آگ کا اون نقوش زینت اور
کو باطل کری ہرچند گہر نہ جلی اور حضرت صادق علیہ السلام نی بن عمر سی فرمایا ای
مفضل جانتاہی تو کہ کسواسطی کہاہی جو زنا کری ساتہہ حرمت آدمیونکی ایک روز زنا ساتہہ

عیب زنا

خیال زنا بھی نہ لانا

[illegible]

اوسکی

اوسکی کی بہی کرینگی مفضل نے کہا نہین جانتا مین یا بن رسول اللہ ص فرمایا
حضرت نے کہ ایک عورت زناکار بنی اسرائیل مین تہی اور ایک مرد بہی اون
مین تہا اور اکثر بقصد زنا اوس عورت زناکار کی پاس جاتا تہا ایک روز
جب اوس عورتکی پاس آیا خدانی اوس عورتکی زبان پر جاری کیا کہ جب اپنی
گہر جائیگا تو ایک مرد کو اپنی عورت کی پاس دیکہیگا وہ مرد تشویش سے گہر سے
اوس عورت زانیہ کی باہر آیا خلاف وقت یکایک گہر مین اپنی داخل ہوا ناگاہ
ایک مرد کو ہمفرش اپنی عورتکی دیکہا دونو کو خدمت مین حضرت موسی کے لیگیا
اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا جو شخص زنا کرتا ہی ایک روز اوسکے
حرمت کی ساتہہ بہی زنا کرتی ہین پس حضرت موسی علیہ السلام نی نظر کی اور
فرمایا کہ عفت اختیار کرو آدمیونکی عورتونسی تا کہ عورتین تمہاری باعفت
رہین اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ بوی بہشت ہزار برس کے
راہ سی سونگہی جاتی ہی اور عاق باپ ماںکا اور قطع کرنیوالا رحم کا اور پیر مرد
زناکار نہین سونگہتی اور حضرت رسول اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ جو بحرام
کسی عورتکی دبر مین جماع کری یا کوئی مرد کسی لڑکی سی اغلام کری خداوند کریم
روز قیامت مین محشور کریگا اوسکو گندیدہ تر مردارسی کہ آدمی اوسکی بوسی
متاذی ہون یہانتک کہ جہنم مین داخل ہو اور خدا اوس سے قبول نکریگا کوئی
عمل اور اعمال کو اوسکی تمام حبط کریگا اور اوسکو ایک تابوت مین داخل کریگا

قصہ عورت زانیہ

مذمت قطع رحم

عذاب زنا و اغلام

اور فرماویگا کہ اوسکو میخہای آہن کی ساتہہ اوس تابوت پر سیئین اور ایسا عذاب
اوسکو ہوگا کہ اگر ایک رگ کو اوسکی رگونسی چار لاکہہ شخص پر رکہین سب مرجائین
اور سب سے زیادہ عذاب اوسپر ہوگا اور جو شخص زنا کری زن یہودی یا نصرانی یا
مجوسی یا مسلمان سی خواہ آزاد ہو خواہ بندہ خدای عزوجل قبر پر اوسکی تین لاکہہ در
جہنم کی کہولی کہ اوس ورسی سانپ و بچہو ورشعلہ آتش قبر مین اوسکی داخل ہوین اور
سوختہ ہور وز قیامت تک اور جب محشور ہو اہل قیامت بدبوی فرج سی اوسکی
متاذی ہوین تا وقتیکہ داخل جہنم ہو اور جو شخص گہر مین کسی ہمسایہ کے نظر کری
اور نظر اوسکی اندام نہانی پر کسی مرد کی یا گیسو پر کسی عورت کی یا اوسکی بدن پر
پڑی خدا تعالی اوسکو داخل جہنم کری ساتہہ اون منافقین کے جو مسلمانون
کی مخفی امور کا تفحص کیا کرتی تہی اور دنیا سی نہ اوٹہیگا جب تک رسوا نہو اور
آخرت مین عیب اوسکی فاش ہون اور جو شخص قدرت کسی عورت پر یا کسی کنیز پر
کہ اوسپر حرام ہو ہم پہنچاوی اور خوف الہی سی ترک کری خداوند کریم آتش جہنم کو
اوسپر حرام کری اور اوسکو خوف عظیم قیامت سی ایمن کری اور اوسکو داخل
بہشت کری اور جو شخص بحرام ہاتہہ کسی عورت پر رکہی جب صحرای محشر مین آوی
ہاتہہ اوسکا اوسکی گردن مین بندہا ہو گا اور جو شخص کسی عورت نامحرم سی خوشطبعی
کری حق تعالی ہر کلمہ پر ہزار برس تک اوسکی تئین محشر مین حبس کری اور
اگر کوئی عورت راضی ہو کہ کوئی مرد اوسکو بوسہ کنار کری یا بحرام اوس سی ملاقات کری

عذاب زنا

عذاب نظر بازان امورات مسلمانان

عذاب جو مسلمانون کی عیوب

ہا ایسا تہہ اوسکی خوش طبعی کری اوس عورت پر بہی گناہ اوس مرد کا
ہوا اور اگر مرد اوسکو مجبور کری گناہ دونو کا مرد پر ہوگا اور جو کہ آنکہہ بہر کے
دیکہی کسی عورت کو بحرام خداوند قہار قیامت مین آنکہون پر اوسکی میخ
ٹہوکیگا اور آنکہہ اوسکی آگسی بہریگا تا وقتیکہ حساب خلایق سی فارغ ہو
پس فرمائیگا کہ اوسکو جہنم مین لیجاؤ اور جو شخص کسی عورت شوہر دار سی
زنا کری فرج زن و مرد سی پر نالہ چرک و ریم کا روان ہو پانچسو برس راہ تک
اور جمیع اہل جہنم گندگی سی اوسکی متاذی ہون اور غضب الہی شدید ہے
اوس عورت پر کہ شوہر دار ہو اور نظر طرف نامحرم کی کری اور اگر ایسا کری خدا
ثواب اوسکی اعمال کا حبط کری اور اگر کوئی عورت مرو بیگانہ کو فراش شوہر
پر لاوی خدا کو لازم ہی کہ اوسکو آگ مین جلائی بعد اوسکی کہ قبر مین عذاب کیا
ہو **فصل گیارہوین عقاب لواطہ و سحق مین** بسند معتبر حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی حرمت اور گناہ غلام
کا زیادہ ہی زنا سی اسواسطی کہ حق تعالی نی بسبب غلام کی ہلاک کیا ہی ایک
امت کو اور کسیکو دنیا مین زنا سی ہلاک نہین کیا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
سی منقول ہی کہ جو شخص جماع کری لڑکی سی روز قیامت مین جنب محشور ہوگا اور
پانی دنیا کی اوسکو پاک نہین کرتی اور خدا اوسپر غضب نازل کری اور اوسکو لعنت کری
اور واسطی اوسکی جہنم کو مہیا کری اور بدترین محل بازگشت ہی جہنم واسطی اوسکی اور

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ خداوند عالمیان فرماتا ہی قسم کہاتا ہون مین عزت اور جلال اپنی کی کہ فرش استبرق اور حریر بہشت پر بیٹہی گا وہ شخص کہ لوگون نی ساتہہ کی ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ جس وقت قیامت ہو گے لائینگی اون عورتونکو کہ جنہون نی اپنی مثلونسی یعنی عورتونسی مساحقہ کیا ہی اسطور پر کہ پوشاک آگ کی اوسکی بدن مین ہوگی اور مقنعہ آگ کی اونکی سر پر ہونگی اور زیر جامہ آگ کی پہنی ہوئی اور عمود آگ کی اونکی جوف مین داخل کرکی جہنم مین اونکو ڈالینگی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ لواطہ یہہ ہی کہ نیچی دبر کی مرد سی مباشرت کری اور دبر مین مباشرت کرنا کفر ہی ساتہہ خدا کی فصل بارہوین عقاب نظر کرنی کے طرف نامحرم کی اور مس کرنی نامحرم کے جان تو کہ آنکہہ سی مفاسد عظیمہ نفس انسان مین راہ پاتی ہین بلکہ دروازہ اکثر معاصی کا آنکہہ ہی اسلئے کہ آنکہہ ہی سی خیال اکثر معاصی کا نفس مین حاصل ہوتا ہی اور نظر کرنا طرف عورت نامحرم کے حرام ہی اور اسیطرح نظر کرنا پسران سادہ رو زلف دار پر لذت اور شہوت سی حرام ہی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سی منقول ہی کہ فرمایا کہ کوئی آدمی نہین ہی مگر یہہ کہ بہرہ زنا سی پاتا ہی اور زنا آنکہہ کا نظر کرنا نامحرم پر اور زنا مونہہ کا بوسہ دینا اور زنا ہاتہہ کا لمس کرنا نامحرم کو خواہ فرج تصدیق ان اعضا کی کری خواہ تکذیب یعنی خواہ زنا فرج کا ہو

فصل ۱۲ عقاب نظر کرنی کی طرف نامحرم کی

یا نہو بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی فرمایا حضرت
نی زنہار حذر اور پرہیز کرو نظر کرنی سے اور صحبت رکھنی سے ساتھ اغنیا اور
پادشاہوں کی لڑکوں کی کہ فتنہ ان لڑکوں کا بدتر ہی فتنہ سے لڑکیوں کی جو پردے میں ہوں
اور حضرت صادق علیہ السلام نی ایک حدیث مین فرمایا کہ مکرر نظر کرنا شہوت کو
دلمین بوتا ہی اور واسطی فتنہ اور فریفتہ ہونی اوسکی کے یہی نظر کرنا کافی ہی
اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ بی خوف نہوں وہ جماعت جو لوگوں کی عورتوں کی پیچھی
نگاہ کرتی ہیں اسباب سے کہ اور لوگ بہی عقب مین عورتوں کی نظر ڈالیں اور
بسیار نظرہای بد سے جو صورت فساد کی ہوتی ہی نظر کرنا از روی خواہش
کی اوپر زینتہای دنیا کی ہی کہ باعث میل دنیا اور ارتکاب محرمات کا ہوتا ہے

فصل تیرہوین مذمت مین ظلم اور چوری اور خیانت اور غصب
حقوق کی بیان نو کہ ظلم و تعدی بندگان خدا پر گناہ عظیم ہی اور کسی مومن
کو قتل کرنا یا مال اوسکا لینا یا اذیت پہونچانا یا آبرو اوسکی ضایع کرنا ایسا
گناہ کہ خدا اوس سے درگذر نکریگا جب تک کہ وہ مظلوم راضی نہو کتاب عین الحیات
مین منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا پرہیز کرو ظلم سے کہ
وہ ظلمات ہی روز قیامت مین اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول
ہی کہ جو کسی پر ظلم کرتا ہی خدا اوسکے سبب اوس ظلم کی مبتلا کرتا ہی کسی بلا مین
خواہ جان مین خواہ مال مین خواہ اولاد مین اور منقول ہی کہ تین گناہ ہین کہ عقوبت

بیان نظر بنا محرم

فصل ۱۳ بیان مین مذمت ظلم و چوری وغیرہ

انکی جلد دنیا مین ملتی ہی نافرمانی والدین اور ظلم کرنا خلق پر اور کفران نعمت خدا و خلق کرنا اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو صبح کری اور ارادہ ظلم کا کسی پر دلمین نرکہتا ہو خدا گناہ اوسکی اوسدن بخشدیگا مگر یہہ کہ خون ناحق کری یا مال کسی یتیم کا کہاوی بحرام اور مکرر حدیثو نمین ہی کہ دعای بد مظلوم کی ظالم پر قبول ہوتی ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جسقدر مال کہ ظالم مظلوم کا لی لیتا ہی وسی زیادہ مظلوم دین ظالم سی لیتا ہی یعنی ظالم کا دینی نقصان زیادہ ہوتا ہی نقصان مظلوم سی اور احادیث معتبرہ مین ہی جب مومن مارا جاتا ہی سب گناہونسی پاک ہو جاتا ہی اور سب گناہ اوسکی قاتل کی گردن پر لکہی جاتی ہین اور جو طمانچہ مومن پر مارے یا کوئی امر مکروہ اوسکی نسبت واقع کری ملائکہ اوسپر لعنت کرتی ہین جب تک کہ اوس مومن کو راضی نکری اور توبہ استغفار نکری اور جو طمانچہ مومن کو ماری خدا استخوان اوسکی روز قیامت جدا جدا کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کسی مومن کو اپنی حکومت وغلبہ سی ڈرائی بقصد ایذا رسانی کی تو جگہہ اوسکی جہنم مین ہوگی اور اگر ڈرای اور ایذا بہی پہونچای تو جہنم مین فرعون و آل فرعون کی ساتہہ رہیگا اور دوسری حدیث مین ہی کہ جو شخص اعانت کری کسی مومن کی ضرر پر اگرچہ نصف کلمہ سی ہو تو قیامت کی دن جب اوٹھیگا درمیان دونو آنکہو نکی اوسکی لکہا ہوگا کہ یہہ شخص ہماری رحمت سی ناامید ہی اور پہر منقول ہی

کہ خداوند

بیان مذمت ظلم و ایذای مومن

جو مومن کو طمانچہ مارے

اعانت ظالم ضرر مومن

خداوند عالم فرماتا ہی جو میری بندہ مومن کو ذلیل کری مثل اسکی ہی کہ علانیہ جنگ کری مجہسی بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مال کسی برادر مومن کا بظلم تصرف مین لاوی اور واپس ندی تو اوس شخص نے اپنی لئی روز قیامت کی آتش جہنم کو حاصل کیا اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہین کہ جو شخص کسی مومن کے مال پر متصرف ہو تو خداوند کریم ہمیشہ روی رحمت کو اوسی پہیر لیگا اور اعمال کو اوسکی دشمن رکہیگا اور اوسکو اعمال خیر پر اوسکی ثواب ندیگا تا وقتیکہ توبہ نکری اور اوس مال کو طرف مالک کی ردنکری اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی ہین کہ جو شخص کسی مسلمان کی حق کو حبس کری اور مالک کو ندی حق تعالی برکت روزیکو اوسپر حرام کرتا ہی اور فرمایا کہ جس کسیکی پاس کسیکا حق ہو اور مالک طلب کری اور یہہ تاخیر کری دینی مین باندی تو ہر روز گناہ عشار کا اوسپر لکہا جاتا ہی اور عشار اوسکو کہتی ہین جو دہ یکی مسلمین کے مال سے بظلم لیتا ہو اور دوسری حدیث مین ہی کہ جو شخص حق مومنین کا حبس کری خداوند کریم بروز قیامت پانسو برس اوسکو کہڑا کریگا یہانتک کہ نہرین اوسکی عرق کی جاری ہون اور منادی جانب رب جلیل سے ندا کریگا کہ یہہ وہ ظالم ہی کہ حق خدا کو حبس کیا ہی پس چالیس دن اوسکو ملامت کرینگی اور اوسکو جہنم مین لیجائینگی فصل چودہوین عقابمین مزدوری ندینی اور ہمسایہ کی ہین

مزدوری کی مزدوری نہ دینا

من لا یحضر مین منقول ہی کہ جو ظلم کری مزدور پر اور مزدوری اوسکو نہ دی
خدا ثواب اوسکی اعمال کا حبط کرتا ہی اور بوی بہشت کو اوسپر حرام کرتا ہی با
وجود اسکی کہ بوی بہشت پانسو برس کی راہ سی آتی ہی اور جو کہ ہمسایہ کی ایک
بالشت زمین خیانت کری اور داخل اپنی گہر مین کری خدا اوس زمین کو ساتوین
طبقہ تک طوق کریگا گردن مین اوس شخص کے بروز قیامت اور اوسی شکل
سی مقام حساب مین آویگا اور منقول ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ سی چار چیزین جسوقت داخل خانہ ہون وہ گہر آباد نہین ہوتا خیانت
کرنا اور چوری کرنا اور شراب پینا اور زنا کرنا

ہمسایہ کی زمین دبالینا

چار چیزین جن سی گہر آباد نہین ہوتا خیانت چوری

فصل پندرہوین مذمت شراب مین خداوند عالم قران مین مذمت
شراب کی فرماتا ہی اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ بدترین معاصی ہے
اور جو ایک جرعہ شراب پیئے لعنت کرتا ہی اوسپر خدا اور لعنت کرتی ہین ملائکہ
وانبیا علیہم السلام اوسپر اور کافی مین منقول ہی لعنت کی رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی شراب پر اور نچوڑنی والی پر اور اوس پر جسکی واسطی نچوڑی
جای اور اوسکی بیچنی والی اور مول لینی والی اور پلانی والی اور قیمت اوسکی
کہانیوالی اور پینی والی پر اور اوس پر جو اوٹہائی شراب کو اور جسکی واسطی اوٹہا
کر لیجائین اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہی کہ جو کوئی کسی مسکر کو
یعنی نشہ کرنیوالی چیز کو قبول نکریگا خدا تعالی نماز اوسکی چالیس دن

مذمت شراب

تک اور اگر مر جاوے چالیس دن کے اندر تو موت اوسکی موت جاہلیت ہوگی اور اگر توبہ کرے تو خداے عزوجل قبول کریگا حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شراب خواری کلید ہے ہر شر و برائی کے جو شراب ہوتی ہیں دنیا مین کسی نشہ کرنے والی چیز سے ... ہین پیاسے اور محشور ہوتے ہین پیاسے اور جہنم مین داخل ہوتے ہین پیاسے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے قسم بخدا نہین پہونچیگی شفاعت میری اوس شخص کو جو پئے نشہ کرنیوالی چیز کو اور نہ وارد ہوگا حوض کوثر پر نہ وارد ہوگا قسم بخدا اور حضرت رسول صلی اللہ وآلہ سے ہے کہ مداومت کرنیوالا شراب پر ملاقات کریگا خدا سے ہر گاہ ملاقات کرے درحالتیکہ کافر ہوگا اور دوسری حدیث مین حضرت صادق علیہ السلام سے وارد ہے کہ شراب خوار مثل بت پرست کے ہے فصل سولہوین

مذمت مین گانے اور بجانے کی عین الحیات مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جس گھر مین غنا ہو وہ گھر نزول بلاے دردناک سے امین نرہیگا اور دعا وہان مستجاب نہوگی اور نہ فرشتہ وہان نازل ہونگے اور جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے تفسیر مین اس آیہ کی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ یعنی اجتناب کرو رجس پلید سے کہ وہ بت ہین اور اجتناب کرو قول زور سے اور گفتہ باطل سے فرمایا کہ اوقول

زور سے غنا ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا اونحضرت نے کہ سننا لہو و غنا
کا دل مین نفاق کو اوگاتا ہے جسطرح پانی سبزہ کو اوگاتا ہے اور حضرت صادق
علیہ السلام سے پوچھا گیا مول لینا کنیزان غنا کنندہ کا کیسا ہے، فرمایا خریدنا اور بیچنا
حرام ہے اور تعلیم کرنا کفر ہے اور سننا خوانندگی کا نفاق ہے اور حدیث مین فرمایا
کہ عورت غنا کرنیوالی ملعون ہے اور جو کسب اوسکا کہائے ملعون ہے اور حضرت
امام رضا علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ جو نفس کو اپنے پاکیزہ اور دور رکہے
گانے سے اور نہ سنے غنا کو پس بتحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہے کہ خدا حکم
فرمائیگا ہوا کو کہ اوس درخت کو حرکت دے پس اوس درخت سے ایسی آواز
خوش سنے گا کہ کبہی نہ سنی ہو اور جسنے غنا کو سنا ہے وہ شخص اوس آواز کی
سننے سے محروم رہیگا

حق الیقین مین جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اتفاق علما ہے حرام
ہونے پر استعمال آلات لہو کی مثل طنبور اور عود و نای اور دف کی اور جو مثل
اسکی ہو مگر کبیرہ ہونے مین اختلاف ہے اور جو غنا کو کبیرہ جانتے ہین ان چیزونکو
البتہ کبیرہ جانتے ہین اس عبارت سے جناب مجلسی علیہ الرحمہ معلوم ہوتا ہے کہ استعمال
ان چیزونکا غنا سے شدید تر ہے اور احادیث مذمت مین ان آلات کی بہت ہین
چنانچہ کتاب من لا یحضر مین مروی ہے کہ جسکے گہر مین چالیس دن طنبور
رہے پس تحقیق کہ سزاوار ہوا غضب الٰہی کا فصل سترہوین عقاید مین

عقاب قمار

عقاب شطرنج و نرد

قمار یعنی جوا کھیلنی کی اور گناه شطرنج اور نرد کا جان لو کہ جوا کھیلنے کی
سب قسمین حرام ہین اور قرآن مجید مین متعدد مقام مین مذمت میسر کی ہی اور
احادیث مین ہی کہ جس چیز پر شرط لگائی جائی وہ سب میسر ہی اور کتاب حلیۃ
المتقین مین ہی کہ احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ مسابقت اور شرط لگانا جائز
نہین مگر گھوڑی اور استر اور الاغ اور اونٹ دوڑانی اور تیر اندازی مین اور احادیث
مذمت مین اقسام قمار کی بہت ہین چنانچہ کافی مین ہی حضرت صادق علیہ السلام
سی کہ منع کیا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کھیلنی سی شطرنج اور نرد کی اور
حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کسی نی پوچھا اونحضرت سی حال
شطرنج کا فرمایا کہ چھوڑ دو مجوسیت واسطی اہل اوسکی کی لعنت کری خدا مجوسیت کو
اور امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ کسی شخص نی اہل بصرہ سی عرض کی
اونحضرت سی کہ مین فدا ہو جاؤن حضرت پر مین بیٹھتا ہون ایک جماعت کی ساتھ
کہ کھیلتی ہین شطرنج سی اور مین نہین کھیلتا مگر دیکھتا ہون حضرت نی
فرمایا کہ کیا مطلب ہی تجھی اوس صحبت سی کہ حق تعالی نظر رحمت نہین
کرتا اوس صحبت کی لوگون پر اور حق الیقین مین ہی کہ جسکا حاصل مضمون یہہ ہی کہ
جس قمار سی مخصوص ممانعت وارد ہی مثل شطرنج و نرد و اربعہ عشر
کی حرام ہی اوسکا سکھانا اور سیکھنا اور کھیلنا اگرچہ بازی معین نکرین یعنی
کچھ لینا دینا قرار ندین جب بھی حرام ہی اور بعضی اخبار سی ظاہر ہوتا ہی کہ نرد

وشطرنج کبیرہ ہی اور باقی اقسام مثل اسکی کہ دوڑنی مین یا کشتی لڑنیمین
یا کسی بہاری چیز کی اوٹہانی یا گیند کہیلنی مین شرط لگائی جائی اور بازی
معین ہو تو حرام ہی اور اگر بازی مقرر نہو محض کہیل کی طور سی ہو تو اوسکی حرام
ہونی مین اختلاف ہی اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ انگشتر بازی اور دریافت
کرنا کہ ہاتہہ مین جفت ہی یا طاق ہی اور پانی کی اندر ٹہرنیکا امتحان کرنا کہ کون زیادہ
رہتا ہی یہہ سب حرام ہین اگرچہ شرط قرار دین اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ
السلام سی منقول ہی کہ شطرنج بیچنا حرام ہی اور قیمت اوسکی کہانا حرام ہی اور اوسکی
حفاظت کفر ہی اور اسکا کہیلنا شرک ہی اور جو کہ شطرنج کہیلی اسپر سلام کرنا گناہ ہی
اور کبیرہ مہلکہ ہی اور جو شخص اسمین ہاتہہ ڈالی جیسی گوشت خوک مین ہات ڈالا
اور جب تک ہات نہ دہوئی نماز اوسکی مقبول نہین ہی اور جو کہ اسکو دیکہی
جیسی اپنی ماں کی فرج پر نظر کری اور جو کہ کہیلتی شطرنج کو دیکہی اور جو
کہیلتا ہو اوسپر سلام کری دونو گناہ مین برابر ہین اور جو کہ مجلس شطرنج مین بقصد
کہیلنی کی بیٹہی تو اپنی جگہہ جہنم مین مہیا سمجہہ لے اور یہہ زندگانی باعث
اوسکی حسرت کی ہی روز قیامت مین اور ہرگز نہ بیٹہہ اون لوگونکی ساتہہ جو اس
کہیل ہی مغرور ہین اسوجہ سی کہ مجلس شطرنج اون مجالس مین سی ہی ہین کہ اہل
اوسکی ہر ساعت منتظر غضب الہی ہین

فصل گیارہوین مذمت غش مین اور مذمت مین نظیف یعنی

عقاب شطرنج

فضیلت بمجلس شطرنج

فصل یازدہم

کم تولنی کی جان تو غش حرام ہی اور بعضی غش کی یہہ ہین کہ چہپا دینا
شئی ادنی کا اعلی مین مثلاً ملا دینا کہری شئی کا کہوٹی مین یا ملا دینا غیر مراد کا
شئی مراد مین مثلاً داخل کرنا پانی کا دودہ مین اور احادیث اسکی متواتر ہین
کتاب مکاسب مین باسانید متعددہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی
منقول ہی لَیْسَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ غَشَّهُمْ یعنی نہین مسلمین سی وہ شخص جو غش
کری اور فریب دی مسلمین کو اور روایت ہی ان مین فرمایا حضرت نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ نی نہین ہے ہمسی جو شخص کہ غش کری مسلمان سے یا ضرر پہنچاوی
اوسکو یا مکر کری اوسی اور عقاب الاعمال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ سی
منقول ہی جو شخص کہ غش کری کسی مسلمان کو خرید و فروخت مین پس نہین
ہی وہ ہم مین سی اور محشور ہوگا ساتہہ یہود کی روز قیامت اسواسطی کہ تحقیق کہ جو
شخص غش کری آدمیونکو پس نہین وہ مسلمان یہانتک کہ فرمایا ہی حدیث مین
جو شخص غش کری اور فریب دی اپنی برادر مسلمان کو دور کریگا اللہ برکت کو
اوسکی رزق سی اور بند کریگا اوس پر دروازہ اوسکی عیش کا اور چہوڑ دیگا
اوسکو اوسکی نفس پر یعنی خدا متوجہ اوسکی امور کا نہوگا اور حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی ایک مرد آرد فروش سے باز رکہہ تو اپنی
تئین غش سی تحقیق کہ جو غش کریگا غش کیا جائیگا اوسکی مال مین پس اگر نہو
واسطی اوسکی مال غش کیا جائیگا اپنی اہل مین اور جان تو کہ تطفیف حرام ہی اور معنی

اسکی یہہ ہین کم دینا بایع کا مشتری کو ناپنی مین یا تولنی مین خداوند عالم قرآن مین فرماتا ہی
ویل للمطففین الآیہ **فصل انیسوین** حرمت مین سحر کی سحر یعنی جادو حرام
ہی کتاب مکاسب مین حضرت شیخ مرتضی نجفی روایت کرتی ہین کہ فرمایا جناب معصوم
نی ضمن مین ایک حدیث کی کہ جو شخص سیکھی کوئی چیز سحر سے تہوڑی ہو یا
بہت پس بتحقیق کہ کافر ہی وہ شخص اور حدیث حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سی روایت کی گئی ہی کہ تین شخص داخل نہونگی جنت مین اول شراب خوار اور
دوسری ساحر اور تیسری قاطع رحم **فصل بیسوین عقاب ترک**
نماز مین یہہ مضمون باب نماز مین گذر چکا ہی کچہہ مختصر اسباب مین بہی تاکیدا
لکہا جاتا ہی کافی مین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی ہی کہ جو کہ تحقیر کری
نماز کی شفاعت میری اوسکو نہ پہونچیگی اور نہ وارد ہوگا حوض کوثر پر اور من لا یحضر
مین سعد سی منقول ہی کہ کسینی سوال کیا حضرت صادق علیہ السلام سی کہ کیا
سبب ہے کہ آپ زانی کو کافر نہین کہتی اور تارک الصلوۃ کو آپ کافر کہتی ہین کیا
حجت ہی اس امر پر فرمایا حضرت نی کہ اسواسطی کہ زانی اور مثل زانی کی گناہ کی مرتکب
ہوتی ہین بسبب خواہش نفس کے کہ غالب ہوتی ہی اور تارک الصلوۃ ترک نہین
کرتا نماز کو مگر حقیر جانکی اوسکو **فصل اکیسوین عقاب مین زکوۃ**
وخمس نہ دینی کی جان تو کہ زکوۃ نہ دینا ظلم ہی فقراء مومنین پر اور
احادیث مذمت ظلم کی بیان ہوچکی وہی کافی ہین علاوہ اسکی اور

فصل ۱۹ عقاب سحر

فصل ۲۰ عقاب ترک نماز

فصل ۲۱ عقاب ترک زکوۃ وخمس

احادیث زکوٰۃ ندینی کی عقابین بحث زکوٰۃ مین بیان ہوئے اور احادیث مین وارد
ہی کہ حفاظت اموال کی زکوٰۃ سی ہی اور جو مال تلف ہوتا ہی زکوٰۃ ندینی
سی تلف ہوتا ہی اور اگر لوگ زکوٰۃ دیا کرین تو کوئی مسلمان فقیر و محتاج
نرہیگا اور زکوٰۃ دینا باعث قبول نماز ہی اور خمس حق اہلبیت علیہم السلام
ہی وحق سادات ہی پس خمس ندینا بدترین اقسام ظلم ہی

فصل بائیسوین عقاب ترک حج مین

فصل بائیسوین عقاب ترک حج مین ہدایۃ الامہ مین جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی کہ جو شخص مری اور
اوس شخص نے باوجود مالداری وتندرستی کی حج نکیا ہو پس وہ شخص اوس
جماعت سی ہی کہ جنکی حقمین خدانی فرمایا وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى یعنی
ہم محشور کرینگی اوسکو روز قیامت اندہا اور پہر کتاب مذکور مین منقول ہی کہ حضرت
رسولؐ حدیث وصیت مین فرماتی ہین کہ یا علی جو شخص تاخیر کری بجالانی مین
حج کی یہانتک کہ مرجای اوٹہائیگا پروردگار بروز قیامت اوس شخص کو
یہودی یا نصرانی اور بعض حدیثین اسمضمون کی بحث حج مین بیان ہوتی ہین

خاتمہ

جان تو کہ دریافت کرنا مسائل حلال وحرام کا اور معرفت واجبات
ومحرمات کی اول فرائض ہی اور عمدہ عبادت یہہ ہی کہ معصیت سی پرہیز
کری اور فرائض خدا کو بجالای اور جان تو کہ ہر معصیت بد ہی اور عقوبت

ہر گناہ کی شدید ہی کسی گناہ کو کم نہ سمجھی خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ اور جس معصیت کو حقیر جانکی کری اوسکی عقوبت زیادہ ہو جاتی ہی اگرچہ صغیرہ ہو اور جس صغیرہ پر اصرار کرین وہ کبیرہ ہو جاتا ہی پس چاہئی کہ سب معاصی سی احتراز کری اور حقوق ناس سی ہمیشہ باحذر رہی اور توبہ و استغفار مین مشغول رہی مگر ساتھہ اون شرائط کی کہ بحث توبہ مین بیان ہوی اسواسطی کہ حدیث مین ہی لا صغیرۃ مع الاصرار ولا کبیرۃ مع الاستغفار حاصل اس حدیث کا یہہ ہی کہ صغیرہ نہین رہتا ساتھہ اصرار و تکرار کی یعنی کبیرہ ہو جاتا ہی اور کبیرہ نہین رہتا ساتھہ استغفار کی یعنی بخشا جاتا ہی ۞ اس مقام پر تمام ہوی جلد اول کتاب تحفہ احمدیہ کی التماس خدمت مؤمنین مین یہہ ہی کہ اس کتاب کو بغور ملاحظہ فرمائین اور پابند ان احکام کی رہین اور مؤلف و بانی کو بدعای خیر یاد کرین والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی محمد و آلہ اجمعین

تمت

تمام شد